بعون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

اندنوں کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیه معاوی مآرب حکمیه

مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد چہارم حمیات



بزبان اردو مترجمه قدوهٔ ارباب تحقیق و زبدهٔ اصحاب تدقیق یکه تاز مضمار همه دانی

مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سابق مهتمم مدرسهٔ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک مطبع اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع زرین مطبوع جہان ہوئی

اطلاع — اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہے یہ فہرست مطول ہر ایک شایق کو بھیجا جا سکتی ہے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے [illegible] کے تیں صفحہ سادہ مین کتب طب اردو و فارسی و عربی و لغت درج کرتے ہین تا کہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب طب اردو

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ بڑی تقطیع کی مؤلفہ حکیم قاضی الٰہی بخش

رسالہ زبدۃ المفردات — در نظم بارق مولفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ ملیح —

زبدۃ الحکمت فصول اربع مین روزمرہ چیزون کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم قمر علی رئیس [illegible]

مفید الاجسام — مع فوائد مجربہ ہر قسم امراض کے نسخے مولفہ سید فضل علی عیسو ڈاکٹر —

علاج الغربا — اسکی کوڑیون کی دوا قیمتی کام کرتی ہے ترجمہ حکیم غلام امام —

ترجمہ طب اکبر — یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہر ایک مطالب دقیق کو صاف محاورہ زبان اردو مین لکھا ہے نام تاریخی اسکا مظاہر العلاج ہے مترجمہ حکیم محمد حسین —

قانون قوت — عموماً ہر قسم تپ کا علاج خصوصاً تپ و [illegible] کا مصنفہ حکیم سرت حسین —

تحفۃ الاطبا — اسم بامسمے ہے مؤلفہ حکیم سید مشرف حسین [illegible] آبادی —

قرابادین شفائی — اردو مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان مراد آبادی —

قرابادین ذکائی — فارسی مصنفہ حکیم ذکاء اللہ خان اردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی —

اکسیر الاطبا — تالیف حکیم مولوی محمد صادق علی

مجربات اکبری — اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمہ حکیم واحد علی موہانی —

طب نبوی — جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہے انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین [illegible]

رموز الحکمت — اون علامتون کا بیان جس سے ابتدائی مرض سے مآل نیک بد وہی معلوم ہوتا ہے اور اوسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی —

معالجات احسانی — دلائل تشخیص امراض اور اسکا علاج مؤلفہ حکیم احسان علی —

علاج الامراض — اردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسین خان —

رسالہ قارورہ — شناخت رنگ و قوام وغیرہ بول مین عمدہ رسالہ مؤلفہ حکیم غلام یحیی —

مرکبات احسانی — بطور قرابادین ہر مرض کا تشخیص بہ ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی —

اکسیر القلوب — ترجمہ اردو مفرح القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے مترجمہ حکیم محمد نور کریم —

عجالہ مسیحی — معالجہ امراض وبائی و سوداوی مفصل مؤلفہ حکیم سید محمد علی —

کیمیائے عناصری — ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم —

تشریح الاجسام — علاج اقسام بھوڑا پھنسی مؤلفہ

میر افضل علی ڈاکٹر —

مجمع البحرین — یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین ہمقالب ہے اس عنوان کی کتاب ابتک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ [illegible]

ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی — کلیات و معالجات طب مین اعلے درجہ کی کتاب جو زبان فارسی مین تصنیف حکیم اسماعیل بن الحسن محمد احمد الحسنی جرجانی تھی اوسکا ترجمہ اردو مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم مین فرمایا تین جلد ہین —

۱ — حصہ اول و دوم و سوم و چہارم — یکجائی

۲ — جلد پنجم و ششم و ہشتم — یکجائی —

۳ — جلد ہفتم و ہشتم و نہم و دہم — یکجائی —

تریاق مسموم — نسخے کمتحن اقسام سانپون کے علاج مین مع اونکی شکلین اور تصاویر اور مقام اونکے پیدائش کے مولفہ حکیم محمد حبیب الدین احمد —

ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس — بوعلی سینا کے جلد اول کلیات فن طب [illegible] علاء الدین حسین

[illegible] الامراض — [illegible] ہر عضو کے امراض کا علاج مؤلفہ حکیم محمد نور کریم —

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

تمت



بعون صمد منان و فضل خلاق زمین و آسمان

اکنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ

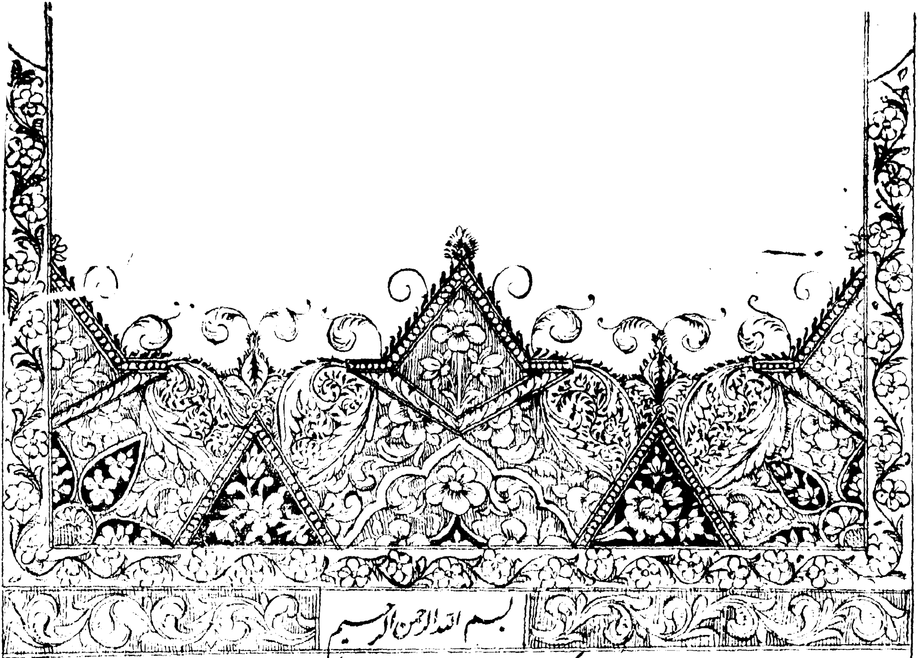
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد چہارم حمیات



بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی

مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سابق مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مطبوع جہان ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندۂ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولداً و الکاظمی انتماءً و جدّاً کہتا ہے کہ جلد چہارم سے مجلدات ترجمۂ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب میں جسے خاکسار نے حسب فرمائش سر آمد امرای نامدار و رنگین مزرع گلستان فتوت و اقتدار منشی عالی گوہر یعنی نولکشور کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شروط ہر ایک مجلد میں ملحوظ رہے ہیں اسمین بھی مع شئے زائد ملحوظ ہیں اور زیادہ تر اعتماد اس جلد میں اوس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ میں مطبوع ہو چکا ہے سوا چند مقامات خاص کے جنکی تصحیح اپنے مقام پر مترجم نے کر دی ہے امید ناظرین با تمکین سے اصلاح اور عفو کی کر کے شروع مقصود میں کرتا ہوں کتاب چہارم قانون سے اون بیماریوں کے بیان میں کہ جب پیدا ہوتی ہیں تو کسی عضو خاص میں بالتخصیص نہیں ہوتی ہیں بلکہ تمام بدن میں عام ہوتی ہیں اور اس کتاب میں سات فن ہیں **فن اول** شامل ہے پانچ مقالوں کو جنمین حمیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہے اکتیس فصلوں پر **فصل پہلی بیان** عام حمیات کا حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے قلب سے مشتعل ہوکر بتوسط روح اور خون کی شرائین اور عروق کی راہ سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اوسوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم میں ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ میں ضرر پیدا ہوتا ہے کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب سے ہو تپتا ہے اوس وقت بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہے مگر یہ اشتعال حمی کی اشتعال سے جداگانہ ہے ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس حد کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع میں ضرر پیدا ہو اوسوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہو جاتا ہے جیسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہیں آیندہ اوراق میں بتفصیل انکا ذکر آتا ہے بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض اور جسقدر حمیات بوجہ اورام کی عارض ہوتی ہین اونہین حمی عرض میں داخل کیا ہے اونکی مراد حمی مرض سے یہ ہے کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اوسکے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہے مثلاً حمی عفونیہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اب عفونت اور تپ کے بیچمین کوئی تیسری شے ایسی نہیں ہے کہ واسطہ

اور عفونت خود تو مرض نہین ہی بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنی حمی عفنہ کا ۔ بخلاف حمیات اورام کی اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہولیتا ہی پھر اوسکی تبعیت سی تپ بھی
عارض ہوتی ہی اور تا بقای ورم تپ بھی رہتی ہی ۔ پھر چونکہ سبب تپ کا یہان بھی عفونت اخلاط ہی مگر اوس سی پہلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہی پس ورم
حمی کی اس صورت مین درمیان سبب حمی اور نفس حمی کی ایک اور تیسری چیز واسطہ ہی کہ وہ خود مرض ہی ۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک
اعتراض صریح یہ ہی کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہی اور بوجہ تعب وجع کی تپ لازم ہوجاتی ہے اس صورت
لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات ایسی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ سے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تم ان حمیات کو حمی
مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت مین محض ورم سبب حدوث حمی کا نہو گا بلکہ بنظر اوس عفونت کی جو ورم مین ہی یعنی ورم سبب
حمی کا بالذات نہو گا بلکہ بالعرض بواسطہ عفونت کی سبب ہو گا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہری گی پھر کیا ضرور ہی کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو
سبب قرار دین ۔ اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہی کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت و درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو
سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور تمھاری راے مین یہ بات ہے کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہین گے یہی حال حمیات
عفونت کا بھی ہے کہ تا بقاے عفونت حمی عفنہ باقی رہتی ہے یعنے حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونون مین
کچھ فرق نہین ہے خواہ حمی ورمیہ کو حمی مرض نام رکھو مگر ایسے قضایے اور اعتراضات علم طب مین طبیب کو کچھ مفید نہین اور چونکہ منشا نزاع کا
بس یہ ہے خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہو یا تسمیہ حمی کا ان دونامون سے موجب منافشہ ہی اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے
جدا کرکے مباحث منطقیہ کیطرف لیجانا ہوگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا ۔ لہذا ہم بھی برطبق عادت
سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمیات عرض مین ہین **تمہید تمثیلی** اب مناسب
ہی کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا مین اونکی تین قسمین ہین پہلی وہ اعضا
ہین کہ جن مین رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا حال ہے دوسرے رطوبات بدنیہ ہین جو ان
اعضا مین بھری ہوئی ہین جس طرح پانی حمام کے حوضون مین بھرا رہتا ہے ۔ تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبعیہ حیوانیہ اور بخارات
جو تمام بدن مین منتشر رہتی ہین اونکی مثال ہوای حمام سے دیجاتی ہے حرارت غریبہ سے پہلا اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہے ان تین چیزون
سے ایک مین ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ انسان کے بدن کی کوئی فرد ایسی نہین ہے جو ان اجزاے ثلثہ سے مرکب نہو ۔ اشتعال اولی خواہ مشتعل
اول سے ہماری یہ مراد ہی کہ جس وقت اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہوجاے تو اوسکی قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہوجائین اور برعکس اسکے اگر قریب
کی چیزون کی حرارت بجھائی جاے تو مشتعل اول کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیز کو
گرم کردے ۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضاے اصلیہ یعنے جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوے ہین اونمین باشتعال اولی ہو جس طرح سوزش اور حرارت
حمام کی دیوارونکو گرم کرتی ہی خواہ لوہار کی دھونکنی یا نان پز کی دیگ کو آگ گرم کردیتی ہی اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہی ۔ اور اگر اشتعال اول
اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط مین پیدا ہو کر بعد اوسکی حرارت اعضا تک پہونچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوارون مین لگ جاتا ہی دیوارونکو گرم کردیتا ہی خواہ گرم شوربا
یا اور کوئی طعام دیگ مین رکھی سے دیگ بھی گرم ہوجاتی ہی ایسی حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین ۔ اور اگر حرارت غریبہ پہلے ارواح اور بخارات جسمانیہ کو مشتعل
کرے اور اوسکی بعد اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی کوئی ہوای گرم حمام مین پہونچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ لگائی جاتی ہی اس جہت سی ہوای حمام پہلے
گرم ہوجاتی ہی بعد ازان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہوجاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اسلیے کہ اسکا تعلق بوجہ اشتعال اولے

ایک لطیف چیز یعنے ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے بایں وجہ یہ تپ بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہین رہتی بشرطیکہ اس تپ کا استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہو جاے - اس تمثیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ حدود تامہ کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی تعریف جنس و فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کرکے تقسیم کرین کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہین کہ مال اوس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے - مثلاً کہتے ہین کہ حمیات مین کچھ حادہ ہوتے ہین اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتی ہین - بعضی تپین مزمنہ یعنے دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہین - بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہین کہ اونکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ ہین کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین - بعضی سلیمہ او مستقیمہ ہوتی ہین کہ اونکے اعراض مہلک اور مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور بد ہوتی ہین - بعضی تپین حارہ ہوتی ہین کہ اونمین سواے حرارت کے برودت کسی طرح محسوس نہین ہوتی - اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے - بعض حمیات بسیطہ ہین - اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہین **مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین** اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جنکا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جنکے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا بول براز اور پسینہ بدبو ہوتا ہے اور جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہے اونہین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے - مگر ابتدا ًء اونکو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اونکی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہوتی ہے - ان دونون مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگون کو ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اونکے مزاج مین غالب ہو ایسے لوگونکو ابتدا مین حمی بخار حار عارض ہو کر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہو جاتی ہے - پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کی ہین جنکی بدن مین حرارت برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اونکو ابتدا مین بجز حمی عفونت کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے - اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین اونسے حمیات دور رہتی ہین خصوصاً حمیات یومیہ اونکو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہین **فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے** حمیات کے واسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمانہ انتہاے مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنی ابتداے حمی سے تا زوال او صحت اعتبار اوقات اربعہ کیا جاتا ہے - اور بطور جزئی بھی ہوتی ہین کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے - خوف اور خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر محض بوجہ تپ کی بیمار ہلاک نہین ہو سکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہو جائین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض بخوبی اطاعت نکرے - وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت مین یہ ہے کہ جسوقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی تصرفات سے باز رہے اور مادہ مرض جو عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجایش کو ایسا روک لے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو - اور ابتداے کلی کا زمانہ وہان تک ہے جب تک یہ اثر ظاہر ہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر نہو جاے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مغلوب کر دیا اب نضج کی امید نہین ہے - ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بیشتر بعض امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سونوخس جو تپ دموی ہے چونکہ اوس مین روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہین ہوتا ہے کہ ابتدا اس وقت ہوئی اور اشتداد اور صعود کا زمانہ کون ہے — اسی طرح صرع اور سکتہ مین چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہے
بایں ہمہ جو زمانہ ابتدا کا ظاہر نہین ہوتا ہے — کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ لطیفی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہے لوگ گمان کرتے ہین کہ وقت ابتدا
کا اس مرض مین نہین ہے — اسیطرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید مین یعنے تپ حادہ مین ایک جسم سطح جسے عامہ کہتے ہین بالای بول نظر
آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کی روز اول پائی جاتی ہے جب ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ اس تپ مین زمانہ ابتدا نہین تہا مگر واقع مین ایسا نہین ہے
اسلیے کہ ان سب صورتون مین زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہے کہ محسوس نہین ہوتا — **تزید** یعنے صعود کا وہ زمانہ ہے
کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت اور مقابلہ مادہ کا اچھی طرح ایسے کہ اگر غالب ہوے تو آثار نضج کے ظاہر ہونگی اسبب
بجہت وقوف مرض کی بڑتی ہو برخلاف نضج کی آثار کا شروع ہونا قریب ہوتا ہے — **وقوف** یعنے انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض مین اوسوقت
محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت سے تہوڑی زمانہ کے بعد بخوبی ہوجاتی ہے اسیوقت کو یعنے منتہی کو
ملحمہ یعنے زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہین — اور انتہا کی مدت ان تپون مین جنکی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت اسکی
کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہوا ہمین ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض مین بسر ہوجاتا ہے دوسری
نوبت مین انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے — کبھی ایسے تپون مین امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اونکے بعد تیسری نوبت از روز
شروع محاربہ جو ہوتی ہے اوس سے زمانہ منتہا کا پہچانا جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض مین نہین ہوتا ہے — البتہ
امراض مزمنہ مین وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بہی متجاوز ہوجاتا ہے کہ متشیر امراض مزمنہ مین چند نوبتین ایک صورت کی اعراض مین ہوتی ہین
اور احکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہین پہر جو نوبہ اخیرہ ایسے نوائب کا ہوتا ہے اوسمین آثار نضج کے پورے ظاہر ہوجاتے ہین اگر طبیعت مادہ
پر غالب ہوئی ہے خواہ وارت کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہوگئی ہو — **انحطاط** کا وہ زمانہ ہے جسوقت
حرارت غریزیہ بخوبی مادہ مرض پر غالب آکر مادہ کو مغلوب کردیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اوسکو قدرے قدرے متفرق کرتی
ہے پہر اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہوہو کر بطرف اطراف بدن کی دفع ہوتی ہے تاکہ فنا اور متحلل ہوجاوے اور چونکہ اطراف خارجیہ مین
اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے
— یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکی مقابلہ سے عاجز ہوگئی اس سے اعراض مین خفت واقع ہوئی اور
حرارت باطن مین خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہے یعنی مرض نے طبیعت کو بالکل
مغلوب کردیا ہے — اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکہا گیا ہے اسلیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے
— منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہین اونکا زمانہ
منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بہی ہے مگر اصطلاح فن مین اونکو امراض حادہ مین داخل
نہین کیا ہے اسلیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہین بلکہ باانیہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بہی ہو تب وسکا شمار
امراض حادہ مین کیا جاوے — جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہین اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی اقرب ہوتا ہے اور اوسکی
مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم — اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سے بہی کم ہو اونکا
زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے — اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے پہر اور امراض مزمنہ کی

اوسمین زیادتی ہوجاتی اور بڑہتی جاے۔ انتہا ہی نوبت کا وقت وہ ہے کہ جسقدر حرارت اور سب اعراض بڑہ چکے ہین وہ کچہ دیر تک بدستور رہین نہ گھٹین اور نہ بڑہین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہوجاے۔ انحطاط نوبت کا وقت وہ ہی کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہی اور نبض حرکت اور قوام مین معتدل اور مستوی ہوجاتی ہی پہر جس تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترتے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوسپر بدن مین عرق نمودار ہوا اور تپ اوتر جاتی ہے۔ اکثر یہ حالات خفت کی جو زمانہ انحطاط مین ہمنے بیان کیے بوقت نزدیکی موت کی بہی پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اب مریض رو بصحت ہی ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ شناخت نکرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کی کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہین ہی۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتخصیص شناخت بیان کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت خفی ہوتے ہین ہمیش بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب اکثر اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہی اوسکے بعد برد اطراف اور لرزہ ہوجاتا ہی پہر لرزہ مین سکون اور برد اطراف مین کمی پیدا ہوکر تمام بدن مین گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہان تک تو زمانہ ابتدا کا حال ہی بعد اوسکے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہی اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی ہے حتے کہ تپ زائل ہوجاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بہی کرتی ہین اور ضعف حرارت غریزیہ اور بگڑ کر کھرا ہونا جلد کا بہی طول مدت امراض کے معین ہین

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا نہج کلی

جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب ہی چیزین ہین جو کہ جوہر بدن انسانی مین داخل نہین اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہین اور اونکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین۔ خواہ از قسم ملاقیات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کہانے پینے کی چیزین۔ خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہین۔ یا انفعالات نفسانیہ جو بر وقت غضب اور خوف وغیرہ کی ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ مورث حمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے۔ کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بہی پیدا ہوتی ہے جبکا سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی۔ یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے انکا اشتداد اور اشتعال اوتنا نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے تجاوز کرکے اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑہے تو پہر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہوجاے گی۔ ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہین سمجہتے اسلیے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کر دیتے ہین جو سابق سے مخفی موجود تہے اور اونکی تحریک گر اسباب خارجیہ کر دینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہوجائیگی۔ بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو سید در تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہین ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے اسلیے کہ محض فرح اور سرور سے بہی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین تعب جسمانی اور روحانی دونون نہین ہوتی۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہوجاتا ہی اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کرکے اعضاء بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چہ روز تک رہتی ہی اور پہر زائل ہوجاتی ہے بدون اسکے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کیطرف ہوتی تو اسمین گی اور صفائے

ازالہ نہو سکتا ہے۔ حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہے گر شناخت بہت ہی مشکل ہے اسیطرح ابتدا مرض دق کی کہ اوسکی شناخت بہت دشوار ہوتی ہے اور معالجہ آسان ہوتا ہے گرم خشک جنکا مزاج ہے وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ مین مبتلا ہوتے ہین اور اونہین ان حمیات کا ضرر بھی بہت پہونچتا ہے اگر تدبیر معالجہ مین غلط واقع ہو مثلا زیادہ پرہیز اونسے کرایا جاے خواہ دیر تک وہ لوگ بہوکے رہین اور ازین قبیل سو تدبیر سے یہ لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق ہوجاتے ہین اگر سخونت اعضاء اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب مین مبتلا ہوجاتے ہین اگر گرمی تپ کی اخلاط تک پہونچے۔ پھر جسکا مزاج گرم تر ہے اوسکی نسبت حمی یوم مین سوء تدبیر کا زیادہ احتمال رہتا ہے کہ طبیب وسکی تپ کو مادہ رطوبت سے تجویز کر کے مسخنات کا استعمال بہت کرتا ہے اسوجہ سے حرارت زیادہ بڑہ کے اخلاط تک مشتعل ہوجاتی ہے اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوجاتی ہے۔ ایسے مزاج کے بعد بوڑہو کہ اونکے مزاج مین گرمی زیادہ ہے اونکے بعد جنکا مزاج یابس یا دموی ہو مبتلا حمی یوم مین ہوتے ہین۔ گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اوسے بہوک ہو اور ہمراہ بہوک کے اوسی بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اوسے عارض ہوجاتی ہے اور تپ کے ساتہ قشعریرہ بھی ہوتا ہے پھر اگر اوسکی بہوک اور تعب کا تدارک نکیا جاے اور فوراً اوسکو غذا نہ دیجاے بہت جلد حمی عفونت مین مبتلا ہوجائیگا۔

فصل پانچوین بیان خواص علامتوں حمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کرین بعض خواص حمیات

یومیہ سے یہ ہے کہ یہ حمیات انسبب اسباب قدیمہ کہ بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہیج تناقض نہین ہوتا اور تناقض اگر ابتدا ہوسے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور قشعریرہ اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت عجیب ظاہر ہونی اور اوسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہوجانا یہ سب امور ابتدا حمی یوم مین نہین ہوتی۔ بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اوسکے قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور تہوڑی دیر کانٹے سے چبہنے کی کیفیت جیسی نخس کہتے ہین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی کا اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہے اگر اوسمین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو ایذا دہندہ ہین اور عضلات مین چہتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے جسقدر کہ تعب سے خواہ مستی شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے۔

اگر بول اول روز مین تپ کی بالنضج ہو اور نبض مین زبون حالی نہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے۔ یہ بات اسواسطے ہے کہ بول مین حمی یوم بنظر ذات کچھ تغیر نہین کرتی اسلیے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور ثفل بول کا نضج یافتہ ہوتا ہے کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ خلاصہ یہان کیا مطلب ہے اور کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اوسکا رنگ اچہا ہوتا ہے۔ اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسنے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون وجود حمی کے بھی تغیر بول مین کر دیتا اوسکی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اوس سبب کا ذکر کرینگے۔ نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کی ہوتی ہے سواے اون خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہوں یا آنکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کر دیتا ہے بروقت اس تپ کی اور حمی یوم مین کمتر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف

منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہوا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا مین لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب خلاف نظم کے ہو سکتے ہین ۔ کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدیدہ جو تکثیف ارواح کی سے پہونچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی لشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہو یا ہوگی ۔ خواہ بیداری مفرطا ورغم انہین سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو ۔ کبھی جھٹ پٹ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہوجاتا ہے اور انقباض مین بطور واقع ہوتا ہی مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ و نادر ۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کی زیادہ ہوتی ۔ اسلیے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے ۔ جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتون کی نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی ۔ جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہے جیسی عادت اس بدن مین نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہوجانا اچھی علامت ہے ۔ مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہین ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہوا اسلیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف او صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے **مترجم کہتا ہے** مراد شیخ کی یہ ہے کہ موجبہ کلیہ متصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہین ہے بلکہ یہان سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولۃ الطرفین کو بولا ہے **متن** یہ بھی ایک علامت حمی یوم کی خاص یہ ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہین ہوتا اور اوسکی زمانہ منتہی مین اعراض شدیدہ نہین ہوتے اور حمی عفونت مین ان باتونکی ضد ہوتی ہے ۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اوسمین اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہین ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اور اوجاع بھی حمیات یومیہ مین کم ہوتے ہین اگر کبھی درد سر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اوسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہین ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہوجاتا ہے یہ بھی دلیل اوس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے ۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوترجاتی ہے خواہ بدن مین ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہین ہوتی ہے اور مقدار مین اس پسینہ کے بہت افراط نہین ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اوسیقدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ عرق اوسکے قریب مقدار مین ہوتا ہے اور بدبو بھی نہین ہوتا ۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کی اخیر مین آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہین ہے ۔ ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام مین داخل کرین اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن مین پیدا ہوا اور وہ پھریری غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اوسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام مین ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر بر ذات نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا

کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف منتقل بھی ہوجاتی ہے جسقدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہین اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہوجائین کہ مریض بھوکا رہا ہے خواہ اوسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے معالجہ مین اور تدبیر مین

خطا واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض تو یہ تہا کہ اوسکی غذا اچہی طرح نہو لی اور طبیب نے اوسے بہو کہا رکہنا تجویز کیا اس صورت مین جو لوگ صفراوی
مزاج ہین اونکی تپ منجر حمی دق کیطرف ہو جاتی ہے خواہ حمی محرقہ کیطرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت اونکے بدن مین
زیادہ ہے وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس مین مبتلا ہو جاتے ہین مگر وہ تپ دموی جو بلا عفونت ہو نہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بہی
عارض ہو جاتی ہے — اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج معونت کی تہی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تہا کہ اوس بدن مین کسی قسم کا تحلل
پیدا ہو تاکہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ مین ہوتا ہے
ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور متعفن ہو جاے **علامات انتقال حمی یوم کی اور قسم کی حمیات کیطرف**
دلیل اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اب بدون برامد ہونے عرق کے خواہ اوس تری کے جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آئے
مگر ابہی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوتر جاے — اور زمانہ انحطاط کا تادیر رہے یعنے جس قسم کی تپ یہ ہے اوسکے زمانہ انحطاط کے نسبت
زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری بہی ہو اور نبض رداءت کیفیت سے بالکل پاک نہو جاے بلکہ کچہ آثار حمی کے بعد مفارقت کی
بہی نبض مین باقی رہا کرین اور دردسر اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تہا بعد مفارقت کو بہی باقی رہے — یہ سب باتین دلالت کرتی ہین
کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت خلط کے ہو گیا ہے خواہ حمی دقیہ کیطرف منتقل ہوئی ہے — اگر اسباب ردیہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی
خلطیہ کے حدوث سے بڑہ کر اور فساد کا مظنہ ہو اوسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کیطرف ہوگا — جب دق کیطرف
منتقل ہو جاتی ہے اوسوقت جلد بمقام شریان یعنے خاص جگہہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان
اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کہانا کہاتی ہی بہت تیز ہو جاتی ہے — اور نبض مین استواء حال رہتا ہے یعنے
جسقدر اوسکے کیفیات ردیہ ہین ایک ہی سے حال مین رہتی ہین اور صلابت زیادہ ہو جاتی ہے اور صغر بہی بڑہ جاتا ہے — اور وہ سب
باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرین گے پیدا ہو جاتی ہین — اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنے وہ حمی دموی جو بلا عفونت
ہے اوسکی طرف ہوا اوسوقت نبض مین امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہو جائیگا — اگر حمی یومیہ اور اصناف
حمیات عفونتکی طرف منتقل ہو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاعط جسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہین
پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بہی شدت ہو جاے گی — بول کی صورت بوقت انتقال
یہ ہوتی ہے کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نضج تہا اب بہی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا بہی ہوتا ہے کہ ظہور نضج
کا نہین ہوتا ہے **فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا** سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر
ضروری اونکی یہ ہے کہ اچہی غذا سریع الہضم اونکو دیجاے سریع الہضم کی قید اسواسطے ہے کہ محموم علیل ہے اور علیل کی قوت مین
نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی — مگر بعض مرضا حمی یوم کیواسطے
تغلیظ تدبیر کی اجازت ہے جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی
زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتدا تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ
کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع ہی ہو جاے — اور بعض
بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضرور ہوتی ہے جیسے اگر حمی یوم سددی خواہ استحصافی

خواہ ورمی ہو — مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہے کہ تا انحطاط حمی کے انکو غذا نہ دیجاے سواے اون اشخاص کے جنکو ہم استثنا کر چکے ہین یعنے مریض
حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے — آب سرد کی ابتدا تپ مین کچہ ممانعت نہین اسلیے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچہ اوسمین ضعف
نہوگا بلکہ آب سرد تبرید روح کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر احشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر جاے خواہ حمی تشنجی ہو البتہ کثرت استعمال
آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین — حمام کا استعمال فی نفسہ مصلحت ہے اور اوسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے مگر جب کہ تپ کا زوال ہوجاے اور چند
اغراض معالجہ استعمال حمام کے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن کی ہوتی ہے اور عرق ... اور مسامات مین تخلخل پیدا ہوتا ہے اور
آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہوجاتی ہے پہر تبرید بھی کرتا ہے — اگر ... عفونت کے وقوع کا ہوتا ہے تو استحمام سے وہ بھی
برطرف ہوجاتا ہے — البتہ جسکی تپ سددی ہو اوسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہے کیونکہ پیشتر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہوجاتا ہے استعمال
حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہے مگر آخر مین جب اتساع مسام ہوجاے اور غذا خواہ تخمہ ہضم ہوچکے اوسوقت استحمام
واجب ہوتا ہے — جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام نکرنا چاہیے مگر اونکا مادہ احتراقی ہو کہ اوسمین ترطیب کے خیال سے حمام جائز ہے —
کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹہرنا ہوا حمام مین نچاہیے بلکہ جتنی دیر تک اونکا جی چاہے پانی مین حمام کے ٹہرین — ہان جسے بوجہ استحصاف
اور تکاثف کے تپ یومی عارض ہو اوسکو ہوا حمام مین ٹہرانا دیر تک جائز ہے تا اینکہ عرق برامد ہو — تمریخ یعنے کوئی چیز بدن مین ملنا اگر بطور صب کے ہو
یعنے دور سے کوئی شے جسم پر گرائی جاے خواہ بطور طلا کے ہو تو یہ دونون صورتین بری ہین کہ مسامات بند کردیتی ہین اور جسقدر بخارات بذریعہ
مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ دیر مین برامد ہونگے اسوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بعد تمریخ کے بڑہ جاتا ہے خواہ وہ تپ
بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ و قشفیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سددی ہان اگر تمریخ کے ساتہ دلک یعنی مالش بھی کرین البتہ
مسامات کہلجائین گے باانہمہ فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو اوسکی تحلیل ہوجاتی ہے اور اگر تہوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور
دلک کے خشک ہوجاتی ہے — جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین اونکو استفراغ کی ضرورت نہین ہے سواے اوسکے جو سدہ یا امتلا کی وجہ سے
خواہ بوجہ تخمہ کے حمی مین مبتلا ہو اسی طرح جسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سے پر ہو **فصل آٹھوین بیان مین اصناف**
حمیات یومیہ کے اقسام حمیات یومیہ کی بعض قسمین احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہین
اور بعض اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دیجاتی ہین — احوال نفسانیہ کیطرف منسوب اتنی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور
سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی — احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہین اونمین کچہ اون امور بدنی کیطرف منسوب ہین جو افعال
اور حرکات بدنیہ ہین خواہ سکون بدنی ہین — اور کچہ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی ... منسوب نہین — جو اقسام کہ حرکات
اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی راحتی استفراغی اور اسمین حمی وجعی ... داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی
— اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور تشنجی — جو حمیات یومیہ امور
خارجی کیطرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کیطرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسے استحصافیہ
کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین — اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج کے ذکر کرتے ہین —
فصل نوین حمی یوم غمی کا بیان کبھی بجہت حرکت روح کیطرف اندرون جسم کے اور مختنق ہوجانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ
رنج اور غم کے حرارت بڑہ کر حمی روحیہ عارض ہوجاتی ہے **علامت** اوسکی بول کا رنگ ناری ہوجانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ مریض اوسے بخوبی احساس کر لیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے ۔ اور حرکت مین آنکھ کے غموض
یعنے پستی عارض ہوتی ہے اور حلقے آنکھونکے بیٹھے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت مین بوجہ فتور اور ضعف
قوی کے پیدا ہوتی ہے ۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہے اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی
نبض مین اندنکے صلابت بھی پیدا ہوجاتی ہے ۔ **علاج** اسکا یہ ہے کہ آبزن مین داخل کیا جاوے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی معتدل ہو
اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام مین اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہوای حمام مین اوسے ٹھہرنے کی ممانعت ہے ۔ اور بعد حمام کے مالش روغن
کی اوسکے بدنمین کرائی جاوے ۔ اسلیے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہین ہے ۔ اور مفرحات قلبیہ مین اوسکو مشغول
کرنا چاہیے کہ اوسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اور اوسکے سینہ پر رد تر طلا جو مرکب لعابات اور عصارات سے ہون لگائے جائین اور ان
طلاؤنمین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ بخوبی سب عرق مین داخل کیے جائین ۔ شراب جسمین پانی بکثرت ملا ہوا ہوا اونکو پلائی جاوے کہ اونکے واسطے بہت یہ
اچھی دوا ہے **فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین** کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند اور
عنیف روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہوجاتی ہے یہان تک کہ تپ واقع ہوتی ہے **علامات** اس تپ کی مشابہ علامات
حمی غمیہ کی ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کو غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض مین خمول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ
نبض اگر ضعیف ہوتی ہی تب بھی کسیقدر شہوق ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے **فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ
کے بیان مین** کبھی بسبب کثرۃ فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے حمی غمی اور ہمی ہوتی ہے ۔ مگر اس تپ
مین آنکھ کی حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو بیٹھی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر مائل غور اور فرو رفتگی پر ہوتی ہے ۔ اور نبض کے شہوق اور
غموض مین اختلاف ہوتا ہے مگر اکثر نبض ان دونون کیفیت مین معتدل ہوتی ہے اور چہرہ کا رنگ اس تپ مین بھی زردی مائل ہوتا ہے
علاج اس تپ کا مثل معالجہ حمی یوم ہمیہ کے ہے **فصل بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان** کبھی بسبب زیادتی حرکت روح کی بطرف
خارج کے حالت غضب مین ایک حرارت مفرط روح قلبی مین ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہوجاتی ہے علامت اس
تپ کی چہرہ کا سرخ ہوجانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک بھر بھراپن جیسے حمی یوم سہریہ مین ہوتا ہے اوسیقدر
اس تپ مین ہوتا ہے اور آنکھین دونون سرخ اور ڈھیلا آنکھون کے باہر نکلے ہوئے اسلیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہے ۔ کبھی
بعض آدمیون کو تھرتھری بھی اسی حالت مین لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اونکے بدن مین کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اونکی طبیعت مین
کسیقدر ضعف ہوتا ہے اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے ۔ بول کا رنگ اس تپ مین سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے
اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہے ۔ نبض اس تپ مین ضخم یعنے گندہ اور ممتلی شاہق یعنے خوب اوچھلتی ہوئی اور حرکت مین تواتر ہوتا
ہے **علاج** اس تپ کا اونکے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کیوجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور
مفرح قلب ہین از قسم حکایات مزاح آمیز اونکی طرف متوجہ کرانا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز دردناک ہو اونکا گانا سنانا بشرطیکہ وہ الحان
خواہ راگ درد انگیز نہون بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور لعب کی امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اونکی طرف
مشغول کرنا اور حمام مین اچھے ہمراہیون کے ساتھ لیجانا جسکا پانی شیر گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو ۔ اور مالش بہت سی روغن کی
بدنمین کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کیجاوے اسلیے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہین ہے اوسکی مالش چندان مفید نہین ہے

ـــ غذا جو بارد و رطب ہو اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کو استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اونکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے **فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین** کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے **علامات** اوسکے یہ ہین کہ قبل اس تپ کی بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکین بوجھل ہو جاتین اسقدر کہ آنکھین کہل نسکین اور آنکھین پہنسی ہوئی نظر آئین بوجہ تحلل رطوبات اور روح کے جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آتین بسبب فساد غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم مین ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ ہضم نہونے کے نبض مین بھی ضعف ہوتا ہے اسلیے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوء ہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور پھر اون چہرہ کا بوجہ تہیج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہیج مین سرخی نہین ہوتی جیسی حمی یوم غضبی مین ہوتی ہے **مترجم کہتا ہے** لطف عبارت اس مقام پر یہ تہا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی و انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہہ کہنے سے ذکر تہیج وجہ کا بدقت ہوتا ہے اسلیے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا تودیع یعنے مریض کو بحال خود چہوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آجاے اور سر پر تریرے بارد رطب دواؤن کے اور ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو یعنے آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو ـــ اور غذائین جنکی کیموسات یعنی منہضم اولی جید ہون جیسے چوزہ ہای مرغ خواہ تیتر وغیرہ کہلانا اور مالش ایسے تیلون کی جو ترطیب بدن کے کرین ـــ اور شراب ایسی بیمار کو سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ بخط پلانی چاہیے بشرطیکہ درد سر نہو **فصل چودہوین حمی یوم نومی و راحتی کا بیان** روح کے بخارات گرم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی دیر تک سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہو جاے تو وہ بخارات متحلل نہین ہو سکتے او نہین بخارات کیوجہ سے روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے ـــ **علامت** اس تپ کے پہلے سے خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوص جنہین اسقدر سونا خلاف عادت ہو ـــ امتلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کے وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے ہوای حمام مین تاکہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال کرنی کہ اوسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین ہے **فصل پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین** کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہو جاتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھہ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے ـــ **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے **فصل سولہوین حمی یوم فزعیہ کے بیان مین** کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے اسلیے کہ حرکت روح کی فرغ اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعتہً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھہ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بیخوف کر دینا چاہیے اور اخبار ایسی سنانی چاہئین کہ دل خوش ہو جاے ـــ شراب بھی

اس تب مین نفع کرتی ہے **فصل سترہوین حمی یوم تعبی کے بیان مین** تعب اور تھکن جا کبھی ایسی شدید گرمی پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے علامت اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہو اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہون بنسبت اور اعضا کے اور تھکاوٹ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن مین محسوس ہو اور اکثر اخر مین جب تب کم ہونے لگے کسیقدر تری بدن مین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدل کی حادث ہوا ہو اور بعد تخفیف نہ پہونچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع تعریق کے ہو اور اگر تعب شدید ہو تو بدن مین عرق خواہ تری کم برامد ہوتی ہے اور تعب شدید کی بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت بھی بمشارکت اور رطوبات بدن کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہی اور بیشتر بوجہ یبس کے نبض مین صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کے جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے علاج اس تپ کا راحت رسانی مریض کو تعب سے محفوظ رکھکر اور استحمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر اور کھلانا ایسی غذا کا جس سے کیموس جید پیدا ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اوسیقدر ہو جسے بلا دقت مریض ہضم کر سکے مرغ کے چوزے ہون خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ سمک رضراضی۔ اسلیے کہ اونکی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اسلیے اونسے امید اون غذاؤن کے ہضم کی نہین ہے جو بحال صحت کھا کے ہضم کر لیتے تھے بلکہ اب اوس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیے۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا اونکو دیجائے کہ جسکی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے مثل اون لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی خواہ خصیہ مرغ خانگی کے کہ ان غذاؤن کا استعمال اونکے حق مین بہت عمدہ ہے۔ بعض طبیبون کی یہ رای ہے کہ جو حمی تعبی مین گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے بیمار ہوا اوسکے حق مین تلطیف تدبیر یعنے کمی غذا کی بہت مناسب ہی بسبب اور بیمارونکے اور یہ رای صائب نہین ہے۔ اگر کمی غذا سے کمی مقدار غذا مراد ہے گو تغذیہ اوسکا زاید ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے۔ تر فواکہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور شیر اور شراب کثیر المزاج جسمین پانی زیادہ ملا ہوا اوسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا ہو نہین تو شربت شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار آب سیب پلانا چاہیے۔ اسکے بدن مین تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمارون کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل جو خشک ہو گئے ہین اونمین ترطیب حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل مین جو تمدد خواہ تناو واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جاوے بذریعہ تمریخ دہن کے روغن بنفشہ کا مناسب سے افضل ہے اور تمام بدن مین روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور مہری پشت کی اور سب مفاصل کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے۔ اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہئین اور کپڑے خوشبودار اور مکان معطر کرنا واجب ہے۔ اگر بعد حمام اور مالش کے بہر نظر کسی بقیہ کے رای طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرانا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیرین اوپر بیان ہوئین سب کو دوبارہ کرنا بطور احتیاط کچھ ممنوع نہین ہے **فصل اٹھاروین حمی یوم استفراغی کا بیان** کبھی جب اخلاط مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہین اوسوقت حرکت شدیدہ جو روح مین پیدا ہوتی ہے اوسکے اشتعال سے روح مین ایسی حرارت پیدا ہوتی ہی کہ تپ واقع ہوتی ہے اور یہ اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی دوا یہ مسہلہ مثل تربد اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہین اونسے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی جو نکہ فصد کیوجہ سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دمویت انجرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے دخانیت اور صفراویت کا غلبہ اون بخارات پر ہوتا ہے

حرارت تپ کی پیدا ہوجاتی ہے **علاج** اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزین جنسے اطلاق طبیعت اور روانی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کرنا چاہئے
اور ان چیزونکو اسہال اور حبس کے ابواب مین بخوبی بیان کرچکے ہین — اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے جسقدر ہضم ہو اوس سے
زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا مین بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار
ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے — معدہ پر ضماد حابس لگائین اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا نہوئے استعمال کرین بلکہ شیر گرم نطول کا
بھی استعمال جائز نہین اسلیئے کہ جو چیز شیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور بیان قبض وکل
ہو — منجملہ تراکیب مستحسنہ فائقہ سو مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سخت
ہو اور خوشبو ہو اوسمین ڈبو کر نچوڑ دین کہ بہت سا تیل تو نچوڑنے سے نکل جای اور اوسکو معدہ پر رکھو اور قلب اور جگر پر ایسی چیزون سے ضماد کرین
جو تبرید کرتی ہین جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل انیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین** درد کسی مقام پر کیون نہو کبھی
روح مین ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجر بحمی وجعیہ ہوجاتی ہے **علامت** اسکی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل
اور اطراف یا قولنج اور بواسیر مین درد ہو اور فہیم کے اوجاع مو ذبل وغیرہ کی جہت سو ہوتے ہین **علاج** پہلے ازالہ درد کی تدبیر کرین جس طرح
ہر ایک کی تدبیر مقام خاص مین اوسکے لکھی ہی اوسکے بعد ہی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے — اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف
ہو ہرگز نہ پلانی چاہیے **فصل بیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین** جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت
روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہوجاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خطرہ باقی
رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسی تپ کی
علامت جس سے سقوط قوت ہوجای نہین ہوتی یعنی وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیئے کہ حمیات یومیہ مین کوئی ایسی تپ نہین ہے جسمین سقوط قوت کا باعث ہو
اس تپ کے — اور نبض کا حال اس تپ مین نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب برودت غالب ہوتی ہے بس ساقط ہوجاتی ہے کبھی جب غلبہ
حرارت کا ہوتا ہے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کی ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد
کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور ردی ہونے مین ہوتی ہے
علاج اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید بنے کھلائین جسکا ذکر اوپر ہوچکا — اور اگر احتیاج ہو تو شراب
پلائین اور اسکا کچھ خوف نکرین کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہوجاے اور تپ شبیہ حمی ذبول کی باقی رہے اوسکا
علاج بموجب اوس قاعدے کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسوین حمی یوم جوعیہ کے بیان مین** کبھی حرارت
بخارات بدنکی تیز ہوجاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ مین ضعیف اور صغیر اور بیشتر مائل بصلابت
ہوجاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرانا چاہیے
اور غذا مین اس بات کا خیال ضرور رہے کہ اوسکے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کرایا جاے اور اوسکے سر پر گرم
پانی بکثرت ڈالا جاے اور ایسے پانی مین ٹھہرایا جاے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کے کرنی چاہیے —
فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین پیاس کی تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا
پیدا ہونا بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب الوجود ہے اسلیئے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی فرو نہوگی تو ضرور تپ پیدا

ہوگی **علاج** ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلو اور تمر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کرین اور ابدان سی ترطیب بہ نکی ضرور کرین اور اگر ممکن ہو
یعنے ضرر کا گمان نہو آب سرد سے غسل کراین

فصل تئیسوین حمی یوم سددیہ کے بیان مین

سدہ کبھی جلد کے مسام مین پڑتا ہے بوجہ سوزنگی جلد کے حرارت جسم سے بوجہ اسکے کہ دہونا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہونچنے برودت غسل کے اور بالقبض مجنف پانی مین نہانے سے جیسے پھٹکری ملی ہوئی پانی سے کوئی نہائے - اور آفتاب کی سوزش سے جو احراق جلد کا ہوتا ہے کہ جلد مثل کو سیلے کے پوست مین ہوجاتی ہے ۔ اور کبھی سدہ ریشہ ہای عروق اور اونکے سواقی مین بہی پڑتا ہے اور رگونکے مونہہ مین بہی اور راہین رگون مین مین اونمین سدہ پڑتا ہے - حمی یوم سددی مین یہی پچھلا سدہ مراد ہوتا ہے مسامات کا سدہ یہان مراد نہین ہے - اس قسم کے سدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہوجاتا ہے تو امتلاء عروق بڑہ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک امتلا سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ جمع ہوتے ہین کہ متحلل نہین ہوتے ان وجوہ سے حرارت صفراوی پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام مین یعنے روح مین رہتا ہے حمی یوم سددیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت روح سے بڑہ کر خون تک پہونچی سونوخس عارض ہوگی اور آیندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونوخس اون حمیات خلطیہ مین داخل ہے جنمین تعفن اخلاط نہین ہوتا ہی بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر یہ تپ ہے - اگر یہی اشتعال جس سی حمی یوم سددی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہے اسقدر بڑہ جای کہ سدہ قوی پڑے اور اوسمین عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہوجای تو اوسکا قیام حمیات عفونت کی طرف انتقال ہوجاتا ہے - اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط او خصوصاً خون بلغمی کی ہوتا ہے - یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے - خواہ اخلاط کی لزوجت سے - یا اس سبب سی کہ کوئی شئے اسباب سدہ سے نفس اعضا مین جو منجملہ آلہ تنفس ہین واقع ہوئی ہے نہ اینکہ فقط مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت مقبضہ اعضا مین پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین تنگی واقع ہوجاے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہوجاے یا اور کوئی سبب نفس اعضا مین حادث ہوجاے جنکا ذکر فن کلیات مین ذیل موجبات سدہ مین ہوچکا ہے اوس مقام کو یاد کرنا چاہیے - یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہین ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے - اسلیے کہ بدن اس تپ مین کثیر المادہ ہوتا ہے - اسی حمی سددیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور اتم کے ہوتا ہے - یہی تپ ایسی ہے کہ عرق اسمین بدشواری برامد ہوتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ متشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر مشابہ نہیں ہے - یہی تپ ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر سدے بکثرت پڑ جاین اور قوی ہون اور اونمین تکاثف خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو - اگر سدے کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہی بشرطیکہ علاج اور اطاعت مریض مین یا شناخت مرض مین غلطی واقع نہو - یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ بعد زوال کے ہر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض سدونکی جو علت مرض واقع ہین اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبتی مقرر ہین - اور یہی تپ اکثر منتقل بہ بردا مد قشعریرہ کے ہوتی ہے اوسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ حمی عفونت کیطرف منتقل ہوگئی - حمی سددی اگر بعد فصد کی باقی جانب مین بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ تو زائل ہوجاے اور درد قائم رہے

علامات حمی یوم سددی کے - جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اوسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہو سکے

اور زمانہ انحطاط اوسکا معلوم ہو فوراً معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ سے ہے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ مذاوت کے واقع ہو۔ اس
تجویز مین زیادہ قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اوسمین خون کی کثرت ہوا ور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور
لزج ہون۔ فرق درمیان ان دو صورتون کے یعنے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدی
بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اوسپر علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن مین انتفاخ اور تمدد اور سرخی منہ
کی اور بڑا ہونا رگون کا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کی نہون گے۔ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوئی ہے
اوسمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور بڑی رگونکی خون سے اور پھولنا مونہہ کا خواہ تمدد وغیرہ جتنی علامات کثرت خونکی
ہین بدنمین ظاہر ہونگی اگر سدے بہت سی پڑجائین نبض صغیر ہوجائیگی اور اگر افراط سدونکی نہو صغیر ہونا نبض کا کچہ ضرور نہین علاج اس
تپ کا یہ ہے کہ اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کو حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی چاہیے۔ اگر
بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے۔ اور اگر بعد فصد کے پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ
کی طرف نہو جاے دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین بانتظار نضج کے توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اجزاء اخلاط
کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہین۔ اگر بدون دوبارہ فصد کھولنے کے چارہ نہو یعنے مثلاً
ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہوجاے اوسوقت پھر دوبارہ کھولنے مین تاخیر کچہ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہیے بعد فصد
اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو مواد خواہ سدونکی آلایش سے پاک کرین۔ قبل استفراغ
کے تفتیح سدد اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط دفعۃً
بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اون مجاری مین لبستہ ہوجاتی ہین اور اس امر مین بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ
اکثر سدے زیادہ ہوجاتی ہین اگر مواد غلیظ بدن مین ہون خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون۔ علاوہ بران فصد اور
استفراغ خود بھی کبھی اون فضول دخانیہ کو (جو بصورت لبستگی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین) نکال دیتی ہے اور اون اخلاط
کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد مین اخراج خونکا اتنا مبالغہ کیا جاے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہوجاے۔ اگر کثرت اخلاط
سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ
ایک امر زائد تجویز کرکے کچہ انکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سددن کی حاجت ہوگی۔ تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دوا اور
غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اونکا استعمال تو کسی طرح جائز نہین ہے
بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور اخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضایقہ نہین ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہوسکتا ہے اور غذا
ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دہو ڈالے اور جلا دے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے کشک جو اور شکر مین یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت کے
تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے۔ اگر شکر کو کشک شعیر مین آمیز کرکے کھائین تو کچہ مضائقہ نہین ہے۔ بعد استفراغ اوس مادہ کے جسکا استفراغ
واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان فقط تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسقدر افاقہ ہوا اور
اگر نوبت آتی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہوئی ضعیف ہے۔ اور اسیطرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیرون کے بعد علیہم النضج
مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اوسکو دلالت بھی ہے یا نہین۔ اگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہون بدستور تدبیر مذکور جاری کرکے تیسرے روز بعد اوس نوبت کی جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام میں
داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کی واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اوسکے بدن میں
روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دیتی ہین اونکی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آرد باقلے سے مثل کے آٹے تک استعمال کرنا چاہیے
خواہ مٹی پسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اوسمین کسیقدر شہد اور پانی ملایا جاوے۔ اور اگر اس سے زیادہ تیز چیز بہ جسارت کیجائے تاکہ زیادہ جلا
حاصل ہو تو پھر کف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی۔ اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا
کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اوسکو حمام مین نہ ٹھہرانا چاہیے اسلیے کہ یہ سدہ اوس قسم کا نہین ہے جسکی حمام تفتیح کرے اور کھولدے
۔ جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اوسے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہئین جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کی
نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہین کرسکتا ہے بجاے غذا کے ایسی
تر چیز پلائینگے کہ جس سے تفتیح سدہ ہو جاے جیسے تیلا آش جو کہ اوسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جاے تخم کرفس بقدر
حاجت ملا کر پھر اگر نوبت عود نکرے دوبارا حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اوسکو غذا دینی چاہیے اور
اگر تپ کا دورہ ہو مگر پہلی نوبت سے کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے
اسکے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اور اگر دورہ بلا خفت
مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حمای عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب
اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین

کبھی بوجہ تخمہ اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنمین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت
سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصًا وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہون اسلیے کہ اکثر فضول ایسے
بدن کے بطور ابخرہ دخانی اڑھتے ہین او متعفن ہوتے ہین اور انمین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین۔ زیادہ تر مستعد حمای تخمی کے وہ لوگ ہین
جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتی ہین یا دہوپ مین زیادہ پھرتی ہین اور بعد تخمی کے حمام مین نہاتے ہین
اسوجہ سے اونمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصًا جسوقت اونکو بدن مین کسی قسم کا درد ہو یا چنگ ہو خاص کر یہ درد اگر اونکے
احشا مین ہو۔ اور جنمین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اونکے بدن مین کمتر تپ امتلای تخمہ پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت
ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اوسکا سبب سواے تخمہ کے اور کوئی
چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت انکی طبیعت ملین ہو جاے بہت انکو فائدہ ہوتا ہے اور انکی تپ دور ہو جاتی ہے اسلیے کہ فضلہ دخانی بجہت
استفراغ فاسد غذا کے کم ہو جاتا ہے۔ انمین سے جسکی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کی علاج مین فرق ہے
جسکو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد بجاے اسہال قوی و اوسکو
عارض ہوگا اور بیشتر وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا
سیاہ ہونا ہے۔ اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حمای مطبقہ سے مشابہ ہو جاتی ہین کہ دونو کی آنکھین اور چہرے نہایت
سرخ ہو جاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے قارورہ سرخ ہو جاتا ہے مگر نہایت و نتیجہ یہ کیفیت

تین دن تک باقی رہتی ہے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ حمای تخمی کبھی چار دورہ خواہ سات دورہ تک آتی ہے اور پھر حمای یوم کہلاتی ہے لیکن
نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے — علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کبھی ڈکار کیطرف خواہ جشائی دخانی کیطرف پس جب ڈکار
صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگونکا عدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ جگنے کے عارض
ہوا ہو انکے چہرہ پر بہر بہراہٹ ہوتی ہے اور انکی آنکہین بہاری ہو جاتی ہین **علاج** اس تخمی کا مریض دو حالت سے خالی نہین یا اوسکی طبیعت
نرم نہین ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملایم نہو تو یہی مناسب ہے کہ نرم کیجاے اور اگر کسیقدر طعام یعنے فضلہ طعام معدہ مین
باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اوسکو قے کرائین اوسکے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہو جاے اور یہ بہی خیال کرین کہ ثقل یہ بیمار کس مقام پر
تبلاتا ہے اور اوسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دواؤن سے تاکہ دفع اوسکا سہل ہو جاے اور اگر معدہ سے اوپر ہے نیچے اوتر
آئے اور ہضم ہو جاے ان سب چیزون مین رای کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بشتر اگر طعام معدہ کے اوپر پڑا
ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تپ کیطرف کچہ التفات نہین کرتے معجون فلافلی جو نہایت گرم ہے کہلائی جاتی ہے تاکہ غذا
منحدر ہو جاے اور ہضم ہو کر اوترائے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا نطول اور
اور ضماد ہاضم جو باب ہضم مین معروف ہین خواہ ضماد طین جو باب طلاق مین بیان ہو چکے انکا استعمال کرتے ہین — جسوقت غذا منحدر
ہو جاے یا تو بنفسہ از خود نکل آتی ہے یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بہوکا رکہتے ہین کہ شبہہ بطلان تخمی مین باقی
نرہے اوسکے بعد غذای سبک سریع الہضم جید الکیموس کہلاتے ہین اور اگر بہوکا بیمار سو جاے تو خفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع ہو جاتی
ہے — اگر طبیعت نرم ہو دیکہنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو فاسد ہو گئی یا نہین اگر وہی چیز ہو تو جنبش نکرنا
چاہیے جب تک کہ سب کا اخراج نہ ہو جاے اور انتظار انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ مین کمی ہو تو اوسوقت حمام مین لیجانا چاہیے اور
بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر اینکہ ضعف قوت ذی بہت تنگ حالی واقع کی ہو اوسوقت حمام نکرانا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے
اور تقویت معدہ کی ایسی چیزون سے کرنی چاہیے جو معلوم ہین اور بعض ان دواؤن کی باب اسہال مین مذکور ہو چکی ہین اونمین سے
ایک یہ بہی ترکیب ہے کہ آلبسی کو روغن زیتون جسمین تہوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈبو کر یا روغن ناردین مین بعد اوسکے اوسے نچوڑین تاکہ
اکثر روغن اوسمین سے جدا ہو جاے اور معدہ پر رکہین — اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ
اس صفت کا استعمال کرینگے یعنے جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بہی جایز ہے ایضا روغن ناردین کے استعمال میں
اونکے واسطے کچہ قباحت نہین — کبہی قیروطی کا بہی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنے انہین روغنون کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہین
جسوقت مریض کیحالت ایسی ابتر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے — کبہی احتیاج اون قوی ضمادون کی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ
کے باب مین کیا گیا — اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بہی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے — اور غذا اوسکی سبک سریع الہضم
مثل خصیہ مرغ خانگی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذا سے پیشتر کسیقدر فواکہ اور عصارات مثل عصارہ انگور یا رب تفاح
دینی چاہئین — اگر انکی خواہش طعام باطل ہو جاے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کے باب مین بیان کی گئی خصوصاً
اون غذاؤن سے جسمین بہ کی شرکت ہو — جب ان تدبیرون سے فراغت ہو اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہو جاے کچہ مضائقہ نہین ہے کہ کسی جوارش
قوی کا استعمال کرائین جو ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سدد ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیے بعد ازانکہ اعراض تپ کے زائل

ہوجائین - فصد کے بارہ مین تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ مین فصد کی عجلت بیجا ہے جبتک کہ تپ مائل انحطاط کو نہ پہونچے اور بعد انحطاط کو استعمال فصد کا جائز ہے - سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بروقت ارادہ فصد کے پلائی جای آش جو ہے اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم ہو داخل ہون - اوسکی خوابگاہ ٹھنڈی ہی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی ٹھنڈی ہی چاہئین اور اگر قرص کا فور اوسکے واسطے تجویز کیا جائے تو اوسمین راوند شریک نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہوجائیگی

فصل چھبیسوین حمی یوم ورمی کے بیان مین

اندرونی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور یہ تپین اقسام حمیات یومی سے نہین ہین - مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی خراجات یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضای ظاہر مین پیدا ہوتے ہین - خصوصًا اورام اون گلٹیون کی جو اعضای غددی مین ہوتے ہین - خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران مین فضول کبد خواہ بغل مین فضول قلب سے حادث ہوتا ہے - خواہ وہ ورم جو زیر گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب ورمون کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے - اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو مادہ ان اورام کا ہے قلب تک پہونچکر اپنی گرمی سے فقط دلکو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو - پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی - اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر جو تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تابع اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کیطرف دفع ہوکر اثنای راہ مین قریب گوشت نرم کے محتبس ہوجاتا ہے پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین - اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسی ہون کہ اون اورام کو اسباب سابق سے مثل امتلا اور سدہ وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین - اور اکثر ان اورام کی تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون - اور انہین اورام مین حمیات عفونت اکثر اوسوقت ہوتے ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کی تبعیت سے پیدا ہوا ہو - اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے تو امر بالعکس بھی ہوجاتا ہے - انہین حمیات اورام کو حمیات خبیثہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ و عفنیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامت ہین پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہوکر بھربھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنے چونکہ یہ تپ اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہو تو اگرچہ بحال صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور کسیقدر منتفخ ہوتا ہے مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت خلط کی لذع بھی شدید ہوتی ہے - ان حمیات کی بعد یعنے زمانہ منتہی مین انکے بدن مین تری اور ندا وت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے - نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظیم بوجہ امتلا خلط کے اور سرعت اور تواتر بجہت حرارت کی - بول کا رنگ سپیدمائی ہوتا ہے اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہوتے **علاج** پہلے سب تدبیرون سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا امالہ قریب ہوجاے اوسکے بعد مسہل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہو کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن مین کم پیدا ہوا ہو

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر ہو بھی تو بعد اوس کے کہ بخوبی انحطاط ہو جاوے۔ اور جو چیزیں مطفی حرارت خون ہیں
اور تبرید اور ترطیب کرتی ہیں اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاوے پہلے برف میں ٹھنڈا کر لیا جاوے بشرطیکہ ورم کو
اس تدبیر سے منطفہ مضرت کا نہو اور اوسے خام کرنے کا خطرہ نہو۔ بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اوسکی تبرید کیجاوے خواہ بوجہ
اختیار کرنے بمقامات خوشبو اور سردی کے تبرید کرنی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا جو اضمدہ بارد مستعمل ہوں اونمیں سرکہ ملایا
جاوے کہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے **فصل چھبیسوین حمی یوم قشفیہ کے بیان میں** یہ تپ بھی بوجہ تحلیل نہونے
شدون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہیں اور اندر تک غائص نہیں ہوتی اکثر لوگ جو حمام کے خوگر
ہوں اور یکایک ترک کریں اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگوں کے بدن میں بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ
صفراویت مزاج کی یا کہ ایسی غذائیں کھاتے ہیں جو مولد صفرا ہوں خواہ ایسی تر چیزیں پیتے ہیں جنسے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی حالات
اونہیں عارض ہوتے ہیں کہ تولد صفرا کے اسباب ہیں جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کو مریض ہوا کرتے ہیں۔
علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آوے جسوقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط
پہونچ جاوے اور بھوسی اور آرد باقلے بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ
اطفاء حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کر کے پلانی چاہیے اور حمام میں بار بار نہلانا مفید ہے۔
فصل ستائیسوین حمی حریہ کے بیان میں خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور بیشتر آفتاب کی حرارت سے
یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اگر پہلے یہ اذیت سر کو پہونچی ہو پھر سر کی ہوا گرم ہو کر قلب تک
جاتی ہے اوسوقت تپ عارض ہوتی ہے اوسکے بعد تمام بدن میں گرمی پھیل جاتی ہے۔ کبھی اگر سر کی محافظت کیجاوے تو بذریعہ نسیم
اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اوسکا اثر اول دماغ میں ہوتا ہے
اسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دھوپ کی گرمی اوسے پہونچے تو بوجہ حدت حرارت کے قلب تک گرمی پہونچ جاتی ہے۔ سوای حمی حرہ
شمسیہ کے قیقلیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب میں اثر کرتی ہے **علامات** جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر میں
التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر میں گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن
اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بہ سبب اندرونی حرارت کے
اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کے بدن میں ہو اگر اوتنی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں
ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت میں بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اوسمیں
حرارت باطنی کی زیادتی کیوجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے متعاکسۃ وہاں محفوظ رہتی ہے
علاج آغاز معالجہ ایسی چیزوں سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کریں نطول بارد سر پر استعمال کریں اور سینہ پر ادہان بارد مثل روغن
بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریں خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کر کے اگر سر و سینہ پر مقام بعینہ سے ڈالیں تو بہت نفع میں کریگا۔ ٹھنڈا
پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائیں اور یہی تدبیر کرتے رہیں تا آنکہ تپ اوتر جاوے اوترنے کے بعد حمام میں لیجانا چاہیے
اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اوسکا کچھ خوف نہیں شیر گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہوا سے گرم سے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے — گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی
اس بیمار کو حمام کا غسل بنسبت تمریخ یعنے مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سر پر سے اوسکا سر بھگو دینا چاہیے
اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر

فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کی جو کہ سردی سے پیدا ہوتی ہے

کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانیمین نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کی بند ہوجاتی ہین
اور بخار دخانی بند ہوجاتا ہے جو حمی یوم قشفیہ مین ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت
ہوجاتی ہے — یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہون وہ حاد اور تیز ہون نرم اور شیرین نہون
اسلیے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہے **علامات** سبب یعنی برد پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اسقدر
گرم معلوم نہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا ہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے ہمیہ ادر غمی اور جو علی مین ہوتی ہی نہو اسلیے
کہ اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہے بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہے کہ قلب کو حاجت ترویح کی زیادہ ہو مگر شدت برد مین بطی ہوجاتی ہے
اور بیشتر مائل بصلابت ہوجاتی ہے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین کہ
بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کی سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مسامات
کیطرف متحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے **علاج** جس تپ مین بہت سی کپڑے نہ اوڑھائے جائین
تاکہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام مین جا کر گرم پانی سے نہلائے جائین اور ہوائے گرم حمام مین ٹہلائے جائین اور
اپنے ہاتھ سے ترشحے دین اوس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور تمام جوش دیا ہوا ور حمی قشفیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اوسی سے
بدن پر ملین کہ مسامات مین جلا پیدا ہو اور نرم ہوجائین — اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو دہان کہ تپ
مسامات کے رستے مین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیے — اور سبک غذا دینی چاہیے
— اور خوشبو ملین اور سونگھین — سپید شراب رقیق خواہ پانی ملا کر پیئین کہ وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہے اسلیے کہ تعریق اور
ادرار کرتی ہے — روغن کی مالش بدنمین تعب رسیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے

فصل انتیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کی جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے

جنکے بدن مین سردی قابض
پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہوجاتا ہے اور اونکے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہو کر حرارت پیدا
کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی اور یہ پانی وہ ہین جنمین قوت شب اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے — اور یہ تپ اکثر منجر بہ عفونت ہوجاتی ہے
علامات سبب کا وجود اور جلد کا کھردراپن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے
کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کر کے دباغت کی گئی اور حرارت کو زیادہ ہونے کی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی
دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہے اوسمین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف
صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اونکے بدنمین لاغری اور آنکھون مین غور یعنے فرو رفتگی نہین
ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ انکو دینی مناسب نہین ہے جب تک یقین کامل
اس امر کا نہو کہ مسامات خوب کھل گئے — ہان اگر سردی کا ضرر تھوڑا پہونچا ہو اوس سے جو سدہ پیدا ہو فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے

— اور تدبیر انکی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین انکا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی انکے بدن پر کرنی چاہیے **فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان** شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اونکا امالہ بطرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر پروقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح سے اکثر حمی یوم نفسیہ دماغی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے — اسیطرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اوسکا روح طبیعی مین ہوتا ہے **علاج** اور ادرار مبردات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیرخشت تمرہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلیین طبیعت کے درکار ہے اور اضماد باردہ صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارے سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملاکر اوسکو شورہ خواہ برف مین سرد کرکے کرنا چاہیے اور اطفاء حرارت بارد رطب غذا سے کرین

مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونیہ سے کرکے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جایگا

عام طور پر بحث حمیات عفونت کی عفونت ایک طور کا فساد رطوبتمین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکورہ بین ہوتی ہے اون سے ظہور مین نہین آتی — عفونت کے پیدا ہونے کا سبب یا غذای ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ آیا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدد یعنے گوشت کبوتر بچہ یا جوہر تو اوسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرے جیسے دودہ خواہ اوس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اوس سے بنے متانت قوام اوس خون مین حاصل نہو جیسے فواکہ رطب سے جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بنے کی یہی کیفیت ہو پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے — یا خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استحالہ ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریزی اوسمین پورا تصرف نکر سکے اور حرارت غریزی اوسمین عفونت پیدا کردے جس طرح کھیرا ککڑی امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے — ۵ خواہ جوہر غذا تو ردی نہو مگر پخت اور طبخ مین رداوت پیدا ہو جائے جیسے گوشت خام رہ جاے اور روٹی فطیر یعنے وہ خمیری روٹی جسکا خمیر اوٹھے پکائی جاے — ۶ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت مین بھی کوئی خرابی واقع نہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جاے کہ اوس سے رداوت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہاء صادق ہو اور بلا رعایت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کے کھایا جای جسکا بیان کتاب اول مین بخوبی ہو چکا — کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس و ترویح کا ہو یہ سدہ بجہت رداوت مزاج بدن کے پیدا ہو کر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداوت بدن کی بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کے طاقت نہین رکھتا اور اسقدر بے طاقت بھی نہین ہو جاتا کہ غذا مین کسی طرح کا تصرف نکرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو — ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اوس بدن مین پیدا ہوتی ہے اوسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل مین تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہین کرتا ہے — اور یہ

اسباب تولد سدہ میں معین ہین اور سدونکی وجہ سے عفونت پیدا ہوتی ہے ۱۲؎ کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل حرارت ہوا کے پیدا ہوتی ہے
مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریون کی ہوا خواہ مزبلہ اور گھوڑ وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے ۱۳؎ کبھی چند اسباب عفونت کے یکجا ہو جاتے ہین ۔ مگر اکثر
عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط مین غلاظت اور لزوجت ہو ۔ اسباب کثرت
اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول مین بیان ہو چکے اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے مورث ہین ۔ پھر جب سدہ
پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے ۱؎ خصوصاً جب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات ناروا بے وقت سرزد ہون
خواہ ۲؎ حالت امتلا معدہ مین قبل انحدار غذا کے یا کہ تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہون ۳؎ یا بوقت استحمام کرے ۴؎ خواہ دھوپ مین
چلے ۵؎ خواہ گرم چیزین تناول کرے اور معدہ مین امتلا موجود ہو ۶؎ اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے ۷؎ یا اگر معدہ اور جگر کے
گرم کرنے کے واسطے ضماد وسنون کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر مطلوب حاصل ہو اوسکی تلافی نکرے اور کچھ اس تقصیر کا تدارک
نکرے ۔ یہ سب امور ایسے ہین کہ انکی وجہ سے بیشتر عفونت پیدا ہوتی ہے ۔ عفونت کبھی تمام بدن مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص
عضو مین پیدا ہوتی ہے خواہ تو وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریبہ بشدت اوس عضو مین پہونچے اور حدت حرارت کی عضو مذکور مین ہو
خواہ اوس عضو مین درد ہو ۔ جس خلط مین قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اور سکے لائق بحال یہ ہے کہ بطور دخان لطیف متبخر ہو اور
حدت لیے ہوئے ۔ خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اوسکے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متبخر ہو اور بلغم کی عفونت مین بخار غلیظ متبخر ہوا کرتا ہے
اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کی متبخر ہوگا اور غباریت لیے ہوئے ۔ صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات
صفراویہ ۔ خون کی عفونت سے مطبقہ ۔ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک تراہی کہتے ہین ۔ سودا کی عفونت سے
حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے ۔ خون کی عفونت اندر عروق کی ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکا مکان بھی داخل عروق ہے ۔ لیکن صفرا
اور بلغم اور سودا ان تینونکی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق ۔ اخلاط سہ گانہ مذکورہ سے اگر کوئی خلط خارج از عروق
متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی حرارت کا نہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن مین پیدا ہوئی ہو جہانسے قلب تک متصل عفونت پہنچتی
رہے اوسوقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہو جائیگی ۔ لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت
خارج عروق کے بھی ہو بالکل دفع نہین ہو جاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن مین کسیقدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے ۔ اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق کے
متعفن ہون تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ۱؎ نہین ہوتی اور آثار مین قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے ۔ مگر ایسی
حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہین کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہین ۔ پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق
کے ہو خواہ اکثر جو رگین متصل قلب کے ہین اونکے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت مین تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکسان
رہیگی ۔ اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل بالقلب مین عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ مین واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے ۔ عفونت
خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ مین نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ مین تپ نہین ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ
متعفن ہوا ہے زمانہ خلو نوبت مین اوسپر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوئی ہے فنا
ہو جاتے ہین اور متحلل ہو کر اونکی مادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور یبوست سے نہین ہے بعد فنا اون رطوبات
کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور تحلل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق مین متعفن نہین ہوئی ہین

۱؎ مقلعہ یعنی رہا کنندہ

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہین بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہوجاتے ہین ـ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول وبراز وغیرہ ترچیزین مزبلہ اور گھور وغیرہ مین جمع ہون کہ اون مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ جب بالکل سڑکے بانس ہوجائین اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کرے اوسوقت اونمین بالکل عفونت اور بدبو باقی نہین رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی ہے پھر جب کسی طرح کی رطوبت اونمین پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اونمین حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہے تو اوسمین چوتھے پانچوین روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ رطوبت شئ متعفن سے جدا ہو کے حرارت ہی باطل نہو ـ جو خلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہے اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہوجاوے بوجہ تحلل کے پھر تپ بھی زائل ہوجائیگی تا وقتیکہ پھر دوبارہ (محل عفونت مین کہ بوجہ بقاء رمادیت کسیقدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے) بوجہ پہونچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی مین پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادۂ قریبہ مین پہلے مادہ کے پیدا ہو کہ اوس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انھین دو وجوہ سے پیدا ہوگی ـ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ اوس الفیح نکہ سکیے اور اخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہوکر ہر مادہ خواہ خاکستر باقی رہے گی اور تپ کی اونمین اتنی حرارت کہ تعفن پیدا ہو کریگا یہانتک کہ حد مشترک مادہ سیکی ترتیب مادہ متعفنہ اور متحلل اوس کے منقطع ہوجاوے اور مادہ بالکل فنا ہوجاوے ایسے تپ میں کوئی مادہ قابل عفونت کی بنا کے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اوسکی عفونت کی بعد وہان پہنچ جاوے اوسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہوجائیگا ـ خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ وترکیب کی زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاوے جو فن طب مین بیان ہوتا ہے ـ اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام متعذر ہے دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر ہے اسلیے کہ عروق کے بطون باہمدیگر متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہان سے ایک ہمسایہ اور پاکر آگے بڑھتا ہے اسیطرح لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے ـ اور پھر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہے اوسے قلب کو ساتھ نہایت اتصال ہے تو اوسکا بخار متعفن ہمیشہ قلب مین پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ مین زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہے ـ یہ حمیات جنکو واسطے نوائب ہوتے ہین خواہ بعد نوبت کمی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہوجاتا ہے العرض انکے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہوجاتا ہے اسلیے کہ مجبور مواد سورش تپ ہوتے ہین اونمین کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے ـ اور کبھی جب جنس مادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہوگیا اوسوقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی صفراوی ہوجاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہوجاتا ہے کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی ہوتا ہے مثلاً اگر بعد اکثر غلیظ کھاوے تو مادہ مین غلظ پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہوجاوے گا اور ضعف مین غذا کے ... ہضم ہونے سے طول مدت لازم ہوگا ـ جو تپ مقلعہ ہے یعنے اوسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اوسکی نوبت ... اور نافض سے شروع ہوتی ہے اور پسینہ کی ذریعہ سے یہ حرارت تحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اسکا سبب یا بروودت خلط ہوتی ہے خواہ بوجہ حدت کی خلط عضل مین لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب بطرف مادہ کے باطن متوجہ ہوتی ہے خارج بدن مین برودت پیدا ہوتی ہے ـ خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے پھر پیدا ہوتا ہے خواہ ہوای بارد کی اثر

برد ہوتا ہے جو سردی بوجہ لذع خلط کے پیدا ہوا اونکا قشعریرہ نام رکھنا بہ نسبت برد کے اولے ہے اگر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے
کہ ہر عضو بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین ۔ ایسی حمیات مین تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت
ہے رطوبت کو متحلل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہوکر اور مادیت باقی رہجاتی ہے ۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے ہو
تو اسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے ۔ لازم تپ کو نوائب مین خفت اور تغیر تو ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا
۔ اور سواے اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہین کرتی ۔ اور حرارت کل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاوے
تو فقط برد اطراف عارض ہوجاتا ہے اور اس تپ مین برد اطراف بری علامت ہے ۔ کبھی بعض حمیات مین برد اور قشعریرہ ساتھ ہی مرکب
ہوجاتا ہے اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونون سے ہوتا ہے ۔ اور کبھی حمیات عفنہ مین ایسی ترکیب
ہوجاتا ہے کہ باوجود تفتر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے ۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلا ایک مادہ مین عفونت پیدا
ہوئی کسی خاص مقام پر پس جب اوسمین عفونت آگئی بعد ازان ایک اور خلط اوسی کے جنس سے خواہ غیر جنس مین عفونت
شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ فرو ہونے حرارت اور عفونت خلط اول کا تہا اوتنے زمانہ مین یہ دوسرا ہی متعفن ہوا اور تپ اسکی عفونت
کی وجہ سے ہوئی اور اخلاط ہی پاکے پہر دورہ عفونت خلط اول کا آپہونچا اور اسیطرح دونون اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا
ایسی صورت مین اگرچہ تپ دونون مقلعہ ہین مگر بصورت لازمہ دائرہ ہونگی تا اینکہ ایک تپ زائل ہو جاوے ۔ اور بہت وجوہ سے
حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہے اونکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جائیگا ۔ حمیات کے دورے طولانی اور قصیر
بھی ہوتے ہین ۔ طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت
کی وجہ سے تحلل مادہ کا نہین ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام مین تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو
متحلل ہونے دے ۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتون صورتونکی ضد مین ہوتی ہے ۔ اور نوبت مین سرعت اور بطو ہوتا ہے
۔ بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے
اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ربع کا ۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جیسے
بلغم سواے بلغم زجاجی کے اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ ہی نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے ۔ لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہے
اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونت کیطرف بہت جلد ہوتی ہے ۔ بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل
عروق متعفن ہو بعد اوسکے حرارت مقلعہ تپ کی ہے جسمین عفونت تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کے عروق مین عفونت
مادہ کی ہو ۔ مشائخ کو زمانہ شیخوخت مین ایسی تپ شدید جو دائمی ہو عارض نہین ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج بنظر سن کے بارد ہے
اور تخمہ اونہین کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخانیت ہو اور سدہ پیدا کرکے متعفن ہوجاوے ۔ نبض کا اختلاف حمیات
عفونت مین بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور بہی ایک جنس مین حسب انواع تپ کی شدت اور ضعف مین مختلف
ہوں یہ بہی منشا اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بہی ضعیف اور قوی ہوتی ہے ۔ کبھی نبض
مائل بصلابت ہوجاتی ہے انہین حمیات مین خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمین تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی مین ورم گرم
ہو خواہ سخت ورم کسی عضو مین کیون نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض مین ہو خواہ ابتدا نوبت مین غلبہ برد کا ہوجاوے کہ اگر

صورتوں میں صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب رطوبت مادہ لینہ بلغمیہ کے خواہ مادہ دمویہ کے یا آنکہ ورم عضو نرم میں ہو مثلاً نفس کبد کا ورم حمی ذات الریہ اور اسیطرح لثیرغس۔ نرمی اسوجہ سے بھی نبض میں آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کیطرف آتی ہے اور عرق نکلکر دفع ہونے کا وقت آتا ہے اوسوقت نبض میں نرمی آجاتی ہے۔ ابتداء نوائب میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انفغاط یعنے تنگی نبض میں پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ قوت بکثرت متوجہ بطرف مادہ عفنیہ کے ہوتی ہے اور تنقیہ اور تدریج سے اوسے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان مجس کے انبساط کو بڑھائے

عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ

پہلے حمیات عفونت پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے اونمین سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہو خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے ۲ سرعت نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ ہے۔ اسلیے کہ بوجہ عفونت کی احتیاج تنقیہ اور دفع بخار بروی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہے ۳ حرارت تپ کی تیز اور لذاع ہوتی ہے خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہین ہوتی ۴ اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اسکو ملیلہ کہتے ہیں اور ہاتھ پانون ٹوٹنے لگتے ہیں اور ماندگی اور سستی بدن میں پیدا ہو جاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور رگیں کھنچی جاتی ہیں اور سینہ اور سر بھی اسیطرح۔ اور درد سر اور دھمک پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیات جب دیر تک رہیں تپ عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بھی کیفیات قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہیں اور رنگ چہرے خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے اکثر ہمراہ ملیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کثرت فضول اور بلغم بینی کے اور متلی اور پیشاب زیادہ از حد معین اور براز بھی اسیطرح مگر بدبو اور گرانی سر اور چہرے پر بھر بھراپن پیدا ہوتا ہے اور نبض میں تواتر بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہو۔ جب نبض میں انفغاط اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انفغاط کے یہ معنے ہیں کہ نبض اندر کو ڈوب جاے اور صغر میں اسقدر مختلف ہو کہ اوسمیں نبضات کبار قویہ واقع ہوں اور سرعت نبض کی قوی نہو۔ نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تزید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے۔ اگرچہ حمی غب میں بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہیں آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے۔ اور زمانہ تزید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور تانتشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سے ہے۔ نبض کا عظیم بڑھنا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزید پر۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفترہ اور غیرہ مفترہ خواہ مقلعہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہے۔ پہر اگر تپ مقلعہ ہے نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برامد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اوسکے نوائب کے دورے ہوتے ہیں۔ اور اگر تپ لازم ہے خواہ اوسمیں تفتیر ہو یا نہو۔ اوسکی حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام نقاء میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر حمی عفنہ کے ساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت منتہی کے۔ اور قلق اور تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت۔ اور نبض کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے

صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے ۔ مگر صلابت کا نبض مین ہونا کچھ دائمی نہین ہے کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہین ۔ مگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو مین خواہ کسی عضو سخت مین ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شی جو موجب صلابت نبض کی ہوتی ہے واقع ہو اوسوقت البتہ نبض مین صلابت بخوبی پیدا ہو گی اور مستمر بھی رہے گی ۔ زمانہ ابتدا اور تزید مین اختلاف نبض کا سرعت اور بطو مین خواہ صلابت اور لین مین خاص اوائل حمیات عفنہ سے ہے اور دلایل قویہ سے حمیات عفونت کی ہے گو یہ اختلاف حمی غب مین بوجہ خفت مادہ کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا ہے ۔ جب تک نبض مین قوت اور سرعت مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہے اور اوسکا انتقال حمی عفونت کیطرف نہین ہوا ۔ بول ابتدا مین حمیات عفونت کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور شبیہ حدت اوسمین بھی پیدا ہوتی ہے ۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ مہلکہ ہین اونسے بدون اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جاے نجات کمتر نصیب ہوتی ہے اور جسوقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ مین باقی رہ جاے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہین ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جہان درد کا ظاہر ہونا ممکن نہین ۔ **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ مین اختلاف نبض کا جیسا اوس تپ کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض مین نظم اور وزن مناسب نہین ہوتا اور بقا اس تپ کا چوبیس گھنٹہ تک رہتا ہے کہ او ترقی نہین اور جو احوال مقالہ مین بیان ہوئے اس تپ مین نہین ہوتے یعنے اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہین ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف بروقت تزید کی کہ ابھی کم تہی اور فورا زیادہ ہو گئی اور پہر کم ہوئی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر **چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان** ۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت ایکروز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدای نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نایبہ مین خواہ ابتدا استداد کی نوبت جیسے غب لازم مین مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ تپ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے ۔ غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اوسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اسلیے کہ مرہ صفرا قوی ہے مگر باانہمہ اسمین خوف ہلاکت کا کم اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے ۔ اسلیے کہ صفراوی خلط سبک ہے طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمین ہوتا ہے ۔ غب غیر خالص کی مدت مین طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے ۔ مگر اینکہ معالجہ خواہ تدبیر مین خطا واقع ہو ۔ اور دائمہ کبھی ایکہی ہفتہ مین جاتی رہتی ہے ۔ جو تپ عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اوسکی بہت اور تمام گرمی کے ساتہ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمین نہین ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن مین جاتی رہتی ہے ۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنے ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کر ساتہ آتی ہو اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کے نرم ہوتی ہے مگر مدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر مین متحلل ہوتا ہے اور بااینہمہ بہ نسبت صفرا کے کثیر بھی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ مین زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ مین ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہین ۔ بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہین نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض مین البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پہر نبض مین بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اوسوقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوای چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہین وہی مدار تفرقہ ہونگے ۔ جسقدر مادہ بلغمی خالص

ہوگا اوسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنے جلد جلد نوبت کریگی ہان اگر باوصف اختلاط صفرا کے مائل بسوداویت بھی ہو اوسوقت
زمانہ نوبت کا طولانی بھی ہوسکتا ہے۔ ربع سوداوی حادہ نہین ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص
سال بھر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت وسکون کا زیادہ ہوتا ہے
اور حدت بھی اوسمین اسقدر نہین ہوتی ہے کہ جسکے سبب اعراض شدیدہ پیدا ہون۔ ربع اور غب دائرہ ہو یا مفترہ بذریعہ قے اور دستون کے
او پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے بھی زائل ہوتی ہے
اسکا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ مین اور انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ مین اور انحطاط اور انتہا
دونون کا مواظبہ بلغمیہ مین طولانی ہوتا ہے علاوہ بران کمتر یہ بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے
زائل ہو البتہ کسیقدر خفت اور تغیر ہوجاتی ہے۔ کل تپین اگر اونکا معالجہ کما ینبغی نہو خصوصًا وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی ہے،
انجام کار منجر بدق ہوجاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے ہین جنمین مریض کو غذا دینا واجب ہے اور طبیب بوجہ خطای تجویز کے حکم
غذا کا نہدے بلکہ یہ تجویز کرے کہ حالت گرسنگی مین کل توجہ طبیعت کی بطرف نضج مادہ ہوگی تو وہ تپین ضرور منجر بدق ہوجاتی ہین یا جن تپون مین
سرد پانی دینا واجب ہے اور نہ دیا جاے اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سرد پانی کے ترک کی اطفاء
حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نکیا جاوے اوسوقت فورًا منجر بدق ہوجاتی ہے۔ جسوقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو
اور نضج مادہ اور تمام نہ ہونا مادہ کا اسقدر ضرور نہو اوس مقام پر مقدم یہی ٹھہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا [illegible] سرد پانی [illegible] اور اوسکے مقام
[illegible] ہم آگے ذکر کرینگے **اعراض حمیات کی دلائل کا بیان** تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہ ہے کہ قبل عارض ہونے
تپ کے سوء تدبیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اوسکے بعد جو احوال اور اعراض عین تپ مین موجود ہوتی ہین مثل دردسر و غثیان
بیخوابی وغیرہ کی اونکو دیکھنا چاہیے اور عرض بلد اور فصل و مزاج اور نبض اور بول اور رستے اور براز اور رعاف انکا لحاظ کرنا چاہیے اور دیکھنا
چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برامد ہونے مین کیسا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہای طعام کیسی ہے پیاس کی کیا کیفیت
ہے سوء تنفس تو نہین ہے اور باقی اعراض مقارنہ مثل دردسر و بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے اسلیے
کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض ہین جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہین بعض اعراض تو حمیات کی عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہین مثل
جیسے کیفیت حرارت اور تعداد حرارت کی کہ بعض حرارت مین لذع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی
ہے کہ ابتدا مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہوجاتی ہے اسلیے کہ مادہ متحلل ہوکر حرارت مین ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت
ہے کہ اوسمین بالکل لذع نہین ہوتی ہے ایک قسم مین تو ساتہ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تپ بلغمی ہے اور ایک قسم مین عفونت پائی جاتی
ہے۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہین مثلًا ابتدای نوبت مین تنخس
یعنے کانٹے سے چبھنا یا پھریری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے قلق اور ہذیان اور
پھر کا تپ کے ساتہ ظاہر ہونا۔ کچہ اعراض نضج اور غیر نضج پر دلیل ہوتی ہین مثلًا احوال بول کے جو اوپر بعینہ ذکر کیے ہین۔ کچہ اعراض ایسے
ہین جو بحران پر دلیل ہوتے ہین جنکو آگے ذکر کرینگے۔ کچہ اعراض ایسے ہین جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین ان سکو
آخر مین اس فن کے بیان کرینگے۔ سحنہ یعنے حال بدن کا فربہی ولاغری و رونق و بیرونقی و رنگ اسکے بھی بہت احکام ہین مثلًا جس شخص کا

رنگ سپیدی اور سبزی سے رصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط مین برودت آگئی ہے اور حار غریزی یعنے روح اور خون کم ہوگیا ہے یا چہرہ پر تہیج یعنے بھربھراپن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حمای تخمی مین ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور ناک تیلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کریگی یا اینکہ اخلاط رقیق ہون اور جھٹ پٹ متحلل ہو جائین اور مسامات کھلے ہوئے ہون اور یہ دلیل ہوگی ۔ حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہین اونکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہین جیسا ہم آگے ذکر کرینگے ۔ بعض اعراض حمیات کے ایسے ہین جنکا وقت زمانہ منتہے مین ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن بجہت اسکے کہ حرارت سے التہاب شدید سر مین بوقت منتہی پیدا ہوتا ہے ۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ اونکا وقت زمانہ ابتدا مین ہوتا ہے جیسے پھریری یا سردی معلوم ہونی اور نیند گہری جو اوایل حمیات مین اکثر بجہت ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کے جہان مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سے بخارات صعود کرتے ہین بوجہ اوس اضطراب کے جو بدن مین شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ بارد ہوتا ہے تو اوسکی برودت زیادہ اوس نیند کے حدوث پر معین ہوتی ہے اسیطرح جس خلط مین عفونت آنے والی ہے اور بعد اوسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پھریری اور سردی اور نیند کے حدوث مین معین ہوتی ہے ۔ جن چیزون سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیزین یہی ہین کہ تپ کیحالت کو نرمی اور تیزی مین خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہے جو بالفعل پیدا ہوی ہین یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہین اوسی شرط پر جسکو ہمنے باب حمیات یومیہ مین ذکر کیا ہے اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اوسکے فترات یعنے زمانہ خفت کی دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع مین تپ کی لرزہ سردی پھریری ہوتی ہے یا نہین اور کون چیز کسوقت ہوتی ہے پھر تپ کے اوترنے کیوقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا آکر اوترتی ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی ہے اور تدبیر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنے قبل از تپ کے مریض سے کیا سوء تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ مریض کا کیا ہے اور نبض اور بول کی کیا حالت ہے ۔

بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور کسر کا

قشعریرہ یعنے پھریری ایک حالت ہے کہ اوسوقت بدن مین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہے اور جلد مین اور پسلی مین ایک جھن سی پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین اور کسر گویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہے ۔ برد یعنے سردی اسطرح ہوتی ہے کہ تمام اعضا مین اور پسلیون کی پشت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہے ۔ نافض یعنے لرزہ وہ اسطرح ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزنے کو مریض روک نہین سکتا اور اوسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہین ۔ کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہین ہوتا جیسے بلغمی تپون مین اور ربع مین ۔ لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بھی ہے کہ فصل مین قوت دافعہ بہت ہو اور جتنا مادہ نافض مین لذع زیادہ ہوگی اوتنا لرزہ شدید ہوگا ۔ خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہین سکتی اسلیے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن نہین واسطے محافظت بر و عضو رئیس کو چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بدن کا زرد ہو جاتا ہے ۔ **یہ بھی جاننا چاہیے** کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہے اگرچہ وہ قبل از وقت لرزہ کے بدن مین موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص مین ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے چونکہ مدت سے خوگر اسکی سردی کا ہو رہا ہے کچھ اسکی سردی سے متاثر نہین ہوتا ہے اور اسکی برودت اوس عضو کو محسوس نہین ہوتی ہان جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت

سکے جو اخلاط کو متفرق کردیتی ہے یا اسکیوجہ سے اوسوقت جو عضو اس خلط سے نہین ملا ہوا تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف
مزاج کے اسکی برودت کا احساس کرکے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہے ۔ کلیات کے فن مین جہان اصول کلیہ
علم طب کے بیان ہوئے ہین اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہوچکی ہے ۔ بیشتر بسبب بلغم زجاجی کے جو بدن مین پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہے
اور تپ نہین ہوتی ہے اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہین مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہین ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آجائے ۔ جو مادہ
ماندگی اور کسل بدن مین بجانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہوجاتا ہے مگر متعفن نہین ہوتا ہی تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اوسمین عفونت
نہ آئے تو اسیقدر اوسکی اذیت رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے ۔ کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا
ہوتی ہین یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جاے اوسکے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم مین ضرور درکار ہوتا ہی تب بھی برد
اور نافض پیدا ہوتا ہی ۔ نافض اور برد تپ سے بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہے اور اوسکی برودت بنظر مزاج عضل
کے موذی ہے اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہے اور گرم مزاج ہے اور خلط خام یعنے بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جسوقت اس خلط مین
عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمین آتی جاتی ہے اوسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے ۔ کبھی لرزہ تپ
کے بیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی مین لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دافعہ جو عضل مین ہے قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت
گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے ۔ کبھی جو خلط کم لذع
رکھتی ہے اوسکی جہت سے بھی حار غریزی یعنے خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہے اوسوقت استیلاء برد ہوتا ہے ایسے وقت
مین لذع اور برد ساتھی ہوتا ہے برد تو تمام بدن مین محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جہلی مین پایا جاتا ہے ۔ کبھی اورام باطنیہ کے نضج
کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی لرزہ اور پھریری لازم ہونگی تو صحت پر دلالت کرتی
ہی اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہی مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہوکر خارج عروق مین آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بانضج مادہ اور بوقت بحران
واقع نہو اور اس لرزہ کے بعد تپ مین خفت ہو اوسوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق مین اس جہت سے نہین ہوا ہے
کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ مین اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق ممتلی ہوکر باہر نکل آتا ہی
ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنے جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حار غریزی کے ونیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو
اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہے ۔ پھریری کیواسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہین ۔ تحیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران سر
اکثر ہونا ان حمیات مین دورے کی خبر دیتی ہین ۔ مشایخ کی تپین اکثر مدقوقیہ یعنے پوشیدہ ہوتی ہین ۔ کبھی تپ مین طول اس جہت سے
ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا مین کسی جگہ غلظ یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہی کہ بیمار کو چت لٹائین اور دونون پانون اوسکے پھیلا دین
اور ہاتھ سے دیکھین کہ ورم کس مقام پر ہے بعد اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کرین ۔ تپ کے مرض مین جب زبان سیاہ ہوجاے
اور تپ خفیف ہو اوسکا نام حمای مدفونہ ہے ۔ کبھی تپ اور فالج دونون جمع ہوجاتے ہین اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دوا
دونون بیماریون کی مناسب ہی یہ ہے سکنجبین مین گلقند ملاکر استعمال کرین اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی
قوت کی ہو ۔ سر منڈانے سے تپ مین چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہے بخارات سر مین پیچیدہ ہوکر پلٹ جاتی ہین اور تپ مین شدت ہوتی
ہے **عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا** ان تپون مین علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہی کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تبرید

اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجاے خواہ اوسکا نضج کیا جاے یا استفراغ مادہ کیا جاے
اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونون کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کرین اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ
کرین **مترجم کہتا ہے** آخر مین اس فصل کے جو مباغات اس مسئلہ مین بین آتے ہین **مثلن** کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے
اور خلط کی خواہش متوجہ نضج یا استفراغ یا تحلیل کی جس قسم کی ہوتی ہے ان دونون مین تناقض ہوتا ہے مثلا تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہو اور نضج
خلط استعمال گرم دواؤن کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دواے نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا مین نضج اور استفراغ کی قوت
کم ہے ایسے وقت مین رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنے جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کرین — کبھی تناقض مقتضاے اور مادہ مین اس
قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تربز خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجاے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جاے
اور مادہ کے نضج مین کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی ہو تو انکا
دینا چندان ممنوع نہین ہے پھر بھی مقتضاے ہوشیاری طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیے اور آب جو پر اکتفا
کرنی چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا — جمیع فواکہ محموم کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور معدہ مین فساد
پیدا کر کے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہین — بشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف
اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ — ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ مین اسقدر شدت و حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی
نہین ملتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض پر
صبر نکر سکے — اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح پر کہ خلط کا نضج کیا جاے
اور غذا ترک کیجاے اور تبرید اتنی نہو جو تحلل مادہ کو منع کرے — اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تعدیل کرنی چاہیے
اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے پیدا کرنا چاہیے جب قوت کسیقدر آجاے اور اوسکا مخالف دفع ہو جاے پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہیے
— ان تپون مین تبرید ایسی دواؤن سے نکرنی چاہیے کہ جنمین قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج
اور استفراغ کے ایسے دواؤن کا استعمال ہو سکتا ہے — **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے** کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے
اسلیے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جاے یعنے تبرید اور ترطیب سے فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حمی
عفونت مین فقط علاج بقصد مرض نہین ہوتا بلکہ اوسمین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کی نہو مثلاً مرض
حار مین اجزاے حارہ منضجہ یا مستفرغہ دیجاتین — غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو برانگیختہ
کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہے اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس
سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا معین ہے باین نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جدا گانہ
اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہین — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک
کہ تپ پہچانی نہ جاے مدبر تلطیف کرتی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی سزاوار ہے کہ مریض بوقت نوبت گرسنہ ہو اور بروز نوبت کسیطرح
مادہ کو چھیڑنا سزاوار ہے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو
اور تپ قوی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر قارورہ مین سرخی ہو

اور غلیظ ہو اور زرد رنگ ناری ایسا نہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا و حدت معلوم ہو یا صفرے مین حدت کا گمان ہو۔ بعد فصد کے لطیف اسہال کرانا چاہیے خصوصاً اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اجزای مسہل مثل آب جو اور تہوڑی سی شیرخشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزا سے طبیعت نرم نہو تو شربت بنفشہ بڑہانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے تلئین طبیعت ہو نہ اسہال مادہ اور نہ سخت مسہل۔ مجکو نہایت پسند ہے کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جاے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی اور قوت مین مناسبت کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور مناسب ہے اوسکے اجزا یہ ہین روغن بنفشہ آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر سرخ بورہ ارمنی۔ ابتدا مین جب ان اجزا سے تلئین کیجاے پہر دوبارا ان دواؤنکی نسبت ضعیف تر دواؤنکی حاجت ہوگی اور ابتدا مین قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت مین احتباس ہوتا ہے بعد تلئین کے ادرار کرانا چاہیے مثلاً سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کو ساتہ پانی مین جوش کر کے دینا چاہیے اوسکے بعد تعریق یعنے پسینہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤن سے جنکی حرارت قوی نہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجاے اور سینہ اور آب شیرین جو شیر گرم ہو ان چیزون سے نطول کرنا چاہیے۔ اگر تپ دیر تک رہتی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہین ہے پہر اگر اول امر سے یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کیطرف مائل ہے مثلاً متلی ہوتی ہو اور سانس اوکہی تلخی آتی ہو تے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ محض سکنجبین سادہ آب گرم مین ملا کے قے کرانا چاہیے اور اگر میلان خلط کا طرف امعا کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر یا نیچے کی طرف معلوم ہو اوسوقت ہرگز قے کرانا نچاہیے بلکہ اجزای مسہلہ یا ملینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا مین تپ کی مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً اگر تپ کی ساتہ پہریری یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزی مین طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کو متوجہ ہونیکو طرف احشا کی اور نضج اخلاط کو منع کرتی اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور بیشتر زمانہ منتہی مین بہی نیند مضر نہین ہوتی ہی آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی چاہیے مگر اینکہ خلط مین خامی اور غلاظت ہو اوسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے۔ یہ بہی **جاننا ضرور** ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم ہو اور پہر کسیطرح کی بدتدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہوجاے پہر شفا نہین ہوتی۔ خلط صفراویکا نضج یہ ہے کہ اندکے اوسمین غلاظت پیدا ہوجاے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر مین ضعف اور برودت نہو اور اعضای باطنی مین ورم نہو یا انہین اعضا مین درد نہو اور بدن مین مریض کے خون کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج مین مبتلا ہوتے ہین اور جو لوگ لاغر اور نقیہ ہین اونکا حال بہی انہین گرم ملکون کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت ہے اور قوت قوی ہے اور اعضای اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہین اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہین ہے اور نہ مریض غیر معتاد آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات مین آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہین اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت مین ان سب طریقون سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور اوسکے جوڑ بند ہلنے لگتے ہین اگرچہ وزن مین من خواہ نصف من تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا بہی ہوتا ہے کہ فقط ایسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بعض اعضای اندرونی مین ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی بہی مفرت کا اسقدر خوف ہو کہ اوس کا منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہوجای اوسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا بہ نسبت دق کے آسان ہے ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہے اسلیے کہ تشنگی مین تسکین دیتی ہے بلکہ پیاس بجہا دیتی ہے اور دست آور بہی ہے اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہین پہونچاتی ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تلطیف کرنے کی طاقت سکنجبین مین نہین ہے اسطرح جلاب جسمین پانی زیادہ ملا ہو بہی مفید ہے۔ جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہو اور پہر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہوجاینگے اور اسوجہ سے ایک سدہ مدہ پیدا ہو کے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کریگا بیشتر یہ تپ باسدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے سدہ کے شدید تر ہوا ہے۔ آب سرد کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اوسکے فعل کو فاسد کردیتا ہے اور دشواری تقمہ اور تاریکی اور دشواری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ گردہ ضعف قولون بہی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ جس شخص کو حالت صحت مین آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرور ہے کہ اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کرین بلکہ اگر آثار قوت کے بدن مین ظاہر ہون اور پسلی موٹی ہوا و مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہوچکا ہو اوسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا مریض اوسمین بہیگ جاے۔ زمانہ انحطاط مین اور بوقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بیخوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو۔ جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا ابتدای عروض تپ مین ہوچکے اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف استعمال ضرور ہے اور بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ مین کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اوسکا بیان اوپر ہوچکا بلکہ استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ سب مرض کا منقطع ہوجاے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہین ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد ہو اسلیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو خلط آمادہ بہ خراج کے نہین ہوتی وہ بہی نکلجاتی ہے اور اکثر خلط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بہی کہچ جاتی ہے اگر استفراغ بلا نضج واقع ہو۔ جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نضج خلط سے غرض یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہوجاے اور جو خلط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے تو اوسکا نضج بہی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے کلام کو بگوش دل نہ سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہین ہین جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے تاکہ وہ آمادہ دفع بسہولت ہوجاے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور یا غلیظ خلندہ یا لزوجت دار چسپندہ ہو یہ تینون ہرگز قابل دفع نہین ہین بلکہ رقیق مین کسیقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ مین اندک رقت قوام ہو کر اور لزوجت دار مین کسیقدر بہر بہر اپن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہین نہ بہی سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط کی جو کہنکہار اور تہوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہین بنظر سرسری دیکہتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کسیقدر غلیظ ہوے اور غلیظ بدون کسیقدر رقیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا اور ایسی گمراہی مین نہ پڑتا۔ پہر یہ منکر ہرگز خود یہ نہین سوچتا ہے کہ ابتداء حمیات مین بول مین رسوب کیون نہین ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نضج اخلاط کردیتی ہے رسوب پیدا ہوتا ہے اور کیا اسکے نزدیک سوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہین ہے اور اوسکے دفع سے خفت مرض مین نہین ہوتی پہر اگر رسوب محمود کو مادہ نضج یافتہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچہتے ہین کہ قبل از نضج طبیعت اسے کیون دفع نہین کرتی اور اوائل مرض مین اسکا اخراج اگر سہل تہا پہر طبیعت جو مدبرہ بدن ہے کیون عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہو کہ خلط مین رقت پائی جاتی تو اونکی حمیات دموبہ

خواہ صفراویہ مین ضرور ہے کہ رسوب محمود بول مین ہو۔ پہر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ مین نضج آجاے اوس رفع
سہل القبول ہو اخراج مادہ نہین کرتی ایسا ہی صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہے اور ایضاً طبیب کو بہی اقتدا اور پیروی طبیعت کی درکار ہے
یعنے ضرور ہے کہ طبیب یہی اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل از انکہ قارورہ سے آثار نضج کے ظاہر ہون ممتنع ہے خواہ نہایت
دشوار اور کبہی اگر براہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسد کے ہمراہ خلط صالح بہی نکل جائیگی رہا
شخص کو تو یہی مناسب تہا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کرکے اونکے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط دقیق
کے بنظر غور اور تامل کے دیکہتا اور خوب تامل اور خوض اونکے حسن اور قبح مین کرکے بعد ازان اونکے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل
خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل کے اس مخالفت مین راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ
تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما مین بغور نظر کرے مگر مجہے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات
کیے ہین کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہے پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہوگیا کہ رقیق کو انضاج کی ضرورت نہین
حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہون اونکا کیا اعتبار ہے کبہی اتفاقیہ چل جاتے ہین اور مفید ہوتے ہین اور کبہی ایک بہی نہین چلتا
بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو ہمنے اوپر لکہا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے۔ اگر مادہ مین
ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت
نضج کی نہین ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ مین دیر ہوی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن مین باقی رہا تو قبل ازانکہ اس مادہ مین نضج آوے
ہلاکت مریض کی ہوجائیگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط کے
رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج مین کم ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کیطرف گرے اور طبیعت کا آمادہ
اسکے اخراج پر ہونا یہ بہی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تہوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ مین کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ
کردینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہین ہے کہ اوسمین انتظار نضج کا کیا جاے جیسا مسہل مین کیا جاتا ہے انتظار نضج کا سواے خون کے اور اخلاط
مین کیا جاتا ہے۔ اگر ابتداے مرض مین فصد نہو تو پہر انتہاے مرض مین ہرگز نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہاے مرض مین فصد سے کیا واسطہ
بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت مین بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہوجاتا ہے اگر انتہاے مرض مین فصد ہو۔ اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہین ہے
اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ مین نضج نہو تو ابتداے مرض مین اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہے مگر انتہاے
مرض مین جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو کسیطرح کی تحریک نہ کرنی چاہیے پہر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب کو چاہیے کہ بہ تناسب
طبیعت کی حرکت مین لاے اور اگر طبیعت متحرک ہوچکی ہے اوسے بحال خود چہوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط ہائج رکہتا ہے جس مقام پر
اوسنے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال دواے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کرین مگر کسی مرض مین نہین لائق ہے استعمال دواے مسہل کا مگر اسکا مادہ مرض
مہیاج ہو یعنے بکثرت ہیجان مین ہو) اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیاج نہین ہوتا۔ مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت
مناسب مین تجویز کیا گیا ہے مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرح سے یہ استفراغ ضرر مادہ سے محفوظ
رکہتا ہے اسمین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے۔ پہر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو تو اوسمین رعایت اسباب کی
ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اوتر جائے اوسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹہنڈا ہو اوسوقت استفراغ کیا جاے مگر مسہل

بروز نوبت نہ تجویز کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اوسکے خلاف جہت مین استفراغ
مادہ کا نہ کرانا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط مین ثوران پیدا ہو بروقت نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دورہ تپ
سکے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ نکرنی چاہیے یہانتک کہ آش جو مین شکر تک بھی نہ ڈالین اور نہ جلاب یا گلقند اوسدن کہلانا چاہیے
ایسا نہو کہ دورہ مین شدت ہو جاے بجہت تنگ ہو جانے مسامات کی کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذاے لطیف
سے مگر بوجہ ضعف مین افراط ہو اوسوقت آش جو مین شکر ڈالکر دینے کا مضایقہ نہین اس لیے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع
کرنا طبیب کا کام نہین ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو
اس لحاظ سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت بقوت رفع کردے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستون مین کفایت ہو جاے زیادہ اسہال نہو۔ مادہ
کثیر کا ایکبارگی استفراغ نہ کرنا چاہیے تاکہ سقوط قوت۔ پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری راے یہ ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیے پھر اگر چارہ نہو تو
یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہین ہے بلکہ اوسیقدر خون چند مرتبہ فصد سے لیکر نکالنا چاہیے۔ بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ
بھی نکلجاتے ہین جنکے نکلنے کی حاجت نہین اور باقیماندہ خون مین ساز و سامان ایسا باقی نہین رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کریگی اوسمین
بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحرانون کی تحمل اور برداشت مین ضعیف ہو جاتی ہے۔ درد سر اور تپ
جب باہم جمع ہون پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر با بوجہ درد سر کے کم ہو کر تپ پھر زیادہ ہو جاتی ہے اسواسطے
ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ درد سر مین تسکین ہو جاے۔ دودہ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اوسکی مان کے دودہ کی اصلاح ایسی
دوائون سے کرنی چاہیے کہ دودہ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے اگر قارورہ یرقانی تپ مین ورم جگر پر دلالت کرے اوسوقت مین علاج
یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلائین جب تپ مین سکون ہو اوسوقت علاج ورم جگر کا کرنا چاہیے۔ اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جبتک تنقیح
شدہ نہو اور راہ صاف نہو جاے آش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربا ے مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمین چکنائی زیادہ ہو استعمال
کرنا چاہیے بعد تنقیح کے آش جو اور الماس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب مین بنفشہ
کو گلاب مین پکاکر فقط سقمونیا ملاکر بھی استعمال کراتے ہین اور کبھی تھوڑی سی ایلوی ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو تو
بہتر یہ ہے کہ ایلوے کو آب کاسنی خواہ آب عصید مین جو مشابہ کاسنی کے ہے دہوکر خشک کرین بعد اوسکے گولی باندہ لین۔ ہلیلہ زرد کا
استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے مگر جب تک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات
تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا یعنے اوجہہ مین خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد نضج کے مضایقہ نہین
۔ آب انار بین مین نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑین یا اون اوقات مین استعمال کرین کہ یبوست مزاج
پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو۔ جس مسہل مین بنفشہ اور سقمونیا شریک ہو چاہیے کہ بنفشہ کا وزن
ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنے سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے $\frac{1}{24}$ کی نسبت ہو۔ کبھی مسہل مین تھوڑا
پودینہ بھی داخل کر دیتے ہین تاکہ قوت نافذہ ادویہ مسہلہ کے بڑہ جاے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا اور بنفشہ کی اصلاح ہو جاے
۔ کبھی ایسی دوائین جنسے تبرید اور بجھانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اونمین سقمونیا داخل کرتے ہین جیسے یہ گولی جسکا یہ نسخہ ہے۔
دہنیا۔ طباشیر کبود۔ گلسرخ۔ ہر ایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بناکے دیتے ہین دو

نسخہ — شیر خشت دو درم ترنجبین ۵ درم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سدس تینون پانی یکجا کر کے
شیر خشت اور ترنجبین کو اسمین بہگو کر ایسا گاڑہا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پہونچ لیوے بعد اوسکے کافور ڈیڑہ دانگ سقمونیا ایکدرم
پیسکر اور اوس قوام کو آگ پر سے اوتار کر چہڑکتے ہین اور مکان محفوظ مین رکہتے ہین تاکہ بوجہ بخار کے متحلل نہو جاوے اور اتنی دیر تک رہنے
دیتے ہین کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہو جاوے مقدار شربت دو درم سے ڈہائی درم تک — یہ بہی ہو سکتا ہے کہ شیر خشت اور ترنجبین اور شکر
طبرزدی سے مثل ریوڑی کے بنائین اور اوسمین سقمونیا اور کافور اتنا ڈالین کہ اگر پوری مقدار شربت تینون دواؤن مذکورہ بالا کی استعمال
کیجاوے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایکدانگ کے مسہل ہو **مترجم کہتا ہے** مثلا اگر ترنجبین تین مثقال اور شیر خشت
بہی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بہی یعنے قند بہی تین مثقال ہو او سوقت کافور بوزن دو جو ہو اور سقمونیا بوزن ایکدانگ ملانا چاہیے
اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجہے ہین کہ اگر مجموع تینون اجزا بقدر ایک مثقال کے
ہون اوسمین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کی رای یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو بہم
ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بہی ملحوظ رہے تو بہتر ہے **متن** یہ دوای مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جاوے نہایت مرغوب طبیعت
پر کہ یہ نہوگی — جس شخص کو فصل گرما مین تپ سر مادہ سے عارض ہو جاتی ہو خواہ اور ایسی جگہ جو کتان کی خشک پردون وغیرہ کی ذریعہ سے
سرد ہو رہی ہو اوسمین بیٹہنا جائز نہین ہے خصوصا جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت خسخانے وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رہکر اولٹا نہ پہٹے
اور طبیعت پر زیادہ دشواری لاوے — قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا مین ان تپونکو موافق نہین ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا
استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ معدہ مین پہیلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دقی ہے
جس شخص کی کوئی عادت پڑگئی ہو جب اوسے ترک کرتا ہے تو اوسکو کبہی کبہی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی
تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضروریہ مین ہوتا ہے اور فقط برطبق عادت کے تدبیر کرنا علاج اوسکا
ہو سکتا ہے **محمومین کے غذا دینے کا بیان** مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصا اوس شخص
مزاج مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتین کہ ان لوگونکو غذای تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی
اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے — جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین یبوست
ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہیے تا اینکہ خوب کہلکر فضلہ دفع نہو جاوے — **یہ بہی جاننا ضرور ہے** کہ جو لوگ مبتلای تپ ہون اونکا
وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت
خواہ بروقت شدت معدہ مین غذا ہوگی طبیعت متوجہ بہضم غذا ہو کر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہو جائیگا اسلیے
ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا نہ دیجاوے اور اگر بسبب اتفاق ایسا ہو جاوے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا
معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے — **یہ بہی جاننا چاہیے** کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت
غلیظ ہوتی ہے اور بین بین بہی ہوتی ہے اس طرح پر کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلاظت
کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجاوے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل
حالت صحت کی تجویز کیجاوے وہ تدبیر متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کہلاتین خواہ جلاب یعنی تہوڑی شکر کو گلاب مین

پکا کر بجای غذا کے کہلائین کہ اس سی جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑہا اور ترکاری جنکے مزاج سرد و تر ہون جیسے تہوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد انکے آش جو جسے صاف نکرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے — جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان اور پائے بکری اور بہیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک و چوزہ ہای مرغ اور اس سے بہی لطیف تیہو اور مچہلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزون کی اور بازو تیہو کی رکھتے ہین اور بیضۂ نیمبرشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چہوٹی چہوٹی مچہلیان اور اس سی زیادہ لطیف وہی آش جو جو ابہی مذکور ہوا اور اس سی زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ میٹہا ہو گہل جای — غذای غلیظ ہم اوسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون اوس سی پیدا ہو غلیظ اور متین ہو — آش جو سی بہتر کوئی غذا محمومین کیواسطے نہین ہے اسلیے کہ اوسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ القوام ہے اور ملاست و لزوجت ایسا کہ مجاری مین پہنس نہین جاتا اور جلا دیتا ہے اور ترطیب پیدا کرتا ہی اور غذای نرم ہی — اور تپ کی حرارت سے مخالف ہی کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو فرو کرتا ہے سریع النفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے جس راہ سی گذرتا ہے اوسمین لپٹ نہین جاتا اور نہ مری مین چپٹتا ہے اور بشرط بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچہی طرح پکایا جای نفخ شکم نہین پیدا کرتا ہے — قدیم زمانہ مین اطبا کو جب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تہی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہوسکتی اور آش جو سی وہ لطافت پیدا ہوتی ہے وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتی تہی اسلیے کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سی معدہ وغیرہ مین بہت اچہی طرح ہوتا ہی اور اسیوجہ سی ترطیب بہی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کی بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شرکت سی جاتی رہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت بہی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہو کثرت غذائیت مین ماء العسل کو بعد سکنجبین عسلی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین قوی تر ہے اور جلا بہی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کی اوسمین گرمی اور ضرر احشا کا بہی کم ہے — اب اس زمانہ مین بجای شہد کے گنّے کا رس جسکی شکر بنتی ہی بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے — اسیطرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جای وہ بہی سکنجبین عسلی سے افضل ہے — لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار کرنے سے اکثر سحج امعا یعنے خراش رودہ مین پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ مین سحج کا نہایت خوف ہوتا ہے — ہم ایک قول جداگانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کی قواعد مین لکہتے ہین — تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہی اسلیے کہ پیدائش مادہ کی جسقدر غذا کم ہو کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی — زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے کہ اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اوسکا ہضم غذا وغیرہ کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کیوقت تلطیف زیادہ تر مناسب ہی اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے — سوای زمانہ منتہی اور بحران کی اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنے کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بہی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسی اوقات مین بعد قضاء حاجات مذکورۂ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہو جای — تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ قوت خواہ از دیاد قوت کی ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو یعنے ابتدای مرض مین تغلیظ تدبیر اولے ہے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہی تا کہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جای اسلیے کہ غذای سنگین اگر بدفعات دیجای قوت پر چندان گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے — گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر بتفاریق غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دفعۃً قوت کو امکان نہین ہے اور پہر چونکہ تحلیل قوت بہی دفع دفع ہوتی ہے مناسب ہے

کہ بدل اُنکا بھی استعمال تبغاریق ہو۔ جاڑون کی فصل کا حال بالکل مخالف ہی فصل صیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنے غذاے
وافر کی بھی حاجت نہین ہوتی لہٰذا اگر محموم کو فصل زمستان مین بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل تحلیل دفعۃً دیا جاے چونکہ قوت بحال خود ہی
غالباً ہضم کرلیگی اور تدبیر غذائی سے دفعۃً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے
اوسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہین ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہو سکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمین دونون امرون کی رعایت
ہو یعنے قوت بھی باقی رہے اور مادہ مین کثرت بھی نہونے پاے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف مین اولی ہے مجملاً یہ حکم
عام ہے کہ جسوقت قوت مین ضعف پایا جاے غذا تبغاریق کھلانی چاہیے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت مین کمی روز بروز نہوا کرتی
تو ہم غذا مین جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی متحمل نہین بلکہ ایک تو بوجہ مرض لاحق اسمین ضعف پیدا ہوتا
ہے اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہو جائیگی اور جب قوت مین ضعف بدرجہ غایت ہوا کوئی علاج سودمند نہین ہو سکتا اسلیے کہ معالج مرض
کیواسطے قوت اور طبیعت ہے طبیب معالج نہین ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کی قوت تک
پہونچاتا ہے پس منتہی کار طبیب کا نگاہداشت قوت کی ہے۔ قواعد مذکورہ بالا کی تصور کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حاد
یعنے اوسکا منتہی بہت قریب ہے کہ چوتھے خواہ ساتوین دن تک ہو جائیگا اور حدس صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت مین جو درمیان ابتدا اور
انتہاے مرض کی مظنون ہوتی ہے قوت چندان ضعیف نہو جائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نکرنا چاہیے بلکہ مادہ کے
اور دفع مواد سے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذاے کثیر کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا
کی کبھی کبھی نوبت آجاے خصوصاً بروز بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت
مناسب نہین ہے سواے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا
ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی مین قریب مزمن کے ہو پھر تدبیر لطیف جائز نہین ہے اسلیے کہ بوجہ
بعد منتہی کے قوت باقی نہین رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجاے۔ مگر ہر جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر مین بروقت
منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ گھٹتی بڑھتی جاتین تاکہ قوت زمانہ منتہی مین محفوظ رہے اور جب منتہی آجاے
سہہ تن قوت بطرف قمع مادہ کے متوجہ کیجاے اور اوسوقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نرہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو ایک
ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اورام مین پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط
آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنے اوسکے حاد اور مزمن ہونے مین اشتباہ ہو ایسے وقت
تلطیف تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل
بھی ہو سکتا ہے یا نہین۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی مین ہر گونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر
مناسب ہے اسلیے کہ اس مادہ کی تنضیج کی حاجت نہین ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہو۔ چونکہ اس
قول کا منشا یہی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہین ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کر چکے ہین۔ ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط
قوت کا ہو اوسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہے۔ جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اونکی
مناسب نہین ہے خصوصاً اگر عادی پرخوری کے ہون اگر انہین غذا نہ دیجاے گو شروع تپ کیون نہو بلکہ اوس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ منتہے مین بہی اگر اونکو غذا نہ پہونچے تو دو حال سے اونکی کیفیت خالی نہوگی اگر وہ ضعیف القوی ہین بوجہ بے غذائی کے اونپر غشی طاری ہوگا
اور بہت جلد مر جاتین سگے اور اگر قوی تر ہونگے بوجہ ترک غذا کے مدقوق ہو جاتین سگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کہ بینی باریک ہو جائیگی
اور آنکہین اندر کو بیٹہہ جائینگی اور کنپٹی بیٹہہ جائینگی اور کبہی قبل از ظہور دق اونپر غشی طاری ہوگی اسلیے کہ اونکے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع
شدید پیدا ہوتی ہے۔ بعض آدمی ایسا بہی ہوتا ہے کہ نہایت فربہ اور گوشت اوسکے بدن مین زیادہ ہوگا نہ کہ تحمل اوسے بہت کم ہوتا ہے اگر
چند بار غذا نہ پاسے ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے اوسکو تحمل زیادہ غذا کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت غریزیہ زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت غریزی
اوسکی نہایت ضعیف ہو اور قلیل ہو ترک غذا پر دو لون قادر نہین ہوتا۔ بعض بیمار دن کے معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہے اور اکثر کبہی معدہ
در دسر بہی ہوا کرتا ہے یہ لوگ ہی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبہی آش جو مین آب انار کو
ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ انکی فم معدہ کی تقویت ہو جاے کبہی ایسے بیمارون کو قبل از غذا بہ نرمی قے کرانے کی بہی ضرورت ہوتی ہے۔ اور
بہت سے مریض اس قسم کو بوجہ ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے ہین اونہین غشی آجاتا ہے اوس غشی کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی
بلکہ انصباب صفرا کا فم معدہ پر بوجہ لذع سکے اونکو غشی مین ڈالتا ہے اگر انہین سکنجبین تہوڑی سی بہت سا پانی ملاکر پلاتین خواہ تہوڑی شراب
پانی زیادہ ملاکر پلاتین صفراوی قے انکو فوراً عارض ہوتی ہے اور بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پاتین خواہ نہ پاتین پہر بعد از استفراغ
اگر تہوڑی سی مقدار رُب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو چکہائی جاے اونکے ضعف اور دردسر اور مرجع معدہ مین فوراً تسکین ہو جاتی
ہے مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کر سکتے مگر کہول اور اونکے بعد شبان کو صبر بہوک بہت ہوتا ہے خصوصاً انہین جسکے
اعضا استوار ہون اور رگین موٹی اور موہنہ رگون کے پہیلے ہوئے اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسی ہی بیمار دن کی تدبیر
مین ایک اور قسم کا دہوکہا ہو جاتا ہے کہ بوجہ قوت اور مصابرت کے اوائل مرض مین تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ
منتہے کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہوگی قوت بالکل ساقط ہو جائیگی پہر چار نا چار اوسوقت غذا دوا تجویز کیجاتی ہے
اسلیے دو خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتداے مرض کا تغلیظ تدبیر کے لایق تہا اوسمین تلطیف کرتا ہے مگر منتہے مین کہ تدبیر لطیف
چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتداے مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوسوقت کا تغذیہ خطا پر بہی ہوتا تاہم اس دوسری
غلطی سے وہ خطا کمتر ہے۔ ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلی خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی
اکثر رہتی ہے اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہے اور اکثر قلق مین رہتے ہین اور ہذیانی
اور ہذیان مین گرفتار ہو اور فاسد انکے قوے مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت انکے معدہ سے اوٹہتے ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی
وجہ سے اکثر ایسی آوازین انکی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کرد چین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین
گرفتار رہتے ہین اور انکے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ درد فم معدہ کی اور ثقل معدہ کیوجہ سے رنجیدہ خاطر
رہتے ہین **قانون آب جو اور سکنجبین ملانے کا** آب جو کہ جنمین جرم شعیر بہت کم ملجاے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانی کی
متغیر ہو جاے علاج مین وہی بکار آتا ہے اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جاے۔ عمدہ طریقہ اوسکے طبخ
کا یہ ہے کہ بیس اسکرجہ پانی مین ایک اسکرجہ جو بڑے بھیگے جہانتک بہر جو قریب سوا سیر پانی مین پکائے جائین اور پانی جلتے جلتے قریب
دو خمس کے رہجاے مثلاً سوا سیر مین آدہ سیر باقی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جاے یہ وہی آب رقیق ہے جسمین

غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور نفخ بھی اچھی طرحسے کرتا ہے اور تبرید اسکی معتدل ہے۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر جرم شعیر کا بھی ملتا ہے اور آرد جو اسمین داخل ہوجاتا ہے اس قسم کی ترکیب مین مجھے پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا جائے بلکہ اسقدر پکائین کہ جو پھولکر سمٹ جائین اور پھولے نہین بختہ ہو کر لزوجت پیدا ہو یعنے زیادہ بختگی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل معا اور نضج اخلاط اسمین کمتر ہے اور شدید مزاج معدہ مین ترش ہوجاتا ہے اگرچہ اوس معدہ مین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت سبب ہضم جید نہین ہوتی آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہین کرتے تاکہ جو فوائد قشر سے جو ہوتی ہین جو کے ہین وہ بھی حاصل ہون اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بناتے ہین سکنجبین وہی عمدہ ہے جو اسطور سے بنائی جائے کہ پہلے شکر دیگچی مین بھرین بعد ازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرائین اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آنے پائے بلکہ شکر کھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دہیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تاکہ شکر گھل کر سرکہ سے ایکذات ہوجائے اور جوش نہ آنے پائے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوسے اوتارلین اور زیادہ آنچ نکرین بعد ازان دو ثلث آب خالص جو خوب گرم ہو اوسپر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہوجائے سکنجبین سادہ اور آب جو کبھی بارگی استعمال کرنا کرب اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مفسد ہے۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ حقنہ کرکے فضول محتبسہ کا اخراج کرلیا جائے تب آب جو پلانا چاہیے۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہوجائے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہ بھی ترش ہو بیخ کرفس بیخ بادیان وغیرہ مسخنات معدہ بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر ترش ہو تھوڑی سی مرچ سیاہ داخل کرین خصوصًا اگر مادہ تپ کا صفرای رقیق نہایت گرم نہو۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری کا ملانا چاہیے۔ اگر صبحکو سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوئی ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون ایسی صورتمین جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے یعنی سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہوچکا جسمین جرم شعیر کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ جسقدر اخلاط او کھڑ چکے ہین اونہین آب جو دھو ڈالے اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے۔ بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اوتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیون نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہے۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوس وقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور اور زبان پر خشکی غالب ہو۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمر ہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمر ہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے **معالجہ حمیات حادہ کا** جو تدبیرین از قسم تلیین اور ادرار اور تعریق اور نضج کرنے مادہ کی اور اسکے بعد استفراغ بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا وغیر ذالک اوپر مذکور ہوچکین اونہین محفوظ رکھکر اور جنکا محل ہو اونکے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ سرست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ طلا اور ضمادات باردہ بالفعل اور باردہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوائین سرد بالفعل و بالقوۃ بھی اس مطلب کو پورا کرسکتی ہین اور لعاب اسبغول اور بہدانہ اور آب بقلۃ الحمقاء یعنے خرفہ منہ مین رکھنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منہ مین رکھنا موجب تسکین عطش ہے۔ خبرگیری خشکی اور تری حلق اوس بیمار کی جو مرض حاد مین گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہو جائے پر ضرور ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانہ مین تشنج یبسی پیدا

سکنجبین و آب جو بنانے کی ترکیب

ہو جاتا ہے مترجم نے ایک مریض کو حمی محرقہ مین دیکھا کہ دوپہر کے بعد تمام رگین حلق کی خشک ہوگئین اور پانی کا اوترنا بلکہ لعاب دہن کا
بھی دشوار ہوگیا آخر ادویات باردہ مثل روغن بنفشہ و کدو وغیرہ سے خوب پوری ترطیب کی گئی تب یبس دفع ہوا اور دوای مشروب کے پلانیکا موقع
ملا پھر تپ کا علاج کیا گیا قشن کبھی یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیارہ و کدو و خرفہ روغن گل مین ملاکر تھوڑا سا کافور شریک کر حقنہ لیتے ہین بہت نفع پاتے
ہین — ہوای مکان کی سرد کرنیکی اور زیادہ کرنیکی یہ تدبیر ہے اور جہان تک ممکن ہو اسمین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان مین
نہ ہے اور فرشی پنکھے متعدد لگا دئے جائین اور یخ بھی اوسی جگہ جمائی جائین اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو اوسمین سوندھی مٹی سے کہگل کیجای جیسے ولایت
مین طین حر اور ہندوستان مین پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجای بھوسہ کے کہگل مین کونل کی روئی پڑے اور سرائی بچھا ہو تو بہتر ہے — اگر مکان مین
فوارے جاری کئے جائین اور موریان کھولدی جائین اور آب شیرین خنک اوسمین روان ہو اور صحن حوض پر بیمار کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ ملکنا چاہی
اور حوض پر ایک جال ماہی گیرون کے جالون سے بچھا ہوا ور بچھونا بوریای طبری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کنارونکا خواہ برگ بہی اور ریحان کا
ہو اور گلاب او سپرغم کا ہوا جا بجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کی پہول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کی گلدستہ خواہ ڈالیان
جنمین پتلی پتلی شاخین تر و تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد فرح ہین جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا اونمین عرق گلاب ور نیلوفر
او رعرق بید ملا ہوا اور صندل اور کافور چھڑکا ہوا تھوڑا عطر بھی خواہ شراب معطر ٹپکا کر رکھی جائین پھر تو اعلی درجہ کی تبرید ہوای مکان مین پیدا
ہوگی — غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کی تلیین بھی درکار ہو تو آب کدو و تربز او رخیار شنبوی یعنی پھٹا ہوا بالخصوص
زیادہ مفید ہے اور اگر ککڑی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملاکر استعمال کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی — اونکی پیاس کی تسکین کے
لائق فقاع ہے یعنی دُرہرہ اسطرح طیار کرین کہ میدہ کی روٹی کو اوس دہی کے ماء الجبن مین سڑائین جسکا مکھن نکال چکے ہون اور خوب اوسی
صاف کرلین — اگر یہ مرکوز ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت تو آب انار میخوش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیمون ترش
بے نمک اور آب اترج وغیرہ مثل آب زرشک کی استعمال کرین — طلا اور ضماد بارد رطب عصارات کی جو اوپر مذکور ہو چکے ہین مفید ہوتے ہین
بالخصوص گلاب خواہ تازہ پہول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گہس کر اور قدرے کافور ملائین اور ضماد کرین اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ
کاسنی اضافہ کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسپغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کی یہی خاصیت رکھتا ہے — سرد تر چیزون سے نطول
موضع جگر پر عظیم النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جاے کل اعضا کی اصلاح ہو جاے اور کبھی فقط سرد پانی سی نطول جگر کافی ہوتا ہے — اگر
تپ کی ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر مین گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ عنبر
تر شیرہ پانی خواہ سر کے کاندین بلکہ اودیہ مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جہکا کر بخارات ان دواؤن کے پہونچائین اور دواؤنکی قوت اور ضعف
بحسب مقتضای مقام ملحوظ رکھین — اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر مین شکایت نہو استعمال نطول اور طلا ہر قسم کا سر پر جائز ہے
— امتلاء بخارات سی اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہون اوسوقت بہت مضر نطول یہ ہے کہ بکری وغیرہ کا دودھ سر پر دوہا جاے کہ بیشتر سر مین
ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض ہلاک ہو جاتا ہے — بہترین اوقات نطول سر پر کرنے کا جسمین آفت سی سالم رہے اگر سر بخارات سی
ممتلی ہو یہ ہی کہ بخارات صفراوی ہون جنمین یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت مین نطول سے ضرر نہین ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو بیشتر
فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نتھنون کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر بلغم کا غلبہ ہو خواہ پہلے
غالب ہو اور نتھنے تر ہین ہرگز تنطیل خواہ تمریخ یعنی مالش روغن کی نکرین کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہین ہے بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیے

کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہو جاوے ۔ اگر ہو نہ ہو خواہ ناک مین سرخی بہت ہو تو اُن سے کہا کہ نہنون سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہین
خواہ اور ادویہ جنسے رعاف پیدا ہو اونکا استعمال کرے ۔ جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجاے تو اسکا لحاظ رہے کہ بروقت برآمد ہونے عرق
کے اور متحلل ہونے بخارات کے نہونی چاہیے اسلیے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کے مانع تعریق اور تحلل ہو کر اکثر مرض مین طول پیدا کرتی ہے لیکن
اگر مرض مین طول ہو جاتا بنسبت حدت مرض کے سلامت حال مین انسب معلوم ہو اوسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی
حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے ۔ حمیات حادہ مین وقوع سحج یعنے خراش امعا سے بہت ڈرنا چاہیے اسلیے کہ اگر سحج پیدا ہو گیا
تو قوت مین ضعف ہو جائیگا اور بعد خراش امعا کے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے بوجہ حفاظت امعا کے کہ فضول امعا کیطرف گرائے اور وہان سے
براہ بول یا براز دفع کرے ہان مگر جب ایسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے اوسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی سحج کیوجہ سے یہی ضرر
پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس اعالی بدن کیطرف رجوع کرتے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہین جیسے کہ شراسیف مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور اونکی بخارات
بطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتی ہین ۔ شربت خشخاش یعنے دانہ خشخاش کا شربت ایسی موقع مین نہایت بکار آمد ہوتا ہے کیونکہ مادہ
رقیق کو کسیقدر غلیظ کرکے نضج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے

جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتی ہین اونکا بیان

جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور سخت ہوتے ہین پہلے ہم اونکو ذکر کرین اور اونکے علاج کا بیان کرین بعد ازان
حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے اور شمار مین اونیس ۱۹ ہین ۱
نافض یعنے لرزہ ۲ برد یعنے سردی ۳ قشعریرہ یعنے پھریری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنے نکسیر بافراط ہونی ۶ قے
شدید ہونی ۷ دست اسقدر آئین کہ ضعف ہو جاوے ۸ خشکی دہان ۹ تشنگی بحد کہ اوسپر صبر نہو سکے ۱۰ سبات یعنے گہری نیند
ہر وقت رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان مین بوجہ خشکی کے کھر کھرا پن آجاے ۱۳ چھینک پے در پے آئے جس سے بیچینی رہے
۱۴ درد سر مین شدت رہے ۱۵ کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷ جوع البقری پیدا
ہو ۱۸ جوع کلبی ردی عارض ہو ۱۹ ہچکی پیہم آئے

لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر

اگر یہ تینون اعراض بافراط ہون
اور بعد ہر ایک کے انمین سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہو جاتا ہے اور محتاج بتدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ
بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا ادویہ بارد حابسہ سے دفع کرنا بھی نچاہیے اور نہ اوسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے ۔ اگر یہ
تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتھ پاون باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمبل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن
سوئے کے بیج کا اور بابونے کے تیل ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ مین ہو
یا بلا تپ کے اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ مٹھی کی مالش بدن مین کرنی چاہیے
بعض اطبا اس دوا کی قوت بڑہانے کے واسطے الایچی اور جندبیدستر اور سذاب یعنے تتلی اور شیح یعنے درمنہ اور فودنج یعنے پودینہ کوہی
اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطوخ مرکب رائی اور ہینگ سے کرکے استعمال
کرتے ہین اور کبھی یہ دوائین یعنے الایچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئین پانی مین پکا کر اوسمین روغن مذکور پکا کر مالش کرتے ہین اسبب
جندبیدستر یعنے مالون کا لرزہ کی روک مین تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اوسمین پکائین اور بدن مین ملین اسطرح جوشاندہ حبق یعنے
پودینہ کوہی خواہ اوسکے پتونکا عرق نچوڑا ہوا

صفت روغن جید کی

سویا خشک اور کنوچہ اور پودینہ اور تتلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

لیکر شراب انگوری میں پکائیں نرم آنچ سے اور چھانکر نصف وزن اوسکے روغن کنجد ڈالکر پھر جوش دین تاکہ پانی جل جاوے اور روغن
باقی رہے اور مالش کریں ۔ ایسا قوی روغن جو لرزہ میں ربع کے مفید ہو روغن قسط یعنی کوٹ اور روغن فیسوم یعنے برنجاسف
جسے گندنا کہتے ہین اور روغن بلسان خواہ روغن بادام تلخ اسطرح کہ ایک وقیہ روغن مین یعنی دو تولہ نو ماشہ چھہ رتی مین تین رم
خواہ ساڑھے دس ماشے مرچ اور زرانق یعنے چھہ رتی عاقرقرحا پیس کر ملاتے ہین ۔ اور کبھی افسنتین کو روغن مین پکاکر خواہ روغن زیتون مین کر
پکاکر استعمال کرتے ہین اور روغن تیل کے گرم مین بیٹھنا بھی منع لرزہ مین بہت مفید ہے ۔ اکثر منع لرزہ کے واسطے دواے مشروب کی بھی حاجت
ہوتی ہے چنانچہ فقط آب گرم جسکی گرمی بخوبی محسوس ہو لرزہ کو روک لیتا ہے خواہ اوسکے بخارات پر سر جھکاکر گرمی لینا یہ بھی مفید ہے
اگر فقط گرم پانی کافی نہو اور تسکین نہو اور مادہ غلیظ تر ہو انیسون فو تنج تخم کرفس مصطگی جرجیر شبت وغیرہ پانی مین پکاکر ملائین اور تخم ایسے
پانی سے کرین جسمین شیح اور فیسوم فو ونج شبت اذخر یعنے گندہیل درسداب مرزنجوش یعنے دونا مروا اور قسط اور گرم دواؤن کے بیج پکائی
گئے ہون ۔ جتنی دوائون مین اور ارقوی ہے لرزہ کو تسکین دیتی ہین شدید لرزہ کی تسکین دینی کو حتی کہ ربع اور مخمس وغیرہ مین قسط شتر
ایک مثقال گرم پانی مین ملاکر پلائی جاے ۔ یا غار یقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین ۔ غار یقون بلغمی لرزہ مین بہت فوائد پر
مشتمل ہوتا ہی کبھی اوسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہے کہ نیند آجاے اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو مٹادے اور قلق وغیرہ
دفع کرے ۔ ایرسا یعنے بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلائین اور ابہل یعنے دیودار بھی گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال و
فطراسالیون جو کرفس کوہی ہے ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے ۔ مرکبات ادویہ مین لرزہ کو مفید تریاق فاروق اور تریاق حکیم غزہ
اور معجون کمونی اور فونجی اور فلافلی اور شربت شہد جسمین سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو حب مجرب لرزہ کی سی
ایک گھنٹہ پیشتر کھلائی جاتی ہے اور بیمار کو چت لٹاتے ہین اور ہوا نکال کے آگ اور کمل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہے تو لرزہ نہین خفت ہوتی ہے
خواہ نہین آتا صفت اوسکی یہ ہے میعہ مر افیون جاوشیر فلفل ہموزن پیسکر کٹہن مین لت کر گولی بقدر باقلے کے بنائین ۔ دوسری
گولی جاوشیر جند بیدستر دو فو تنجی تخم گزر بری اور حلتیت افیون عاقرقرحا برابر پیسکر بہ ترکیب مذکورہ بالا گولی بنائین ۔ ایک اور نسخہ اس سے
بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکبینج انجدان تکمو کرمانی تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک ڈیڑہ مثقال بزر البنج زعفران زراوند جند بید
فربیون وقرنا نخواہ زنجبیل ہر ایک ایک دانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال پیسکر شہد مین گولی باندہین اور بقدر ایک بندق ہمراہ
گرم پانی کے کھائین ۔ کبھی لرزہ مین شراب گرم اور ادویہ مسخنہ کی حاجت ہوتی ہے اور ایارج کے بھی مسہل مین ضرورت ہوتی
ہے اور معجون سفرجلی اور تمری بھی مستعمل ہوتی ہے بلکہ اگر لرزہ ایک روز درمیان آئے خصوصًا بدون تپ کر اگر ہو تو حب منتن کے
پلانے سے شفا ہوجاتی ہے **مترجم کہتا ہے** نسخہ حب منتن کا یہ ہے ایارج فیقرا دس درم شحم حنظل مقل ریوند و قیق عصارہ
قثا الحمار فرفیون جند بیدستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر خردل ہر ایک شتقال گوند کو آب سداب مین گھول کر گولی باندہین تدبیر افراط
عرق کے حمیات مین جو عرق بروقت بحران برآمد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق ہونا امکان اوسے بند کرنا جائز نہین اگر حد ضرورت
سے بڑھ جاے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جائز ہے کہ مروحہ جنبانی کرین یا اور کسی ذریعہ سے ترویح کرین اور مقام عرق کو سرد
کرین ۔ اگر یہ تدبیر عرق کے بند کرنے مین کافی نہو ضرور ہے کہ ہوا درست کرین اور گہوارہ مین ہلائین کہ ہوا سامنے سے لگے
پہونچے اور مقام سر مین اسکی جگہ تجویز کرین ۔ جسقدر پسینا برآمد ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے

زیادہ اور اوسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے کہ غشی پیدا ہوتی ہے اوسوقت پونچھنے سے غشی مین زیادتی ہوتی ہے بوجہ تفتیح مسام کے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن پر روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا اینکہ ایک روغن ایسا بنایا جاے جسمین بہی خواہ مازو بھی اور کچا سیب اور گلاب کے پہول اور گلنار یا دیگر قوابض پانی مین جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانی مین پکایا جاے۔ اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا پیسکر اوسے چھڑک دیتے ہین روغن وغیرہ مین تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہین اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو اور جوشاندہ حب الآس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے۔ اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب ہاے بار وہ طلاء استعمال کرنی چاہئین اور صمغ عربی گھولکر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزون مین صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلا کے بعد پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے۔ اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو یا تہ یا اون کے اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھ کر سے خواہ برف مین ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی مین نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیے

رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ کسی چانی سے بحران تپ کا ہوا ہے اوسکے بند کرنے مین جلدی نکرنی چاہیے ورنا بقدر جاری رہنا اوس کا بہتر ہے اور جسوقت رعاف کا بند کرنا منظر مصلحت کی واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف مین اطراف کو باندہ کر اونمین پچھنے لگانے چاہئین اوسی نتھنے کی طرف جدہر سے خون روان ہو اوسکے بعد اس مقام کی تبرید کرنا چاہیے جہان پچھنے لگائے ہون اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہو سکے تو پچھنے لگانے نچاہیین اور جو قطورات باب رعاف مین لکہی ہین اونمین سے کوئی نسخہ تجویز کرکے ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اون سر دا اجزا سے جنکا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے۔ کبھی اصحاب ربع کو اندلے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب کہلکر اونکی نکسیر چلے اسلیے کہ ربع کی شفا رعاف سے بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا کے استعمال سے خون افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ اودیہ حابسہ حبس کیا جاے گا

تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو بحرانی قے کا بھی بند کرنا درست نہین ہے مگر اینکہ کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے کرائی جاے تو متلی اور قے دفع ہو جاتی ہے اور اگر رعایت خلط سوداوی کی کرکے سکنجبین سادہ اور آب گرم پلاکر قے کرائین تب ہی بند ہو جاتی ہے۔ کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اوسوقت بجاے سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے۔ اگر خلط منشرب ہو یعنے تھوڑا پتلا اور کچہ غلیظ اور گاڑہا ہو اوسوقت لائق ہے کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جاے اور اگر منشرب نہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق تو ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہو جاتا ہے بعد اوسکے آب انار سے اوسکی تعدیل کر دیجاتی ہے اگر اوسے قے کرادے تو قصد خواہ بلا قصد پہر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط مین اعتدال حاصل ہو اور حرارت مین سکون آئے۔ اسیطرح جو شربت پودینہ اور دانہ انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی قے کو فقط معدہ کو مشغول کر دینا خارج سے باز رکھتا ہے۔ جو دوا کہٹی اور قے کی مسکن ہے کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ قے کا منشرب ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ ردی ہے اور تشرب زیادہ پیدا کرکے زیادہ تکلیف دیگی۔ لیکن اگر مادہ غیر منشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گاڑہا کر دیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی ہے اور کبھی معدہ کو

قوی کرکر بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کردیتی ہے ۔ اگر صفرا کا بذریعہ قے برآمد ہونا دوامت کرے اور تشرب نہو استعمال قوابض کا واجب ہو خصوصاً ضماد
بہت سود مند ہوتے ہین مثلا وہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور بازو وغیرہ سے شراب مین پانی ملاکر بنائین خواہ سرکے مین پانی ملاکر طیار کرین
۔ سو اوس قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے مین ڈبوکر معدہ پر رکھتی ہین اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جو ادویہ باب قے مین
بیان ہوئی ہین اونکا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال
مین جداگانہ یہ سب ہم بیان کرچکے ہین وہان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو جس اسہال مین مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دھنیا بھونکر
جوش دین اور پانی پھینک کر دانہ انار سے ترش کرکے تناول کرین **پیاس کی تدبیر** یہ ہے کہ سر پر سرد روغن برف سے ٹھنڈا کرکے اسطرح
لین کہ پہلے یافوخ پر ڈالین اگر کوئی مانع نہو اور سرد پانی سے سر کو برودت پہونچائین اور لعاب بہدانہ مونہہ مین رکھین جو بذریعہ روغن گل کے نکالا گیا ہو
خواہ روغن گل اوسمین شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس مین ہوتی ہے ۔ زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ
و اصل السوس بھی نافع ہے اور قرابادین مین اسی کتاب کی جو حسب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو دور کرتی ہے **مترجم کہتا ہے** اوسکا
نسخہ یہ ہے تخم خیار ۲ درم کتیرا ۱ درم بیاض بیضہ مرغ مین کتیرا بھگو کر تخم کو پیسکر ڈالین اور گولی طیار کرین اور سایہ مین خشک کرین
تین چبانے اور چوسنے کی چیزین جیسے املی ۔ پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور جو پیاس بوجہ
حرارت کے ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے **سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر** جسوقت اونگھ آتی ہو قصہ کہانی کیطرف
مشغول کرین اور زور زور سے باتین کرین اور اطراف کو اسقدر تنگ باندھین کہ ایذا معلوم ہو مگر اسقدر ایذا ہو کہ اوسکا صدمہ اوٹھا سکے
اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو ۔ اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائین اگر طبیعت بستہ ہو اور جسوقت تپ مین کمی ہو خواہ فرو
ہوجائے ۔ درمیان دونو شانون کے پچھنے لگائین اور گردن کے فقرو مین بھی پچھنہ لگانا مفید ہے **تدبیر بیداری مفرط کی** خواہ محموم ہو کو
خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفرط عارض ہو اوسکی دوا روغن خشخاش اور اوسکا ناک مین پہونچانا تخم کاہو کے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ
روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چپٹانا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزرالبنج وغیرہ خواہ سر جھکاکر بخار لینا ان چیزونکا خواہ سونگھنا نیلوفر اور تفاح کا
اور تلسی کا جو دور سے چھڑکی جائے کہ یہ سب تدبیرین نیند لانے کے واسطے کیجاتی ہین خواہ جو نطولات ترطیب بخش والے ہوتے ہین یہ سب
باتین ایسی ہین جنہین ہر کس و ناکس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہو تو شربت خشخاش خواہ لعوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ یہ
جب تبرید مخدرات کی دماغ مین پہونچتی ہے بہت سی چراغ اوسکے سامنے روشن کیے جاتے ہین اور بہت سی آدمی باواز بلند باتین
کرنے لگتی ہین اور اطراف دست و پا ایسی سختی سے گرہ لگائی جاتی ہین کہ باسانی کھل جاوے اور بندش کسیقدر سختی کے ساتھ ہوتی ہے
کہ اوس سے ایذا ہو ۔ پس اوسکو بتکلف اوسی آنکھہ بند کرکے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے اور ہر اوسکی آنکھہ جھپکی کہ فورا سب چراغ دفعتہ
بجھا دیتی ہین اور یکبارگی سب چپ ہوجاتے ہین اور گرہین اطراف کی فورا کھولدیتے ہین اور پھر اوسے سونے دیتے ہین ۔ اگر نیند
مین اس تنویم کیوجہ سے غفلت خواہ سکون ہوجاوے ہمیشہ اوسکا مونہہ دہولائین سگے جوشاندہ خشخاش سیاہ اور تفاح اور اوسکی جڑ و بعضی
بیروح الصنم سے ۔ اگر خلط بورقی نہو اور نیز مادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ نمام اور اکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانی مین
پکاکر مونہہ دہولائین اور اسکے بخارات پر سر جھکا کر بیٹھین **درد شکم کے رفع کی تدبیر** خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا
ہے اگر شروع دورہ مین عارض ہو تھوڑا سا شربت سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے **خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر**

لزوجت جو زبان مین پیدا ہوتی ہے بہت کی لکڑی کی سے زائل ہوجاتی ہے خواہ بید کی لکڑی اور روغن گل اور بطر زد کے ملنے سے یہانتک
کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہین ۔ خواہ اسفنج اور تہوڑا سا نمک اور روغن گل سے ملتے ہین کہ اسطرح چھیلنے اور رگڑنے سے نہایت تخفیف
پیدا ہوتی ہے اور مریض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کی کچھ زیادہ ایذا بھی نہین ہوتی ۔ اگر زبان مین
خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پیدا ہوا اور لزوجت کی دفع سے یہ خشونت نہوئی ہو پس چاہیے کہ موہنہ مین سپستان خواہ گٹھلی آلو بخارا کی
رکھی خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہے اور مزہ مین شہد سے زیادہ شیرین اوسے موہنہ مین رکھکر چوسین ۔
مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہند مین طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کے
بنی ہوئی ہے دیکھی جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملایک ایاب اوستاد الکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی
سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی الکونین یعنی جدہ الی عبداللہ الحسین یعنے جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ ملقب
[illegible] مکان کے لایا تہا اور بیان کرتا تہا کہ چقندر سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور قیمتی بکتی ہے صاف اور سفید بہت تہی مگر چراغ کے عکس سے
ایک سرخی کی جہلک ایسی نظر آتی تہی کہ اوسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال وجد ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ
مین شاید مصری و قند وغیرہ ولایت مین کم پہونچتا تہا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہین بیان کرتا ہے اب اس زمانہ مین تو ادنے سے اعلے تک
بخوبی ہندوستان کی چیزون سے وہان واقف ہوچکا ہے **متن** الغرض اس مصری سے بموجب قول ارجیجانس حکیم کے بقدر باقلے
لیکر بہدا سکے ساتہ زبان پر رکہین کہ ترطیب کامل کرتے ہین اور خشکی ولاغری زبان برطرف ہوتی ہے مریض کا موہنہ اکثر اوقات کہلا
رہنا اور چیت لیٹنا اچہا نہین اور اس ہیئت پر سونا برا ہے کہ زبان مین خشکی زائد پیدا ہوتی ہے **چھینک سے بچے در پے جو آتی**
اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنے بیمار کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہے اور بخارات سر کی طرف متصاعد
ہوجاتا ہے اور قوی مین ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکنے چھینکتے نکسیر جاری ہونے لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکہہ اور ناک کی مالش کیجائے
اور اوسکے موہنہ کہولدئے جائین اور حنک یعنے زیر ذقن کی مالش بشدت کیجائے اور سر اونکا کہینچ جائین اور نشست برخاست کی وضع بدل
دیجائے یعنے پہلی وضع سے دوسری وضع کیطرف لائی جائین اور اطراف یعنے کنارے اعضا کے دبائین جائین اور اونکے کانون مین روغن
نیمگرم مائل بحرارت ڈالے جائین مگر ان روغن کی حرارت مزاج ضعیف ہو بہت گرم نہون اور انکے عضل اور فک یعنے جبڑے کی ترطیب روغن
رطب سے کرنی چاہیے اور اونکے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے رکہنے سے تسخین پیدا ہوا اور دفعۃً سو کر
جگائے نہ جائین اور نہ کسی طرح کا غبار اور دخان ملکہ جو شے کہ اوسکی بو مین تیزی ہو اوس سے انکی محافظت کرنی چاہیے اور ستو جو کا اور طین مختوم جو طین
ماکول ہے اور نیشاپوری مٹی بھی کہتے ہین ہمراہ اسفنج بریانی کے بھگا کر سونگہانا چاہیے **درد سر اگر محموم کو عارض ہو**
اوسکی تدبیر اطراف کو بخوبی باندہین خصوصاً ران کو اور پٹی وغیرہ سے خوب کس دین اور قدمونکی مالش کرین اور شیاف ملین
کا استعمال کرین جو مادہ کو اعلے سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سر اور ادویہ سے جو اوپر مذکور ہوچکی مین تقویت سر کی کرین اور کوئی
شے مانع از قسم نزلہ اور کہانسی وغیرہ کے نہو جیسا کہ گل سرخ اور بنفشہ اور جو اور برگ سادہ وغیرہ سے سر کو ہرا دینا چاہیے اسیطرح اگر بشرط
نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیے اگر ایسی تدبیرات تسکین اور کم کرنے مین درد سر کے
کافی نہون اوسوقت نطولات مبردہ کے ہمراہ ملینات بھی شریک کرین مثلاً بابونہ خواہ مخدرات کو اضافہ کرین جیسے خشخاش وغیرہ اور

پھر بھی بخار اوسوقت سے کہ تپ اوتر جاے اور کسیوقت ہو جائے نہیں پھر زوال تپ کے یعنے بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو کہ پی کا
دودہ پھر پر دوہانا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو تو عورتونکا دودہ اگر بدن مین امتلاء رطوبت جو مورث ہوتا ہے سبات کا موجود ہو اوسوقت دودہ کے
دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تدبیرات جنسی ترطیب پیدا ہوتی ہے اونکا ترک بھی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال و تنویم بقدر ضرورت
کیا جاتا ہے کہ بخار دخانی اوٹھتا ہو اور سر مین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر مین امتلاء بخارات رطبہ کا ہو مناسب ہے کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ
کے اسفل کی طرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو باستحکام باندہین حتی کہ خصیتین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے **کھانسی جو محموم کو عارض ہو**
کہانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کے واسطے منہہ مین گولیان کہانسی کی اور بعوق خشخاش
جنکی ساخت بلوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھین اور جن قیروطیون کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی
جو خالص روغن گل اور لعاب اسپغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاے اوسکا استعمال کرین **بطلان شہوت طعام محموم کی**
اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتا ہے اور اونہین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہوچکے پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قے خواہ
دست کے اوس مادہ کا اخراج بھی ہوسکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبہی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ اونگلی حلق مین ڈالکر خلط ردی مادہ کو جو معدہ مین
سے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کردین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھٹی نکل چکی ہو کہ اوسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے۔ اور بیشتر سقوط اشتہا
بوجہ ضعف کے ہوتا ہے اوسوقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اونہین قواعد سے جو طریق علاج بالتفصیل
معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے تنبہ اشتہا ساقط پر ہوتی ہے رکھنی چاہئین اور سونگہانی چاہئین جیسے جو کے ستو
پانی مین بہگوکر خواہ پانی اور سرکہ مین ترکرکے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ کہلانی چاہیے
اور تہوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور کئی فواکہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی بر وقت نیم خام ہونے کے ایسے فواکہ بھی تہوڑے تہوڑے
کہلانے چاہئین اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچھلی اور حلوان سے جو قریص
طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی ضمادات لگانے چاہئین جو فواکہ سے بنائے جاتین اور
اونمین کسیقدر افسنتین اور ایلوا بھی بہ نسبت اور بوزن معلوم شریک کیا جاے اور مالش خوشبودار کی معدہ پر بہت مفید ہے **بولیموس**
جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکھا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوسکا
علاج مشمومات یعنے سونگہانے کی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ مین ترکرکے سونگہانا چاہیے اور مطعومات جو ایک
غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون و سرکہ سے پختہ کرتے ہین وہ سونگہانا چاہیے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو
انکے دماغ تک پہونچائی جاے اور اطراف مین بندش کیجاے اور کان اسکے زور سے کہینچنا چاہئین اور بال بھی خوب کہینچے جاتین اور تقویت
دماغ کی نطولات سردہ سے کیجاے جو ترطیب بھی پیدا کرسکین اسلیے کہ اکثر بولیموس خواہ جوع البقر بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی
ہے اور فم معدہ جس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ کی دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے جسکی راہ سے حس معدہ تک
پہونچتی ہے ہوتا ہے یعنے چونکہ دماغ مبدء حس مین فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ مین بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبون کے
بطلان حس ہوجاتا ہے اور تمام بدن خواہشگار غذا کا رہتا ہے مگر حس فم معدہ کی خواہشگار غذا کی نہین ہوتی **سیاہی زبان**
جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چہیل ڈالین جلا کرنے والی دواؤن سے ورنہ سر تک بخارات

خبیثہ چڑھ کے مریض کو مبتلاے سرسام کر دین گے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج مکھنی چیزون سرد مزاج اور شیرین چیزون سے کرین۔ **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا انصباب کرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائین **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت غشی کے ہو تھوڑی سی روٹی مین درہم شراب کہنہ ملا کر کھلائین اور اگر حاجت طعام کی نہو شراب سیب کہنہ جسکی فضول ا‌لی متحلل ہو گئے ہین پلائین فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور قے کرانی بھی نافع ہے دونون پنڈلیون کا باندھنا اور ہاتہ پانون کا گرم پانی مین رکھنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضای حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جسمین دانہ انار بھی شریک ہون ٹھنڈے ٹھنڈے فوراً کھلانے چاہیے **ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق نفس ان لوگونکو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق مین اوترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض ہوتی ہے یا اوسی پٹھے مین جو دماغ سے اعضای تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا النفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج آبزن مرہم کرنا چاہیے تاکہ خشکی دفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کرین اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور مالش گردن مین ایسی چیزون کی کرین جنسے تبرید اور ترطیب حاصل ہو اور منبت سعدہ پر بھی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے۔ **شدت کرب جو محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمین ایک لاذع اور جلنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اوسکی قلب تک پہونچتی ہو ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اون غذاؤن سے کرنی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے اونکی ترویح کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہان اونکا بستر اور خوابگاہ تجویز کر کے بچھونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج درختونکی اور بھی سرد پھول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکھیرنے چاہئین خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نضوحات ہون یعنے عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو اگر کرب مین ان لوگونکو حقنہ ہای باردہ نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے طیار کیے جائین **دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو** نوالہ خواہ لقمہ اوتارنے مین دشواری اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فصد کر کے تھوڑا سا خون نکالڈالنا چاہیے اور سرکہ اور کاہو سبز پختہ کر کے غذا دینی چاہیے اگر اس تپ مین کسیقدر اشتہا طعام مین جودت ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بھی ہو مسہل اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل مشروب کے **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے پہنچ جاتی ہے اور ہاتہ پانون ٹھنڈے ہو جاتے ہین اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑھنے لگتے ہین ایسی وقت مین چاہیے کہ انکے ہاتہ پانون گرم پانی مین رکھے جائین اور آب سرد نہ پلاوین **بیان عام حمی صفراوی کا** صفراوی تپ کی تین قسمین ہین غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ یا خالص ہے یعنے محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوئی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفرا ے غلیظ سے جسمین آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہو مگر اختلاط دونون خلط یعنے صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونون ملکر ایک ہو جائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی تپ اوفاقدہ ...

درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونون جدا جدا ہوتی ہین اور اس تپ یعنی غب غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنے بلغم اور صفرے سے اور گرم کا اختلاط غلط سرد سے بخوبی ہوجاے اور بدشواری و بدیر اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بہی اس مادہ مرکبہ کا دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہے ۔ اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبت بہی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبہی اسقدر دیرپا ہوجاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا مین ترہل اور ڈہیلاپن اور طحال کی مقدار بڑہ جاتی ہے ۔ محرقہ از قسم لازمہ ہے مگر اوسکی کمی او بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کی رگو مین تم معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ اونہین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کی ہین ۔ اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہے جو قلب سے دور ہین اور غب لازم مین مادہ مرض پہیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگون مین جو قلب سے دور ہین ۔ پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری ہذیان تلخی دہان ہونٹہ کی خشکی اور اونکا پہٹ جانا درد سر یہ سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا ہو یا ظاہر بدن کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو

غب مطلق کا بیان اور اوسکو طریطاوس بھی کہتے ہین

نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبہنے لگتے ہین پہر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزے مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جسقدر سردی اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادۂ تپ ٹہرا ہے متوجہ ہوکر بیٹہہ جاتی ہے اور بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کانٹے سے چبہتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمین سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہوچکا ہے غب دائرہ کے پہلی تین چار اولی نوبت مین لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بہی ہوتا ہے اور حمی ربع مین امر بالعکس ہے ۔ ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پہر تہوڑا تہوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہے ۔ پسینا غب مین بر رحمت رہا کرنے نوبت کے زیادہ برامد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بناری کے اوسمین زیادہ خلط قوام نہین ہوتا ۔ مگر اسکہ غب غیر خالص ہو تو البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتہ ملمس پر جتنی دیر تک رکہا جاے التہاب کی زیادتی نہوگی بلکہ آنا فانا گمی التہاب کی محسوس ہوگی در محرقہ مین دمبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب مین پیدا ہوتے بیداری ہذیان گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سرگران بہی ہوتا ہے ۔ پیاس اور غضب اور دلتنگی اور تنکی کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہے ۔ مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باینہمہ نبض مین صلابت بہی ہوتی ہے اور قوت بہی نبض مین بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض مین

سوداوی ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہے اور اوسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہین ہوتا۔ ابتدا مین ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل بجاے نبض مین تضاغط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے بعد ازان قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اتنا زائد نہین ہوتا غب کی وجود پر سن اور عادت اور بلد اور پیشہ اور سحنہ یعنے انداز جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہے وہ بھی دلیل غب کی وجود پر ہوتا ہے اگر دو غب مرکب ہو جائین ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہوگا پس جو شخص غب کی شناخت مین رعایت نوبت کی کرے اوسی غلط واقع ہوگا بلکہ واجب ہے کہ ذریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کے اون دلائل کی تاکید اور تائید مین رعایت کرے غب کی بیماری کو کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اونہین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب ہے کہ کوئی شے جوش مین آرہی ہے **فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے** غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اوسکی نوبت ۴ گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہو جاتی ہے اور ۱۲ گھنٹے سے بہت زیادہ نہین ٹھہرتی پھر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہے اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن مین بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہین اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہین رہتی اور بیشتر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہو جاے اس تپ مین نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتوین روز ظاہر ہوتا ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بھی غیر خالص ہے۔ غب خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت مین بہ نسبت نوبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص مین زیادہ مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے۔ اسیطرح اگر چند نوبت باہم برنہج واحد بلا کمی اور بیشی اعراض کے واقع ہون غب خالص خیال کرنی چاہیے جملہ علامات حمی کی طوالانی ہونے کی ابھی بیان ہو چکے اگر ابتداے تپ مین لرزہ شدید اور چبھنا کانٹونکا پایا جاے اور اوترتے وقت عرق کثیر برامد ہو پھر اس تپ کی غب خالص ہوتی ہین ہرگز شک نکرنی چاہیے غب خالص مین اگر مریض پانی پیتا ہے اوسکے بدن مین ایک قسم بخار رطب اوٹھتا ہے گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برامد ہو جاتا ہے غیر خالص مین سرگرانی زیادہ اور امتداد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک پہونچتا ہے اور جسقدر زمانہ اڑتالیس گھنٹے مین باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کی ہوتا ہے مثلا اگر ۳۰ گھنٹے نوبت رہی تو ۱۸ گھنٹے سکون اور فترت ہوگی اور ۲۴ گھنٹے کی نوبت مین فترت بھی ۲۴ گھنٹے ہے اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہو اوسیقدر اسکو خلوص سے دوری ہوتی ہے اور ترکیب سے قرب اور غب غیر خالص مین نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور سحنہ بدن مین ضعف یعنی دبلاپن اور لاغری ظاہر نہین ہوتی اور بیشتر یہ تپ بدون برامد ہونے عرق کثیر کے اوتر جاتی ہے اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت اس تپ کی ایسی قوی نہین ہوتی جیسے غب خالص کے اور تزیید اسکا یعنے مقدار نوبت کی زیادتی مستوی اور برابر نہین ہوتی بلکہ زیادتی وقت مین تقدم پیدا ہوتا ہے پھر کمی ہو جاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ مین کم ہوتے ہین

غب لازم کا بیان اسکی یہی ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کر کے نوبت مین شدید ہو جاتی ہے اور جو اعراض غب اور کے

بیان ہوے اونکی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہے جالینوس کی رای یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہمکو اس
رای مین کچھ شبہ ہے آیندہ بحث حمی دم مین ذکر کرینگے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اور علاج حمیات مین بطور عام بیان ہونے
اونہین یاد کرنے کے جو کچھ از قسم اسہال خواہ تغذیہ یا اور امور جنکی مراعات تپ مین ضروری ہی کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا مین مسہلات قوی
خواہ استعمال ہلیلہ زرد کی اجازت دیتا ہے اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے ہان اگر وہ ضرورت ہو جو ہمنے بیان کی ہے کہ مرض مہیاج ہو
اوسوقت مضائقہ نہین بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسیقدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار ۱۲ تولہ تخمیناً آب گرم مین تمام شب بھگو کر صاف
کرکے شیر خشت یا ترنجبین ڈالکر پلائین خ اور آب انارین و رشکر سی اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برآوردہ یا زلال آلوی بخارا ہمراہ
ترنجبین و شیر خشت کی خواہ شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ اور بشیر لعاب اسغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ از لاق او تلیین دونون کرتا ہے یا تلیین بذریعہ
جوشاندہ عدس اور لبلاب سی کرین اور حقنہ ہای نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ چقندر
روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے تعیین اوزان وغیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلیے اچھا ہی کہ تپ
جو خواہ کوئی اور غذا بدون تلیین کے ندی جاے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتدای غب خالص مین اتنا مضر نہین ہے جسقدر اور حمیات
مین اگرچہ غائلہ خواہ فساد مسہل کا عظیم ہے اگر ممکن ہو تین دورے تک فصد نکرین تو یہی کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر مرض مہیاج ہو اور بدون فصد
کے خوف ضرر زیادہ ہو اس باب مین فصد لینا چاہیے پس جو خطا تدبیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے
بہ نسبت اوس خطا کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض مین کسیطرح کی تحریک نکیجاے مگر کسی ضرورت سے
اور غذا ندیجای مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور ادرار بول کا شیرجات تخمہاے مدرّہ سے کیا جاے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت آنے کے
مریض گرسنہ ہو بلکہ اوسکے معدہ مین کوئی شے ہضم یافتہ بھی نہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاے اور اوسکے دو گھنٹے بعد
آب جو مگر یہ تدبیر اوس دن کی ہے جو روز نوبت نہو اور بروز نوبت بعد نوبت کی سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پانون کا گرم پانی مین
رکھنا مناسب ہی بعد نوبت کی تاکہ بقایاے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لاے - مجھے پسند ہے کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرہ جات اون
بیز دربارد کی جو مدر ہین بھی شریک ہون خواہ قبل از نوبت تین خواہ چار گھنٹے سکنجبین پلائی جای اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال کیا جای اگر تدبیر
لطیف کی ضرورت ہو آب انار آب تربوز وغیرہ پلانا چاہیے بجاے غذا کے اور رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کرنی چاہیے اور جسقدر
منتہے قریب ہو تلطیف زیادہ کیجاے اور ایام اوایل مین آش جو کھلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکڑے بھگو کر مسلم کرنیکے کھلائین خواہ اوسکو
چھانکر رقیق کرکے کھلائین - اور کبھی مونگ خواہ مسور کا شلہ بنایا جاتا ہے - اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہو جاتی ہو تو اوسوقت دوسری قسم
آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی ندینا چاہیے پھر اگر اوسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تھوڑی سی بیخ کرفس اوس مین جوش کر ڈالدین کہ قوی ہو جای
اگر معدہ کی برودت اس سے بھی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور صفراوی محض نہو موجب تجویز صاحب بقراط کے تھوڑی سی ... آش جو
مین شریک کرین - اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہو جاے کہ بحران قریب ہے فقط آش جو اور آب انار اور سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے - فواکہ
جو لائق ایسے محموم کے ہین آلو شیرین اور مویز منقی اور آلو بخارا پختہ اور خام اور تربوز اگر بہم پہونچے تو نہایت نافع ہے اور لذیذ بھی ہے طبیعت
نرم کرتا ہے اور مدر بھی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اور پسینا بھی نکالتا ہے - اور کبھی ککڑی جسے اہل دیہات پھوٹ کہتے ہین
ایسے وقت مین ضرر نہین کرتی - ترکاری مین کدو کہیرا ککڑی کا ہو مناسب ہے - یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی غب مین غرارے

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ مین پائے تھوا ور خصیہ مرغ اور دماغ بزغالہ یعنے بہیڑ کا بشرطیکہ تلی ہنو خواہ زردی بیضہ کی کہلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزون سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے۔ یا غرض تبرید اور ترطیب دونون ہوتی ہین جس طرح کشک شعیر دیتے ہین مگر تبرید مین بیش از حد افراط جائز نہین ہے خصوصاً ابتداء غب مین مگر اینکہ التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہوجانے کا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت اور اوسکی آمد دریافت ہوجائے اور بول مین نضج معلوم ہو یعنے رسوب محمود پیدا ہون جیسا فن کلیات مین بیان ہوچکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسقدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح نضج کیا ہے خود بحران بذریعہ ادرار خواہ کسی اور طرح کرکے مادہ کو مقہور کریگی اور زوال مرض کا ہوجائیگا تو گیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار پر خواہ اسہال یا قے اور عرق پر اور جود و اخلاف توجہ طبیعت ہوا وسے ہرگز دینا جائز نہین ہے۔ اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر نہو طبیب کو اجزاء مسہلہ دینی مناسب ہین مثلاً سقمونیا بقدر یکدانگ جلاب مین شریک کرکے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زلال تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع بیخ کاسنی اور رازیانہ المتاس کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔ قرص طباشیر مسہل بھی ایسے مریض کی مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے۔ ہلیلہ زرد خستہ برادہ دہ چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایکدانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے۔ بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التہاب شدید ہے اور استفراغ ہوچکا ہے تو مطفیات قوی کا پلانا مضر نہین ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر مین بیان ہوچکا اور کبھی یہ التہاب فقط ضماد بارد جگر پر کرنے سے دفع ہوجاتا ہے۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہین اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت غسل حمام کی رکہتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب مین قبل از نضج کے حمام مین غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہین ہے جیسے اور حمیات عفنہ مین خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اوسمین بآسانی عرق برامد ہو اور قلب مین حرارت حمام سے التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی مین ملاکر بدن مین بخوبی مالش کیجائے دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ بہت جلد نکل آئین دیر تک ٹھہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلتے وقت نیم گرم پانی سے بدن بھگونا خواہ اوسمین غوطہ لگانا اور اتنا ٹھہرنا جسکے ناگواری پیدا نہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئین شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور کمبل وغیرہ اوڑہکے بیٹھین کہ خوب سا پسینا نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پاکے گا۔ بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقولات بھی اسی مزاج کی کہائین گے۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے مین کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہوجاے یا ٹوٹ جاے باقیماندہ کیفیت سکر کی جو خفیف ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمین سرایت کرکے نافذ ہوتی ہے تھوڑی سی تسکین باقیماندہ کی تدارک مین بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے۔ اگر اعراض شدیدہ مثل پیاس اور دردسر اور بیخوابی وغیرہ کے ہون اونکا علاج تو فرداً فرداً بیان ہوچکا۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر حرارت باقی رہجاے کہ لازم ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع عصارات مدرہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمین بزور مدرہ جوش کرکے داخل کرین۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق مین ہوتا ہے اسلیے مراعات احوال نضج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جسمین تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً

دونونکو مکوب کرکے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے ۔ اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم مین زیادہ رہے اور نرم حقنہ ابتدا مین استعمال کیے جائین اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر مین نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا مین تجویز نکیے جاتین خواہ جو ادویہ قریب مسہل ہین اونسے بھی احتراز واجب ہے ہان بقدر شربت بنفشہ مضائقہ نہین اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہین اور سوای حقنہ ملینہ کے اور کسی طرحکی ملین خواہ مسہل کا استعمال درست نہین ہے ۔

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہین جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص مین فرق ہے وہ ایسے امور ہین کہ جمیع حمیات باردہ اونمین شریک ہین ۔ اونھین امور مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزونکی اجازت غب غیر خالص مین نہین دیجاتی ہے اور غب خالص مین اونکی اجازت دیسکتے ہین ۔ مثلاً غب خالص مین بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کسیقدر انتظار نضج کا غب خالص مین کرین تو انتظار انحطاط کا اکثر نہین کرتے ۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص مین جائز ہے اور غیر خالص مین بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہی اور وہ گرکے ردی اور متعفن خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحلل ہوجاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے ۔ یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص مین غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص مین غذا خواہ وہ چیزین جو قریب بغذا ہین جیسے آب جو پتلا ہوا ایکدن چاہیے اور ایکدن بچانا چاہیے جو روز نوبت ہو ۔ غیر خالص مین غذا ایسی جو اندکے شیرین ہو اور کسیقدر سخونت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدای مرض مین غذای غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین اسقدر تغلیظ جائز نہین ہے پھر جب تلطیف غذا کیجاوے تو چڑہتی چڑہتی اسقدر تلطیف ہوسکتی ہے کہ اوتنی غب خالص مین درست نہین ہے ۔ اور غب غیر خالص مین اگر اوائل مین غذای غلیظ کا موقع نہو اور تلطیف کرین تو غذای لطیف دینے سے بھوکا رہنا بیمار کا انسب ہی بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین یہ بات درست نہین ۔ تبرید بھی غب غیر خالص مین بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے ۔ اور ابتدا مین تیز حقنہ سے احتقان بھی غیر خالص مین جائز ہے ۔ اور اسہال قوی مین انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے ۔ اور آب جو مین ادویہ منضجہ محللہ مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالصہ مین جائز ہے جسطرح کسی معدہ مین غذا ترش ہونے کے سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہوچکا ہے ۔ بلکہ غب غیر خالص مین اس سے بھی تو تیز چیزین آب جو مین پڑسکتی ہین تا اینکہ بعض زوفای خشک اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے چقندر انکو بہت سودمند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاوے ۔ اور آب نخود آب جو مین ملاکر بھی مفید ہے اور آخر مین فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے ۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسیقدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہے کہ بر طبق اوسکے علاج مین اختلاف کیا جاوے ۔ اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پھر معالجہ مین بھی تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب قارورہ غب غیر خالص مین غلیظ ہوجای تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہین ہے ۔ غب غیر خالص مین بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہین ہے ۔ جو مسہل اول مین اس تپ کو دیا جاوے اور مزاج اوسکا معتدل ہو اون اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گلقند کو پانی مین پکاین اور سکنجبین اوسمین داخل کرین اور بعض گلقند اور سکنجبین مین املتاس بھی

شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا انزروت داخل کیا جاے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا مین حقنہ کا استعمال
مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کے اجزا حقنہ کے یہ ہین ۔ گوکھرو بابونہ چقندر قرطم یعنے کرٹہ بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا اسارون
اور ان اجزا مین الملتاس اور روغن کنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کرین اور کبھی ان مذکورات مین سے ایک ہی جزو کی حاجت
ہوتی ہے بحسب کمی بعد حمی ہذا کے غب خالص سے یعنی جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اوسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت
زیادہ ہوگی ۔ نضج کی مددگار دوا جیسے کہ سکنجبین جسمین کسیقدر گلقند شریک کرین خواہ سکنجبین اصولی ۔ اور بعد روز ہفتم کے
طبیخ افسنتین دینا چاہیے کہ وہ نفع کریگا اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی ۔ اسیطرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے
بھی نافع ہے ۔ اگر چودہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور رہے اوسکا استعمال کچھ مضر نہین اور
اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جاے پھر بدون استعمال قرص غافث کے چارہ نہوگا اور جوشاندہ غافث کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ اب زیادہ
تفتیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کماد یعنے سینک کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اور اگر ضماد سے تسخین
کرین ہو سکتا ہے ۔ اور مراق پر اونکی ضماد منفج اور مرخی لگائین اگر اس مقام پر نمد خواہ کسیطرح کی سختی وغیرہ عارض ہو ۔ ایسی تدبیرات
کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہو چکا پہر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیے ۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شراسیف
مین داہنے طرف پائی جاے اوس سے خوف نکرنا چاہیے ۔ اور مستفرغہ جیدہ ایسے وقت مین یہ ہین ایارج ۵ درم تربد ۷ درم آب برگ
کاہو یا کاسنے اور غافث ۳ درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر ۵ درم کوٹ پیسکر آب کرفس مین گولی باندہ کر خشک کر لین اور دو درم مقدار
شربت تجویز کرین ۔ ازین قبیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے ۔ غافث افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک ۵ درم تخم خرپزہ تخم خیار
تخم کرفس اذخر گشنیز بادآورد ہر ایک ۳ درم تربد ایک درم الملتاس ۶ درم زبیب خستہ برآوردہ ۲۰ عدد سپستان ۳۰ عدد انجیر زرد
دس عدد گلقند جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو جوش دین اسقدر پانی مین جو ان اوزان کو مناسب ہے
اور ایک بڑا پیالہ لبریز کرین اور اوسمین سقمونیا بقدر ربع دانگ کے اضافہ کرین اور پی جائین ۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ
ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت تو اوسکی اس مرادسی درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چپکتی ہوئی کو بقوت نکالے
اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نکرے اور یہ صفت قوی دست آور دوائین جب مقدار کم کرکے استعمال کرین پیدا
ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اوسے چند دفعہ مین نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال
کے ضعف عارض نہین ہوتا ۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال مین
آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جاے کم دست آئینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئین گے ۔ سقمونیا یعنے محمودہ ایک عصارہ اوس
کسی چیز کی ہین اونکی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ برا ہو کار نہین ہوتا ہے ۔ وہ دوا جسکی صفت قوت او ضعف کی بیان ہوئی مشتمل تربد
کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جاے بقدر حاجت کے خواہ سقمونیا قریب دو جو کے لین یا اس سے زیادہ کسیقدر استعمال
کرین اسطرح کہ گلقند مین ملا کر پلائین ۔ خواہ غاریقون اور سقمونیا دونون بقدر مناسب شریک کرین او گلقند موصوف کے ہمراہ
پلائین خواہ تازہ پہول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت ورد مین یہ دوائین داخل کرین حمی محرقہ جسکا نام فاوسوس
ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہین ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اوسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہے

خواہ اون رگون مین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وہ رگین جو گرد فم معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہے جسکی عفونت نواحی قلب کی عروق مین ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہے۔ بلغم شور کی پیدایش جیسے کلیات مین بیان ہو چکی مائیت بلغم سے آمیزش صفرا رحادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اوسکی رمادیت بلغم کی مائیت سے ملکر شور تپ پیدا کرتی گی اسلئے کہ نمک کی پیدایش بدون رمادیت اور مائیت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہو چکا ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفرا زردی کے ہے اور جیسے غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفرا زردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اوسی سے پیدا ہوتی ہے **متن** چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے غب کی مدت سے مشایخ کو با وجود ضعف باقی ہونے مزاج شیخوخت کی تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر کسیکو عارض ہوے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ تپ اونمین بدون وجود سبب قوی کی جو دفعۃً اونکی بلغمیت کو فنا کر دے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف شدید سے کے متحمل نہین ہو سکتے باین وجہ ہلاک ہو جاتے ہین **مترجم** نے **بچشم خود** شہر گوالیار مین ایک **شیخ** نوے برس کا ایسا قوی دیکھا ہے کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جسطرح شبان کی ہوتی ہے اور شتہار طعام اور ہستمرا بھی اوسکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور بسبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہندیہ اکسیری تھا وہ شخص وجع مفاصل مین گرفتار تھا مگر سیدھیون پر خود بلا اعانت چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل زائل ہوا۔ اسی وجہ سے قید بقا مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے **متن** جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکون مین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکون مین جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹھتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنے بخوبی اوٹھتے ہوئے معلوم ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جاے۔ بقراط نے فصول مین بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو جاے تو اوسکی بیہوشی اور اختلاط جو اس تپ کیوجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہین۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے اور عصب بھی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ سے ہو ہے کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کی ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہے۔ اکثر تپ محرقہ کا زوال قے خواہ روانی شکم اور رعاف سے ہوتا ہے **علامات** اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہے پسینا سوای بوقت بحران برآمد نہین ہوتا پیاس بہت ہی بیتابی کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی سی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ مین پیاس جھوٹی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہو ہی نرم گوشت مثل لغانغ اور مری سے جو تری اوس پر ٹپکتی ہے اوس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہے اور پیاس بھی زایل ہو جاتی ہے۔ حرارت تپ محرقہ کی اکثر جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہے اوتنی ظاہر بین نہین محسوس ہوتی اور تشنگی اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم ہوتی ہے۔ محرقہ صفراویہ مین اعراض رویہ شدید ہوتے ہین مثل بیداری اور قلق اور احتراق یعنے شورش اور رعاف اور ورم اور کنپٹیون کا دھکنا آنکھونکا اندر بیٹھ جانا اور براز مین صفرا خالص کا برآمد ہونا بھوک بالکل [illegible] اور لڑکونکو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے

دودہ مونہہ مین نہین لیتے بلکہ چہاتی کی طرف سے مونہہ پہیر لیتے ہین اور جسقدر دودہ بجبر پلایا جاوے فاسد اور ترش ہوجاتا ہے ۔

علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بہی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پہر جلدی مناسب ہے اسلیے کہ مہلت اس تپ مین کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے ۔ فصد سے کبہی محرقہ مین بہڑک زیادہ بڑہہ جاتی ہے اگر صفرا بقدر کثیر برامد نہو اور کبہی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ مین کدورت اور حمرت زائدہ ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے ۔ مگر تپ محرقہ تلطیف تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کہلائی پلائی جاوے برف وغیرہ مین خوب سرد کرکے دینی چاہیے ۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پہر تدبیر غلیظ بہی درکار ہوتی ہے پہر اچہی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بہوک کی نکرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہو خصوصاً جس شخص کے بدن سے اجزاء کثیر گہلتے جاتے ہون اسلیے کہ اکثر اس تپ مین بولیموس یعنے سقوط اشتہاء طعام بہی عارض ہوجاتا ہے ۔ اور ابتدا مین اس تپ کی تلیین قوی کیطرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہوچکے ہین انکی جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کبہی یہ تدبیر اچہی ہوتی ہے کہ جسوقت کسیقدر تپ کی اعراض مین کمی محسوس ہوسوجانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ تہوڑا آب لال تمر ہندی اوسمین قدرے کافور داخل کرکے پلادین اور پہر وہ سورہے ۔ مین پسند کرتا ہون تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ خرہ شیرہ تخم کاسنی اور آب تربز انکے واسطے بہت سودمند ہے ۔ اور سرد پانی پلانے کے جو شروط جو اوپر بیان ہوچکے ہین انکا لحاظ کرکے پلانا چاہیے پہر اگر مانع نہو یہان تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہوجاوے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبہی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہین کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گہونٹ گہونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جاوے جب انکی زبان سوکہی ہوئی نظر آوے ۔ جو اعراض اس تپ کی شدید ہین انکا معالجہ جیسا جہان مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے ۔ افراط رعاف سے ایسی بیمارونکو بچانا ضرور ہے کہ محرقہ مین رعاف سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے ۔ بیہم سانس چلنی بہی اس مرض مین بہت بد ہے فوراً لخلخا وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اور اطراف سینہ مین انکی کسی طرح تشنج پیدا ہونے پاوے ۔ انکے سرپر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر لگایا جاوے اور اوسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاوے ۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ مثل شیرہ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے اور شربت خشخاش سیاہ بہی ایسی وقت دینا کچہ مضر نہین ہے اور اخیر تپ مین جو قرص منوم ہین وہ بہی مستعمل ہوسکتے ہین جیسے قرص کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم لکڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بہی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے پچیس درم تک ۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر ممسک دینا چاہیے ۔ قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ ہر ایک چار درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیرہ درم رب السوس نشاستہ ایکدرم کافور ڈیرہ دانگ ان دوائونکو پیسکر پانی مین قرص بناوین ۔ دوسرا نسخہ قرص کافور گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربز اور لکڑی اور خرفہ ہر ایک دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایکدرم بذریعہ پانی اور گوند کے قرص بناوین مقدار شربت دو درم ۔ جب تپ محرقہ مین اختلاط صریح پیدا ہوا اور بخوبی خفت ہوجاوے پہر حمام مائل بہ برودت کرانا کچہ مضر نہین ۔ حمی محرقہ کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوسمین جسقدر حمام بعد اختلاط کے مجہے پسند ہے اتنا دوسری قسم مین نہین بلکہ اوسی قسم مین حمام کی اجازت بہی ہے

حمی دموی کا بیان ۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہین ہوتی ہے اسلیے کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا ہے اور خون نہین رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ خونکا

برآمد ہو سکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہین واقع مین وہ تپ صفراوی ہے دموی نہین ہے یا وہ تپ تپ محرقہ مین داخل
ہوگی خواہ حمی غب کی کسی قسم مین یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہے یعنے درست نہین ہے
زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب مین یہ قول متشابہ جو کہتے ہین کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلیے کہ اس قول کے دو معنی
سمجھہ مین آتے ہین۔ ایک معنی تو یہ ہین کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جاوے۔ جیسے کہنے
کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جب اوسکا اشتعال تمام ہو جاوے راکھہ ہو جاتی ہے۔ دوسرے معنی یہ ہین کہ خون جسوقت متعفن ہو اوسے
حال مین صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہین کہ لکڑی مین جلتے وقت راکھہ ہو جاتی ہے۔ اب دیکھنا چاہیے ان دونون معنون مین کونسے درست
ہین پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد المأخذ ہین۔ اول تو یہ ہے کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جزو رقیق مائی اوسکا مستحیل صفرا ردی
کیطرف ہوتا ہے اور جزو کثیف کا استحالہ سوداے کثیف کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزا خون کے مستحیل بصفرا نہین ہو جاتی اور ظاہر
قول جالینوس سے یہی سمجھہ مین آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہین مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ
چونکہ عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہین تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے ہونی چاہیے۔
متن دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہین کہ عین وقت عفونت مین خون سے
تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت عفونت ہر خلط کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوپر تعریف مین تپ کے بیان ہو چکا ہے
کہ عفونت ہر خلط کی اسیطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط مین اثر کرکے اوسی حالت نا ملائم پر کر دے مگر وہ خلط اپنی نوع اور قسم پر
باقی رہے یعنے صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجاے اور پھر حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو۔ پس
اگر اسقدر تغیر ہو جاوے کہ خون کا صفرا بنجاوے اوسے عفونت نکہین گے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کیطرف ہو گیا اسلیے موضوع
بحث سے خارج ہوا۔ تیسرا فساد قول جالینوس مین یہ ہے کہ فرض کیا ہمنے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے
کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر چیزین اسطرح متعفن ہوتی ہین کہ اونکے اجزا رقیق اور کثیف
بعد عفونت متمیز تو ہوتی ہین مگر نہ جزو رقیق سے جو کوئی چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور نہ جزو کثیف سے بلکہ متعفن سے کسی چیز کا پیدا ہونا وجوبا اسکا مستدعی نہین ہے کہ وہی چیز جو پیدا ہو
وہ بھی ضرور متعفن ہو اور اگر ضرور ہو کہ شے عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف مستحیل بسودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن
ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے۔ یہ تین مفاسد اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ قول
جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے۔ اور اگر یہ معنی کہین کہ خون بوقت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہین اسلیے کہ عفونت
ایک طریقہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہین اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اوس سے تبدیل نوع
نہین ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلا استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے زمانی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے
جو کیفیت مین خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا
نہین ہوتا ہے اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر دفعۃً خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو۔ بلکہ حق صحیح قول بقراط کا ہے
کہ خون کی عفونت سے کبھی حمی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست کر کے اب ہم کہتے ہین کہ حمی دموی کی دو قسمین ہین ایک حمی عفونت
اور دوسری حمی سونوخس اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنے مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہین کہتا ہے

اور اکثر غلیان اس تپ کی مادہ کا بوجہ وقوع سددون کی باطنی عروق مین ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ اون سددون کے محتقن ہوتی ہے اور گھٹتی ہے۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہین جو اسباب حمیات یوم کے انسداد سے زاید ہون اور سوائے جنس کا نام کبھی بقدر امشابہ تو یہ بھی رکھتا ہے یعنے بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شابہ تو یہ وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اوسکو فرق ہے کہ اسمین اشتعال اولی خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ مین جیسا بیان ہوچکا اشتعال اولی روح کو ہوتا ہے۔ اور حمیات عفونت سے اسمین فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ مین نہین ہے فقط غلیان اور جوش خون مین ہوگیا ہے۔ اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی دق ہے اور نہ حمی عفونت ہے لیکن اکثر بطرف حمی عفونت خواہ حمی دقیہ کی منتقل ہوجاتی ہے۔ جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اوسکی یہی راے ہے کہ حمی دموی اور حمیات کے ہمراہ مرکب نہین ہوتی کسواسطے کہ عفونت اگر خون مین پیدا ہوے تو جمیع اخلاط متعفن ہوجاتے مین سگے پھر ترکیب کیونکر ہوگی۔ اور یہ قول **جالینوس** کا اوسکے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ حسم طول کلام اوس کے ذکر سے نہین چاہتے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہین ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے جو اس تپ کی معالجہ مین بکار آمد ہو۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر بسبب ریاضت خصوصاً ریاضت بلا عادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرکے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا معین ہوتا ہے اور تارک استفراغ جب ریاضت سخت کرتا ہے زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہے۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب اور تر کھاے جاتین کہ سنبھل بطرف عفونت ہوجاتین۔ خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت کردے جسطرح ککڑی اور کہیرا مرد وغیرہ کے کہانے سے پیدا البتہ مائیت کی خون مین خواہ پیدا ایش خلط بلغم کی ہوتی ہے۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمین ترمانہ قوت اور خفت کا نہین ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے۔ اقسام اس تپ کے تین ہین اسلم اقسام متناقصہ ہے جو شروع مین بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونیکی اس قسم مین واضح ہے کہ تحلل اور فنا خلط موذی او تعفن کا اسمین زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے جو تا زوال حال واحد پر باقی رہے اور بیشتر سات دن تک نگہبان اعراض مین رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو برے زمانے مین زیادہ ہوتی جاے اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اسمین ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہے اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے۔ کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہوجاتا ہے۔ کبھی بعد زیادہ تبرید کے لثقہ غشی بلغمی کیطرف منتقل ہوجاتی ہے اور کبھی حصبہ اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہے۔ جسوقت اس تپ مین ہیجان پیدا ہوا اور پیٹ اسقدر پہولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا ہوا اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ بیٹھے اور نفخ کم ہو اور اوسکے ساتھ ثقل عارض اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اوسکے چوڑے دانہ برنگ سبز ہون تو یہ امور علامات موت کی ہین **علامت** حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھوں کا سرخ ہوجانا اور چہرہ کا بھی سرخ ہوجانا اور اوردہ یعنے ساکن رگونکا پھول جانا اور کنپٹی کا پہولنا اور بہ طریق امتلا ہونی اور لرزہ کا نہ آنا اور پسینہ کا برامد ہونا سوائے ہنگام بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور مماجر یعنے حدقہ چشم مین حکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر اونکو سبات اور بدشواری کلام کرنا

عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے ۔ اسی طرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتی ہین اور لہاۃ یعنے کوّے مین ورم ہوتا ہے ۔ اور انتشو
روان ہوتے ہین ۔ اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت ہی حرارت کے ساتہ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے مگر
کبہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہین ہوتی ۔ نبض اس تپ مین عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باہم
مختلف بہی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کی اختلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہے ۔ اور اس تپ کی حرارت
حرارت محرقہ اور غب کی حد تک نہین پہونچتی ہے ۔ یہ علامات اوس تپ دموی کے ہین جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر
خون مین عفونت آجاتی سے پیدا ہوتی ہو اوسکی حرارت اور اعراض شدید تر اور اوسکا معالجہ نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ
محرقہ سے ہے ۔ خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اونہین چیزون سے ہوتی ہے جو چیزین اس تپ مین برامد ہون ہمراہ بول
اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے ۔ سونا خس جو لبسبب غلیان خون کے پیدا ہو ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یومی کی ہوتی ہے
مگر حرارت مین اوسکی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور ربو اوس سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا بیشتر
دل کے ہوتا ہے ۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کی پیدا ہوتی ہے اوسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے
ہوتی ہے یعنے اگر کسی جگہہ کمی بیشی ہوتی ہے وہ اختلاف بدقت محسوس ہوتا ہے ۔ علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ
وہی ہین جو اون امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور
لوزتین کی ہین اور علامات حدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور دوسرا اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور
نیز اور ہر کے مباحث مین بیان ہو چکے ۔ اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا یہ ہے کہ علامت نضج کی دیر
پیدا ہو اور چہرہ دُبلا ہو جاے اور مدت مین زیادتی اور کمی اور وقوف کا اختلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو نوبت
کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن مین خلط خام بہری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات
مین انتظام پیدا کرتی ۔ اس تپ کی بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہین کہ اگر تیسرے چوتہے روز تک نضج نہوا پہر بحران بروز
ہفتم نہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے **علاج حمی دموی کا** اس تپ کی معالجہ مین غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اسقدر
خون نکالا جاے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی تغلیظ پیدا ہو جاے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے
اور اوسکا تنقیہ کرکے ترقیق کیا جاے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزونکی جنسے خون سوداوی
پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزونکا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے ۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا
نضج دیکر اوسکی تحلیل کیجاے ۔ استفراغ اس مادہ کا ہاتہ کی فصد سے بڑہ کر کوئی نہین ہے جس فصل مین یہ تپ کیون نہ عارض ہو
اور فصد کے استفراغ مین کچہ انتظار نضج کا نہین اور نہ فصد مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اوسوقت اسکی خوف سے تامل کرکے پہلے
اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کا کرکے پہر فصد کرنی چاہیے ۔ پہر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور پیہم فصد کیجاے یہانتک
کہ مریض قریب بغشی ہو جاے خواہ غش مین پڑجاے بشرطیکہ بدن مین طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی مین برودت پیدا ہوتی
ہے ۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ فصد کہولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کی زوال مین کبہی کافی ہو جاتے ہین اور دوسرے معالجہ
اور تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کہولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایکہی مرتبہ

واجب کردی اسلیے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے مین تپ کا زوال ہوجاتا ہے اور قریب بہ غشی مریض نہین پہونچنے پاتا۔ کبھی جب پوری
فصد ہوچکتی ہے اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پونچھنا چاہیے تاکہ مسام کھلے
اور رک نہ جاے اور کبھی جب تنقیہ کامل کا بذریعہ فصد کے یقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہین اور جو ضعف اور غشی عارض
ہوئی ہے اوسکا تدارک غذاے لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے۔ طبیعت کو ملین رکھنا ہر وقت ضروری ہے
اون اجزا سے جو معروف ہین مثل آب انارین خواہ میٹھے اور مینخوش انار کا پانی اور زیادہ تلیین کی حد شیرخشت اور تمر ہندی تک ہے
۔ اور خفیف شیاف جو ابھی مذکور ہوچکے ہین اور کبھی بر وقت نضج کے استفراغ کی حاجت ہو تو ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور املتاس
وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتہ کی فصد نہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پیشانی کی فصد کھولنی چاہیے خواہ
دونون شانونکے بیچ مین پچھنے لگانے چاہیئن۔ اگر یہ بھی ممکن نہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو بذریعہ
اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیے جسطرح کہ محرقہ مین بیان ہوچکا تبرید اس تپ مین ایسے اجزا سے کرنی چاہیے جو تقطیع کرین اور صفرا
قطع ہوجاے اور خون کے جوش مین تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو روئی آب انگور کے
ساتہ کہلانی چاہیے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہوا وسکا بند کرنا مناسب نہین ہے مگر جب قریب بغشی پہونچے۔ خون کی تغلیظ رب عناب سے
خوب ہوسکتی۔ اور رب عناب اسطرح بناتے ہین کہ سو دانہ عناب کو پانچ رطل پانی مین پکائے جائین اسقدر کہ ایک ثلث پانی
یعنے ۱⅔ رطل پانی رہجاے اور شکر سے قوام کیا جاے اور شکر جسقدر کم ہو اوتنی ہی اچھی بات ہے۔ اور مسور بھی تغلیظ میں
خون کی بہت مفید ہے خصوصاً تند سرکہ مین اگر مسور کو پکائین جو خوب کٹا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا
استعمال نکرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کرین کہ مسور کو پانی مین بھگوکر اوسکا نقوع بنائین اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائین خواہ
آب برگ کاہو سرد کرکے پلائین اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہو۔ اکثر اس کثرت سے
پانی پلایا جاتا ہے کہ جوڑ ہلنے لگتے ہین اور رنگ بدنکا سبز ہوجاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی
تپ کیطرف ہوجاتا ہے اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہین اونسے علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا
کیا کرتے تھے یعنے پانی بکثرت پلادیتے تھے اور بعضے متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلانا بھی
علاج اس تپ مین نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور حسب وقت
اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور اسہال کا
ترک کرنا سدے زیادہ پیدا کرتا ہے اور احتقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ بیحد بڑہ جاتی ہے۔
تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزاء مسہلہ کے ہون۔ اور منضجات
ایسے دینے چاہیئن کہ جو نضج بلغم کے واسطے مقرر ہین اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے۔ اور آخر مین اس تپ کے
قرص تباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر ۳ جزو تخم خرفہ ۵ جزو تخم خیار ۴ جزو تخم کدو ۶ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ
ہر واحد ۳ جزو رب السوس ۷ جزو کوٹ پیسکر قرص طیار کرین **دوسرا نسخہ** خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہے گل سرخ
۳ درم عصارہ زرشک ۲ درم تخم خیارین ۲ درم تخم خربزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا نصف درم

ریوند چینی زعفران کا قوربرایک ربع درم انکا قرص بناتے ہیں۔ غذا اس تپ میں مزورات عنابی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور
مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے
شیرخشت ملاکر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور حماض سے طیار کیجائے۔ اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب مناسب
ہیں۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا اور حماض یعنے چوکا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون
ہوں۔ اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف بعد جو قوت کو فنا کر دے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور سخت ہوں تو
ہر ایک کا علاج اوسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا **حمی بلغمیہ کا بیان** اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی
ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے
اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ خواہ
جزئیہ ہیں بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں۔ کم سے کم وقت ابتداء حمی کا اکثر بیماروں کی اٹھارہ دن ہوتی ہیں اور زوال
اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اوسکے زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت
سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق برآمد ہو کر سکون پیدا ہو کہ اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحلل ہونا اور بذریعہ
مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا
بھی اطول ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں محسوس ہوتا ہے۔ بلغم میں جو عفونت آتی
ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیریں ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ
کسطرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر تپ بلغمی انہیں کو عارض ہوتی ہے جنکا مزاج رطوب ہو خواہ جو لوگ تارک ریاضت
کر ہوتے ہیں خواہ مشائخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کمی
ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکی معدہ میں بوجہ امتلا کے نزلہ اوترے اور متعفن ہو جاوے اور اوسکے فم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا
کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر تپ کے ساتھ برد بھی ہو تو نبض میں ضیق اور صغر پیدا ہوتا ہے **علامات بلغمیہ**
دائرہ کی اس تپ کو زبان یونانی میں امفر یموس کہتے ہیں جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اسمیں برد بہت
زیادہ ہوتا ہے اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر برد اس تپ میں دفعۃً نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف
میں پیدا ہو کر اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم
بھی ہوتا ہے تو دفعۃً گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے
اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اوسوقت برد تو اوس حصہ سے خلا کر پیدا ہوتا ہے جسمیں تعفن نہیں ہوا اور
قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر برودت خواہ لرزہ منتہی کے دوروں میں ہوتے ہیں اور یہ تپ اوس مادہ سے ہوتی ہے
جو بہت حدت کی خلش پیدا کرے تا کہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چیزیں پیدا ہوتی ہے
اسلیے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت شے نرم کی ہے اور یہ تپ بدن میں گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا میں
عارض ہوتا ہے اور نوبتہاے اوایل میں جو نوبتیں ہوتی ہیں اونمیں پسینہ نہیں ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک ثلث کے بعد برد اور لرزہ پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہین ہوتا ہے — اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے
اور کبھی غشی نہین بھی ہوتی ہے — مگر اس بیماری مین غشی بیشتر ہوتی ہے اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم
جید بھی نہین ہوتا جسکے ذریعہ سے خون پیدا ہو اور جزو بدن ہوکر قوت پیدا کرے — جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوس سے
بیشتر پھریری ہوتی ہے اور برد اوسمین شدید نہین ہوتا — اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کمتر اوسمین بہت سی نوبتین
اوایل کی ایسی ہوتی ہین جنمین پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو — اکثر دورے بلغمی تپ کی غشی عارض ہوکر ابتدا کرتی ہین اور
کبھی اوایل کے دورے مین حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر مین کم ہوتی ہے — سبب اسکا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے
بلغم شیرین اور شور رقیق مین پیدا ہوتی ہے اوسوقت حرارت شدید ہوتی ہے لبعد ازان بلغم غلیظ اور بارد مین عفونت پیدا ہوتی ہے
— مریض کے بلمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے
پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر جمیع بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر
اور یکسان گرمی نہین ہوتی جیسے دق مین بلکہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہین کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے
جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز کے جو چھلنی وغیرہ مین چھنتی ہے صاف ہوکر آتی ہے۔ اسلیے کہ بلغم لزج ہے اوسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت
سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت دار چیزونکا یہی دستور ہو کہ حرارت اونمین اسیطرح اثر کرتی ہے کہین کوئی جزو گرم ہو جاتا ہے
اور کہین سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہین پھٹتی ہے — کچھ ہو مگر حرارت اس تپ
کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو
جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نکر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے
کی زیادہ ضرورت ہو — اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ مین کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہے اور ایسا گمان
ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہوکر تزید اور زیادتی کرتی ہے اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بعد
توقف پھر بسبب تزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہوتی —
اسیطرح اس تپ کی زمانہ انحطاط مین بھی وقفے ہوتے ہین — کل بلغمی حمیات مین نداوت اور تری زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی مین
رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے اپنی کیطرف بہت کم دفع ہوتے ہین اسلیے کہ بلغم مین لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا
برابر بھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن مین شایع نہین ہوتا ہے — کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود
ہونا خاص فرمائل سے اس تپ کی ہے — پیاس بلغمی تپ مین کم ہوتی ہے ہان اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہوکر گرمی زیادہ
پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھول جانا اس تپ کی
بیمارونکو زیادہ ہوتا ہے — اور پہلو کی جلد مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا حمی بلغمی
مین مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور دونون رنگ سپیدی سے بلغم کی ملکر پھیکے پیدا ہوتے ہین اسطرح کہ سبزی سپیدی
سے ملکر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور منتہی تک لون کی یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ مین بوقت منتہی پیدا
ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات مین بوقت منتہی کے رنگت پر سرخی پیدا ہوتی ہے — نبض بلغمی تپ مین ضعیف اور منخفض یعنے پست اور صغیر

ہوتی ہے پہلے تو اوسمین تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اوسکے اخیر مین تواتر ہو جاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے اور ربع اور غب کے صغر سے بہی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اسکی نبض ربع کی سرعت سے زیادہ نہین ہے کبہی ربع سے زیادہ بطے خواہ مثل اوسکے سرعت اور بطوء مین اول مرض مین ہوتی ہے مگر اختلاف مین شدید اور نظام مین ابتر اور نبضات صغار اور ضعاف اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے سنفس کے دلائل اس تپ کیواسطے اصح دلائل ہین بول اس تپ کا اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہے اسلیے کہ سدون کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا ہی کہ جسم تر کا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام مین کدورت آتی ہے اسلیے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبہی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوتا جاتا ہے پہر جسوقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہو جاوے اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو متحلل ہو جاوے اور مجاری بین سدہ مانع باقی رہ جاتین جو مادہ صاف بول کو اوترنے ندین تو سپید ہو جاتا ہے پہر بعد اس کیفیت کے جب مادہ کثیر متعفن ہو کر دفع ہو اور تفتیح سدہ کی ہو جاوے سرخ ہو جاتا ہے یہانتک کہ پہر سدے پیدا ہون کہ وہ مانع ہو جاتین مادہ صابغہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پہر سپید ہو جائیگا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے براز اس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی براید ہوتا ہے از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اٹھارہ گہنٹے تک تپ رہے اور چہہ گہنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون مین نبض تپ سے بالکل پاک نہو جاوے اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کے سبب بہی ہوتا ہے کہ تہوڑا زمانہ سکون بعد تحلل کے بہی باقی رہجاتا ہے کبہی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بہی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہو یا تخمہ وغیرہ سے بہی دلیل حمی بلغمی پر ہے اور سعنہ انہ قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا یعنے رصاصی اور تہبج اور لمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہاء دلائل خاص اس تپ کی ہین کبہی طحال اس تپ مین بڑہ جاتی ہے اور تپ سے پہلے کہٹی ڈکارین بہت سی آتی ہین **علامات بلغمی لازم کی** اور اس تپ کا نام لثقہ ہے سب علامتین بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین ہان یہ تپ اونرتی نہین ہے اور نہ منتابہ اونہونے کے ہوتی ہے اور ابتدا مین اسکی لرزہ اور برداور پہریری نہین ہوتی اور دق سے بہایت مشابہ ہوتی ہے اور نہ چہہ گہنٹے تک خفت ہوتی خواہ اس سے کچہ کم وبیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہو جاتی مگر پہربہی اسمین جو بقیہ حرارت رہتی ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہین ہوتی ہے **چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین** اور خلط صفراوی سے بہی کبہی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہین ہوتے ہین اور یہ حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی باسماء مخصوصہ اور احکام خاصہ مختص ہین اونمین ایک حمی افیالوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونون حمیات بلغم سے ایسی نہین ہین کہ جنمین جگہہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہے اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی ہے اور منشا اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام غاشیہ ہے حمی غشیہ خلطیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے **حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم مین گرمی** جسکا نام افیالوس ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہے اور جہان وہ بلغم موجود ہے اوس جگہہ سردی ہوتی ہے پہر جب وسمین عفونت آجاتی ہے اوس سے بخارات اوٹہتے ہین اور ان بخارات مین جنبہ لطیف ... ہوتی ہے اسلیے ظاہر مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن متحلل اخلاط سوداوی سے اندرون جسم ... رہتی ہے

اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم مین اسلیے ظاہر نہین ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص مین مدت سے ٹہرا
ہوا تہا اور وہ عضو اوسکے برودت سے عادی ہوگیا تہا اور بوجہ عفونت کے جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر
نہ تہے اونسے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی **علامت** اس تپ کی بہی وہی ہین جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئین اور
یہ بہی پہچان ہے کہ بول اس تپ مین سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہای بلغمی کے بول مین گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت
ہوتی ہے اور اکثر اس تپ مین ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادہ کے کبہی ربع کیطرف منتقل ہوتی ہے اور کبہی غب کیطرف
کیونکہ ایسا مادہ بدن مین کم ہوتا ہے اور نقصان اسمین کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کمی نقصان خواہ کمی مقدار سے دورہ مین بعد اور دیر ہوتی ہے
مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہین ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم مین عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور
دورہ کی طرف التفات بعد ادراک اصل سبب کے جائز نہین ہے اور نہ انقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو بر روز خواہ
صفراوی کو بطور غب آنا بہی اوسکے ادراک مادہ کے واسطے کافی ہے - اس تپ کی نوبت ۲۴ گہنٹے سے ۱۸ گہنٹے تک رہتی ہے اور بسبب اسکے
کم بہی رہا کرتی ہے اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہین ہے کہ ۲۴ گہنٹے تک نوبت باقی رہے **جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر
سردی اوسکا لیفوریا نام ہے** یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبہی صفراوی بہی ہوتی ہے مگر صفرای غلیظ سے پیدا ہوتی ہے
بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن ہوکر مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ
تحلل اس بلغم کا نہین ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن تک
نہین ہو سکتا لہذا سخونت اور گرمی زاید بہی نہین پیدا ہوتی اور یہ بہی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم
محل عفونت متعفن مین جمع ہو جاتی ہے واسطے نضج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصًا اگر خارج بدن مین بلغم
خام زجاجی موجود ہون اور اونمین عفونت واقع نہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کر سکے - یہ بہی ایک
دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اوٹہتی ہین جسوقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کرکے
ظاہر بدن تک آتے ہین اور جدا ہوتے ہین اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تہوڑی
دیر تک ہمراہ اوس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تہوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جسطرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر
جدا ہوتی ہے پہر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تہا
لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہان پر یہ بخارات پہونچتے ہین سرد ہو جاتا ہے - لیفوریا کی صفراوی ہونیکا
بیان یہ ہے کہ صفرا جب تہوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اوسمین سخونت پیدا ہو اور اوسکی مکانمین سخونت واقع ہو اوسوقت
بہی ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہے گا جیسے بلغم کے بیان مین ابہی ہم کہہ چکے ہین یعنے چونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخار نہین اوٹہہ سکتا جو ظاہر جسم تک
حرارت پہونچاے اسیواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا - اس قسم خاص کا نام طیفودس ہے اور لیفوریا ایک
جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونون پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے - لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے **سوال** معترض
اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہی گئی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب مین ہوکر بتوسط روح اور شرائین کے
حرارت تمام بدن مین پہیل جاتی ہے اور لیفوریا کیسی تپ ہے کہ اسمین نہ اشتعال حرارت قلب مین ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کے

تمام بدن مین حرارت منتشر ہوتی ہے **جواب** اس اعتراض کا یہہ ہے کہ حدود خواہ رسوم ایسی چیزونکی جسقدر ہین سب مین ایک شرط معتبر
ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بشرطیکہ کوئی مانع نہو مثلاً پانی کی تعریف مین ہم کہتے ہین کہ پانی سرد تر ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ پانی جسوقت
اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارجی نہو تو اوسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہین
جو نیچے کی طرف گر پڑے یہان بھی مراد یہی ہے کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہو۔ اور ان حمیات مین حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے
اور شرائین کے ذریعہ سے بدن مین منتشر ہوتی ہے مگر کسی تپ مین کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ ظہور اس انتشار کا نہین ہو سکتا ہے جیسے اگر
تپ مین کسی مقام پر برف رکھین کہ وہ جگہہ سرد ہوجاتی ہے مگر ضرر اوسکا افعال طبعی ہین تو جملہ اقسام مین ہوتا ہے **وہ تپ جسمین گرمی
سردی دونون جگہہ ہو یعنے اندر اور باہر** ایسی تپ کا اگر وجود ممکن ہے تو وہین ہوگا جہان دو مادے سرد بسبب تعفن کے
متحرک ہون ایک اندر ہو اور ایک باہر اور دونون مین کوئی بکثرت نہو جو پہیل سکے پہر جب تعفن شروع ہو دونون سے بخار لطیف
اوسکے گرد پہونچیگا اور جہان غلیظ مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت مین جو خلط بارد سے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تو ابہی
بیان ہو چکا ہے کہ جو عضو غیر معتاد ہے برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے **حمی غشی خلطی** یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے
ہوتی ہے جو تخمہ مین بوجہہ کثرت مقدار کے متفرق ہوجاتا ہے اور بوجہہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہے اور اکثر اس
بلغم کا فساد ضعف معدہ پیدا کرتا ہے جب اس بلغم مین حرکت بوجہہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہے
اور اوسے متحیر کرتا ہے اگر قوت کو بحال خود چہوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نکرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ مین کافی
نہین ہوتی۔ اور اگر بآسانی استفراغ مادہ کا قصد کرین مادہ عاصی ہو کر مستفرغ تو نہین ہوتا مگر ایسی حرکت نالائم کرتا ہے کہ قوت کی
گلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے یا روح کا اختناق ہوجاتا ہے۔ اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید
خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہوجاے قوت اسکی متحمل نہین ہوتی۔ اور کیونکر قوت متحمل ہو حالانکہ اس تپ مین بوقت
سکون مادہ کے غش پر غش چلے آتے ہین پہر جب تحریک قوی کیجائیگی تو کیسا ضرر پیدا ہوگا۔ مگر باینہمہ استفراغ کی ضرورت اس
مرض مین شدید ہے اسلیے کہ مادہ کیفیت مین ردی اور کمیت مین کثیر ہے۔ اور پہر تغذیہ کی حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ جو اخلاط بدن مین
بالفعل موجود ہین بوجہہ خامی اور نادرستی کے قابل اسکے نہین ہین کہ جزو بدن ہون اور انکے جزو بدن ہونے سے قوت مین کسی قدر انتعاش
ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہین پاتا ہے اب ایک یہ اور خرابی ہے کہ اگر بتکلف غذاے جید دیجاے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا
پہر وہی اخلاط خام پیدا ہونگے اور فساد مادہ مین زیادتی ہوگی۔ اور اگر غذا قطعاً ترک ہو قوت یکسر ساقط ہوگی۔ اس تپ کی ابتدا
مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب کے گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہوجاتی ہے اور بطی اور متفاوت
ہوتی ہے اور پہر جب طبیعت کوشش کر کے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفونت نے بعض اجزا اس مادہ کے
قلب تک پہونچائے ہین وہ طبیعت کی اس فعل مین اعانت کرتی ہے اوسوقت قلب ضرر سے اوس شے بارد کے جو سبب غشی کا ہے
نجات پاتا ہے لیکن اب اوسکی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اس سبب سے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض
مین سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے۔ علاوہ یہ ہے کہ پہر نبض مین باوجود سرعت کے صغر اور بطو اور تفاوت غالب ہوتا ہے
۔ دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل یا فرق نہین ہوتا۔ اور نہج چہری کا اور بدنکا

ڈھیلا ہونا اس تپ مین زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیمارونکا ایک طور پر نہین رہتا ہے کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی مونھہ کا رنگ ایسا آدداہوتا ہے جیسے توت کمانے والون کے مونھہ کا رنگ آنکھون پر تیرگی سبزی ایسی ہوتی ہوتی ہے اور بند ہوجاتی ہین بروقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھین مخنوق کی ایسی ہوجاتی ہین۔ شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور اسیطرح احشامین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی مریض کو کھانسی بھی ہوتی ہے۔ اگر اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہین ہوتی ہے۔ کبھی صفرا غالب مد غلیظ سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشامین بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دوسرے بلغمی تپ کے مثل ہوتے ہین **حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ** یہ تپ مادہ سے سقوط نبض اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت مین کردیتی ہے اور رطوبات ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہوجاتا ہے اور اکثر اس تپ مین قوت جو تہے دن تک باقی نہین رہتی بلکہ فنا ہوجاتی ہے۔ اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جنمین رقت اور غوص زیادہ ہوتی ہین اور اونکا جوہر ردی اور سمی ہوتا ہے کہ اونمین عفونت پیدا ہوتی ہے اون لوگون کے بدنونمین جنکا مزاج نہایت گرم خشک ہے۔ اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے **حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے**۔ نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہون اور رات کو فترت اور کمی ہوجاے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دنکو سکون ہو یہ دونون بد ہین مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دق کے عارض ہونے کی زیادہ تر اسمین یہی خوف ہے کہ دق کیطرف منتقل نہو۔ اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ بروقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی ہے اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہین پہر بھی بدنمین اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ متحلل نہین ہوتا جب تو حمی پیدا ہوتی ہے۔ باانہمہ مریض کو اس تپ مین بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور پیٹ بہر جانے کے بعد سونا اوسکے حق مین مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تاانکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کردیتی ہے اور تپ کا صدمہ اور نہار دن کی گرمی مین اور رات کی سردی مین جاگنا مقتضی اسی کا ہے کہ تپ دق مین پڑجاے۔ حاصل یہ ہے کہ یہ تپ عسیر البرء ہے کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے **علاج بلغمی تپ کا** علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب خلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش اور کبھی بلغمیہ زجاجیہ اور کبھی ملح اور شور اور کبھی بلغمیہ حلوہ اور شیرین سے ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا مین چند چیزون پر مشترک ہوتے ہین تلیین معتدل۔ اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تین دن اس تپ مین گزرتے ہین کہ انمین مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازین متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نضج کا فعل ظاہر نہین ہوتا۔ تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اسمین بھی جمیع اقسام یکسان ہین بلکہ بیشتر تپ جو بہت تیز ہو ابتدا مین اقتصار کیا جاتا ہے بایں امید کہ شاید کہ منتہے قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر تعذیہ یا ریاضت ہوجاے [illegible] اسقدر تلطیف تدبیر کی نہوگی۔ علاوہ بران گرسنہ رہنا اور اوسی حالت مین ریاضت کرنا [illegible] جاے اس مرض مین بہت نافع ہے۔ [illegible] تدبیر کیطرف [illegible] منتہی تک توجہ کرینگے پہر

رفتہ رفتہ جسقدر قرب منتہی ہوتا جایگا تلطیف بڑہائی جایگی مگر مقتضای احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف تدبیر کرین پہر جب بخوبی ظاہر ہوجاے کہ منتہی دور ہے تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کرین بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کرین تا اینکہ زمانہ منتہی کا آجاے اسلیے کہ طول زمانہ اس تپ کا ایسا ہی کہ اسمین ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ اور اوسکے بعد پہر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے حمی حادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوتی ۔ اور جب سات دنسے زیادہ زمانہ گذر جای پہر تلطیف تدبیر پر قیام نکرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہوجایگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس ہوتا جای تلطیف مین کمی کرنی چاہیے ۔ باینہمہ بہ نسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ واجب ہے ۔ اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جملہ بچہ ہاے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین نہ دینی چاہئین بلکہ روٹی کے ساتہ شوربا فقط کہلانا چاہیے ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ اختلاط کا ظہور ہوجای پہر گوشت وغیرہ کہلانا مضر نہین ہے ۔ بہر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکہا جای تو حمی فرد سوریوس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمین بدن کی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے ۔ اسمین فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیرین کے تلئین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بہی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئی اوسمین دوای سخت درکار ہے ۔ اسیطرح پہلے دونون مادہ یعنے مادہ شور اور شیرین مین تقطیع مادہ کی ایسے ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہون اگر خشکی اونمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو ملطف ہون اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اونکی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بہی ملا ہوا ہو اسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور نمکین چیزین بہی استعمال کرنی چاہین ۔ مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جاے اسمین بہی کچہ مضائقہ نہین ۔ سکنجبین بہی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے بہی خالی از فائدہ نہین ہے ۔ کبہی یہ بہی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیجای ۔ خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاے کہ وہ مسہل ملین ہے ۔ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلئین قوی کیجاے آب لبلاب زیادہ کردین اور اگر جی چاہے التماس بڑہا دین اور شکر خواہ قند شریک کردین ۔ گلقند جسکی ساخت شیرہ ترنجبین (جو لبلاب کہ پانی مین نکالا گیا ہے) ہو وہ بہی قوی ہے ۔ زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تہوڑا سا توقف مسہل مین ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتہ صفرا کی بہی شرکت ہو اسلیے کہ اسوقت مسہل سے مزاج مین فساد پیدا ہوتا ہے ۔ اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب کو دواء تربد کا استعمال کرتے ہین **نسخہ دواء تربد کا** زنجبیل مصطگی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر کے مجموع بیس درم تربد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنے چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہین مگر اس دوا کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ طبیعت نرم نہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پہر اس دوا کی ضرورت نہین ہے ۔ گو مجہی پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج مادہ کے دیجای اور پہلے اون دواؤن سے تلئین کیجای جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تہوڑی سی بلغم کا اخراج ایسی دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا نضج کرین اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کرین اور جب نضج ہوجاے استفراغ مین نرمی ملحوظ رکہین کہ تہوڑا تہوڑا مادہ نکالین ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہوجای بعد اسہال کے مدرات کا استعمال کرین ۔ اسیطرح مجہی نا پسند ہے استعمال شل آب الیوا اور تمر ہندی وغیرہ کا جنسے ضعف معدہ ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہین ۔ اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون دواؤن کے ہمراہ فرطم بہی شریک کرین اور اگر مادہ صفرا کی بہی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیر خشت خواہ خشک بنفشہ پیسکر ملائین ۔ مسہلات کی مدد کے واسطے حقنے کا استعمال کرین جو ان اجزا سے

بنایا جاوے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ حقنہ ابتدا مین مفید ہے اور آب ترب اور مولی جو سکنجبین بزوری مین تر کی ہو اور
مثل اسکے اور چیزین سبک ہو نے کرا بتن ۔ اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ مونہہ کا بہت متغیر ہوتا ہے ۔ تو حب فجل
جسکا نسخہ قرابادین مین لکھا ہوا ہے استعمال کرین اور ایک مثقال یہ دوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کرین ۔ قے باوجودیکہ معدہ مین ضعف
پیدا کرتی ہے مگر اس مرض تپ کو دفع کردیتی ہے ۔ قے کرانے مین انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا مین بوجہہ سختی قے کے ورم معدہ
نہو جاوے ۔ اگر کسی شخص کو قے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت او سپر جبر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہین ہے ۔ اگر اس مرض کی ابتدا مین قذف
یعنے قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائی دورہ مین واقع ہوا وسکا روکنا مناسب نہین ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہان اگر بجہت قذف کے
بے طاقت ہو جانے اور ضعف زائد کا خوف ہو اوسوقت شراب بہہ اور شربت نعناع سے خواہ اون دواؤن سے جو آئندہ اسی فصل مین مذکور ہوتی
ہین بند کردینا چاہیے ۔ اگر دردسر عارض ہو وہ نطولات جنمین بابونہ جزو عمدہ ہے استعمال کرین اور ہاتھ اور پاؤن گرم پانی مین رکھین اور دونون پنڈلیان
بقوت اور مضبوط باندہین ۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو ماء الاصول اوسمین جوش دے کر پلاوین بقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اوسمین شریک
کرین اگر غذا معدہ مین ترش نہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہے ماء العسل شریک کرین ۔ آب جو کا پلانا اوسوقت مناسب ہے کہ پہلا قارورہ
رنگین ہوا ہو تو ایسے وقت مین پہلے گلقند پلا کر پھر بعد دو گہنٹے کے آب جو پلاوین ۔ ایسے بیمار کے بدن مین ملنے والی چیزین جنمین تحلیل ہے ملنی مناسب
نہین اور نہ تریڑے ایسی جنسے لطیف ہوتی ہے استعمال کرین شروع مرض مین خواہ جسوقت بدن مین کوئی خلط متحرک معلوم ہو اسلیے کہ یہ چیزین خلط
رطب کو گرم کر کے احشا مین نرمی پیدا کرینگی اور رطوبت کا سیلان احشا مین ہوگا ۔ سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ مادہ مین خامی اور غلظ پیدا
ہوگا ۔ جسوقت بول مین سرخی و رغلاظت ظاہر ہو فصد کرنے مین کچہ خوف نہین ہے پہر اسوقت بوجہہ استعمال سکنجبین کیطرف کی جاوے ۔ دلک یعنے
بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ جسقدر بلغم مین غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ تر مفید ہوتا ہے ۔ بعض طبیبون نے تجربہ کیا ہے کہ ملکر گیا جالی
اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جاوے بہت مفید ہوتا ہے ۔ جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہوا ور یہی زمانہ انتہا مین اکثر توجہ طبیب کو فم معدہ
کیطرف اور اوسکی اصلاح کیطرف چاہیے مقویات فم معدہ جیسا کہ دوائین ہین جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب ہون ۔ اور قے کا
استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کرین اور ضماد کم کرنیکی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا مین اگر
پلاوین خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کرین ضرور اوسمین وہ چیزین ملالین جو فم معدہ کی تقویت کرین اور اونمین اور ارکثیر کی قوت ہو مثل انیسون
او مصطگی کے اور گرم پانی مین گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائیہ نوبت مین کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بجھاتی
ہے اگر پیاس کی شدت ہو ۔ اکثر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید مین دیجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام
نضج کا پہر بھی انتظار کرین ۔ اگر مرض مین حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا ۔ ہلیلہ زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک
۵ درم زعفران مصطگی ہر ایک ۲ درم پیسکا قرص بناوین اور دنکو بقدر ایکدرہم کے اور رات کو نصف درم استعمال کرین ۔ اگر ظہور نضج کا ہو تو
اعانت نضج کی برگ کرفس و رازیانہ او بیخ اذخر اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے ۔ اور اگر یہ امر مخفی ہو جاوے کہ مادہ مین برودت زیادہ ہے
تو قدرے فلفل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہین زیادہ نہین ۔ کبھی نضج کی اعانت قوی مروخات
محللہ سے بھی کیجاتی ہے اور مروخات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کی واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہین ہے
ہان مروخات کے استعمال مین قوت اور تپ لرزے تین چیزون کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ شدید نہو مروخات کی

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ اوہان لطیف جو معتدل قوت مین ہین استعمال کرنی چاہیئین سبب چودہوان روز گذر جاسے تو استعمال ملطفات کا اکثر
کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور انیسون خواہ اوسس سکنجبین
بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس مین زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی
ہے اور کبھی قرص ورد مین تقویت معدہ کے واسطے کندر اور مصطگی بھی بڑہائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا
مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جاسے شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت
حار غریزی اور ادرار اور پسینا نکلنا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کر لی گی تو قرص
افسنتین دینا اسکے بعد اگر یہی ابتدای نوبت مین ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہوا ور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پانی مین تخم کرفس اور
انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے۔ اور ایسی دواؤنکا استعمال خواہ انسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ نطول کرنا چاہیے
اور انکا نچوڑنات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاسے کبھی شدید لرزہ مین یہ نسخہ پلایا جاتا ہے زنجبیل صعتر نانخواہ ہر ایک ۳ درم شونیز ۲ درم
گلسرخ فودنج ہر ایک ۳ درم زبیب خستہ برآوردہ سات عدد برسم معمول جوش دیکر بقدر ۱۳ اوقیہ یعنے ساڑہے آٹھہ تولہ تخمیناً پلایا جاسے
جب نضج کامل ہو جاسے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دواسے جو قوی ہو اور بیدکریت اوسکو پلانی چاہیے اگر مادہ تپ کا نہایت سرد بلغم ہو
ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور واجب ہے کہ افراس وبرد کبیر انکو پلائی جاتین آب رازیانہ کے ساتھہ اور ہر شب کو دوا ترید کی استعمال پر جرات
کیجاسے اور حب صبر جو غافث دالکر طیار ہو خواہ افاویہ یعنے خوشبودار چیزین مثل فلفل اور دارچینی وغیرہ کی شرکت اوسمین ہو سے استفراغ کرنے
کی واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج ۷ درم ترید ۱۰ درم ہلیلہ سیاہ ۵ درم غافث ۵ درم نمک ہندی ۳ درم باد آورد شکاعی
ہر ایک ۲ درم انیسون ۳ درم آب کرفس مین جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جاسے۔ اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہین بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس
ہر واحد ۱۰ درم ایارج ۸ درم عصارہ غافث ۵ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک ۲ درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد ۷ درم قرص بنا کر
استعمال کرین مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی ۱۰ درم زبیب خستہ برآوردہ ۷ درم انیسون مصطگی ہر ایک سے ۳ درم شکاعی باد آورد غافث
ہر ایک ۲ درم تین رطل پانی یعنے تسو تولہ مین جوش دین تا کہ ثلث باقی رہجاسے اور چند روز نہار منہ اوٹھہ کر مریض پیا کرے قرص جید
جو ہر وقت مزمن ہونی اور شدت لرزہ کی مستعمل ہین ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی باد آورد ہر ایک سے ۵ درم
تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک سے ۳ درم نمک سیاہ ۲ درم کشوث ہلیلہ کابلی ہر ایک ۱۰ درم غاریقون ۵ درم قرص ورد ۲۰ درم ترید
۲ درم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے ایضاً صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطگی عصارہ
غافث افسنتین ہر ایک ایکدرم زعفران نصف درم کوٹ پیسکر استعمال کرین اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی
نمک ہر واحد سے ۲ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے ڈیڑہ درم افسنتین ۵ درم قرص ورد ۳ درم شکاعی باد آورد ہر ایک سے
۲ درم پیسکر گولیان طیار کرین مطبوخ جید غافث ۵ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے
۲ درم گلسرخ ۵ درم جوش دیکر ہر روز مین اوقیہ پلائین ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے ۱۰ درم انیسون تخم کرفس ہر واحد
۲ درم شکاعی باد آورد غافث افسنتین ہر واحد ۵ درم قنطوریون ۳ درم جوش دیکر ۲ اوقیہ یعنے ۱۱ تولہ پلانا چاہیے ایضاً لکڑی غافث کی شاخ
شکاعی باد آورد افسنتین ہر واحد ۵ درم زبیب ۱۰ عدد ہلیلہ زرد ۱۰ عدد اور یہ اجزا واسطے نشو بلغم کے خواہ جسمین صفرا غالب ہو مناسب ہین

غاریقون اگر تین روز برابر بمقدار ثلث درم کے انداز پر استعمال کیجاے طول کو اس مرض کی منع کرینگی خواہ شہد ملاکر آب گرم کے ہمراہ پلائی جاے اور تخم اونکا بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بناکر کہلاتین یا شہد کے ساتھ کہلاتین — اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بناکر محموم کو دیجاتین تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون بڑہانا چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اسقولوقندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال بڑہ جاتی ہے — اکثر بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب لبان اور حلبہ بڑہایا جاتا ہے اور باانہمہ برعایت شدت تشنگی بہی اہتمام ہے ایسا نہو زیادہ تسخین سے تپ بڑہ جاے — جو ادویہ مستفرغہ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہین اگر اونکی اس مرض مین حاجت ہو بعد نضج کے از انجملہ یہ ہے کہ حب تربد جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انہین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور اسی قبیل سے ہی حب مصطگی ایک انک عصارہ افسنتین ربع درہم شحم حنظل ایک دانگ ایارج فیقرا نصف درم غاریقون نصف درم سکنجبین عسلی گولی باندہ کر گرم پانی کے ساتھ پلاتین — ازین قبیل حب مصطگی اور حب صبر جنکا نسخہ قرابادین مین ذکر کیے گئے اگر ادو مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت پلاتین — غافث اور افسنتین سیاوشان اور ہلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برآوردہ ہموزن لیکر بقدر حاجت پلاتین اگر بدن متحمل اسہال کا بوجہ ضعف کے نہو ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ اون دواؤن کے جو بوقت عدم تحمل مسہل کے مستعمل ہونی چاہئین جیسا اندوصبر کا ہے ہمراہ شہد کے — جب مرض مین انحطاط ہوجاے قبل از طعام کے حمام مین داخل ہونا مریض کا کچھ مضر نہین ہے — غذا ان بیمارونکی لطیف تو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبھی اسمین تہوڑی سی مقدار مری کیپنے آب کامہ کی بہی کیجاتی ہے خصوصاً آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہ ہای مرغ اور چکور وغیرہ مگر یہ غذا بعد انحطاط مرض کے — ضرور ہے کہ غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی — اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزوجت دار ہو تو گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اوسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین — اور بوارد یعنے وہ غذا کہ بقولات کی جڑ نہین ترش چیزین ڈالکر پختہ کرین مثلاً چقندر اور ترے اور سرکہ اور زیت مغسول کو پکا کر کہلاتین یہ بہی غذا بہت مفید ہے — اور نانخورش جیسے کامخ کبر اور نانخورش سوبہ کی یا صعتر کی اور انجدان اور لیمون کی نانخورش بہی عمدہ ہے — جن ترکاریون مین تبرید اور ترطیب ہے اونکے استعمال سے احتراز واجب ہے — غذا کا وقت یہ ہے کہ یا نوبت مین کمی ہوجاے خواہ تپ اوتر جاے اور قبل نوبت کم سے کم چار گھنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے اور چھ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہے — سونے کا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنے زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو تاکہ نضج مواد بوقت خواب کے ہوا کرے اور تحلیل بوقت بیداری کے — حمام انہین بہت مضر ہے مگر بعد انحطاط کے مضر نہین **تدارک زیادتی قے کا** مناسب ہے کہ ایسے وقت میوہ اور شربت انار میخوش جسمین پودینہ شریک ہو اور اوسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر اس سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو دانہ انار میخوش ۱۰ درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد ۵ درم پودینہ ۲ درم دو رطل پانی یعنی سیر بار مین جوش دین اور پودینہ کی گڈیان پڑی ہون تاکہ نصف پانی جلجاے **تدارک اسہال مفرط کا** بند کرنا اسہال مفرط کا اوسکی دوا اور تدبیرات تو پہلے سے معلوم ہو چکی ہین اور مکرر بیان ہوچکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہاے مرغ بریان خواہ پختہ کر کے کہلاے جائین اور بخورات مقویہ دماغ اور روائح خوشبو جنسے دماغ معطر ہوجاے اور قوت کو تازگی حاصل ہو — اور اگر تہیج یعنے بہرایا

سوہنہ مین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لک مغسول ہر ایک ۵ درم بادام مقشر
زعفران مرو کوہی ہر ایک ۴ درم تخم کرفس رازیانہ شگوفہ اذخر ہر واحد ۳ درم عصارہ غافث ۱/۲ ۳ درم سنبل الطیب یارج فیقرا ۱۰ درم
گل سرخ ۱۰ درم بدستور قرص طیار کر کے استعمال کرین۔ اور کبھی احتیاج ہوتی ہے امروسیا کی جو دوای مرکب ہے اور دواے الملک
اور دوای لوزمر یعنے بادام تلخ کی **قرص** ہے کہ اگر تپ مین طول ہوا ہو اور سردی بھی معلوم ہوا وسکے لیے مفید ہے مصطگی سنبل الطیب رازیانہ تخم کرفس
تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ۴ درم طباشیر ۵ درم قرص طیار کرین مقدار شربت ایکدرم سے دو درہم تک ہمراہ دس درم
گلقند کے جوشاندہ رازیانہ بقدر دو اوقیہ کے۔ نانخواہ کو شہد سے ملا کر معجون کر کے استعمال کرنے مین ایسی وقت بہت منفعت ہے
جب مرض مین طول ہوا ہو۔ کبھی جب سردی بدن مین دیر تک رہتی ہے ذلک کی حاجت ہوتی ہے اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونوں
مونڈھون سے اور دونو ران کی جڑون سے شروع کرین جب ہاتہ مین گرمی پہیل جاے اور پانون مین بہی اسیطرح حرارت منتشر ہو جاے
اور دونون گرم ہو جائین اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پہر طرف دلک کی انتقال کرین جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش ور
دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اوس تک گرمی پہونچے پہر اوس عضو کی مالش چہوڑ کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے
ادہان جیدہ سے روغن زیت شیرین جسمین قبض نہو اور روغن بابونہ اور شتویہ کا تیل جو دوسرے برتن مین پکایا جاے جب روغن
ملنے سے فراغت ہو جاے تو اوسے پوچہہ ڈالنا چاہیے تاکہ لبشرت کرب پیدا نکرے۔ کچہ مضائقہ اسمین نہین ہے کہ پہلے حالی
مالش بدن کی کرکے پہر تیل کی مالش کیجاے۔ معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنے کی ایک یہ بہی تدبیر ہے کہ اوسکے معدے کے سر
مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کرین اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ رازقی یعنے راے بیل کے پہول کا تیل ملین
اور ضماد جو اس باب مین مفید ہین از انجملہ یہ ہے کہ بابونہ اور کسیقدر مصطگی شراب مین پکا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر ضماد کرین
اور اگر سقوط شہوت ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نکرین بلکہ میفختج (یعنے دوشاب انگور جسمین جوش آچکا ہے اور
اوسکے دو ثلث جل گیے ہین اور شکر ملائی گئی ہے) اوسمین خرما جو پختہ نہو اور خرمای خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دیکر
ضماد کرین **علاج بلغمیہ لازم کا جسکو لثقہ کہتے ہین** جو علاج اوس بلغمی تپ کا ہے جسکا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی
علاج لثقہ کا بہی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ مین استعمال ملطفات حادہ کا بہ نرمی ہوتا ہے اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب عسل پر اقتصار
کرین خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کرین شاید نافع ہوگا۔ کبھی نکو
نانخورش شبت یعنے سویا خواہ نانخورش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہون انکی غذا کی تدبیر بمنا برعایت
ازمان اور دیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف نہو جا
اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجاے تو اوسوقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ مین حمی نائبہ
کے واسطے لکہی گئی ویسی ہی بیان بہی کرنی چاہیے۔ دواے جید انکے واسطے قرص عشرہ ہے جسمین دس دوائین ہین جسکا نسخہ
قرابادین مین مذکور ہوگا **ایضاً** یہ دوا بہت اچہی اور مجرب ہے گلسرخ ۶ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد
۴ درم مصطگی ۳ درم کہربا ۳ درم انیسون دو درم **ایضاً** قرص غافث نسخہ اوسکا یہ ہے غافث ۴ درم گل سرخ ۱/۲ اطباشیر
۲۰ درم **ایضاً** غافث ۳ اوقیہ یعنے ساڑہے آٹہہ تولہ گل سرخ نصف رطل یعنے ۳۰ تولہ سنبل الطیب بہی اسی قدر

طباشیر ہو اور قیلیون اتو لہ **ایضاً** قرص افسنتین اسکا نسخہ یہ ہے افسنتین اسارون تخم کرفس انیسون مغز بادام مرکی تسکاعی باد آورد عصارۂ غافث مصطگی سنبل الطیب ہر ایک سی درم **علاج انقیالوس اور لیفوریا کا** ان دونون تپون کا علاج قریب بعلاج اوس تپ کے ہے جسکا ابھی ہمنے ذکر کیا اور یہ دونون تپین طریق علاج مین قریب قریب ہین۔ ضرور ہے کہ ابتداء علاج کی سکنجبین عسلی اور سکری سے کیجائے اور کبھی ان دونون کے علاج مین رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کے ساتھ پکایا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہے بعد اوسکے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزور مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کی خواہ انکے پانی کو پلاتے پلاتے خیساندہ صبر تک پہونچتے ہین اور قرص ورد کو مصطگی اور حب الصبر کے ساتھ اور بھی ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتی ہین۔ ان دونون تپونمین معدہ کی رعایت پر توجہہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہو جائے تو بیا اور سوبلی اور سویا اور فودنج کی پانی سے قے کرانی چاہیے اور مدرات اور مسہلات کے نافع اجزاان دونون تپون مین یہ ہین ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد تربد شکر۔ بہت زیادہ نفع ان تپون مین اون حقنون سے ہوتا ہے جو ایل سجدت ہون کہ اونمین لب قرطم اور قنطوریون دقیق اور سویا اور بابونہ اور حسک یعنی گوکھرو اور اکلیل الملک اور مری اور شہد پڑا ہو۔ تدبیر لیفوریا کی زیادہ نرمی سے کرنی چاہیے بنسبت انقیالوس کے **علاج حمی غشیہ خلطیہ کا** اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے عمدہ تدبیر اسکی علاج مین یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا ادویہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی دواؤن تک کرین خصوصاً اگر طبیعت خود بخود مجیب نہو حقنے کے ذریعے سے تنقیہ اوس مادہ کا جو امعا اور قریب کی رگونمین ہی کرنا چاہیے اور باقی مادہ جو دور کی رگونمین ہو اوسمین لطیف تدبیر نہایہ دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے۔ جالینوس نے بیان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کے بیمارون کی استفراغ ادویہ سے عاجز ہو کر سوا دلک جید قوی سے اور کوئی تدبیر نہین کر سکتے اچھا طریقہ اونکے واسطے دلک کا یہ ہے کہ دونون رانون سے پنڈلیون تک شروع کرکے اوپر سے نیچے تک دترے اور دلک مین وا سخت اور کپڑی ایسی اختیار کرین کہ جلد کی چھیلنے والی ہون پنڈلیون کی مالش کے بعد دونون ہاتھون کا دلک اسطرح کرین کہ مونڈھے سے کف دست تک مالش کیجائے حتی کہ جلد سرخ ہو جائے پھر پشت اور سینہ کی مالش کرین پھر پنڈلیون سے مالش کرین اور ترتیب اول کو ملحوظ رکھین جتنا زمانہ اس تدبیر کا نکل سکے اوسکے نصف مقدار مین استعمال دلک اور نصف زمانہ مین اونکی تنویم یعنی سولانے کی تدبیر بشرط امکان کرنی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ قانون اونکے علاج کا تلطیف تدبیر ہے اور زیادہ تسخین کہ جس سے مادہ مین سختی آجائے نکرنی چاہیے۔ ملطفات مین سے ماء العسل ہے خصوصاً تھوڑا اسا زوفا یا تخم کرفس صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز ہے۔ اگر اسہال بافراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر وہ بجہت نقصان جلا کے اسہال نہین کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل اور نافع ہے وہی باقی رہجاتا ہے۔ سکنجبین عسلی بھی انکو نفع کرتی ہے۔ فصل گرما مین خواہ اگر عادت ٹھنڈے پانی پینے کی ہو تو آب سرد ملاکر یہ دوائین دینی چاہیے۔ جاڑون مین ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پیئن اور گرم پانی پر اقتصار کرین اشربۂ حار کا پینا انکے واسطے ہر حال مین افضل ہے مگر بنظر ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہے۔ بہت مناسب انکی پیاس کے دفع کرنیکے واسطے سکنجبین عسلی ہی اور شراب انگور ابتداء مرض سے نفع کرتی ہے خصوصاً اگر تپ قوی نہو مگر ایسا کم ہوتا ہے کہ تپ خفیف ہو خصوصاً مشایخ مین کہ ضرور قوی ہوتی ہے اور بعد غذا کے انگور استعمال شراب کا ضرور ہے۔ طبیب پر واجب ہے کہ ہمیشہ اس مریض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جسوقت دیکھے کہ نبض مین دفعۃً ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فوراً شراب پانی ملی ہوئی مین روٹی بھگو کر کھلا دینی چاہیے اگر ورم احشاء مانع نہو اسلیے کہ ورم احشاء یعنے اوجھہ کا ورم جب اس تپ مین پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی نہین رہتا اور نہ امید صحت کی ہو سکتی ہے میری

یہ ہے کہ جسوقت ایسا تغیر یعنے ضعف اور سقوط کا نبض مین پیدا ہوا ور ورم احشا مین ہوا وسوقت کہلانا روٹی کا کچہ مفید نہین ہے
ایسی تدبیر سے کہلانے کے وہ لوگ بروقت غشی کے بہی محتاج ہوتے ہین مگر بعد کہلانے کے دلک بہی ضرور کرنا چاہیے — رات کو جو غذا کہائے
سو رہنے کو مناسب ہے وہ مثل آش جو کی ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سواے اسکے کہ خوف سقوط قوت ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو
روٹی جلاب یا ماء العسل مین بہگو کر دیجاے — حمام ان لوگونکو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بہی مضر ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا
مین خوف سیلان اخلاط کا پیدا ہوتا ہے اور قلب اور دماغ کیطرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا نضج اخلاط کو منع کرتی اور اونمین انجماد کر کے سدے
پیدا کرتی ہے — اگر اس مرض مین کسیقدر خلط صفراوی ہو اور قے کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ قے کرانا
اس تپ مین حاجت براری کی زیادہ لائق ہے **علاج حمی غشیہ دقیہ رقیقہ کا** بیمار کے سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا
واجب ہے اور اوسکا ہوشیار کرنا تہوڑی تہوڑی غذا دیکر مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار مین بہگو کر
مین سرد کر کے کہلائین اور اگر خواہش اور بہوک ہو اسیطرح آب فواکہ قابضہ بہی دینی جائز ہین — اگر واسطے نگاہداشت قوت کے
کی (یعنے نانخورش جو چوزہ ہاے مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سبز ترکاریون سے بنائی جاتی ہین) اوسکی حاجت ہو اور خصوصاً اسمین دہنیا ترکیب کر کے
اگر کہلائین بہت نفع کرینگی **تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی** انکی تدبیر بعینہ وہ علاج بلغمی تپ جو مذکور ہو چکی ہے ویسی ہی کچہ فرق نہین ہے

ربع دائرہ کا بیان

اسکا نام طرطاوس ہے — اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے — اسباب ربع
کے وہی ہین جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور پہر سودا کو متعفن کر دیتی ہین اور اسطرحکی چیزین اوپر کے ابواب مین تفصیل مذکور ہو چکی
ہین اور یہ بہی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو تفل خون ہے اور یہ سودا طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے
اور پہر حراقی مین بہی ایک تو سوداے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سوداے سوختہ
کی خاکستر ہوتی ہے — بعض آدمیون نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سوداے طبعی سے پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ سوداے طبعی متعفن نہین
ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہین ہے کہ سنا جاے بلکہ جو رطوبت ہو اوسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جاے گو استعداد تعفن کی کسی مین
کم ہے اور کسی مین زیادہ — اکثر ربع کی پیدائش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقۃ النوع جنکا مادہ مختلف مواد سے
بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط مین عفونت آجاے اور جب سوختہ ہو کر راکہ ہو جاوین اور سودا پیدا ہوا اور استفراغ اونکا بذریعہ طبیعت
کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جاے اور سودا منعفن ہو جاے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسمین
تلی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جب طحال سے جذب خلط سودا کا نہین ہوتا تمام بدن مین منتشر
ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور پہر گونہ ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہین ہوتی ہے نہ حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض
زیادہ مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادث نہوئی ہو اور نہ بعد حدوث ربع کے طحال مین ورم
آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ قیلہ جو ورم سوداوی انثیین کا ہے ہوتا ہے
— جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض رہے
تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اسلیے کہ خلط یابس اکثر اوسمین ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے — اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ
مین خطا نہو سال بہر سے زیادہ نہین رہتی ہے اور گاہ گاہ بارہ برس تک بہی خواہ اوس سے کم و بیش رہتی ہے **مترجم کہتا ہے**

علی گیلانی اس مقام پر بمفاخرت کہتے ہین کہ مین نے ہزارون بیمارونکا جو مربوع تہے علاج کیا اور چہہ مہینے سے کم مین انہین صحت
حاصل نہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بہی اسکی نقل کے بعد کہتے ہین کہ شاید اس مفاخرت مین کوئی اور بہی علی گیلانی کا شریک ہو
اگر خدمت ماہران فن کی اوسنے کی ہے اور خاندان اطبا ماہرین سے ہو یعنے مین بہی اسیطرح اس تپ کا علاج کر چکا ہون مترجم
خاکسار نے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطن ہندوف یعنے روئی دہنی ہوئی مربوع کے
ہاتہ پر بعد بہر دینے اثر نفسانی کے جیساکہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت الگی اور دونون پانونمین بیدانجیر کی بتی کب
پر باندہے اور مریض بطرف روئی کے دیکہتا رہا پہلے روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکہنؤ مین بعض احباب نے بارہا
امتحاناً چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائے اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور نافض غب وغیرہ مین
بہی یہ تدبیر ٹہری ہوئی ہے اور نہایت بہ حفاظت ساتہ صحت حاصل ہوتی ہے کبہی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے
سال بہر اور چہہ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز مین زوال مرض ہوتا ہے پس مین حمد الہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ
یہ دوا خاص میری واسطے اوسنے ادہار کہی تہی مگر ترک الاول للآخر **متن** حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے ۔ یہ بہی
ضرور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل مین تغلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا
برہتا ہے **علامات** معلوم ہو کہ حمی ربع پہلے تہوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اوسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے پہر نزدیک
قرب منتہی نوبت کے تہوڑی تہوڑی سردی کم ہوجاتی ہے جیسے تپ بلغم کی تپ سردیکا بہی یہی حال ہے ۔ جب ربع مین دورہ ہوا اور بدن
گرم ہوجاتا ہے تو گرمی زیادہ نہین ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی چونکہ
بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بہی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر معتد بہ بہڑکتی ہے یعنے دیر تک ٹہرتی ہے
جیسے موٹی لکڑی سوکہی کہ اوسمین اگرچہ آگ دیر مین اثر کرتی ہے مگر دیرپا بہی ہوتی ہے ۔ ربع کی حرارت تمام بدن مین نہین ہوتی
بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع اخلاط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کہڑے ہوتے ہین اور ثقل یا گرانی بہی پیدا
ہوتی ہے اوسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بہی ثقیل ہوتا ہے ۔ اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا
ہے گویا ہڈیان ٹوٹی جاتی ہین ۔ اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بجتے ہین ۔ مگر ایسا لرزہ نہین جیساکہ بلغمی تپ
مین ہوتا ہے ۔ اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بہی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سوداء منعفن سے مظلم
اور تاریک اوٹہتا ہے ۔ مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلیے کہ رداوت مادہ کے بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی
ابتدا مین ہوتی ہے ویسی باقی نہین رہتی ۔ علامات ربع سے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہین از قسم طولانی حمیات کے
خواہ ضعف طحال اور درد ہونا تلی مین **ایضاً** علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سودائی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل
اور غذاے بارد یابس کا استعمال اور سحنہ کا قضیف یعنے نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے
اور گرم خشک مکان مین سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزین ۔ دور اس تپ کا چوبیس ۲۴ گہنٹے کا ہوتا ہے یعنے وہ زمانہ
جسمین تپ شروع ہوکر اوترجائے اور اڑتالیس گہنٹہ زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا
۷۲ گہنٹہ ہوتا ہے اکثر فصل صیف مین جو تپ ایکدن درمیان کرکے آتی ہو جاڑے دن مین وہی تپ ربع ہوجاتی ہے ۔ اکثر وہ حمیات

جنکے مادہ مختلف ہوتے ہین اونسے ایسے حمیات ربع پیدا ہوجاتے ہین کہ انتظام مین اونکے خلل ہوتا ہے سبب او سکا اختلاف اخلاط باقیہ
کے ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے حمیات سے کے باقی رہ جاتے ہین پہر جسوقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار زمدبینے خاکستر ہونی یہ حال جواحد پرجوجاتا
ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے ۔ جو ربع بلغم کے احتراق اور سوداء ئی سے پیدا ہوتی ہے اوسکے دورے طولانی ہوتے ہین اور اکثر یہ
ربع بعد سوء ہاضمہ بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہے اور عرق دیر مین نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض مین کم ہوتی ہے ۔ اکثر تو
یہی ہے کہ یہ ربع بعد حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور جو ربع خون کے احتراق سے پیدا ہو اوس سے پیشتر علامات خون کے پیدا
ہوتے ہین کہ مونہہ مین حلاوت اور اشتہاء طعام کم اور ثقل بدن اور ماندگی زیادہ ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا
سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہین اور سرخی بول کی بہی اس ربع پر متقدم ہوتی ہے اور سخنہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کی اور
سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بہی اسی پر دلیل ہوتی ہین کہ انتقال حمی دموی کا ربع کیطرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی
کے یہ ربع واقع ہوتی ہے ۔ جو ربع احتراق صفرا سے ہوا [illegible] نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع
کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت پیسا جاتا ہے پیاس بہت [illegible] عضب اور پیاس مین التہاب
یعنے بہڑک پیدا ہوتی ہے سخنہ بدن اور سن اور فصل بہی اس پر دلالت [illegible] صفراوی ہے کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر
دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوتی ہے ۔ نبض اس ربع مین [illegible] صلابت ہوتی ہے بسبب یبوست خلط کے اسلیے کہ
یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کیطرف پس تشہدق اس نبض کا باطل ہوجاتا ہے جیسے شیخوخی کی پیرانہ سالی مین ہوتی ہے اور
کیفیات مین نبض مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی مین حرکت [illegible] پیدا ہوا اور جب [illegible] متحرک ہو نبض مین اختلاف
زائد پیدا ہوجاتا ہے اسلیے کہ فضول مین غلاظت ہے اور تفاوت [illegible] کا ہر وقت [illegible] ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت
کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض مین انبساط غیر مستوی اور انقباض [illegible] سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کی پیدا ہوتا ہے نبض
ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر مین محسوس ہوتی ہے مگر [illegible] کی شکل ہوتی ہے اور ابتدا نوبت میز
اوسکا بطور زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف مین کثرت ہوتی ہے [illegible] کی نسبت بعد ابتداء نوبت کی عظم اور تواتر
اور سرعت شروع ہوتی ہین ۔ بول ربع مین جمیع اوقات مین عدم نضج پر تنبیہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے
وقت جید ہوجاتا ہے مگر اوسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہین اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے ۔ ربع مین نضج پیدا
ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ مین نرمی پیدا ہو ۔ مگر بول ابتدا مین سپید مائل بہ سبزی اور رقام ہوتا ہے کہ اوسمین ہضم جید نہین ہوتا
اور بعد ابتدا کے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت
بول سیاہ ہوجاتا ہے اور پسینا ربع مین بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے
ہان اگر سوداوی صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بہی زیادہ ہوتی ہے **علاج** اس مرض مین پہلے یہ دیکہنا چاہیے کہ یہ ربع سوداوی
دموی سے ہے یا سوداوی بلغمی سے ہے یا سوداوی صفراوی سے ہے یا سوداے سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹہہرے اوسکے مناسب
جو تدبیر ہم بیان کرتے ہین کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج مین شریک ہین اسلیے کہ جمیع اقسام کی ابتدا
مین لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کرین آیا خون مین غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداے دموی سے پیدا ہو

کہ اوسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور رداوت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت
کی لیجاوے دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کی ضد یعنے خون جو نکلجاتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو برودت
اور یبوست غالب ہوتی ہو اور تحریک خلاط فاسدہ کی بطرف خارج کے ہو کر اچھے اخلاط کو بھی فاسد کر دیتی ہے۔ ایک یہی حکم مشترک جمیع اقسام
ربع مین ہے کہ ابتدا مین استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہو جاے
نکرنا چاہیے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کرینگے۔ اور استفراغ سبک بھی ایک ن بعد نوبت کے کرنا چاہیے۔ اور ان
قوی اول مرض مین نکرنا چاہیے۔ استعمال مرخیات کا یعنی جو دوائین مزاج کو مائل برطوبت کرین واجب ہے اور اگر مشروب دوائین مرخی بوجہ
ضعف معدہ کے مناسب نہون اونکی عوض اسی فایدہ کے حقنے استعمال کرنی چاہئین لیکن حقنے کی دوائین قوی نہون قوی دواؤن کا حقنہ
بوقت منتہی کے البتہ جائز ہے اگر طبیب براہ تہور یعنے جرات جاہلانہ ابتدا مین سودے کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنون سے کرکے مرض کو دور کرے تو
کبھی یہ تدبیر کارگر ہو جاتی ہے مگر بعنوان تدبیر الیسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سوء تدبیری سے قیاسی دائمی نہ جاننا
چاہیے۔ بروز نوبت کے کہانے سے منع کرنا چاہیے اور فاقے کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیے۔ ہر روز گوشت تیہو خواہ
چوزہ مرغ کا ابتدا مین تین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچوین دن سے فقط چوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اسوقت یہی بہتر ہے۔ سواے روز نوبت
کے ہر روز گلقند گرم پانی مین پیس کر دو مرتبہ پلانا چاہیے یا تین درہم گلقند دس درم سکنجبین مین ملا کر استعمال کرین۔ اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اگر
سودا صفراوی ہو ابتدا مین ایسی چیز کا استعمال جو طبیعت مین اطلاق صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً ہلیلہ زرد اور بنفشہ وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا
استعمال واجب ہے کہ جس سے کسیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً دوا مین تھوڑا سا تربد شریک کرین اور اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا مین جسمین
کسیقدر بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہی معلوم ہو چکا ہے کہ ماء الجبن مین جس قوت کی دوا ملا کر استعمال کرین
اچھی طرح اوس قوت کو اوٹھا لیتا ہے اور بیشتر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو انجاح مرام اور مراد کا مین کافی ہوتا ہے۔ اور
گلقند اور اوسکا صاف پانی جو خوب بھگا کر نکالا جاے قائم مقام ماء الجبن کی ہے خصوصاً اگر معدے مین ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اسیطرح
اگر خلط بارد ہو یعنے سوداے بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال متعین ہے۔ اور قے کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد
طعام کے نہایت مناسب ہے بالتخصیص بروز نوبت کے قبل از نوبت علی الخصوص اگر سوداوی بلغمی ہو بہت سودمند ہے اور قے کا نفع فقط ابتدا
مرض مین منحصر نہین بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اسی واسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج مین بسختی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے نکرایا جاے
جسمین حرارت قوی ہو یا وہ دوا جو خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہوا اور نہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو ضعف پیدا کرے اسلیے
کہ اوس سے اگر ابتدا مین استعمال ہوگا مواد صالحہ زیادہ نکلجاتین گے الخ) ابتدا مین تدبیر لطیف بھی نکرنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا
۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر صیف مین خواہ جاڑے مین ربع شروع ہو پہلے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے کھولنے اون راہون کے
جن راہون سے اخراج اور ادرار فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہیے اور اس فصل کی ربع جلدتر زائل ہو جاتی ہے۔ استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا
بعد نوبت۔ اول کے دوسری نوبت مین تین یا چار گھنٹے پیشتر کرنا چاہیے۔ اگر جاڑون مین ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے
اسلیے کہ قے اور اسہال اس فصل مین دشوار ہے قرص کا استعمال اسیطرح درست نہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرد تر چیزین جو
باسانی نہ ہضم ہو سکین اور کیموس جنکا جید ہے اس مرض مین کبھی موافق ہوتے ہین اسلیے اونکی برودت ضد تپ کی ہے اور رطوبت سودا کی

(۱۰)

کی یبوست کی ضد ہے اسلیے واجب ہے جسوقت ضرر کا خوف نضج مین نہو ایسی چیزونکا استعمال کیا جاے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی مضرت
کا نہین ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کرکے جو حار رطب ہو دیجاے کہ ان چیزونکی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت مین کمی نکرے ایسی
چیزین وہی ہین جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو۔ سرد خشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے خلط سوداوی بھی پیدا
ہوتی ہے اور نضج مین خامی بھی واقع ہوتی ہے۔ سرد تر چیزین جو اس مرض مین موافق ہین جیسے کاسنی کاہو خربوزہ شفتالو کبھی ایسی
چیزون سے اجتناب یا بوجہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو مین ہے اور میٹھے خربوزے مین نہین ہے یا بخوف اوراجسکی جہت سے
خون مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزے مین ہے یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اوس شے مین ایک ایسا بھی جز ہے
جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو مین ہے الغرض سرد چیزونکے استعمال مین ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ گرم غذا جس مین
گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جسوقت اوسکی گرمی کی تعدیل کرلی جاے اور مادے کی نضج مین اس غذا سے کچھ اعانت
نہ چاہی جاے اور سرد تر غذا ملائی جاے جیسے انجیر کو کاسنی مین ملاکر کھلائین۔ شروع تپ مین ایسی چیزونکا کھانا جسمین شوربیت اور
تیزی اور تقطیع ہو کچھ مضر نہین بشرطیکہ حرارت کی بڑہ جانیکا خوف نہو اور آخر مرض مین چونکہ حرارت نرم ہوجاتی ہے ایسی چیزونکا استعمال ضرور ہوجاتا ہے
۔ فرص ستین ابتدا سے انتہا تک نافع ہے۔ منجملہ اون چیزون کے جو اس مرض مین نافع ہین گرم پانی مین بیٹھنا خواہ میٹھے پانی مین ہر روز
قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برآمد نہو اور حرارت ہیجان مین نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام
کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا۔ کل سوداوی تپون مین احتیاج ترطیب کی ہے بعد اوسکے تبرید اور تسخین محتاج الیہ
مین اختلاف ہے اور مجففات کیطرف اسواسطے حاجت ہے کہ اونمین تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف کے محتاج الیہ
مجففات نہین ہین۔ معدہ کی بھی رعایت ایسے ضمادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اونکی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو بحسب تقضاے
حال کے ضرور ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ اونمین سے کسی مین ورم یا سختی پیدا نہو جاے۔ کبھی قے سے تنقیہ کرنے
مین آب ترب خواہ تخم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملاکر استعمال کرین اور کبھی قے کرانے مین پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور
رائی وغیرہ بنظر استعانت کھلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزونکے کھلانے کی بہت سا پانی پلا کر پھر سکنجبین پلاتی ہین اور قے کراتے ہین
منجملہ اون چیزون کے جو بروز نوبت کھلاکر قے کرائین تاکہ مضرت برد اور لرزہ اور تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لہسن اور شہد
کھلاکر سکنجبین عسلی پلائین اور پیٹ بھر کے کھانا کھلائین پھر گرم پانی سے قے کرائین جب نوبت کا زمانہ گذر جاے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا
چاہیے اور صبحکو حمام کرانا چاہیے۔ قے کرانے کی واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے
اگرچہ قے نہ آئے۔ قبل از نوبت کی قے کرانا ہر خلط کی تپ کی نوبت مین خفت پیدا کرتا ہے اور اوس تپ کو زائل بھی کردیتا ہے
۔ ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائین اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جب تک نوبت تمام نہوجای کچھ نکھائین
اور نوبت کی دوسرے روز حمام مین داخل ہون اگر مادے مین نضج آچکا ہو تو برسم متعارف حمام کرین ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر
ڈالین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہو جو خلط مین ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن
قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جسمین حمام نے رقت پیدا کر رکھی ہے
علاوہ بران مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے۔ اگر سوداوی نہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف

ایسی دواؤن سے جنسے تنقیہ خون کا ہو اور اندر سے کے نکاحی باد اور دلبسفایج شاہترہ ہلیلہ کابلی افتیمون داخل ہو۔ یہ قسم ربع کی علاج کو جلد قبول
کرتی ہے۔ اگر سوداے صفراوی ہو تبرید اور ترطیب مین بذریعہ دوا اور غذا کے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل پانیمین نہلانا اور ایسے ہی
پانی سے نہلانا واجب ہے اور تلئین طبیعت کی ایسی دواسے جیسے بنفشہ اور ماء الجبن سے مروق ہے جسمین تھوڑی سی بسفایج اور سکنجبین
افتیمونی شربت ورد آب لبلاب املتاس ملا ہو ابتدا مین کرنی چاہئیین اور اسہل سنیتر تو بعد بیس دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج
مادہ کا سوداے صفراوی مین بعد بیس دن کے ہوتا ہے بعد استعمال اس تلئین خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے
تلطیف اور تقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح [illegible] دہات او بان سے اور ایسا طلا جسکی قوت حرارت کی بابونہ
اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ [illegible] کرنی چاہیے [illegible] ذائقہ کرنا تا اینکہ بروز نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب نہین
ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا [illegible] مرکبون [illegible] کیا جاے۔ تنقیہ کرنیوالی دوائین جو اس قسم مین نافع ہین اونمین ایک
جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون [illegible] سکنجبین جسمین بنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دواؤں سے جوشاندہ طیار کرکے پلاتین۔ کبھی ایسی بیمار کو حلتیت
یعنے ہینگ بھی پانی مین گھولکر نہار منہ پلاتے ہین اگر متلی پیدا ہو تو قے کرین۔ اگر سوداے بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور رازیانہ
وغیرہ سے کرکے استعمال کرینگے اور اگر تلئین کی حاجت ہو اس دوا مین پہلے تھوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفایج شریک کرینگے اور رفتہ
رفتہ غاریقون تک قوت اجزاے مسہلہ کی بڑہاتے جائینگے اور سکنجبین بزوری جوشاندہ [illegible] بھی او سکے ذریعہ سے قے کراتین گے خواہ مثل سکنجبین کے
اور دواسے تا اینکہ نضج شروع ہوجاے اور معدہ کی سینک اور ضماد قوی تر دواؤں سے بہ نسبت سوداے صفراوی کرینگے یہان تک کہ
خرماے خشک اور انجیر خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح مالش معدہ کی ادہان حارہ سے بڑہتے بڑہتے روغن قسط تک کرین گے
کبھی قے کرانے مین سکنجبین کے ساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملانی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید مبیکہ مولی مین
داخل کرکے پلاتے ہین خواہ رات کو خربق مولی مین رکھکر صبح کو خربق نکالکر مولی کھاتے ہین خواہ خربق کو مولی مین بحال خود چھوڑکر استعمال کراتے
ہین اگر خوف ضعف قوت کا نہو۔ اگر سوداے سوداوی یعنی بلغمی خالص [illegible] خون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا مین اگر طبیعت بستہ ہو
آب لبلاب اور قند سے مناسب ہے اور یہ بھی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند سکری کا استعمال کیا جاے اور آخر مین اس تپ کے استفراغ
ایسے جوشاندہ سے کرنا چاہیے جسمین ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب داخل ہو مرض مین نضج پیدا ہوا اوسوقت بھی فصد کا عمدہ موقع ہے
رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد سے خواہ بقوت یا بہ نرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضاے وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور
قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے۔ اور استفراغ مادے کا مشروب دواؤن سے اور قوی حقنون سے
کرنا چاہیے۔ جو دوائین ایسے وقت قابل استعمال کے ہین وہ یہ ہین افتیمون بسفایج غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر
مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ نخجنگشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بھی حاجت ہوتی ہے
اور کبھی ربع صفراوی مین سنا اور شاہترہ افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہین اور اسی پر قناعت کرتے ہین بعد اس استفراغ کی
مدرات کا استعمال کرتے ہین اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سوداوی مین تریاق اور مثرودیطوس اور دواے
حلتیت اور دواے کبریت پلاتے ہین لومرچ سیاہ تنہا یا نہین ہیں سکے پلانی چاہیے اور رائی کا استعمال ہر روز درست نہین ہے بلکہ تین
دن مین ایکدن دے سکتے ہین۔ اوائل مین اس تپ کا اور قبل استفراغ کے بیچ ایسے اوقات کی دین کہ اونمین فاصلہ بعید ہو یعنے

کبھی کبھی استعمال کرین اسی طرح سے معجون نجاح فلفلی اور تمل اسکے تیز حوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواون کے دینے مین قبل نضج کے
جلدی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ مین دیے جاتین ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور تیسرا اور قسم کے امراض پیدا کرینگی
خصوصاً جاڑون کی فصل مین اور آخر مین مرض کی اگر فصد واجب ہو مین اوسپر جسارت کرتا ہون ۔ **جالنیوس** کہتا ہے مین نے ایک
خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ اونکو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اور اسکے بعد عصارہ افسنتین اوسکے بعد استعمال تریاق کا کیا
ہے ۔ مین کہتا ہون کہ فقط حلتیت اور فلفل تنہا بہت نافع ہین اگر نضج ظاہر ہو جاے اور مرض منتہی کو پہونچ جاے صحار یعنے ماہیا باجو
ایک طور خاص پر مچھلی کو طیار کرتی ہین اور نان خورش کبر اور رائی اور مری کی بھی اوسکو کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اوسمین قوت تلطیف کی
زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار دشتی کے دوا حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے
اگر تپ مین تیزی نہو اور مادہ سوداے صفراوی نہو ۔ بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک
۵ درم اسقولوقندریون لک یوند طباشیر ہر ایک ۵ درم تخم حماض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر
حب البان تخم رازیانہ ہر ایک سے ۴ درم آب کرفس مین قرص طیار کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتہ پلائین
یہ دو وجوہ کثیرہ سے نافع ہے ۔ جب نضج اچھی طرح سے مادہ مین آجاے اوسوقت مر ۲ درم سنبل الطیب تیرہ ۱۳ درم
فطراسالیون ۵ ادریم نیسون ۵ درم عاقرقرحا قسط فقاح اذخر پانچ پانچ درم شراب کہنہ خواہ شیرہ ترنجبین ڈالکر معجون بنائین مقدار شربت اس معجون
کی ۲ درم ۔ کبھی آخر مین اس تپ کے سبب مریض نقیہ ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اذیت کم پہونچے اور کثرت حرارت مین
تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جاے یہ دوا پلاتے ہین بزر البنج بیروج ایک قیراط حلتیت قریب ثلث باقلی کے ۔ ازین قبیل یہ
بھی دوا ہے فوتنج بستانی ۴ مثقال تخم اونگن ۲ مثقال افیون ایک مثقال چھوٹی چھوٹی قرص بناکر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت
اس دوا کی ایک درم ۔ یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب بستانی یا نہری ثوم
بری یعنے لہسن اور آس تازہ ہموزن پہلے پانی مین بھگوئین اوسکے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کرکے بقدر
ایک اوقیہ کے پلائین **ایضاً** تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک سے ۵ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے ۷ درم نانخواہ ۴ درم شکاعی ۳ درم
زبیب ادانہ تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل باقی رہجاے تب پلائین ۔ یہ بھی دوا اوسکے واسطے بہتر ہے نانخواہ سنبل الطیب
فودنج ہر ایک سے ۱ درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک ۷ درم حلتیت ۵ درم زنجبیل ۴ درم سلیخہ ۳ درم بقدر کفایت کے شہد ڈالکر معجون بنائین
آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائین مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم **ایضاً** یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم اسقولوقندریون
طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک بوند چینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چنبہ چنبہ درم آب کرفس مین قرص بنائین **ایضاً**
ربع بلغمی کے واسطے مر ۵ درم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ۴ درم جند بیدستر ۳ درم انیسون ۳ درم تخم کرفس
کرو یعنے زیرہ رومی چار چار درم حمانیا پوست سلیخہ سیعہ ہر ایک ۲½ درم سیسالیوس اذخر وخون معجون ہر ایک سے ۲½ درم
۔ اگر لرزہ مین شدت ہو جاے شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تقویت اس دوا کی جو دوائین
اوپر مذکور ہو چکین ہین اونسے بحسب وقت کرنی چاہیے ۔ تبخیر اوس نطول سے جسمین شیح وبابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کہ سبب ہے
چادر سے اوڑھانا سخونت کو جمع کر دیتا ہے **بیان اون نسخہ جات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے**

ہلیلہ کابلی ۶ درم افتیمون افسنتین ہرایک ۵ درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد ۴ درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہرایک ۲ درم اس کا جوشاندہ بناتین بہ نرمی اسہال کرتا ہے — یا کشمش ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہرایک ۸ درم شاہترہ ۷ درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد ۲ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد ۵ درم ۵ رطل پانی مین جوش دین جب ایک رطل باقی رہجائے استعمال کرین **حب خفیف اگر پانچ دن مین ایک مرتبہ استعمال کیا جای نافع ہوگا اور مجرب ہے** افتیمون تربد ہرایک ۱۰ درم کرویا انیسون ہرایک ۷ درم نانخواہ ۱۰ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد ۳ درم بسفایج ۶ درم غاریقون سپید ۸ درم نمک ہندی ۵ درم ایارج فیقرا ۱۱ درم پودینہ کے پانی مین گولی بناتین مقدار شربت ۱/۲ ۱ درم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کریگی نانخواہ غاریقون افتیمون ہرایک ۸ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہرایک ۳ درم ملح نفطی ۵ درم ایارج ہرایک ۱ درم مقدار شربت ۱/۲ ۲ درم — اگر تپ کے ساتھ طحال مین درد ہو یہ دوا نفع کریگی اور بہ نرمی اسہال کریگی سقولوقندریون ۴ درم غاریقون ۱۲ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہرایک ۱ درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہرایک ۸ درم شکاعی باداورد کمافیطوس یعنے کمدونہ عصارہ غافث ہرایک ۷ درم ثمرۃ الطرفہ یعنے جہاؤ کا پھل بیخ کبر ہرایک ۵ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ یکدہ ۳ درم خواہ اس سے معجون بناتین یا گولی تیار کرین — **تغذیہ اصحاب ربع کا** اصوب یہی ہے کہ انکی تدبیر مین ہفتہ اول سے تین ہفتے تک کسیقدر تلطیف کیجائے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح ہو کہ گوشت اور زہومات یعنی اون چیزون سے جنمین لسایند اور بدبو آتی ہے بالکل پرہیز کرایا جائے اسلیے کہ یہ تدبیر انکے مادہ کو کم کردے گی اور اوسمین خفت پیدا کرے گی اور اونکی مدت مرض مین کمی ہوجائیگی — بعد تین ہفتون کے البتہ قوت کے زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سمک رضراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہ ہای مرغ اور تیہو وغیرہ کے کہلائین — جب ایسی غذائین ہفتہ تک بجای اور مع اون تین ہفتون کے جسمین تدبیر لطیف ہوچکی ہے اب ۶ ہفتہ گذرجائین اور مرض مین نقصان پیدا نہو پھر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزین کہلانی چاہئین جو زیادہ قوی ہون مثلا گوشت مرغ جوان اور بزیکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دُراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو — **یہ بہی ضرور جاننا چاہیے** کہ مربوع کی غذا مین شرط یہ ہے کہ اوسمین چند خصلتین جمع ہون — اول تو یہ کہ نضج پیدا نکرے بلکہ محلل ہو اوس نضج کے جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے — دوسرے یہ کہ غلیظ نہو بلکہ ملطف غلیظ کی ہو — تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ بستگی طبیعت کی مورث نہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے — چوتہے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو محمود اور صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمین حرارت اور رطوبت ہو — اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہے اور کتنے گہنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر بعد نوبت دیسکتے ہین اور یہ بہی اوپر بیان ہوچکا کہ بنسبت عین وقت نوبت خواہ قریب اوسوقت کے دیجاتی ہے اگر غلبہ ضعف کا خوف نہو — پہر بہی صواب یہی ہے کہ تپ حالت گرسنگی مین آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کیطرف سوای مادہ مرض کے نہوجای اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح مین مشغول رہے — شراب صاف رقیق اس مرض مین نافع ہے

علاج ربع لازمہ کا حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کرچکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزین اسمین بالتخصیص ایسی ہوتی ہین کہ اوسمین نہین ہوتی — اونمین سے یہ بہی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ مین اگر ادویہ مسخنہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلیے کہ تپ لازم ہے اسیواسطے واجب ہے کہ اسکے علاج مین سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین بزوری اور بارالاصول جسکا مزاج معتدل ہو اور افشورہ سرد جو شہد سے شیرین کیے جاتین — از جملہ خصائص یہ بہی ہے کہ فصد اس مرض مین واجب تر ہے اسلیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے — ازانجملہ یہی ہے کہ اسمین اجازت

گوشت کی بہ نسبت ربع مفترہ کے کمتر ہے ۔ **حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوار بھی کہتے ہین** یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہین جو ہم جنس مادہ ربع کی یعنی سودا وبت نین ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سودائے طبعی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہین ۔ سدس اور سبع اور انکی علاوہ تسع وغیرہ انکی نسبت **بقراط** کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل انکے وجود کا ہے اور **جالینوس** کا بیان یہ ہے کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی تپ ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہوا اور بقوت دورہ کرے نظر سے نہین گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور پوشیدہ ہوگی ۔ **جالینوس** نے توجیہ قول **بقراط** مین لکھا ہے کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جاوے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر جو کہانے اور پینے کی امور مین واقع ہو ٹہریگی اسطرح کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرکے اور اوسی طور پر چندے کرتا رہے اولا تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے اور وقت اوسکا ایسا ہی ٹہرا لے کہ اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع کے ہوا ور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور اصلاح کرے تو پھر آئندہ تپ اس قسم کی عارض نہوتی ۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دورات اونہین تدبیرات کی ہین کچھ ایسے مواد نہین ہین جنکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد **جالینوس** نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسی حمیات کے امتحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کی رعایت کیجاوے تاکہ غلط واقع نہوا ور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات مین کیا جاوے جو مستلزم دورہ حمیات کے ہوتے ہین ۔ علاوہ برین خود **جالینوس** گویا ایسے حمیات کی وجود کا منکر ہے اور گویا اوسکی رای مین اگر ایسے حمیات کا وجود ہے تو اوسکا سبب خواہ اصل اور موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلا سوء تدبیر وغیرہ مگر **بقراط** بعد تحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوا ہے ۔ اور پھر چونکہ محال نہ تھا ایسے حمیات کا خواہ متعذر ہونا بوجہ مادہ کے متین اور بدیہی نہین ہے اور بخوبی واضح نہین ہوا ہے تاکہ احتیاج اوس تاویل کی ہو جو کہ **جالینوس** نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے **مترجم کہتا ہے** مراد شیخ کی یہ ہے کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین چوتھے دن ہوتا ہے اگر پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالا اور تعذر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجوہ کو ترک کرکے تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجاوے اور **جالینوس** نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اوسکی نظیر موجود ہے اوس سے صاف یہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے **متن** وہ باتین جو **بقراط** نے ان حمیات کی بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہین ہوتی ۔ اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور یہی قتال ہوتی ہے ۔ یہ بھی **بقراط** نے کہا ہے کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی ہے اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ بعد سل کے ہوتی ہے اور **جالینوس** کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ **جالینوس** منکر ہے اور کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی تپ نہین دیکھی ۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو جو اکثر حمیات کہتا ہے اوسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اوسکی مراد دق ہے یعنی لازم کو ذکر کیا ہے اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول مین موضوع قضیہ مہملہ کی ہے کہ اس الف لام سے استغراق اور عموم نہین مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم مین جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہوگا گویا **بقراط** نے اس طرح کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جو ارداء حمیات ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے ہوتی ہے یہ ہین کہ حمیات مین جسوقت طول ہو جاتا ہے اور اذیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اشتغال

ان تینونکا اعضای رئیسہ تک ہوتا ہے اور منجر بہ دق ہوجاتی ہین اور ایسے حمیات کی شان سے یہ بات ہے کہ اخیر مین ایک اسلوب واحد پر
ٹھہر جاتی ہین اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا ہوا اسکو ہمنے ربع کی بحث مین بیان بہی کر دیا مگر ان حمیات کا ربع کیطرف
منتقل ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ اخلاط اور رطوبات مین کثرت ہو لیکن اگر ذوبان زیادہ ہوجاے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر
ہوتے چلے ہون اور رداءت اخلاط کی قدر سے جسمین غلظت نہو باقی رہجاے اوسوقت ربع کا ہونا ضرور نہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی زمانہ
سے زیادہ لطیف اور دیر مین نہونی چاہیے اور جس مادہ کو ربع کیطرف انتقال کرنا چاہیے تہا اوس سے خمس پیدا ہوجائیگی اور ایسے ہی وقت
مین لائق حال بدن کی یہ ہے کہ اوسمین استعداد ایسی اشتعال کی ہوجاے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہہ حمی خمس کے قبل از دق ہونیکی
بیان ہوئی ۔ پہر چونکہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کچہ دورون مین سبب کہ وہ اندر دق مین اخلاط موجودہ بدن مین تہوڑی زیادتی
مین عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کریگی حمی دقیہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف و لاغر ہوچکا ہے اب اس تپ عفونیہ کے
پیدا ہونے سے رداءت اور زیادہ بڑہے گی اسلیے کہ یہ تپ خلطی علامت اس بات کی ہوگی کہ احتراق اوس خلط مین بہی پیدا ہوگیا
جس مین سے مقدار قلیل باقی تہی اور اسی جہت سے حرارت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہ بہی ایک وجہہ اس کی زیادتی رداءت کی
ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہونی اور دوچند ہونے کی سبب ہوگی ۔ ضرور نہین ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی کو
یا کسی بلد مین نہو تو اون امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جاے جیسا **جالینوس** نے کیا ہے اور یہہ بہی ضرور نہین کہ اگر حمی خمس کا وجود
مانا جاے تو اوسکے واسطے ایک پانچوان مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کی تجویز کیا جاے اسلیے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع مین ہوتا ہے
اوسکی یہ وجہ نہین ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتہے دن عود کرے بلکہ اوسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے بسبب
قلت اور غلظ کے اسکے زمانہ مین اتنی مدت کہچتی ہے اور کبہی یہ بہی ہوسکتا ہے کہ بعض ابدان مین سوداے غلیظ بہ نسبت مقدار بدن کے بہت
کم ہو کہ اوسمین عفونت پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین دن عارض ہو ۔ کسی معترض کو یہ منصب نہین ہے کہ ہمارے اس دعوے مین
یہ احتمال پیدا کرکے باطل کرے اور کہے کہ مادہ بلغم کو بہی ممکن ہے اگر اوسمین کمی اور غلاظت زیادہ ہو اوسکی جہت سے ایک اور نوبت سواے
غب کے پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہون ۔ اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے کمتر کوئی
مدعی ایسا ہی جو اپنے دعوی کی نقیض سے براہ تجویز ملزم نہو مگر مجرد تجویز اور فرض محض اوس چیز کی جسکا وقوع کبہی دیکہا نگیا ہو اور نہ سنا
گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اوسکا مشاہدہ کیا ہو کافی ابطال مدعی مین نہین ہوسکتی اور نہ یہ تجویز برابر اوس تجویز کے ہوسکتی ہے
جسکا مشاہدہ مثل بقراط بانی فن نے کیا ہے ۔ مجہے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اوسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ
خود مین نے چند بار کیا ہے اور اوسکے معالجہ مین مجہے باضطرار اسبات کا قائل ہونا نہین پڑا کہ اس تپ کا مادہ سوداے کے سواے اور خلط بہی ہے

علاج اصناف ان حمیات کا حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہے اور ۔ اسکے علاج مین حاجت فاقے اور تلطیف تدبیر کی
زیادہ ہے ۔ اور نیند ایسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہوجاے اور نضج پاے بہی پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بہی حاجت اسواسطے ہے
کہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونون مین عناد ہے اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونون کا اجتماع ہوجاے
۔ چونکہ حمیات ایسی نہین ہین کہ انکی جہت سے قوت مین زیادہ ضعف پیدا ہوا اسلیے ہم بلا خوف تلطیف تدبیر کرتے ہین اور ایک
مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہین اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہین ایسی غذا دیکر کرتے ہین جو غذا اثبت

جبدر کرتی ہو اور سریع الہضم ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی نکرے اور نہ مادہ مین زیادتی پیدا کرے ۔
نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ خریق اور تخم ترب جسمین خریق داخل ہو اور جوز القی اور تہوہرے کے بیج سے قے کرائین اور استفراغ
مسہل مین ایارج کا استعمال کرین اوسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے ۔ بروقت اس استفراغ کے تعریق بذریعہ ادویہ کے حمام
گرم مین نفع کرتی ہے مگر اب حمام کا استعمال نکیا جاوے نہ اور مرطبات کا استعمال ہو **حمی دق کا علاج** اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اعضا
بدنی مین مختلف قسم کی رطوبتین ہین اونمین سے بعض رطوبتین ایسی ہین جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہین اور
اخلاط انہین کا نام ہے ۔ ایک قسم کے رطوبات یہ ہی ہین جو رگون مین مخزون رہتی ہین ۔ اونمین سے ایک وہ بہی قسم ہے جو تمام اعضاء
اصلیہ مین پراگندہ ہے بمثل شبنم کے اور یہ دونون قسمین یعنی جو عروق مین مخزون ہے اور جو اعضا مین پراگندہ ہے اور انکی پہلی قسم
جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے حمی عفونت کا مادہ ہے جیسے ابتدا مین حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل غذا جسقدر
بدنمین حاصل ہوتی ہے صرف نہین ہو جاتی بلکہ اوسمین سے ایک حصہ تغذیہ اعضا مین صرف کرنیکے واسطے باقی رہتا ہے ۲ بعض رطوبتین
ایسی ہین جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے یہ وہ رطوبتین ہین جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہین یعنے اوس مقام تک
پہنچ جاتے ہین اور اوس عضو تک پہنچ جاتے ہین جسکی جزو متحلل کا یہ بدل نہین گی اور اوسکی قائم مقام ہونگی اور یہ رطوبات اوس عضو مین [illegible]
پیدا کرکے اوسکے مشابہ ہونگے اگر زمانہ انکے سیلان کا قریب ہوا اور ابہی یہ بستہ نہین ہوئین ۳ اونمین سے کچہ رطوبتین ایسی ہین جنکے ذریعہ
سے اعضاء متشابہ الاجزا اول خلقت سے اپنی اجزا مین اتصال بہم پہونچاتے ہین اگر یہ رطوبت باقی نرہی تو اون اجزا مین تفرق ہو جاوے
اور تفتت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور تترب یعنے خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جاوے مثال رطوبت اولی کی یعنے اوس رطوبت کی جو
مثل شبنم کے پہیلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ مین بہرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر مین شراح قانون اختلاف کرتے
کرتے ہین ہمنے بلحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کرکے ترجمہ کیا ہے متن مثال رطوبت ثانی
کی یعنے وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جس تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو ۔ اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت
ہے جسکے ذریعے سے اجزا اوس کے آپسمین متصل ہین جس سے بتی بنائی گئی ہے ۔ جسوقت اعضاء اصلی جو منی سے پیدا ہوتے ہین خصوصاً
قلب مین اشتعال اولی پیدا ہو اس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات مین اسکا بیان ہو چکا ہے
حرارت جگر کی بہی اگرچہ کبہی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہین کہتی بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو
یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بہی بذات خود دق نہین ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی ہے یہ اشتعال اولی جو قلب مین پیدا ہوتا
ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کی تیل کو جذب
کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا کہلاتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی مین اسکو افطیقوس
کہتے ہین اسلیے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہین ہے ۔ جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت
کو فنا کرکے دوسرے قسم کی رطوبت کا تحلیل شروع کرے یعنے جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کو فنا کرنے مین مصروف
ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس
درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی مین فارلیموس کہتے ہین اس درجہ کے واسطے امتداد ہے اور [illegible] ہمنے اسکی ابتدا اور وسط اور

انتہا کے پیدا ہوتے ہین پہر جو شخص انتہائے ذبول کو پہونچ جاے جان بر نہین ہوتا اور کمتر اس زمانہ مین قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے مگر مشیت الٰہی سے
غالب ہے خصوصًا جب اس درجہ کو پہونچ کر اوسکا گوشت باریک اور کم ہوجاے اور جب یہ دوسری رطوبت فنا ہوسکتی ہے اور تیسرے قسم کی رطوبت مین اشتعال
پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا مین اتصال پیدا کرتی ہے جلائی یہ تیسرا درجہ دق کا ہے اوسکو
مفتت اور مخشف کہتے ہین اور یونانی مین ترجمیس اسکا نام ہے۔ دق ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہین ہوتی اور نہ نوبت کے اوقات
مقرر ہین۔ ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تعلق حمی دقیہ کا یا اون رطوبات سے ہو جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہو یا اوسکا اشتعال مثل گوشت وغیرہ سے متعلق ہو
یا اعضاء اصلی جو سخت ہون مثل ہڈی اور پٹھے کے اوس سے متعلق ہو اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جاوین کہ تعلق دق اسطرح پر ہے کہ فنا اوس رطوبت کا
کرتی ہے جو رطوبت اوسکے متعلق یعنے عضو خاص مین موجود ہے پہر ہماری تفسیر اور اس قول مین کچھ فرق نہوگا اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی دق اون
رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہو اوسوقت یہ قول صحیح نہوگا یعنے بدون فناء رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہے اس رطوبت قریب
البستگی کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے۔ کبھی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اگر
اور یہ نہین ہوسکتا ہے کہ دق ابتداءً عارض ہو اسطرح پر کہ اعضاء اصلیہ مین پہلے پہل اشتعال پیدا ہو اور کسی خلط اور روح مین اس سے پہلے اشتعال
نہو مگر بحسب عادت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح مین سخونت عارض ہوے اور اسکے بہت دنون بعد اعضاء اصلی مین سخونت پیدا ہوتی
ہے ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداءً اعضاء اصلی تک پہونچے۔ ایک ہی سبب کبھی دق پیدا کرتا ہے اور
کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہوا دق پیدا ہوگی اور اگر بضعف ہوا تو حمی یوم پیدا ہوگی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا
کرتی ہے کبھی اوسمین گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوسمین دہوان اوٹہتا ہے اور کبھی لکڑی مین آگ بہڑک جاتی ہے۔ حمی عفونت اور حمی ورم اکثر دق
کیطرف منتقل ہوجاتی ہے اسلیے کہ حمی عفونت مین شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت تلطیف غذا کی اوسمین حاجت ہوتی ہے اور سرد پانی کی قطعًا
ممانعت ہوتی ہے اور مراعات جانب قلب کی طلاؤں اور ضمادوں سے کم کیجاتی ہے خصوصًا اون اعضا کی بیماریون مین جو گرد قلب کے ہین جیسے حجاب
۔ اکثر اضطرار طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب اور ماء اللحم پلانے اور دواء المسک وغیرہ کہلانے کی
اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار مین دق پیدا کرتی ہے۔ کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہوجاتی ہے۔ دق کا پہلا درجہ پہچاننا
دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر مین یعنے دوسرے درجہ مین شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنے
ذبول مین یقینًا قابلیت علاج کی باقی نہین رہتی پہر تیسرے درجہ کا کیا مذکور **علامات دق کے** نبض دقیق صلب متواتر ضعیف
ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس مدقوق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا مین جو ہاتہ بدن پر رکہا جاے تو حرارت سوفوحس سے کمتر
گرمی محسوس ہوتی خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط مین مشتعل ہو اونسے ہی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتہ تہوڑی دیر تک
رکہا رہے ہونی ہے بعد بقوت اور لذع ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑہتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ مین جہان
عروق اور شرائین ہین حرارت کا اور اون بیمارون کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت معدہ مین غذا وارد ہو حرارت
مین ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہوجاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہوجاتی ہے ایسے خوف سے بعض جہال اطبا مدقوق کو غذا سے
منع کرتے ہین اور بہت جلد بیمارونکو ہلاکت مین ڈالتے ہین۔ دق کی حرارت بڑہنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی
تیل ڈالنے سے بڑہ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چہڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنے شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونی کی

علامت

علامات قویہ مین سے ہے ۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصًا لثقہ مین یہ پھریری پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہین ہے کہ یہ پھریری ضرور
پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے ۔ دق مین یہ پھریری ایسی نہین ہے جو اور حمیات مین بعد تضاعف کی پیدا
ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے یہ اشتعال دق مین ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اوسیوقت یہ پھریری پیدا ہوتی ہے ۔ دق کا
مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہے اوس سے آگاہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکا خوگر ہو جاتا ہے
اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہو جاتا ہے ۔ اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہو جاوے اوسکا کیا
حال ہے مگر اوس مریض کو فقط بروقت کہانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے
۔ حمی یوم کا منتقل ہونا بطرف دق کے اوسکی یہ بہی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اگر بارہ گہنٹے کے بعد تپ مین
انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گہنٹے سے تجاوز کر جاوے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پہر اوسکو ضرور دق جاننا چاہیے
۔ دق کا مرکب ہونا اور حمیات کی ساتھ اوسکی علامت یہ ہے کہ جب تپ اوتر جاوے اوسکے بعد حرارت بالبہ بعد آخر انحطاط کے باقی
رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بہی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بہی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے ۔ اور برازہ
اور بول مین دہنیت پیدا ہو اگر ظاہر مین تو حمی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بہی ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ نبض مین وقت ابتدا
نوبت کے تضاعف واقع ہو جسکے معنی اوپر بیان ہو چکے اسلیے کہ تضاعف حمی دق مین نہین ہوتا ۔ یہ بہی ضرور جاننا چاہیے
کہ اکثر جو تپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہو کر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی
دق مین مزاج کبد کا بہی فاسد ہو جاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہبج قدم اور ہونٹہ پر بہی پیدا ہوتا ہے **علامات ذبول کے** جسوقت
حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑہ جاتا ہے خصوصًا اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام
ہون جو متحلل نہوسکین اوسوقت نبض مین تواتر اور بہی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بہی بڑہ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم
ہو جاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین ۔ اگر بحبت پینے شراب حار کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بلا ذنب الفار
کی سیلی ہو جاوے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور پیشاب مین چکنی
اور جہلکی جہلکی سے پیدا ہونگے اور آنکہہ اندر کو بیٹہنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے انکہین بالکل بیٹہہ جاینگی اور براز خشک مثل مینگنی کے
ہوا کریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہو جائینگے خصوصًا چہرہ کی ہڈیان بالکل نمودار ہو جاتین گی اور دونون کنپٹیان
بیٹہہ جاینگی اور کہال پیشانی کی پہچ جاوے گی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلا کر
خشک کر دیا ہے پلکون پر ایسا بوجہ ہو جائیگا کہ اونہہ سکین کی آنکہہ ایسی ہو جائیگی جیسے نیند بہری ہو اور بند رہے گی حال آنکہ نیند نہ
آئیگی ناک کی ہڈی پتلی ہو جائیگی اور بال بڑہ جاینگے کے جون بہت پڑینگے پیٹ ایسا دبلا ہوگا کہ پیٹہہ سے لمجائیگا گویا ایک خشک جلد کہچک
دونون جلد ہو تین گی اور اوسکے ساتہ سینہ کی بہی جلد کہچ جائیگی پہر جسوقت ناخن ٹیڑہے ہو کر مثل قوس کے ہو جاتین مرتبہ ذبول کا
تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو غضروف پگہلنے لگتے ہین پہر اوسکے اچہے ہونے کی امید نہین ہے **علاج دق کا**
تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنی اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے
اور اپنے ضد کے اسباب کی دور ہونے سے ۔ کبہی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدے کے [illegible] مثلاً سبب تبرید کا کہ سبب

تجفیف کا بھی ہے اور تجفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کرین اوس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے
- کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہی جیسے شراب پلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل ہوتی
ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے - لہذا اوس معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور
اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر نہو جو خالی از یبوست ہو اوس دوا کے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا پیچھے ایسی چیز دینی
چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب لیکن واجب
ہے کہ اوسکے بھی ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بھی دینی چاہئین - اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی
کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہی - جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال
محموم کے یقیناً ہو تو اوس شخص پر واجب ہی کہ شروع معالجہ کا اسطرح کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے
پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع سرطان یعنے کینکڑے کی کہلائی اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند کرتا ہو اور مکروہ نہ جانتا ہو
یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسبغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کی نہو
- تدبیر بارد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی ترکاریونکا بھی استعمال کرانا چاہیے - قرص کافور بھی استعمال مناسب ہی اور ضمادات
باردہ اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جاتین اور ہوا و مکان کی تبرید جیسی کہ جاڑون مین بھی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف
کے متحمل ہوا سرد کا نہو تو ایک چادر اوڑہا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید مدقوق کیواسطے بہت افضل ہے - صندل مین رنگے ہوئے
کپڑے خواہ کافور مین اوسکو پہنانے چاہئین لخلخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہو اور فواکہ سرد اور شاہسفرم یعنے تلسی جسپر گلاب چھڑکا ہو
استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیئے کہ بوقت برآمد ہونے عرق کے حمام مین نہ نہائین اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا
اون اعضا پر جو قریب اعضاء تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبھی نفس اور صوت کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے - واجب ہے کہ میل
خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کر دے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے اور بھوک اور پیاس سے
بچانا چاہیے - ضماد مبرد جس کا استعمال مدقوق کیواسطے مناسب ہی اوسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہی عضو
سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اونکا مبرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہی مگر چاہیے کہ اونمین اجزاء قابضہ شریک نہون اسلیے کہ قبض
جس طرح تجفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کی مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہی اتنی دیر تک نہ باقی رہے کہ اوسمین
گرمی آجاوی اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہو - ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہو اسلیے
کہ اگر تبرید شدید پیدا کریگا تو ڈر نہین کہ عضو مین ضعف آجاوی یا اگر قریب اعضاء تنفس کے ہو گا تو ڈر نہین کہ حجاب وغیرہ مین تخدیر پیدا کر کے
باسانی برآمد نفس کو منع کرے - تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذاء لبنی سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور مرطبات
یعنے ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوفات یعنے سونگہنے کی چیزین اور سعوط اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے
بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے **ادویہ مبردہ کا بیان** ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونپر غذائیت
غالب ہی جیسے آب جو مین سرطان اگر پختہ کرین بحیثیت شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہو گا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ
اور کہار ڈالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک شیرین اور خاکستر سے اونکو خوب دہونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف

ہو جاتین اور زہومت یعنے بوی ناخوش خواہ تخم وغیرہ جو کچہ ہو سب دفع ہو جاے بعد ازان آب شعیر مین پکانا چاہیے ۔ خواہ مادہ گاو کے دودہ کی چہاچہ مین یعنی پتلی دہی مین ۔ خواہ عصارہ بقولات مشہورہ کے جوادویہ اور حمیات کے بیان مین مذکور ہو چکے ۔ خواہ لعاب اسپغول کہ یہ بہی مرطب ہو ۔ سرکہ مین تخفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بہی زیادہ ہے اسلیے اسکا استعمال دونون فائدہ کے واسطے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لبنیہ ملا کر پلانا چاہیے ۔ گدہی کا دودہ گمان غالب یہ ہو کہ باوجود ترطیب کے تبرید بہی پیدا کرے تا اینکہ ایک گروہ اطبا نے مادہ گاو کے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اوسی مریض کو مادہ خر کا دودہ موافق ہوتا ہے کہ سوای تپ دق کے کوئی اور تپ خلطی مین مبتلا نہوا ورنہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اوسکے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو ۔ پہر اگر دودہ پلانے کی رائی مسلم ہو تو اوسکی پہٹ جانے اور معدہ مین دہی بن جانے کا بچاو ضرور کرنا چاہیے شکر کا استعمال اوسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے ۔ اگر دودہ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہوا ہو بہ نرمی اوسکا اسہال کرا دینا چاہیے اور اجزاء مسہلہ سے اگر خوف زیادہ ہونے سخونت کا ہو چند روز تک ٹہر جانا مناسب ہو ۔ اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور آب فواکہ کا بہی استعمال جاری رہے بعد ازان پہر از سر نو وہی معالجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تہا اور آب اطمینان ہو گیا کرنا چاہیے جو دوائین تبرید محض کرتی ہین اور اونمین ترطیب مطلق نہین ہے جیسے قرص کافور یا قرص لبسد علاوہ اونکے یہ قرص بہی نکا رامد ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد ۴ درم گل سرخ ۶ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کہربا ہر واحد ۳ درم ان اجزا سے قرص طیار ہون مقدار شربت دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضاً قریب باول بارہنگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ۳ درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد ۴ درم خشخاش ۵ درم گلسرخ تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد ۶ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد ۷ درم رب السوس ۱۰ درم لعاب بہدانہ مین گوندہ کر قرص طیار کرین ۔ مروخات اور طلا اور ضمادات سردہ اور نشوقات اور سعوطات سردہ اور انکا بیان کتاب ثالث مین ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروخات ہین جنمین روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ تر ہاے بچہاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہئین کہ پہیلتے ہون اور پاون اونپر ٹہر نہ سکے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جاتی ہین کہ جسمین گلاب خواہ کتان یعنے السی چہڑکی ہو جیسے طبرستان مین بنائی جاتی ہین اور اوسکے اندر بجاے روئی کے ریشہ کتان ملوح یعنی دہنے ہوئے بہرے جاتین اور ہر روز بدل جایا کرین خواہ بچہاون چمڑے کے ہون کہ اونکے اندر پانی بہرا رہے جیسے مشک اور پکہال وغیرہ مگر اونکی درخت ایسی ہو کہ پانی پہیلا رہے اور یکجا نہو سکے جیسے لحاف وغیرہ مین ایسے ڈورے ڈالتے ہین کہ روئی سمٹنے نہین پاتی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشمونکی ہوا ورنیز بچہونے کے سرد تر درختون کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی پتیان اور پہول بہی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور تیلی تپلی ڈالین انگور کی اور مثل اوسکے بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کے مزاج مین ترطیب پیدا ہو جن دواؤن سے ترطیب اور تبرید دونون پیدا ہوتی ہین اونکا بیان تو اوپر ہو چکا ۔ اب طریقہ استعمال دودہ اور چہاچہ جسکا مکہن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر مین کلام باقی ہے ۔ دودہ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور بس معدہ مین اوپر بیان ہو چکا اوسے قانون کلی سمجہکر اوس پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودہ بعد عورت کے دودہ کے مقابلہ گدہی کے دودہ کا نہین کر سکتا ہے اور اوسکے بعد دودہ بکری کا ہے لیکن اوسکی چرنی کے واسطے سرد تر گہاس اور ترکاری بہی ایسے مزاج کی تجویز کرنی

چاہیے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جاتی ہین ویسی ہی تازہ اور ترکھلائی جائین ۔ یہ سب قسمین دودھ کی خصوصًا شیر مادہ خر دق کو زائل کردیتی ہین اور
دودھ پر اور کوئی چیز مقدم نہین کیجاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجود خواہ عفونت منوقعہ بہ نسبت کسی مادہ کے ہو استعمال مین دودھ کے
ابتدای دق سے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے ۔ اور عورتون کا دودھ بطور رضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہے اوسیطرح پلانا چاہیے
اور چھاچھ پلانے کا طریقہ بھی دودھ کے پلانے کے قریب ہے ۔ مناسب یہ ہے کہ دس درہم سے شروع کرکے تیس درم خواہ اوس سے زیادہ
تک بڑہائین اگر قوت ہضم کی ہو ۔ اور قرص جنسے تبرید حاصل ہوتی ہے اونکا بھی دودھ خواہ چھاچھ مین شریک کردینا جائز ہے اور جو وزن
ابتدائی ۱۰ درم کا مذکور ہے خواہ ۳۰ درم کا انتہای وزن لکھا ہے اوس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت مریض مین باقی ہو اور ہضم
بھی ہوسکے ۔ اور آبزن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اوسمین زیادہ گرمی نہو اور باانیہمہ اوسمین اثر قبول اور جستائیش بارد رطوبت کا ہو
اور اوسکے استعمال سے بدنمین سیلین خواہ تری ہی نہ آنے پائے چہ جا کہ پسینا برامد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آبزن سے بخار گرم اوٹھے اور اگر آبزن
ٹھنڈا کرنے کا کوئی مانع نہو تو اوسپر گرم کو اختیار کرنا جائز نہین ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آبزن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے ۔ اور
ابتدای دق مین فقط آبزن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی برودت
مدقوق کے مزاج مین پیدا کرتا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہوسکتی ہے اور اگر ضعف بدنمین زیادہ ہو ابتدا دق مین بھی خوف اس بات کا
ہوتا ہے کہ سرد آب زن سے دق شیخوخت مین نہ پڑ جاے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جاے تب بھی بہ نسبت دق
کے موت اوسمین دیر مین آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے ۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کرین کہ انجام
اوسکو دق شیخوخت عارض ہو ۔ آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر مین ہے کہ کسیقدر گرم آب زن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ اتنا
بارد آبزن کرین جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہوسکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہوجاتا ہے اسواسطے کہ تکلیف اور الم
اوسیوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو ۔ **ایضًا** چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس
توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہوجاتا ہے ۔ اگر تمام دن مین تین مرتبہ آبزن کیا جاے بہتر ہوویگا ۔ استعمال آبزن کا باسانی کرنا چاہیے تاکہ قوت
ساقط نہو جاے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کھولنے مسامات کے دودھ دینے کے بعد پہلے آبزن کرین
اور پھر آب جو وغیرہ پلائین بعد اوسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدنمین پھیل جاے یہ طریقہ بہت اچھا ہے ۔ اور
بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کرین مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصًا اگر روغن بنفشہ روغن
کدو مین بنایا جاے اسی طرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کی طرف کرین جو مائل بہ اندک برودت ہو اور اس
برودت کا تحمل بھی ہوسکے بعد اوسکے مالش تیل کی کرین یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کرلین اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال
کرین تب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی مین داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہین ہے ۔ اس تدبیر کا
عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو ۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آب زن کرنے کے دفعۃً آب سرد مین غوطہ لگائین علاج کی راہ سے
یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم
ہے مگر منفعت بھی اوسمین کم ہے ۔ جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جاے اوسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ کنوئین کا پانی سرد ہوتا ہے کہ اوسکی
شبہ گرم اور نہایت سرد کے بیچ مین ہوتی ہے ۔ اگر خالص دودھ کا دوہنا اوسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملاکر دودھ مین اگر

ضعیف ہو مقدم کر کے بعد اوسکے استعمال آب زن کا کیا جاوے یہ بہی بہتر ہے اسلیے کہ دودہ دہنا بدن پر ترطیب زیادہ پیدا کرتا ہے دودہ وہ دودہ جو بلا
دوہنی کی بہ نسبت ہین وہی تینون دودہ ہین جو اوپر لکہی گئی ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جائین ۔ مناسب یہ ہے کہ سر و تیلون کی مالش بعد کل لو
اور مفاصل پر کر کے رات اوسی طرح پر سویا کرین ۔ حمام مین اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہین دیجاسکتی ہے لیکن اگر اتنی
گرمی نہو کہ پسینا آجاوے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن مین پیدا کرے اور ٹہنڈی سانس کو گرم سانس کیطرف بدل ندے اوس حمام مین جانا کچہ مضر
نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیے کہ پانی تو اوسکا گرم ہو اور ہوا اوسکی گرم نہو اور پانی کی گرمی بہی اتنی ہو کہ وہ شیر گرم ہو اور مسامات مین نفوذ کر جاوے
ایذا ندے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اوسکے بدن مین کوئی مادہ ایسا نہو جو آمادہ عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام نہوا ہو جب
بہی استعمال حمام کا جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اوسوقت جائز ہے کہ غذای ہضم شدہ کا بدن مین پہیلنے کا وقت ہو ۔ اور پہر حمام مین جا کر زیادہ ٹہرنا
نچاہیے بلکہ جلد اوس سے نکل آوے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز ترطیب کرنے والی پتلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے کہانے
جو اوسکو ضرر نکرے جیسے وہ چیزین کہ جو اور دودہ سے بنائین جاتی ہین ۔ اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اوسکی تسکین آب جو خواہ دہی کے
توڑ خواہ گدہی کے دودہ پینے سے کرے ۔ ان بیمارونکا حمام مین داخل کرنا اور پہر حمام سے اونکو نکالنا اسی طرح چاہیے کہ اونکو آنی جانے
کیطرف کی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہ پہونچے اسکو ہمنے چند مقامات مین بیان کر دیا ہے اور کچہ دوبارہ یہان بہی بیان کرتے ہین ۔
واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری دار سواری پر بٹہائین جسمین بچہونے نرم بچہے ہون اور بے تکان لیجائین تا اونکے سامنے بیت اول
حمام کے پہونچین اوسکے بعد ایسا بچہونا جو نرم ہو اوسپر اوتارلین جو حمام مین لیجانے کے لائق ہون بیت اول خواہ بیت اوسط مین
اوسکے کپڑے اوتارلین مگر خیال رہے کہ یہ دونون مقام بہت گرم نہون اور ان دونون مقام مین سے کسی جگہ اس سے زیادہ نہ ٹہرائین جو
زمانہ عماری سے اوتارنے مین نرم بچہونے تک درکار ہے اور اوسکے بعد چند نفس ٹہرنے دین خواہ جتنا زمانہ کپڑے اوتارنے مین درکار
ہے بعد اوسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اوسکی گرمی بہی زیادہ نہونی چاہیے اوس درجہ مین اوسکو اتنا ٹہرائین جتنی دیر
مین آب زن کا تحمل کرسکتا ہے یہ تدبیر اطبانے تجویز کی ہے ۔ مگر مجہے پسند یہ ہے کہ اوسکا آبزن درجہ اوسط مین باعتدال کیا جاوے
اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدیدہ سے کمتر خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت ملے ایک رومال اوسکے بدن پر رکہین یا ایسا کپڑا جسکی
دو تہین ہون بدن پر اوڑہا کر اوسی نرم بستر پر لاکر پہر عماری مین سوار کرین اور سینہ کو رومال وغیرہ سے پونچہین پہر روغن بنفشہ وغیرہ کی
مالش کر کے غذا دین **تغذیہ اصحاب دق کا** غذا اون لوگونکو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بہر کے نہ کہلانا چاہیے عمدہ
غذا آب جو خواہ جو یا گیہون کی روٹی جو سرد پانی مین بہگوئی ہوئی ہون یا دودہ ہو اور پرندونکا ہو جیسا لشبر ملکہ یانع مذکور ہوچکا ہو اور چہاچہ گائے
کی اوسمین غذائیت زیادہ ہے اور مونگ اور کدو سے بہی غذا ہوسکتی ہے اور فواکہ مین تربوز ہندی مناسب ہے ۔ اگر توجہ اور رغبت
طبیعت کی پوری دریافت ہو پہر کہلانا پنیر کا کچہ مضر نہین ہے مگر اوسمین نمک ثلث العین ۔ اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباجہ جو گوشت
سرکہ سے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اوسکو کشنیز سے خوشبو کرین کہ پیتے وقت اوسمین ڈالدین اور شوربا دراج اور تیہو کے گوشت کا بنالین
۔ اور کبہی شراب نبیق پلانے کی بہی حاجت ہوتی ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو ۔ اور کبہی مصوصات یعنی شوربا سے ترش جو گوشت سے
دراج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہای مرغ کے پختہ کرین حموضات ملاکر اور ہلام ترش یعنی گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جاوے خواہ قریص یعنی
گوشت جو خالص سرکہ مین پختہ کرین اونکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بہی ہے ایسے وقت اونکو کبہی بدون استعمال ماء اللحم کی شراب فواکہ کے

ہمراہ چارہ نہین ہوتا مگر خواہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئین خواہ زردی بیضہ نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر جای اور غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماء اللحم جو بزغالہ کی پسلیون سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اسطرح بنائین کہ اوسکی پسلیون کو قدرے نمک سے صاف کرکے ہموزن اوسکے آب سیب ملائین اور دسوان حصہ شراب ریحانی داخل کرکے شیر گرم پلائین ۔ سردپانی جسکی برودت زیادہ نہو اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہے مگر اینکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم سے جو شراسیف کے نیچے کسی جگہہ ہو ۔ خواہ بدنمین کیموسات ردی منعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج کی ہین اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نضج کے ظاہر نہون اور بعد ظہور علامات نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کم ہو اسی طرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہوا اور اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہی کہ دق جب بعد امراض مضعف قوت کے اور قوت کی مرغی اور سست کرنے والی امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور استخوان کی لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اوسوقت ضعف شدید قوت مین ہوتا ہے پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف مین ہوا اور اوسی زمانہ مین سردپانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہوجاتی ہے اور یہ قسم میسل ورخشکی مین تو مثل تپ دق کے ہی مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہے اور اسکا نام دق الھرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہی کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہوجاتا ہے اسیطرح جس پانی مین برودت شدید اور بکثرت ہوا گر پیا جاوے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہے اور اسکے اعضا کی قوت غریزی باطل کردیتا ہے اور بشتیر موت انکی بہت جلد استعمال سی آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ انکو دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے **تدارک اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین** منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی از انجملہ اسہال بھی ہے اوسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سویق حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اونکے آش جو مین بھنا ہوا جو ملانا چاہیے خواہ گوند یا مسور نیمبرشتہ جسکا طبع مکرر ہو کھلانا چاہیے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ رابڑی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی مائیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ۵ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ۴ درم طباشیر کہربا ہر واحد ۳ درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک ۲ درم آب بہی مین قرص بنائین اور امرود کا پانی نچوڑ کر صبحدم اسکے ساتھ پئین اور سوتے وقت اسبغول بھنا ہوا پھکانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی بقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے ۔ اگر اسہال منجر بہ سحج یعنے خراش امعا ہوجاوے جو حصے اول کتاب ثالث مین مذکور ہوئے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے **دق شیخوخت** عادت طبیبون کی جاری ہے کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ معتاد پر چلتے ہین ۔ دق شیخوخت کی معنی یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاوے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہی اسواسطے کہ بدنمین خلاف سن شیخ کی ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے ۔ جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکونکو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے ۔ جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

ہے جو بدن پر غالب جائے برودت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خودبخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب برودت کے سردپانی غیروقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سردپانی کا استعمال کرنا کہ اوسوقت تب بھی ہو جسوقت غذا نیم ہضم ہو جاے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کر کے تفتیح مسامات کی ہوا اور احشا کو آب سرد کے کھینچنے پر دفعتہً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سردپانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سرد قلب کیطرف صعود کر کے اوسکو مزاج کو سرد کردین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کر کے پگھلا دے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اوسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کہ اوسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجاے اور بارد مشروب خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے۔ یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہوتا تو ہر آئینہ موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا **علامات** اس مرض کے بیمارون مین علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتی ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب انکے بدن مین نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر انکے ملمس سرد پائے جاتے ہین اور انکی نبض مثل مدقوق کے نہین ہوتی بلکہ انکی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشایخ کے ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت کا** طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہو بابن امید کرتا ہے کہ اسمین استحکام نہو جاے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال مین نہین ہوتی۔ قاعدہ انکی معالجہ مین یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجاے حمام ایکے ریہ ترطیب کا ہی جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے نکرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہوگا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی۔ حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہ ہی کلّہ پائے اور بھنے گیہون جو بطور حریرہ کے پکائے گئے ہون اور انجیر خشک اور رگوکہ بابونہ اجزاء حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا اور روا دقیہ روغن کنجد اور تھوڑا اسا دہن البان ملا کر استعمال کرین۔ دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے حمی دق مین نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور بآسانی نافذ ہو جاے اور جھٹ پٹ معدہ سے اوتر جاے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم یا زروی بیضۂ نیم برشت کی خولہ خیرا رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزین بہت نافع ہین۔ واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کے تپ دق مین بیان ہوئی اوسکی یہان بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملا کر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور ضمادات اور مروخات اور غذائین وغیرہ جنسے دونون فائدے حاصل ہون استعمال کرنی چاہیئین **حمیات وبا** اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ **حمی وبا** ہوا مین البسا تغیر جسکا بیان کلیات مین ہم کر چکے ہین عارض ہوتا ہے جیسا پانی مین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کیطرف ہو جاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اوسکا بدلجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدلو اور متعفن ہو جاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت مین نہین ہوتا بلکہ بحیت ملنے چند اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتے ہین اور پانی سے ملجاتی ہین اور مجموع کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین۔ بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جسکیطرف ہوا بخارات ردی کو روانہ کرتے ہین اون مقامات بعیدہ سے جنکے نالون کا پانی کہنہ درختون کے سایہ مین سڑ رہا ہے اور اجسام گندہ

شہد حمی دق مین نہایت مضر ہے

جنگ گاہ مین پڑے ہوئے ہین یا اون مقامات سے جہان مردے بوجہ وبا و قتال کے خواہ لاشے کشتون کے غیر مدفون ہین اور بند نہین ہوئے
ہین اور نہ ابھی جلائی گئی ہین تاکہ ہوا اگر اس مقام جیدکی ہوا کو خراب کر دیتی ہے ۔ کبھی سبب وبائی قریب اوس مقام کے ہوتا ہے
جہان وبا حادث ہوا و بیشتر عفونت اندر زمین کے ایسے اسباب سے پیدا ہو جاتی ہے کہ ہمکو آگاہی اونکے جزئیات پر نہین ہوتی پس آب و ہوا تک
عفونت کو پہونچا دیتی ہین ۔ جو حمیات بوجہ ہوائے خشک کے جسقدر پیدا ہوتی ہین وہ بہت کم ہین بہ نسبت اون حمیات کے جو ہوائے مرطوب
سے پیدا ہوتی ہین مگر خلط صفراوی ہوای یابس مین زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس خلط سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین ۔ اور حمیات وبائیہ
کی پیدائش ہوای مکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوای مرطوب مین اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر حدت اونمین کم ہوتی ہے اور مدت اونکی
بقا کی زیادہ ہے ۔ اور صیف یابس مین جسمین بانی کم برسے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہین مگر اونمین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ اونکا بطرف
صحت خواہ ہلاک کی جھٹ پٹ ہو جاتا ہے ۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو ۔ اور مبدا جمیع تغیرات کا جنسے استحالہ
کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جاوے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اوسکو بہ تخصیص ہم نہین جانتے کہ وہ کیون موجب اس تغیر کی
ہے ۔ اگرچہ ایک قوم یعنے منجمین اوسکے ہونے کا دعوے کرتے ہین اور اوسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایجاد
احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہین ۔ بلکہ واجب ہے یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمینی
ہوتے ہین اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا مین اسطرحکی پیدا کرتے ہین کہ بخارات اور ادخنہ اوٹھکر ہوا
تک جاتے ہین اور ہوا مین پہیل کر حرارت ضعیف الجزہ کی ہوا مین اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہونچتی ہے قلب پر ناگوار ہو کر
بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب کے ہے اوسکو متعفن کر دیتی ہے پھر اوسوقت ایسی حرارت
جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرایین کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے ۔ پس یہی کیفیت پیدائش
حمی وبائی کی ہے ۔ اور خلق کثیر مین یہ تپ پہیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد ایسی تغیر کی موجود ہے ۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل
قبول فعل پر مستعد نہو کافی حصول فعل اور انفعال مین نہے اور ہوائے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی
بدنمین کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ
کسی اور وجہ سے ضعیف ہون وہ بھی مستعد ایسے حمیات کی ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جاتین اور بکثرت
استحمام کا استعمال ہوا ہو وہ بھی اس تپ کی قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر مین نرم ہوتی
اور باطن مین اوسکی اذیت زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مہلک ہوتی ہے بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ
مین سانس بُری ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور بوے بد سانس مین پیدا ہوتی ہے
پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی کبھی جلتی او سقوط اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر بھوک پر صبر کرے مقابلہ اوس ضعف کا جو بوجہ
سقوط اشتہا کی ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا تدارک نکرین ضرور ہلاک ہو جاوے اور وجع فواد یعنے درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور
کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑہ جاتی ہے اور تململ یعنے بیچینی اور کرب عارض ہوتا ہے ۔ کبھی خشک کہانسی پیدا ہوتی ہے اور
قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور پیچے شراسیف یعنے سر استخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری
اور بدن کا ڈہیلا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے بعد کبھی پہنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ برآمد ہوتی ہین اور کبھی یہ بثور ظاہر ہو

بہت جلد ہوتے ہین اور مٹتے دیر مین ہین اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہین ۔ نبض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید
ہوجاتی ہے کبھی انکو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقے مین پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہین اور بلغمی خلط بھی برامد
ہوتی ہین اور براز نرم اور خراب ہوجانے قوام اور لون اور بو خلاف براز طبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور یہین بہت اور بدبودار اور یہین
اسیقدر ایسی تیز ہوتی ہے جو اعضا اور احشا کو گھول کر برامد ہوتی ہے ۔ بول مائی اور مرہ سودا کی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر تپ سوداوی بھی
عارض ہوتی ہے اور صفراوی تپ بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق انکے بدن سے بدبو نکلتا ہے ۔ یہ تپ اعراض مذکورہ
بالا سے ابتدا کرتی ہے اور قوی پیدا ہوتی ہے اور آخر مین غشی اور برد اطراف کی نوبت پہونچتی ہے اور لشیر غسل و تشنج اور کزاز پیدا ہوتا ہے ۔
کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ ہوا وسکے قریب بیٹھہ کر احساس کرنا چاہے زیادہ محسوس نہین ہوتی اور نبض اور بول مین
بھی زیادہ تغیر پیدا نہین ہوتا اور باانیہمہ بہت جلد مہلک ہوتی ہے کہ طبیبونکو نہایت حیرت ہوتی ہے باین وجہ کہ آثار ہلاکت کے نبض اور قارورہ
وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہین ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مرجاتا ہے اکثر ان مین سے جسکی سانس مین بدبو پیدا ہو تو تپ مین خفقت ہو یا کہ بدبو
نفس ہمراہ اور اعراض شدیدہ کے ہو مرجاتا ہے اسلیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ قلب تک عفونت مستحکم ہوگئی **علامات**
وبائی وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزین جو قائم مقام اسباب وبائی کی ہون ستارونکا زیادہ ٹوٹنا اوایل خریف مین ایلول کے مہینے مین اگر آسمان
مین ستارے زیادہ ٹوٹین تو منذر وبائی ہوتی ہین یعنے آگاہی دیتے ہین وقوع وبا پر آیندہ جسطرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہین
اگر ہوای جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر مین چلی یعنی فصل شتا مین دکھنہا اور تر ہری چلا کرے ۔ چونکہ رطوبات مستعد عفونت ہر ہوتی ہین
اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جسوقت ہوا مین غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع
غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل سرما کا فاسد ہوگیا ہے جو بافصل گرما مین پیدا ہوتی ہے اور
اوسکی خباثت اور حرارت بہت زیادہ ہو اوسپر دلیل یہ ہے کہ ربیع مین پانی کم برسا ہو اور برودت رہی ہو جب ہوای جنوبی صیف مین بکثرت
چلے اور ہوا مین کدورت آجاے اور چند روز مکدر رہے بعد اوسکے صاف ہو اور ایکہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور راتکو سردی
ہونے لگے اور دنکو گرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے مین کچھ دیر نہین ہوتی اور حمیات وبا اور جدری
وغیرہ کی امید قوی ہوتی ہے ۔ اسیطرح اگر گرمی فصل صیف مین بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختون کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہوجائین
اور اس سے پہلے فصل خریف مین شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرین اور نیازک یعنی ہوا مین آگ کے سے شعلے اور نیران یعنے شعلے آتشی پیدا ہو کر
ہون تو یہی علامت وبائی ہے اسیطرح اگر ہوا دن بھر مین چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہوا اور آفتاب صاف برامد ہو دوسرے روز
مکدر ہو اور آفتاب پردہ غبار مین طلوع کرے تو حکم وبا کے آنے کا یقیناً کرنا چاہیے ۔ جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہین جیسے مینڈک
بہت پیدا ہون اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہون ازانجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین
مین سوراخ کرکے گھر بناتے ہین وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئین اور اندر کا رہنا چھوڑ دین اور تاریکی اونکے بصر مین پیدا ہو کہ اپنے سوراخ
کو شناخت نہ کرسکین اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے لقلق یعنے لگلگ وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دین اور کبھی بیضہ وغیرہ
اوسیطرح آشیانہ مین چھوڑ کر چلے جائین اور اکثر ایسے مقام پر جہان وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات بطمع گوشت مردار کے جمع ہوجاتی ہین
علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا یہی ہے کہ سیلان خلط مین کمی پیدا کیجاے اور تجفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور

اس تنقیہ مین جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ نہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جای پہر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیے اور اگر سوای خون کے اور اخلاط فاسد ہوگئے ہین مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جای اور ہوای مکان کی بخوبی اصلاح کیجای مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اوس مکان کے گرد فواکہ اور پہول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جاتین اور کونپل درخت کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جائین اور لخلخہ اور خوشبو جو فواکہ سرد رائحہ از قسم کافور اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو مہیا کیا جای اور تمام دن مین چند مرتبہ مکانین چھڑکاو کیا جاے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری ہون اور ہزارون کے ذریعہ سے چھڑکاو کیا جای تو بہتر ہے ہوا کی اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ سطور مین بیان کیا جاتا ہے ۔ قرص کافور اور ربوب باردہ اور آب دوغ جسکا مکھن نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمین مصل حامض جو ایک قسم کا مصنوعی دوغ نمکین ہے اور سرکہ اور پانی آور پانی بھی جو بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو دفعۃً پلایا جای بہت نافع ہوتا ہے ۔ اور تھوڑا سرکہ پے در پے پلانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر یہان تک نوبت پہونچی کہ شراسیف مین تمدد پیدا ہوا اور برد اطراف اور بیداری طویل اور اختلاط ذہن عارض ہوا اور سینہ اور اوسکی اوپر کے کپڑے مثل صدری وغیرہ اوپر کو اوٹھین اور پھر نیچے کیطرف بیٹھین اوسوقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور اوڑھانی چاہیے ۔ اگر اشتہای طعام مین سقوط پیدا ہو پھر کھانا کھلانا چاہیے اسلیے کہ اکثر تجربہ اسطرح ہوا ہے کہ اس حالت مین جرأت کرکے اگر غذا دیدی ہے اور با کراہ کھلائی گئی ہے طبیعت اوسکو قبول کر لیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور او نیر جبر غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا اونکی ترش اور مجفف تجویز کرنی چاہیے اور مقدار مین تھوڑی اسلیے کہ غذا بھی اونکے بدن مین جاکر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اوسکی ردات بکثرت مضر ہوگی اور امتلا بھی غذای کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے ۔ ہوای وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگون کی بھی ہوتی ہے اور بیمار ونکی نسبت بھی ہوتی ہے صحیح لوگون کی واسطے اصلاح اس ہوا کی بایں مراد ہوتی ہے کہ ہوا مین خشکی پیدا ہو کر عفونت سی محفوظ رہے اور خشکی ہوا مین کسی طرح پیدا ہو یعنے اگرچہ استعمال مسخنات سی خشکی پیدا ہو جب بھی کچہ مضر نہین ہے مصلحات ہوا کی یہ اجزا ہین عود خام عنبر کندر مشک قسط شنیز میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لاذن شہد زعفران ثک سرو عرعر اشنہ غار سعد اذخر ابہل وج ترکی شاہ بابک بادام تلخ اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہین اور مکان کو سرکے اور مہنگ سے چھڑکتے ہین اور اصلاح ہوا خواہ بیمار اور صحیح دونون کو مفید ہو یہ ہو کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بہی اور آبنوس اور ساج اور جہاؤ اور ریحان خشک سے دھونی دیجائے ۔ اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ دماغ کو گزند نہ پہونچے طریقہ احتراز کا وبا سے جسکو وبا کی ضرر سے حفاظت منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن مین خشکی پیدا ہو خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن مین پیدا کرے ۔ مگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدن مین پیدا نکرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نکرے اور نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ شرابونکا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی نکرے اور ہوا کو اونہین ہواون سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہوچکین اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کرکے قیلولہ کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمین بہت سی کھٹائی ملا کر پکایا جاسے اور ہلام اور قریض اور مصوص کا استعمال کری خواہ سرکہ مین بنایا جاسے خواہ اور کسی ترشی مین مثل سماق اور آب انگور ترش مین خواہ آب لیمون آب انار وغیرہ مین ۔ سرکہ مین پڑی ہوئی چیزین اوسکو بہت نافع ہین خصوصاً گرجو سرکہ مین پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ مین پڑی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے ۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس بھی

اسیطرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوای وبائی کے استعمال کیا جاے اور باقی تدابیر صائبہ بھی عمل مین آتی ہین اور دوا جو صبر اور زعفران اور
مرکی سے بنائی جاے ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اوسکا مناسب ہی کہ بہت نافع ہے **چیچک کا بیان** کبھی خون مین ایک قسم
کا جوش بسبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ مین پیدا ہو کہ جسمین غلیان اور جوش مین اجزا خون
کے آلیسمین جدا ہوتے ہین اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون مین جوش پیدا کرے جو کچھ بقیہ غذای طمثی
خواہ حیض کے خون سی اس خون مین ملا ہوا ہے اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہے اس خون سے کم کر دیتا ہے خواہ جو چیز ناقص
اس خون مین بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذای ردی الجوہر کے جسمین عکر اور دُرد زیادہ پیدا ہوا در رداءت ایسی ہو کہ
قوام خون کے سخیف کرکے اوسکو ثوران اور جوشمین لائے تا اینکہ اس خون کا نیا قوام بہ نسبت قوام اول کی انوع واحد اظہر پیدا ہو جیسے طبیعت عصارہ
انگور مین فعل کرتی ہے کہ اوسمین جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اوسکا یکرنگ ہو جاتا ہے اور جو شے بمنزلہ نخوہ
اور کف کی اجزاء ہوائی سے ہوتی ہے اور جو شے ثقیل اجزار ارضی کی ہے اوس شراب سی کم ہو جاتی ہے ۔ کبھی غلیان خون کا سبب
ایک امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط
اور خون مین پیدا کرتا ہے اور آواز جلد کھانے اور بج بجانے کی جیسے بر وقت جوش کے اوٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جسطرح بر وقت تغیر فصول
خصوصاً بر وقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سی منحرف کرکے اپنے انتظام اصلی تبدیل کر دی ۔ جدری
اور حصبہ ایسے امراض مین سے ہین کہ انکے مواد دور دراز سے پہونچتے ہین اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچا ہے اوسی طرح جدری
اور حصبہ کی حالات ہین کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہین ۔ جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہے
اوسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے ۔ جو بدن گرم تر ہے اوسمین استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہے خواہ جس بدن کی رطوبت مین کدورت
ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو ۔ غذاؤن مین بھی ایسی چیزین ہین جنکے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً
اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہو اور ان غذاؤن کے اوپر دوائین یا غذائین گرم کھائی جائین جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اونٹنی
اور کھجور نکا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جای اور عادت اسکے کھانے کی نہو بعد شراب بکثرت پی جاے یا اور گرم دواؤنکا استعمال ہو تو چیچک
ضرور نکلے گی ۔ چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چیچک لڑکونکو عارض ہوتی ہے اوسکے بعد جوانونکو اور بڈہون کی
بدن مین چیچک کم نکلتی ہی مگر ایسی ہی سبا وبی ہون یا اوس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہوا اور جس بدن مین رطوبت زیادہ ہی اوسمین
نکلنا چیچک کا اکثر ہی بہ نسبت اوس بدن کے جسمین خشکی ہے ۔ فصل ربیع مین جدری بہ نسبت جاڑون کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور
ربیع سے کم آخر مین خریف کے خصوصاً جب خریف سی پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہوا اور اس خریف مین بھی گرمی اور خشکی
کسیقدر باقی ہو ۔ جدری کا نکلنا فقط جلد مین بدن کے یا جو چیز متصل جلد کے ہے نہین ہوتا بلکہ جتنے اعضا مشابہ الاجزا ہین ظاہر مین ہون
خواہ باطن مین حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پیچھے وغیرہ سب مین جدری پیدا ہوتی ہے ۔ جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہے پہلی بدن مین
کھجلی سی اوٹھتی ہے پھر ایسی چیزین نمودار ہوتی ہین جیسے کانٹون کے سرے اور گول مثل ماجرے کے اوسکی بعد سب اوبھر نکل آتے
ہین اور پیپ سی بھر جاتے ہین بعد اوسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہے اور خشک ریشہ رنگ برنگ کی ہو جاتے ہین اوسکے بعد پپڑی گر جاتی
ہیں اور صحت حاصل ہوتی ہے ۔ کبھی جدری کا انتقال غلغمونی اور شری کیطرف ہوتا ہی اور کبھی اسکا انجام بلا کیطرف ہوتا ہی اوسمین بدرہ جمع ہوتا ہے

— اگر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اوسکا رنگ مثل رنگ قلمونی کی سرخی مایل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت مختلف مثل خاکستری اور بنفشئی
اور سیاہ بھی ہوتی اسلیے کہ جدری کی بہت سی اقسام ہین اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ
ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشئی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشئی رنگ کی جدری نہایت بد ہے اور جسقدر رنگت مین سیاہی زیادہ
ہو خباثت اوسکی بڑہ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصاً اگر چند دانہ نکلین اور
حجم مین بڑے ہون نکلنے مین اونکے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اوسکے نکلنے کا پہلا
دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کی ہو۔ ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جھرا کہتے ہین اوسپر
اوصاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کی ذکر کیے صادق آتے ہین۔ بعد ان سپید بڑے دانون کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جسکے دانہ
بڑے ہون اور عدد مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانہ آپس مین مل نجائین اسلیے کہ جو دانہ ملجاتے ہین اسطرح بہت جگہ
سے گوشت کو گھیر لیتے ہین اور اونکے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنے پہلدار گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہین اسطرح وہ
دانہ دوہرے کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہین۔ سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتدای مرض مین
گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانونکا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بری
ہوجاگی اور نوبت ہلاکت کی پہونچیگی اسلیے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے۔ ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جسمین
ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہے وہ ہی کہ اوسکی حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہوجائین اور کبھی اندر بیٹھ جائین خصوصاً اگر بنفشئی
رنگ کی یہ چیچک ہو اور لحوح ہو یعنے جلد کے اوپر بخوبی نہ اوبھرے اور نہ اوسکے بخوبی اوبھرنے کی امید ہو بہت ضعف قوت کی اور کسی
عضو کے سبز ہوجانے یا سیاہ ہوجانے سے ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہے۔ اگر عضو کا سبز سیاہ ہونا بعد اوبھرنے دانون کے ہوا ہو قوت
ساقط نہین ہوئی بلکہ بڑہتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین۔ پہلی تپ ہو کر جدریکا نکلنا اسمین سلامت بہت
زیادہ ہے بلنسبت اسکے کہ پہلے جدری نکل لے تب تپ عارض ہو۔ جس شخص کو جدری عارض ہو اوسکی سانس اور آواز کا بہت
خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مرض مین سلامت ہے اور اگر جدریکی مریض کی سانس پے درپے چلے اسیطرح حصبہ کے
مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہوچکی یا حجاب مین ورم پیدا ہوگیا ہے۔ پھر اگر پیاس کی شدت بڑہتی
جاسے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہوجای اور جدری یا حصبہ سرد ہونے لگے اوسوقت مریض قریب ہلاکت
ہوتا ہے اور اس دلیل کی زیادہ تر تایید اس سے ہوتی ہے کہ جدری ایسی قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہوا ہو۔ اکثر جدریکا بیمار
اختناق یا بعد ظاہر ہونے خناق کے مرجاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہو کر یا سحج یعنے خراش روده یا اسہال مین مبتلا ہو کر مرجاتا ہے۔ اگر
بنفشئی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹھ جای معلوم کرنا چاہیے کہ بیمار کی غشی قریب ہے۔ اگر خون کا پیشاب ہو اور اوسکے بعد سیاہ
پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہوجاسے کی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کی باغسالی یعنے جیسے گوشت کا پانی اس رنگ
کے ہون اور قوت ساقط ہوتی جاسے پھر موت مین کچھ شک نہین حمیقا ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ
ان دونون سے اسلم ہے یعنے سلامتی زیادہ ہوتی ہے۔ اگر جدری انسان کے بدن مین دو مرتبہ نکلتی ہے جسوقت مادہ دوبارہ جمع ہو
اور آمادہ دفع کا ہو۔ اور توم اور رصاصی ایک قسم جدریکی ہے کہ جسکے دانہ چہرہ اور سینہ اور پیٹ پر کہ بہ نسبت پنڈلی و قدم کے زیادہ نکلتے

نکلتی ہین اور یہ قسم ردی ہی اور مادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف مین دفع نہین ہوتا **علامات ظہور جدری کی** کبھی جدری کے ظہور سے پیشتر
پشت مین درد اور ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھتے ہین تمام بدن مین بوجھ پیدا ہوجاتا ہے رنگ چہرہ کا
اور آنکھ کا سرخ ہوجاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہین حرارت تمام بدن مین مشتعل ہوتی ہے انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہے۔ سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ
جاتی ہے تھوک گاڑھا ہوجاتا ہے سر مین بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے مونہ خشک ہوجاتا ہے کرب اور درد گلے مین اور سینہ مین پیدا ہوتا ہے پانون کھنچ
نے لگتے ہین جسوقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتون کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے۔ حصبہ گویا ایک قسم
جدری صفراوی کی ہے ہندی مین اسکو کھسرا کہتے ہین جدری اور حصبہ مین اکثر احوال کا کچھ فرق نہین ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے
اور اوسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہین نکلتے اور جلد مین ایسی بلندی نہین ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاسکے خصوصاً ابتدا مین حصبہ بہت کم جلد
کے اوپر معلوم ہوتی ہے۔ ابتدا مین جدری کے دانہ اونچے ہوجاتے ہین۔ حصبہ کے دانہ جدری سے شمار مین کم ہوتے ہین اور آنکھ مین حصبہ بہ نسبت
جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہین مگر تہوع یعنے اوبکائی [illegible] حصبہ مین زیادہ ہوتی ہے اور
کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہی اسلیے کہ [illegible] جدری مین بجہت امتلاء خون [illegible] مین جو تغیر ہوتا ہے۔
اور حصبہ مین خون کے ردارت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہین ہوتی ہے جسقدر جدری مین ہوتی ہی حصبہ اکثر اوقات بیماری کی [illegible] آتی ہے اور
جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے سکو جو علامات سلامت حال مریض کے جدری مین ہین وہی حصبہ مین ہین کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور
اور سرو زہو اور اوسمین نضج جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہے اور جس قسم کی حصبہ مین نضج بدیر ہو غشی متواتر
عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعتہً نکلکر غایب ہوجای وہ بھی ردی اور غشی آور ہے۔ جدری کے علاج مین مبادرت کرکے اخراج خون کا
بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرایط اخراج خون کی جمع ہوجاوین اور اسیطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلاء خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا روز
چہارم تک باقی رہتا ہی جب دانہ جدری کے نکل آئین بجز فصد نلینی چاہیے ہان اگر امتلاء شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہوجاوے بھی
بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ مین مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض مین بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ
کھولی جای فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنے اوپر کی جانب کے اعضا کی مضرت جدری سے حفاظت ہوجای گی اور لڑکون واسطے
اسمین آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکیا جاے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسیطرح جو شخص
ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اوسکے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہوجانے کا خوف ہے اول مرض جدری
اور حصبہ مین ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفاء حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت مین قبض پیدا
نکرے اور خون کو غلیظ نکردے جیسے نان خورش عناب کی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور منسور کا شوربا اسیطرح جس غذا مین عین
طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہو اسیواسطے ضرور ہے کہ ان غذاؤن مین تمر ہندی شریک ہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہے اور کدو ست جو غذا
طیار ہو وہ بھی مناسب ہی اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدای مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور جمیع ملینات سے
تمر ہندی افضل ہی اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کرین مگر کہ نرمی طبیعت باآسانی ہوجای اور زیادہ اسہال سے احتراز
واجب ہی خواہ کسیقدر ترنجبین خواب آلو شریک کرین کبھی اول ظہور مین جدری کے ۳ درہم رب گذر یعنے کیوڑے کا رب ہمراہ قرص کافور اور
شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہے اگر دریافت ہوجای کہ مرض مین طول نہوگا اور دوسرا دن گذر جاے اور جدری کا ظہور شروع ہو

او سوقت تبرید کا استعمال بہ تیر سبب خطای عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول مواد کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک دیتا ہے اور اعضاے رئیسہ
بوجہ اوس چیز کا جسکی گنجایش بروز اور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسی وقت
مین اعانت مادہ کی ایسی دوائون سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سدی مواد بستہ کی کھولدین جیسے رازیانہ و کرفس ہمراہ شکر کے
بطور عصارہ کے یعنے اندوائون کے تبونکا عرق نچوڑکے شکر سے شیرین کرکے پلاتین یا جوشاندہ اصول اور بزور کا جنمین زیادہ حرارت نہو کبھی
ان دوائون مین بقدر خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت
ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی نجات پانے مین - ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہے لک مغسول ۵ درم عدس
مقشر ۳ درم کتیرا ۲ درم نصف رطل یعنے ۲ تولہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجائے تب پلاتین - اس سے بھی زیادہ جلدی نکالنے پر دیگر
یہ دوا ہے انجیر زرد ۲ عدد عدس مقشر ۳ درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد ۲ درم ۲ رطل پانی مین جوش دین جب یک ثلث باقی رہے صاف کرکے پلاتین
حرارت کو قلب کے گرد سے باہر نکالدے گی اور خفقان کو منع کریگی - ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑی سے اوڑہانا
واجب ہے تاکہ تفتیح مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصاً جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا سعالہ ہر دفعہ جاری رہے جو تدبیر بیرون بنا
نکالنے کے واسطے کیجاتی ہے اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہوجاتے ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کیطرف پلٹ جاتے ہین
بکثرت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اور خیش مین داخل کرنا یعنے اوس مکان مین جسکی ہوا سرد کرنے کے واسطے پردے کتان کے
چھوڑے گئے ہون بہت برا ہے - کبھی فصد کی مضرت اسطرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہے اوسکی وجہ سے مادہ
مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچاتین - اگر کسی تدبیر کیوجہ سے خواہ اوڑہانے
وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اوس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ
تک پہونچتی ہے بالتخصیص کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے - اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہو اور خیش یا ہوا سے
اندر کی بار دمین بے داخل کیے ہوئے نہ بن پڑے تو بھی کچھ مضایقہ نہین - اسیطرح اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے واسطے جلدی
نکلنے جلدی کے کیجاے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑہتا جاے اور زبان کی سیاہی ساعت
بساعت زیادہ ہوتی جاے اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کردینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے - جدری اور حصبہ کی
بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہ پر تنگ ہو جائیگی اور
اسہال دموی اور بول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کی اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے - حوض عدس مسلم
کے بھنی ہوئی مسور چند پانی بدل بدل جوش دے دے کے کھلاتے ہین اور بدلے اوس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجائے آب انار
خواہ آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کرکے کھلاتے ہین - دوائین جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین
ابتداے مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد شربت کدو خصوصاً اور شراب شگوفہ خرما خواہ
خود شگوفہ خرما یا درخت خرما کا دودہ - شربت کیوڑے کے بہت سے نسخے ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور
قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت دہی کے توڑ سے جو ترش اور مکدر ہو ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتداے
مرض مین اوسکا استعمال بہتر ہے نسخہ رب کدو دو حصہ اور اگر رب کدو نہ میسر آسکے تو خود کدو مسلم لیکر اوسکو تراشین اور اوسکا برادہ لیکر

باریک پیسین پیکر بقدر نصف اوسکے صندل لیکر سرکہ ممتظر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگوئین بعد اوسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جائے اور اوسکے بعد نچوڑ لین اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو لے لین اور جسقدر سرکہ یا آب انگور زیادہ ہو بہتر ہے بعد اوسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے آلایش دہی اوس سے پاک کرین یا مثل ماء الجبن کے اسطرح پکائین کہ اوس سے مائیت دہی کی یعنے توڑ جدا ہو جاے بعد اوسکے آرد جو کو اس پانی مین ملا کر فقاع یعنے دربھرا ملیار کرین اور ترش کرین بعد اوسکے پھر اس دربھری کو بذریعہ ٹپکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملاکے اسی سے فقاع بنائین اور دھوپ کی گرمی سے ترش کرین جسقدر مکرر اس عمل کو کرینگے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزای مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب زعرور (جو بموجب تصریح خود شیخ کی تفاح بری یعنے جنگلی سیب ہے) آب لیمو آب آلو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو نچوڑا گیا ہو اور آب گندش تازہ و آب توت شامی جو خوب پختہ نہو آب غورہ یعنی خام ترش عصارۂ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاخہای باریک انگور عصارہ درخت حماض عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک سے ہین حصے عصارہ اترج عصارہ ترشاہ نارنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کی عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب برگ امرود برگ غورہ برگ گل عصارہ برگ عصا الراعی یعنے لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم نیلوفر تخم گل ہر ایک سے بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا اسکے بعد ان دوا و اجزا جمع کرکے آگ پر چڑہائین — اور سمسور چار جز اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز دانہ انار تین جز دو اخل کرکے پکائین تا کہ نصف باقی رہجاے بعد ازان اوتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنے قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ آدہ ماشہ کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندی مین چھڑکین اور اوسکے اوپر دوای مذکور آہستگی ڈالین اور اوسکا مونہہ خوب تنگ سرپوش سے بند کردین کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑہائین جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہے اوتار کر خوب سا ہلائین اور لستوقہ یعنے جس برتن مین اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اوسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اوس سے کافور کے اوڑ جانے سے اطمینان ہو اور مقدار شربت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر سنبل الطیب زنجبیل اور رازیانہ انیسون فلفل او رسعد کوفی شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو — جب اخراج جدری کا تمام اور کمال ہو جاے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور سات آٹھ دن گذر جاے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانہ کی نکال لیجاے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک ملنا بہت ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کی نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلیے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا اور الم پہونچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے ٹوٹے ہون یا نہون اونپر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جای پھر اوسکے بعد تملیح کیجاے — اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نہ کرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہو جاتا ہے اور درد شدید عارض ہوتا ہے — مگر بعد تفتیح کے تملیح ضرور ہے — اور تملیح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اوسکے زعفران بھی داخل کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی مین جھاؤ اور سمسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھولین یہ خوب ہی خصوصاً اگر اوسمین صندل کافور بھی شریک کرین تملیح سے تفتیح بخوبی پیدا ہوتا ہے اور غم کی دانون مین بہت جلد آجاتی ہے لیے دیر

پپڑی جلد گر جاتی ہے — جھاؤ کی لکڑی کا دھوان پہونچانا بہت نافع ہے — اور جاڑے مین جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی رہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے — اور اگر جدری مین رطوبت شدید ہو اوسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جید تدبیر بروقت نضج کے اور بروقت اہتمام اوسکے خشک کرنے کی مریض کے سولانے مین اہتمام زائد کرنا ہے اور آرد گندم اور جوار اور جو باقلا تخم پر ڈالنا چاہیے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھرین جسکا کپڑا اچھا نا جھرجھرا ہو اور سنگین نہو اور اوسکے اندر سے اثر ان دواؤن کا بقوت پہونچے اور برگ سوسن یعنی ملہٹی تخفیف رطوبت جدری کے واسطے بہت مناسب ہے کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے — جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائین طلا کرین جو خشکی پر معین ہون اور سیقدر ایسی دوائین جو اوپر مذکور ہو چکی ہین اونمین تھوڑی سی زعفران شریک کرین اور اگر جدری سے زخم پڑجائین مرہم ابیض خصوصاً اوسمین قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا تراشہ بیخ سرکنڈے کا خواہ بید سادہ کی نیلی جڑونکا خواہ زعرور کا مرہم بیض مین ملائین اور بیشتر سپیدہ کاشغری اور مردا سنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہے اگر ناک مین خشکریشہ پڑجائے یہ قیروطی نافع ہے روغن گل خالص اوسمین تھوڑا اسپیدہ اور اقلیمیا ملاکر استعمال کرین اور بعد خشکی کے یا جب زخم پڑنے لگے استعمال روغن کا ایسے دانہ مین جنکی پپڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہے اور وقت قرحہ پڑجانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل جمیع مرہمونکی ہے اوسکا استعمال ضرور ہوتا ہے مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہے

بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے

جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہے وہ یہ ہین آنکھ اور حلق نتھنے پھیپھڑا انتڑیان یہی اعضا ایسے ہین کہ جدری کے مرض مین انمین قرحہ پڑجاتا ہے — آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہے اور کبھی اوسپر ایک سپیدی پڑجاتی ہے اور حلق مین بیشتر خناق عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑجاتے ہین کہ بلع یعنے نگلنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی اکلۃ الفم پیدا ہوتا ہے جو مہلک ہے اور نتھنون مین کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہین کہ ہوا کی آمدرفت بند ہوجاتی ہے اور پھیپھڑے مین جدری کے دانے ایسے پڑجاتے ہین کہ ضیق نفس پیدا ہوتا ہے اور اگر انہی مین قرحہ پڑجائے سل پیدا ہوتی ہے — امعا مین کبھی بوجہ جدری کے سحج یعنے خراش اور زخم پیدا ہوجاتا ہے کہ اوسکی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہے — آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مری اور آب کشنیز سے جسمین سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کرین بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہے — اسیطرح فقط سرمہ سیاہ جو آب کشنیز مین پرورده کیا جای اور آب سماق جسمین کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ شحم رمان یعنی وہ چھلکے جو اندر سے انار کے زرد زرد برابر ہوتے ہین وہ بھی جید ہے خصوصاً اوایل مین اور اگر جدری ظاہر ہوجای پھر اوسوقت گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہے یہ بھی کہتے ہین کہ سپیدرال سے اکتحال بہت مفید ہے آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن بیضہ جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھ مین کوئی آفت آجانے کے استعمال کرتی ہین ناخنہ چشم یعنی پردہ سا جو پڑجاتا ہے اوسی دور کردیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کردیتا ہے اور شیاف ابیض بعد دانی ابھر آنے کے آنکھ مین بہت مفید ہے — مونہہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کرین کہ انار چوسین اور دانہ انار کو ابتدا مین چبائین خواہ توت شامی چوسین اور توت کی رب کا غرغرہ کرین خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اسوقت رب توت کو چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہے نتھنون کی حفاظت کیواسطے مامیثا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کرین اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے اور پھیپھڑے کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز لعوق عدس سے اچھے

نہین ہے کہ اوسمین تخم خشخاش شریک کرین اور قلب کی حفظ کیواسطے جو شانہ انجیر اور مسوح جو قبل اس فصل کے بیان ہو چکا ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور امعا کی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہے کہ اوسی زمانہ مین اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ استعمال فواکہ کا کرین اور اگر آخر مرض مین اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کرین خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کرین **نشانات جدری کے دفع کا طریقہ** اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہان زینت کا ذکر ہوگا بہ تفصیل کرینگے اور یہان پر مخصوص دوا جو مناسب ص کے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ اون ادویہ کے جنسے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہین سوکھی جڑ بانس کی اور آرد باقلا اور زرآغہ چوب بید اور تراشہ چوب عنزروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کئے ہوئے اور چاول دہوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ بیضہ مرغ اور مٹی بھولی ہوئی بڑ مرا سفید کے اور مرداسنگ شکر طبرزد نشاستہ بادام شیرین اور بادام تلخ اور روغن اور ادہان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن بستہ چربی گدھے کی مع روغن گل اور جو فراج مین قریب سکے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کے سمون سے نکلتا ہے جسوقت سم کو بھونین اور جلائین کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی نمک سمندر کف اور حمارہ فلفل یعنے وہ سنگریزے گول جو مرچ سیاہ مین ملے ہوتے ہین اور مرچ کی تاثیر اونمین سرایت کر جاتی ہے اور قسط اور اشق کندر صابون بورہ ارمنی استخوان سوختہ پورانی ہڈیان جو کہ چونا ہو جائین تخم ترب آرد ترب سوکھایا زراوند ترمس۔ کھلانے کی چیزین بہتر جنسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار میخوش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیمبرشت شوربای مرغ اور کبک اور دراج اور تدرو جو فربہ ہو۔ استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہے۔ مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور مینگنی بھیڑ کی اشبہ طلکیہ پورانی ہون اور نئی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود ہر واحد دس درم حب البان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی ہیں درم اس مجموع سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے پانی مین اور آب جو خواہ آب باقلا مین پیسکر عضو ماؤف پر انکو لگائین اور صبح کو بنفشہ یا نمین جو ش دیکر دہو ڈالین قرلیطن نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی ہڈی اصول قصب فارسی ترمس تخم خربزہ برنج ساٹھی شستہ حب البان قسط اجزا ہموزن لیکر اوبٹنہ طیار کرین ترمس اور نخود سیاہ کو پیس کر مالش کرین **حمیات ورمی کا بیان** اوپر باب حمیات یومیہ مین بیان ہو چکا ہے کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہین وہ اکثر حمیات یومیہ مین داخل ہین اسلیے کہ اورام ظاہری بیشتر انکے سخونت قلب تک پہونچتی ہے اور انکی عفونت قلب تک نہین پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنے غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تا بہ قلب پہونچے اوسوقت یہ تپ از قسم حمی یومی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عفونت کیطرف منتقل ہو جاے گی اور اکثر یہ بات یعنے حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کیوجہ سے ہوتا ہے اور امتلای اخلاط جو بدن مین ہو رہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی بوجہ ایسے قرح کے جنکے مواد خبیثہ متوجہ ہوکر محتبس ہوجائے گوشت نرم مین۔ مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہین اونکا وجود فقط تا بہ تک سخونت پہونچنے سے نہین ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہے بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہون وہی ہین جو ورم حمرہ سے جو بعض احشا مین ہو جاے پیدا ہون کہ اس تپ مین درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم پر دلائل اختلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون مین ظاہر ہوتے ہین اور اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنے کان کا پردہ جسکی ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جب عظیم او ردموی ہو اور اوس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کی ہڈی ورم جگر ... گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہے۔ کبھی حمیات اورام مین بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف مین اختلاف ہوتا ہے

اسیطرح اگر ورم اعضای لحمی مین ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضای غشائی مین خواہ غضروفی اور عصبانی مین تپ ضعیف ہوتی ہے خواہ جو ورم قریب بہ شرایین ہو اوسکی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اوسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ حمیات بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اوسیقدر تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جسقدر پیدایش مواد کی ہوتی ہے اوسقدر ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا یا اورام کرتے ہین اوسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہے پس ہر خلط کے لائق جیسا دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہوجاتا ہے اور تپ باقی رہجاتی ہے یہ دلیل اسپر ہے کہ ابھی تنقیہ تام نہین ہوا ہے۔ یہ حمیات و اورام اگر دیرپا ہون انجام کار ان مین دق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر جگر مین ورم ہو اور حجابی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہوجاتے ہین مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون **ذکر علامات اور احکام حمیات اورام کا**

حمیات اورام جو اعضای باطنی کے ورم سے پیدا ہون اونکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین ۱ کچھ علامات اور اعراض ایسے ہوتے ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے ۲ اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہین ۳ اور بعض علامات مریض کے حال پر دلیل ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے۔ قسم اول کی مثال جیسے نبض منشاری اور درد چبھتا ہوا اطراف سینہ کے ورم پر دلالت کرتا ہے اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے دو اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل ہین جیسی سرخی قارورہ اور ضیق نفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ درد اور ثقل عضو علیل مین ہوتا ہے اور جمیع اعضا سے گرمی عضو ماؤف کی زیادہ ہوتی ہے اور گرمی خلاف عادت اوس عضو مین ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضاء عصبیہ کے اورام گرم مین ہوتا ہے۔ اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے۔ اور تیسری قسم کو وہ اعراض ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوش خبری دین خواہ اوسکی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین۔ کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہونی اور اوسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اوسکے مفترہ ہونیمین مختلف ہوتے ہین بحسب اختلاف اعضا کے عظیم اور بزرگی مین اور اونکی رگونکے بڑے ہونیمین خواہ بانیوجہ کہ بعض اعضای باطنی قریب بقلب ہین اور اونکو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور یہ خواہ قلب سے دور ہون اونکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے ہین اور از قسم حمیات مختلطہ خواہ حمی غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہین اور ان حمیات کے ہمراہ نافضرا ور لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھریری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات اورام ہین یا حمیات عفونت خاص علامت انکی حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب بطن کے اور درد اور اختصاص بادنی حرارت کا زاید حرارت معتاد پر عضو متورم مین اگر کسی عضو مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کے قریب ہو یا اوس سے مشارکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور باانہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اوس تپ کی جو تابع ورم اس عضو کے ہوتی ہے قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور بیشتر بہ تبعیت اس ورم کے اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا کہ اوسکے ہمراہ درد سر اور درد گردن کا بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا ہے سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہوا اوسوقت حدت بھی ہوجاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت اس تپ کی داخل مین فرو رفتہ ایسی نہین ہے جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہے اور نہ اوسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط

عضو متورم مین عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اوسی مقام پر کھنچ جاتا ہے۔ بعض حمیات ورم باطنی کی شکل بعض حمیات عفونت کے
ہوتی ہے کہ ابتدا مین صغیر اور بوقت منتہی کے سریع الانقباض اور بعد ازان عظیم ہوجاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بحسب تقاضائے عضو
اور مادہ کے جیسا کلیات مین بیان ہوچکا بعد اوسکے منشاری خواہ موجی ہوتی ہے بر طبق عضو کے لحمی اور عصبی ہونے کی۔ اور بول اکثر
حمیات اورام مین بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ مین کمی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور رجوع کو
اپنے مقام مین جذب مادہ کا لازم ہے **ذکر علاج حمیات ورمیہ کا** علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد ازانکہ
اصل ورم کا علاج ہوچکے اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اوسمین رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کی
ضرور ہے حمیات اورام کے علاج مین بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہون یہ فرق ہے کہ ورمی تپ مین اجازت سرد پانی
پینے کی نہین ہے اور نہ حمام مین داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزونکا رکھنا مقام ورم پر چنین برودت
بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور خرفہ وغیرہ کسیقدر آرد جو سپید کے ہمراہ یخ مین سرد کرکے اور جب گرم ہوجاے پھر
بدل دین اور کبھی زیت انفاق جو بحالت خامی نچوڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہین اور اگر کاہو کو دھو کر یخ مین سرد کرکے
کھلاتے ہین جائز ہے اور نافع بھی ہے **حمیات مرکبہ کا بیان** حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کی ساتھ چند صورتون سے
ہوتی ہے ۱ کبھی اصناف بعیدہ کی آپسمین ترکیب ہوجاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کی ساتھ ۲ اور کبھی ترکیب ایسی حمیات
مین ہوتی ہے جو کہ جنس قریب مین متحد ہون جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلا حمی غب حمی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو ایسی
ہی مرکبات ثنائیہ سے وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے ۳ اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہوجاتی ہے ۴ اور کبھی نوع واحد
کی حمیات مین ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہون خواہ دو ربع مین ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہون دو غب کی ترکیب مین
کیفیت نوائب بلغمی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر مین نائبہ کا ایسا حال
ہوگا اور یہی حال ترکیب مین ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کی بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تخیل سے واضح ہوتا ہے
کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہوجاےگی ۵ اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہین اگر ترکیب بسبیل
مناوبت ہو اور تداخل کسی غب کا دوسری غب مین نہوا ہو تیسرے روز کی نوبت مین شدت زیادہ ہوگی اسلیے کہ یہ دن منتہی
نوبت حمی اول کا اور ابتداء غب ثالث کا پڑتا ہے اور اسیطرح پانچوان روز شدت مین زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ
ہے جیسے دو غب سے مرکب ہو تا بلغمیہ نائبہ کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو
فائدہ منصور نہین اور نوائب کی حال سے اشتغال مین چندان ثمرہ نہین ہے بلکہ اعراض کیطرف متوجہ ہوکر ملاحظہ کرنا چاہیے منجملہ
اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی
کم ہو پس نوبت مین سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہوگی تا اینکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور
وہ تپ اعراض مین ضعیف ہے پہلے زائل ہوجائیگی۔ کبھی تپ کی مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھریری پیدا ہوکر
سکون اور آرام ہوجاے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اوسکے
اعراض کے پہچانتا ہو اوسکی نسبت نہایت قبیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نکر سکے خواہ دوسرے دن۔ ترکیب

تپ ق کی ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی لثقہ کہ جسکا مادہ بلغم یا لحم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلیے کہ معالج
اس حمی مرکب مین فترات اور سکون اور چند بار ابتدا انافض اور قشعریرہ کی اور بار بار برامد ہونے عرق کو بشرطیکہ تپ کی اوقات جزئیہ
ہون ملاحظہ کرتا ہے اور اگر مفترہ ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہین اوسوقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہے کہ فقط حمیات
عفونت سے یہان ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہون یا مفترہ اور لازمہ سے مرکب ہوا اور حمی سانوخ کا قطعاً وہم اور گمان نہین ہوتا
ہے اور کبھی ترکیب متوالی اور پے در پے ہوجاتی ہے اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کی فوراً دوسری شروع ہوجاتی ہے جیسے کہ
زمانہ ابتداء جزئی تپ دوم کا جسمین فی الجملہ اعراض مین خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول مین متداخل ہوتا ہے اوسوقت یہ تپ
مرکب متشابہ ہو کہ سونوخس کی جو غلیان خونسے خارج عروق مین پیدا ہوتی ہے شبہہ ہوجاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کرنے بطرف
دلائل خاصہ ہر تپ سے کے چارہ نہین ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے اونکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل
ہوتا ہے اور اگر نوائب قصیر المدت ہون اوسوقت دونون تپ کا ایسا اتصال نہین ہوتا کہ دونون ملکر ایک تپ معلوم ہون بلکہ
درمیان دونون کی نوبتون کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات
سے ترکیب ہوئی ہے اونکے عدد کثیر ہون خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اوسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاحق کے
نہین ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب بصورتیکہ حادہ پہلی دفع ہوجاتی
ہے اور مزمنہ فقط باقی رہتی ہے یہ دونون تپ مفترہ ہون خواہ دونون لازمہ ہون یا ایک لازمہ ہو دوسری مفترہ اور کبھی شطر الغب کے ہمراہ
ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال
ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہ جاے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کی ہو پہلے شطر الغب دفع ہوتی ہے اور خالص
بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے کبھی حمیات مرکبہ مین ترکیب اور طرحسے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جنکی جنس مین
اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہون یا نوع واحد کے ہون اونسے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازم
کے مرکب ہوا اور جیسے دو مفترہ مرکب ہوجاتی ہین اوسیطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہین بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ
مین ترکیب نہین ہوتی دو غب مرکب ہوتی ہین اسلیے کہ مادہ جسوقت داخل عروق مین ہوا اوسمین ممکن نہین ہے کہ جس شے
مین عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکسان متعفن ہوگا اور تعفن اوسکا ہر جگہہ ظاہر رہیگا یہ راے
ہمارے نزدیک اجب التسلیم نہین ہے اسلیے کہ عفونت جو داخل عروق ہے ضرور اوسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے
اور بعد ابتدا اسکے تعفن پھیلتا ہے اور اوسکے بعد احکام اشتداد اور تفتیر کے اوسپر جاری ہوتے ہین بنا بر تاریخ عفونت اول کی اور اوس
عفونت کو حرکات بنا بر اوسی روز کے اور اوسی حساب سے ہوتے ہین پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہہ داخل
عروق مین اسی مادہ کی عفونت شروع ہو کہ اوسکو غلبہ ہوا اور بالاصالہ متعفن ہوا اور دوسرا جزء اوسی مادہ کا جو دوسرے مقام مین ہو
اوسے اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ بہ اتباع اوسی جزء کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب نہ تھی بڑہائی اور افشا اوسکی عفونت
کا اصالۃً بھی ہوا اور بہ اتباع بھی ہو پھر اوسکی واسطے زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا۔ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہین مداخلہ اور
مبادلہ اور مشابکہ۔ مداخلہ یہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہوجاے۔ اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کی دوسری شروع ہو اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونون ساتھ ہی شروع ہون اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق نہ آئے
نہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برآمد ہو اوسوقت ترکیب مین گمان قوی کرنا چاہیے اسیطرح اگر مطبقہ مین بافراط برد اطراف ہو
اور نقبض یعنے سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہوسکتی ہے **ذکر شطر الغب کا** شطر الغب مرکب
دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور اوسدن چونکہ بلغمی اور غب دونون کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اسلیے
اوس روز شدت اعراض مین زیادہ ہوتی ہے یا دونون کی ترکیب بر سبیل مشابکت ہو یعنے دونون ساتھ ہی شروع ہون خواہ
بر سبیل مبادلہ کہ ایک کے اوترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بر سبیل مداخلت یعنی ابھی ایک تپ اوترنے نپائی
کہ دوسری شروع ہو جاے۔ سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمین دونون ہمراہ شروع نوبت کرتی ہین اوسکے بعد دوسری
قسم کی شناخت کہ اوسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اوترنے پہلی تپ کی دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہے
کبھی دونون تپ لازمہ ہوتی ہین اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونون پیدا ہوئی ہین اور کبھی دونون دائرہ ہو کر زمانہ اقلاع کا پیدا
ہو جاتا ہے جسوقت کہ دونون کی عفونت خارج عروق ہو اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے
اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونون برعکس اسکے ہوتی ہین کبھی شطر الغب خالصہ اوس حمی کو بھی کہو جو کب غب
خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہوسکتے ہین اور سوای اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہین مگر اس بحث سے چندان فایدہ نہین اسلیے کہ
مجرد امر اصطلاحی ہے۔ کبھی مقدم عفونت مین حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اوسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب
ہو جاتی ہے اور کبھی دونون مادہ مین ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور
ہر ایک صورت مین شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہین اور بحران اوسکا دیر میں ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال
برعکس کر دیتا ہے یعنے اوسکی مدت مین کمی ہو جاتی ہے اور بحران اوسکا بہ نسبت بلغم ساذج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ بقا
طولانی ہوتا ہے حتے کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے مرض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب
نسبت اور حمیات کی بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہی ہو جاتا ہے
علامات شطر الغب کی خاص تر علامت اور اول شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قراین بھی ہوتے ہین یہ ہے کہ مدت تپ
کی ایک روز طولانی اور حدت مین سکون لیے ہوئے ہو بہ نسبت غب مفرد کی ہو بعد اوسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض
مین کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ مین مکرر واقع ہوتا ہے یعنے چند مرتبہ پھریری واقع ہوتی ہے اسلیے کہ دونون مادون مین تصارع اور
کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر متداخلہ ہون۔ کبھی یہ تکرار تین مرتبہ
ہوتی ہے یعنے قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی بعض اعضا مین گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ
شطر الغب ہے اسلیے کہ بدنکا نقا اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ مین نہین ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ مین زیادہ اضطراب
پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب مین صنف مشابکہ سے ہو خواہ از قسم تشابک نہو بلکہ متداخلہ ہو تو جو وقت تداخل کا ہوتا ہے اوسوقت ضیق آ
عارض ہوتا ہے اوسوقت پھریری بار بار ہوتی ہے اور منتہی مین طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ تپ اوتر جاے کہ یکایک پھر قشعریرہ عود
کرتا ہے اسلیے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہے۔ اور منتہی مرض کا اوقات جزوی و کلی دونون مین قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہے اور بہ نسبت اوسکی جلد تر ہوتا ہے

اور بہ نسبت صفراوی کے دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت کا پھیلاو شطر الغب مین بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض
مین اور اسکی حدت بر وقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیے کہ دفعے باہم بجہت نزاع دونون مادون
کے واقع ہوتے ہین اور عرق برامد ہو کر یہ تپ بہت کم اترتی ہے ۔ اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن
دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے ۔ شطر الغب کے وجود پر استدلال چند وجوہ مختلف سے ہو سکتا ہے کبھی بنظر عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے
عادات کی راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن مین خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اسمین آگئی تھی اوسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضت
کو ترک کرکے اچھی اچھی غذا اور گوناگون تدبیرین ایسی کین کہ اونسے بلغم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدن مین بلغم کی کثرت تھی اور بلغم مین عفونت
بھی پڑ گئی تھی بعد ازان اوسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزون کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے
اوسمین یہ بات پیدا ہو گئی مثلاً لڑکے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کہولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت
مزاج تبدیل سن سے برطرف ہو گی ۔ اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوتی کہ نبض اور بول کو دیکھے اور جو مادہ
تے کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اوسکے علامات بھی دریافت کرین اور
پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ مکرر لرزہ آتا ہے یا نہین اور حالات اوقات اور نوبت کی معلوم
کرین ۔ نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ مین بہ نسبت غب کے عظیم مین کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور
تفاوت مین زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ مین بدیر نضج پاتا ہے اور تے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی
کیفیت ہوتی ہے اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات اربعہ اور بے انتظام ہونا نوائب کا جسقدر
ضرور تھا اوپر بیان ہو گیا البتہ جو خلط غالب دونون خلطون مین سے ہو اوسپر آگہی کی امید جو دلائل غالب ہون اونسے ہو سکتی ہے
اگر بلغم کا غلبہ ہو گا نوبت مین طول ہو گا اور پھریری کم ہو گی اور تضاغط یعنی تنگی اعضا مین خصوصاً نبض مین قوی تر ہو گی اور اطراف
سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدای مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہیگی پیاس کم ہو گی اور تے صفراوی بھی نہو گی اور
بول مین سپیدی اور خامی اور پسینا بھی کم برامد ہو گا سن اگر ہین خواہ بڑھاپے کا ہین اور مزاج بدن کا بھی کبھی اسپر دلیل ہوتا ہے
گو سن مین حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہو سکتی ہے اگر بارد ہو ۔ صفراوی خلط اگر غالب ہو گی تو نوبت
کا زمانہ قصیر اور اطراف جھٹ پٹ گرم ہو جائینگے اور پیاس کا غلبہ تے صفراوی کی کثرت پسینا بے انداز کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے
پھریری لرزہ کیطرف مائل ہو گی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے
اسیطرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے ۔ اگر دونون خلط برابر ہون دونون قسم کے دلائل برابر ہوتے ہین
اور فقط قشعریرہ پیدا ہو گا لرزہ واقع نہو گا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کیطرف منتقل ہو گا اسلیے کہ اسمین برد اور لذع
دونون مفقود ہین ۔ اگر ترکیب اس تپ مین دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہین اور
اور لازم تپ بلغمی ہو اس صورت مین لرزہ اور ضعف بھی ہو گا اسلیے کہ مادہ خارج عروق صفراوی ہے اور خارج بدن مین کوئی شے
مقابل مادہ صفراوی کے نہین ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہو گا مگر لرزہ ضعیف ہو گا
اور بیشتر برد اور قشعریرہ مکرر واقع ہو گا تا اینکہ منتہی مین مادہ غلیظ ہو جاے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور حرارت احشا اور شکم کی زیادہ ہو گی

باوجودیکہ اطراف میں برد موجود ہے اور نبض میں صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ پھریری ہوگی اور نبض بہت
عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونوں تپ دایمی ہوں لرزہ یقیناً نہو گا غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہے کہ اوسمیں خفت قبل خفت
بلغمی سے پیدا ہوا گر یہ اس تپ صفراوی کا رجوع بطرف شدت کے قبل از اشتداد حمی بلغمی کے ہو

شطر الغب کے علاج کا بیان

واجب
اور ضروری امر علاج میں شطر الغب کے یہ ہے کہ توجہ تام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے۔ اسہال اور فصد اور ادرار اور تعریق
کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اطفا حدت تپ صفراوی کی اس سے ہوتی ہے۔ اور مسہل کے استعمال میں انتظار نضج کا ضرور ہے
مگر ملینین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہو سکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہوا اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ماء الشعیر ساتھ گلقند
کے اگر خلط غالب بلغم ہو اور ترنجبین شیر خشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہوا اور دونوں قسم کی دوا مرکب کرکے اگر دونوں خلط برابر
ہوں اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہو جاوے پھر اگر استفراغ دوای قوی سے کیا جاوے ہو سکتا ہے اور کچھ خطر نہیں اور قے کرانے میں بھی خلط غالب کی
رعایت ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ادرار ایسی دوا سے کرانا چاہیے جسمیں اعتدال
ہو اگر جوشاندہ مسہل قبل از نضج کے جلدی کرکے پلائی جاتیں خوف عروض سرسام کا ہوگا جو دوا زمانہ تزید سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ اصلاح
مادہ کی کرے اور نضج بھی پیدا ہو جاوے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات میں مثل افسنتین رومی کی
مگر بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضج کے اور قسم جید رومی سے ہو اور اگر ساتویں روز سے پہلے جلدی کرکے استعمال کی جاویگی خلط کو متحرک کریگی
مگر استفراغ نکر سکیگی اس وجہ سے کرب اور غم اور متلی پیدا کریگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کرکے بوجہ اپنے جزو مراری اور تلخ کی مادہ کو خشک
کردیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھیگی۔ اور **جالینوس** اور اوس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج
ایسے وقت میں آب جو میں تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کر لیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجاوے اور بعض متاخرین زمانہ
کے اطبا جو بعد جالینوس کے ہیں اس تدبیر کو ناروا سمجھا کرتے ہیں کہ اس تدبیر میں **جالینوس** نے بہت دھوکھا کھایا بلکہ اس شخص نے
جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اوس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اسکا کچھ خیال
نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور اوسقدر گرمی اسمیں باقی نہیں رہتی کہ تپ کی حرارت میں التہاب پیدا کرے
ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض میں اعتراض
کرنا اوس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جسکی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اوسوقت اعانت طبیعت
کی ادویہ مرکبہ سے جسمیں مسخنات اور مبردات دونوں شامل ہوں کرنی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت میں دوا کی تمیز کرکے دوای مبرد سے
تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دوای گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے۔ وہ کون شخص ہے جو شطر الغب
کا علاج بدون ترکیب دوای حار اور بارد کے کر سکتا ہے ہاں اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اوسمیں قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نہ ہے اوسوقت
کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے۔ اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو اونکے
ذکر تفصیلی سے طولانی نہیں کرتے بلکہ باختصار اونکو بیان کرتے ہیں۔ ایک یہ بھی اوسکی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ
ایسے وقت استعمال اون ملطفات کا کرتا جنمیں قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کرفس اور شبت بغیر سویا اور اس معترض کو یہ معلوم نہوا
کہ مرچ سیاہ کی بھی تبرید ممکن ہے اسطرح سے کہ اوسکی مقدار قلیل بہت سی دوای بارد کی آمیزش [illegible] ایسی ہو جاتی ہے کہ اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی ہے

اور قوت ملطف اسکی باقی رہتی ہے اور جسقدر تلطیف اسکی باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی تلطیف سے گو بمقدار زائد ہو کم
نہین ہوتی ہے اور پھر آب جو کہ خود اسمین جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو
پہونچاتا ہے اور افراط حرارت کو فلفل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مریض کو اپنے سیلان سے بھگو دیتا ہے تاکہ قوت ملطفہ فلفل کی اسمین بخوبی
نفوذ کرے بعد ان سب غلطوں کے نہایت عجیب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل
تپ مین التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار اون لوگو مین کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہون بوجہ اسکے کہ اوس
نے فلفل کی آمیزش آش جو مین تجویز کی ہے ــ اور یہ مرکبہ جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افسنتین
اور قرص ورد کے ہین **اقراص جیدہ خفیفہ** جو واسطے شطر الغب کی بہت عمدہ ہے **نسخہ** گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۴ درم
ترنجبین ۳ درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤن سے قرص طیار کرین **نسخہ دیگر** جو شطر الغب التہاب شدید
کے ساتھ ہو اسکو مفید ہے گلسرخ ۶ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد ۴ درم نشاستہ ۳ درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کتیرا زعفران سنبل الطیب
ریوند ہر واحد دو دانگ کافور یکدانگ نسی قرص طیار کرین **قرص دیگر** بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کی مریض کی خصوصاً اگر اوسکو
التہاب اور سوزش کی اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد
۳ درم ریوند ۳ درم طباشیر گلسرخ مع بونرطی سکے لک صمغ عربی کہربا ہر واحد ۵ درم تخم حماض بشتہ ۲ درم طین رومی ۷ درم قرص طیار کرین
قرص نسخہ دیگر گل سرخ ۶ درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد ۴ درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد
دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑہ درم رب السوس ایکدرم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤن کو ملاکر قرص طیار کرین
حبوب واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر مصطگی ہلیلہ زرد
ریوند عصارہ افسنتین گلسرخ سب اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی باندہین مقدار شربت دو درہم
ہمراہ اسکنجبین کے **نسخہ جیدہ** کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور مسہل بھی ہے صبر مصطگی عصارہ غافث
عصارہ افسنتین گلسرخ ہموزن اور زعفران بوزن نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی طیار کرین مقدار شربت
دو درہم ہمراہ اسکنجبین **مترجم کہتا ہے** اوقات اربعہ مین اس تپ کی مجرب خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سدر اہلی دو درم سے ۳ درم تک
اور اسفید چرائتا جو ایک پتی گٹھی ہوتی ہے ملاکر استعمال کرین تساوی مین دونون مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سدر کا
وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو چرائتا زیادہ کرین بعون اللہ بہر الساعت حاصل ہو ــ **من نکس** کے یہ معنی ہین کہ مرض
اول کسی بے اعتدالی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اوسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو ــ اصل مرض سے دوبارہ پلٹنا مرض کا بہت
بد ہے تجویز مناسب نکس کے معالجہ مین یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہو علاج مین عجلت نکرنی چاہیے خصوصاً مسہلین وغیرہ
اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کر سکتے اس جہت سے
احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے **فن ثانی پیشین بینی و پیشین گوئی شناخت احوال و امراض کی اور احکام بحران کے بیان مین** اس
فن مین دو مقالہ ہین ــ ہم اس فن مین احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزین ایک یک سے خصوصیت رکھتی ہین
از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جید و غیر جید کا بھی ذکر کرینگے یہ علامات وہی باتین ہین جنپر مدار پیشین بینی معرفت کا ہے ــ

پیشبینی اوس سے یہ مراد ہے کہ دلائل موجودہ سے ایک امر جو آیندہ ہونے والا ہے اور جس طرف مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونے والا ہو اوس پر پہلے سے حکم لگا دے بہ نسبت پہنچانے قوت کے اسطرح کہ ثابت رہے گی یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جاے کہ وقت سخت یا ہلاکت رات کو ہی یا دنکو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہوگا

مقالہ اولے بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران پر

اور اوسکی خیر او شر ہونے پر اور اوسکی ماہیت اور احکام و اقسام ۔ بحران کے معنی لغت مین قول فیصل کے ہین اور اصطلاح مین طب کے جو تغیر مرض مین دفعۃً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض و ہلاکت اوسکو بحران کہتے ہین ۔ بحران کے دلایل ایسے ہین کہ اوکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہوجاتا ہے کہ آیندہ کیا ہونے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان محافظ کی ایسی خفیف لڑائیان ہوتی ہین کہ اونکا شمار نہین کیا جاتا اور بخوبی محسوس نہین ہوتین اور کبھی ان دونو مین قتال و جدال بشدت ہوتا ہے اوسوقت ایسی احوال و اسباب پائے جاتے ہین جیسے سوارون کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچ اور غبار اوٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیان جاری ہون بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے گویا کہ آن واحد میں ہوجاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اوسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جاتین اور اونسے شہر بالکل خالی ہوجای یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی امید واری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت مین انفصال اور شکست پوری سب سے آخر کی لڑائی ہوتی ہین اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اوسکو دفع کردیتا اور کبھی اوسکا دفع کرنا ایسا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہوجاتین یا اوسے اسقدر دفع کرتا ہے کہ اطراف شہر کے قریب مین دشمن باقی رہجاے اسی طرح پر حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنے قلب اور اعضای رئیسہ اور اونکے اطراف سے بالکل دور کردیتی ہی یا اعضای رئیسہ سے تو دور کردیتی ہے مگر اطراف سے اعضای رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہین ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل اسقدر ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضای رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے ۔ اور جو مرض زائل ہوتا ہے اوسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہے یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا متحلل ہوکر بتدریج فانی ہوجاے ۔ زوال مرض بطور تحلل امراض مزمنہ مین ہوتا ہے یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہون اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت واقع نہین ہوتے ۔ اسی طرح جو مرض مہلک ہی اوسکا اہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہے یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہین کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہوکر فانی ہوجاے ۔ افضل وہی بحران ہے جو تام ہو اور طبیب اوسپر اعتماد کرسکے کہ بدن مواد سے پاک ہوگیا اور واضح ہو اور ظاہر اور سالم ہو اون عوارض سے جنکا انذار یعنے خوف وہی کسیدن قبل اس روز بحران کے ہوچکی ہے اور وقوع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو ۔ جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور ہر ایک انمین کا یا تام ہے یا ناقص ۔ بحران تام جید یا اسطرح ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کردے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کرے ۔ کبھی ناقص بحران بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہے تام جید کی مشابہت تحلل مین ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذبول مین ہوتی ہی ۔ بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہے اگر انذار اوس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و ایام انذار کے بیان مین

ذکر کرینگے اور یہ انذار جید اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہے بے چشمداشت اوس بحران کی جو دفع تام کرے اون امراض مین
کرنی چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اون امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ
ہو۔ ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کم ہو
مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو
بذریعہ اسہال و قے کے بحران ہوگا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ مخاط یعنی رینٹ اور کان کا میل اور آنکھہ کا کیچڑ اور آنسو سر کی بیماریون کا
بحران ان چیزون سے ہوتا ہے اور نفث یعنی خون یا ریم کھنکار اور تھوک مین نکلنے سے بحران امراض سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا
اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر اونہین لوگونکو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری
ہونا معتاد ہو۔ جمیع بحرانات مین افضل و عمدہ اور قریب انفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو اعلی
مرتبہ مین پریشان کر دیتا ہے اوسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اوسکے بعد وہ بحران ہے جو
بذریعہ ادرار بول کے ہو اوسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہین
اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہین۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا فوری تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ
خراجات کے امراض دفعۃً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوئے ہین اونکی
موت واقع ہو جاتی ہین اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہین دبل دبیلہ طاعون نملہ
حمرہ نار فارسی آکلہ جدری خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون۔ کبھی بحران تام یا ناقص سنگی عضل اور عصب سے ہوتا ہے اور
کبھی بذریعہ خارش اور اوسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہے۔ **ایضاً** بذریعہ سرطان اور برص اور تمدد اور دار الفیل دوالی
انتفاخ اطراف وغیرہ کبھی ہوتا ہے۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی بلکہ مثل لقوہ و تشنج
و استرخا و وجع المفاصل و درد پشت و زانو و داء الفیل و دوالی پیدا ہو جاتے ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو بحران
بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہولے جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہے
عافیت مریض کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مستقر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہو جاوے یا کسی اور قسم کا انتقال
خاص مشخص ہو جانا بعد عافیت کی بھی ہو جاتا ہے۔ انتقالات کے اقسامات مین بہتر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور
انتقال مین عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دور اعضاے شریفہ سے ہو جس طرح مستدل یا مخبر کو ممکن ہین کہ لڑائی
کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دے یا بیش خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو
بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے
قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربۂ شدید
کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ و جدال کا درست نکر چکا ہو اور نہ آلات حرب و ضرب کے استعمال پر قادر ہو
اوسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوسکی بدحالی سلطان کی کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا
ساز و سامان نادرست ہو اوسوقت حال بالعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض اون علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آیندہ ذکر کرینگے

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل بین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہوچکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے نہوگی اور اگر نضج تام ہوچکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی ۔ بحران تام بروقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انحطاط مین اور اسی وجہ سے بہت سر زمانہ مین بحران تام کی تعویق ہوجاتی ہے اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے چہ جاکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے ۔ اکثر ایسے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کردے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرائے یا اسکے پسینا شروع ہوا ہو سکے بعد روغن گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی مین معتدل رہنے دے ۔ یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام و اوقات مین واقع ہون جنمین عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہے کہ اگر اوسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال مین باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کی واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہوسکتی ہے اور اگر قائم ہوا طبیعت کا مقابلہ مرض کے قبل اوسوقت کے ہو جسمین طبیعت باختیار خود مقابلہ کرلے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسبات پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بعید ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکت قے کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز قعر معدہ کو ایذا دے تو اوسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے مین اسی طرح اگر دلایل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین مین مثل چودھوین دن کے واقع ہوگا اور اوس سے پہلے ہی واقع ہوجاے کہ بہادی بحران کی قبل چودھوین دن کے کسیدن اگرچہ وہ یوم باحوری ہو مثل گیارھوین دن کے متحرک ہون یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہین ہے گو جید ہوجاے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورتمین مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہے تو بحران تام نہوگا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل اوس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے یا بوجہ قوت مرض کی ہوتی ہین یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا **بسبب امر خارج** کے جو مرض ساکن مین حرکت بیقراری کی پیدا کردے ۔ مثلا ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ مین خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہوا اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک مین بحران کے بڑا دخل ہے اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہوجاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہوجاتا ہے اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف مین اور بطرف خارج کے جیسے سرور مین واقع ہوتا ہے ۔ اگر متقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجاے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہے یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ بحران کسی مرض مین بروقت راحت خواہ رہا کرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہین ہوتا مگر بندرت اور خصوصا بروقت راحت کی نوبت کم واقع ہوتا ہے اور **کاغانیس** طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات مین دو مرتبہ اور **جالینوس** نے ایکمرتبہ بحران بوقت راحت کے واقع ہوتے ہوئے دیکھا ۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اوسوقت کی منتہی ہونے مین طبیب کو کسی طرح کا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اوسپر اعتماد نہین ہے ۔ بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور ازعاجی یعنے اضطراری ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے ۔ اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض مین ہلاکت مریض پر دلیل ہے۔

ہین اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامت بحران ناقص کی ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہرگز بحران نہین ہوتا
— رہی یہ بات کہ موت کسطرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحران جید کے ہو اسکا
حال ہم آئندہ اوراق مین لکھتے ہین — یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بدیر ہوتا ہے اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت
مضطر نہین ہوتی پھر اوسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض پر تا وقت اتمام نضج کی صبر کرے اور امراض قتالہ اور مہلکہ مین بحران مقدم ہوجاتا
ہے اور مریض اپنے عہدہ مرض اور کیفیت علالت سی یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلل مادہ بتدریج نہو اور دفعۃً نجات مرض سے ہوجاسے
مگر اینکہ استفراغ محمود واقع ہو یا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہے اور تحلل تدریجی کی ضرورت نہین
ہوتی — جس تحلل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا حبس بول کیوجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اوسسے پہلے اعراض خوفناک پیدا
نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین — یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض
زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور اونمین سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض اسکے برعکس ہوتے کہ ابتدا مین
سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلایل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کریگی جسطرف
مادہ کی دفع ہونے سے ضرر ہو اوسوقت طبیب کو واجب ہے کہ اوس جانب کو قوی کرے خواہ اوس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ کا انصباب اوسپر نہونے پاوے اور کسی اور طرف مادہ کو
برخلاف خواہش طبیعت کی رجوع کردے یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بوجہ ناواقفی کے اوسدنکو یوم ششم تجویز کرتا ہے حالانکہ واقع مین
وہ دن ساتوان ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیے طبیب اوسدن کو مرض کے ایام مین
شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلیے کہ بحران جید چھٹے دن بہت کم ہوتا ہے — اقسام تغیر امراض
کے چھ ہین **پہلی** قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو **دوسری** قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو
تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو **چوتھی** قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کی آہستہ آہستہ متغیر ہو —
پانچوین قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کی مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کی متغیر ہو کے ٹھہر جاے اور پھر رفتہ رفتہ صحت
حاصل ہو **چھٹی** قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون — یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ لفظ بحران کے بنا بر قول
اوس شخص جسکا قول معتمد و معتبر ہے زبان یونانی مین مشتق ہے فصل خطاب سی یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان
صادر کرے گویا اوسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہوجاے اور بعد اوسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی
اوسکی سماعت سی برطرف ہو **قول کلی علامات بحران** کے ذکر مین بحران سے بیشتر دنکو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ رات کو
اگر دنکو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلایل ہوتے ہین جیسے
قلق اور کرب اور بستر خواب پے بیچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہونا درد سر اور درد گردن اور دوران اور خیالات
آنکھون مین اور طنین اور دوی لینے کان کا گونجنا اور بھر بھرانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃً بدل جانا
بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ مین اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی متلی اور پیاس اور خفقان اور درد فم معدہ مین تنگی سانس مین
اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور شراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور پشت مین درد اور عضل البطن مین اختلاج
اور مروڑ پیدا ہوتا ہے اور کبھی نافض پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہوا پیدا

ہوتا ہے اور کبھی نبض اپنی حالت سی متغیر ہوجاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزون کا بند ہوجاتا
ہے جنکا نکلنا مناسب خواہ معین ہے جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری لیس دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف
دفع کیا ہے — جو علامات متقدم رات کو قبل از بحران ہوتے ہین وہ نہایت شدید ہوتے ہین اور اسکا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہے
کہ جس مادہ سی مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سی اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہے کہ اونکی دلالت بسبب حرکت اوسی مادہ کی ہوتی ہے
اور اون دلایل مین اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے یا اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے
اوسکی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو اور اوسکے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کی اسپر دلالت کرین کہ مادہ
دموی ہے طبیب کو اوسوقت امید یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت اون دلایل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہے اوسوقت
اکثر یہ ہے کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا مگر کبھی اور دلائل خاص ایسے پیدا ہون کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کردین
اور اکثر جب صفراوی ہوتا ہے اوسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اور اوس سی پہلے خیالات عین یعنی آنکھون مین تنگے سے زرد
زرد خواہ تارے اوڑنے لگتے ہین اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امرض کی مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ فوراً
صحت حاصل ہوجاتی ہے — جہت حرکت کی وجہسے اختلاف دلائل مین اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضاء
رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضاء رئیسہ کے ہین اونکی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اسوجہ سے افعال مین اعضا
مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سی ضرر ان اعضاء کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور
درد سر پیدا ہوا اور جو چیزین ہمنے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہین مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے
متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق نفس وغیرہ عارض ہونگے — اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اوسکے دفع کی
دو صورتین ہوتی ہین ایک تو ہر طرف سی اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اوسوقت تمام اعضاء ظاہری مین دفع مادہ کا ہوگا اور یہ
صورت عرق اور پسینا برامد ہونے مین پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اوس جانب کو اختیار
کرے جدہر سے مادہ کا دفع ہونیوالا ہے اوسوقت بدون اسکے کہ اعضاء رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہین ہوتا اسلیے کہ بعض
اعضاء رئیسہ اوس راہ مین واقع ہین جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کیطرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضاء نفس مین ہو کر ضرور گذریگا
اور اعضاء دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی ویسی ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بروقت گرنے
مادہ کے فقط اعضاء رئیسہ پر پیدا ہوتے اور کبھی جہت مرور مواد کے اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جسوقت ارادہ
کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع پر ہے یہ ہو کہ قے کیطرف سے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضاء رئیسہ مین سے ہو مگر متحمل ایسی مشقت کا
ہو سکتا ہے کہ اوسمین فساد دیر مین پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر مین گرے اور مثانہ کیطرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے — ہر طرف بدن مین
راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ مین راہ قریب اوسکی مادہ کیواسطے یہ ہے کہ قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف مقرر کی گئی
اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعاء کی واسطے اسہال کے — اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ
جداگانہ ہے پھر کچھ دور نہین کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت مین خاص خاص علامات بھی ہون جو اس بات پر دلالت کرین کہ اس مادہ
کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلان جہت مین ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کرین کہ پہلی ابتدا اور پہلا کسر

اس ردی مادہ کے اوٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچیگا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو صلاحیت
دلالت کی جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑیگا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک امر کلی پر
جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات مین ہو دلالت کرتی ہے اور اوسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اوس
جہت کی واضح ہوتی ہے جدہر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق نفس اور تمدد شراسیف مین اوپر کیطرف یہ باتین دلالت کرتی ہین کہ
مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہین ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے
ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائین۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس اوس چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی
اور جدا ہوتی تھی مخالف مین اوس جہت کے جسطرف بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات
بحران جید کے دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہین ہے یا بحران بادرار ہوگا یا بعرق یا قی یا رعاف سے
۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب مین ہو اوسکا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ
رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر مین ہو بحران باسہال یا قی یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً
حمای محرقہ کہ اکثر اوسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے
خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اورام سر کیوجہ سے پیدا ہو کہ اوسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے
ہوتا ہے اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور نہ ذات الریہ اور لیثرغس کا بحران رعاف سے ہوتا ہے۔ بلکہ
ذات الجنب کا حال بین بین ہے کہ نفث مدہ اور رعاف دونون طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران ناقص
سے بحران کرتے ہین کہ مجموع کے اجتماع سے اونکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اوسکا شروع ہو کر اتمام
بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات بحران
کے پیدا ہو جائین پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہین بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہین ہوتا ہے
اوسوقت جسوقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہین ہے یعنے اوس
دن نہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہین ہے کہ جب عرق برامد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور
سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہون اونکے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جائے گو اکثر یہی ہے کہ بحران
ہوتا ہے۔ بعض ان دلایل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہین اور بعض امور علامت بھی ہین اور جہت یعنے راہ بحران پر بھی دلالت
کرتی ہین۔ پھر جسوقت علامات بحران کے ظاہر ہون اور بحران واقع نہو یہ بات بنابر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اینکہ بحران
کی تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہین کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہین
سوای قرب زمانہ بحران کے اگرچہ اونکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران مین ہوتا ہے جیسے غب متطاول یعنے غیر خالص مین قبل
نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اوسکو کچھ دلالت بحران پر نہین ہوتی اور
غب خالص مین اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض
بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کرکے

پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض مین مصارعہ اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعہ قوی سے باز رہیگی — یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ خوبی بحران کی وہی دلائل ہین جو مرض پر غلبہ طبیعت کی دلیل ہون اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہین ہوتا
اور بحران ردی کے دلائل وہی ہین جنکا منشا یہ ہو کہ جس مادہ اور طبیعت مین مقابلہ ہے بدشواری طبیعت اوسکی زور کو روک سکتی ہے
مگر یہ ضرور نہین ہے کہ ایسے وقت طبیعت کی مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جاے مگر اسلیے ایسی ہی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر
— ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئی کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور چہرہ کھینچنے تک
ایسی کیفیت طاری رہی کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اوسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت
طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اوسکو گرا دیتی
ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع کردیتی ہے — کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے طبیعت کو
مرض سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہوجانا سواے امر عظیم کے وقوع کے باسانی نہین ہوسکتا اور اوس
امر عظیم کے وقوع سے عجب نہین کہ طبیعت عاجز ہوجاے اوسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ ظہور ان علامات بحران کا بالاتصال دو دن کے
مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اور اسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی بموجب اون قراین کے جنکو ہم آئندہ
ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جسوقت نبض مین دفعۃً تغیر پیدا ہوجاے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ
نبض مین عظم پیدا ہو اور انخفاض نہو خوش ہونا چاہیے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیے — یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ خشکی اور کھر کھراہٹ ہونا بدن کا ایام مرض مین بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہین یا قتال
ہوتے ہین یا اونکا بحران دیر مین ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماریون کے
دلیل ہوتی ہین مثلاً اکثر بیماریونکی یہ کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص مین اونکے بحران یکسان ہوتے ہین اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے
ہین کہ اکثر اونکے بحران رعاف سے ہوتے ہین یعنی اونکے عادات خواہ مقتضاے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات
موجودہ کے کہ شاید اکثر اونکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک
ہے واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ کے مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج مین بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع
ہوگا — اور سواے عظم کے اور بھی سواے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کی دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور
اور اسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا — خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت شوق یا عزم جزم طبیعت کا دفع
کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہوجاے اوسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہوگی مگر فین یعنے جانبین مین میلان پیدا
نہو اور قبل ازانکہ نبض قوی ہوجاے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دونون علامات یکجا ہوتے ہین اوسوقت دونون باتین
پیدا ہوجاتی ہین جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے — اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہوچکے شروع بتفصیل احکام
تھوڑا تھوڑا کرتے ہین اور زیادہ تفصیل آیندہ کے ابواب مین کیجائیگی **علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحرانین**
اسکی پہچان یہ ہے کہ درد سر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کی خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور کبھی جب علامات قے کے پیدا ہون اور
درد سر عارض ہوجانے وہان بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے — ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے درد اور ثقل گردن

کنپٹیون اور طنین اور کری مین پیدا ہونا دفعۃً اور اوسکے قریب ہ اندکے اوس سے مقدم ضیق نفس ورد گردن اور تمدد مراق اور
شراسیف مین اوپر کیطرف بلا درد اور سر مین اشتغال پیدا ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض مین
شدت ہوتی ہے اسلیے کہ شبکو طبیعت نضج مادہ کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا ہر طرف ہو جاتا ہے **تفصیل**
علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے اگر ہمراہ توجہ مادہ سکے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑجاے
اور بتاریک اوسکے ساتھ نہون یعنے آنکھ کے سامنے جھلکتی ہوئی شے سرخ سرخ اوٹھتی ہوئی معلوم ہون اور مونہہ مین تلخی اور مونہہ پھیر نے
لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے گلی بھر بھر آتین اور خفقان بعد کے
اور انضغاط اور انخفاض نبض مین پیدا ہو پھر اوسوقت علامات مذکورہ اپنی نتیجہ پر مولد ہو جاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین
لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اوسمین کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے
پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ تب صفراوی محرقہ نہو اور باانیہمہ رنگ چہرہ کا
اوسوقت زرد ہو جاے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جو قے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے لڑکونکو ہوتی ہے بجہت ضعف عصب کے
تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشایخ مین چونکہ اونکے قوے مین ضعف ہوتا ہے
مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے — اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کی جہت جگر مین پیدا
ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ چند عروق کے کہ جو طحال مین ہین اور قریب جہت
بینی کے ہین مشارکت ہے اور جو عروق کہ بجانب بینی کے ہین اونکی وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال کا بینی سے نہین ہے
اور مریض کو سرخ دوڑے چمکتے ہوئے اور بتاریک نظر آئین اور چہرہ خوب سرخ ہو جاے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہو جانے
اور دفعۃً خون رواں ہو اور نبض شاہق اور موجی ہو جاے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھجلی اوٹھے اور اشتعال حرارت کا سر مین
شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہو جاے اوسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج
کی و نیز جملہ دلائل کا اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر اس کا انداز
یعنے خبر دہی بتاریک اور خیالات خبطی سے ہوتا ہے جو بشکل و رنگ آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھ کے
معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے — اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اوٹھنے کی ناک
مین دلالت کرتی ہے کہ رعاف داہنی خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلایل کی اعانت یہ کیفیت
کرتی ہے کہ بروز بحران سردی بدن مین پیدا ہو جاتی ہے اور خشکی شکم مین دیا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد مین یبوست پیدا ہو جاتی ہے
اور کبھی سن کیوجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتا ہے جسکا سن تیس
برس سے کم ہے کبھی زیادتی درد سر کی بھی اسقدر کہ بحران سے قبل ہوتی ہے جسقدر نہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے اور درد
سر کے ہمراہ اور قسم کے آلام مثل درد گردن اور جھنجھناہٹ گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ
علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعاف پر معین استدلال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے —
حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہو چکا کچھ تو ایسی ہین

علامات بحران [illegible]

کہ اونہین رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہے جیسے آنسو اور طنین گوش اور گرمی اور تمدد شراسیف کسی جانب مین وہ جانبون بلکہ خواہ طحال سے بلا وجع اور اشتعال سر کا۔ اور بعض علامات خاص قی سے ہین مثلاً ضیق نفس اور تمدد شراسیف داہنے خواہ بائین آگی کیطرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد و فم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس علامات رعاف مین داخل ہے اوسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کی واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہے اس سبب سے کہ کہ اجوف جو پشت پر ہے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہے اوسوقت اعضاء نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے۔ بعض علامات خاصہ قے اور رعاف کی ایسے ہین کہ اونمین تقابل ہے یعنے اگر ایک علامت قے مین ہے اوسکے مقابل دوسری مین رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اوسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشا کا علامات قے مین ہوتا ہے خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہے اوسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنے زردی علامات قے مین سے ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہین کہ اونمین تقابل نہین مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات قے سے ہے اوسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہے اسکے مقابل کوئی علامت قے مین نہین ہے

علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض مین بشدت موجیت پیدا ہوجاے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو۔ اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہوجاے۔ اور باانہمہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اوس گرمی کے جو اور ایام مین تھی۔ اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اوسوقت زیادہ ہو۔ اور بول رنگین مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتوین روز۔ پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے۔ اسیطرح اگر کسی مرض مزمن مین لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جید موجود ہون اوسوقت بھی امید توقع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور اسیطور پر استمرار علامات کا رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہے۔ اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور اوسے ایسا معلوم ہو کہ گویا مادہ غسل پر بناے یا آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا۔ رنگین ہوجانا بول کا بدلالت اوّلی اس بات پر دلیل ہے کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہے کہ یا عرق برامد ہو یا ادرار بول کا ہو۔ بعد ازان خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے۔ اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز ملین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اوسوقت توقع بحران عرق کی نکرنی چاہیے۔ اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت مین تزید اور انتشار ہوا اور مددگار حرارت کی فعل قوت پر مطلوب اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو

علامات میلان مادہ کے اعضاء بول کیطرف اس بحران کی نو علامتین ہین ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسیطرح فقدان علامات قے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہوچکے ہین دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عانہ مین سوزش پیدا ہونی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کی دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین جو رسوب پیدا ہونا اور اوسکا قوام غلیظ ہر روز ہونا اور اوسمین رسوب کا موجود ہونا۔ بیشتر دلایل براز کے وجود سے ادرار بول عارض ہوتا ہے

جیسے ہمنے بیان مین براز کے ذکر کیا ہے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ مین زیادہ ہوجاے اور روانی شکم مین کمی اور پسینا بھی اوسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اوسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن کی سخت ہو اوس جگہہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جاڑون مین **علامات میلان مادہ بطرف براز کے** پندرہ علامتین ہین — پہلے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جاے کہ فضلہ دموی نہین ہے اور اوسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اوسکی تاکید تعیین کرتا ہے کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا پیدا ہوا اور اسفل شکم مین بوجھہ معلوم ہو اور علامات قی کے مفقود ہون بلکہ قراقر پیدا ہوا ور حالب مین یعنے اسفل شکم نفخ پیدا ہوا ور اس حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہوجاے اور بمقدار معتاد سے زائد ہوا ور نیچو نتر اسیف کے یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوتے درد پشت پیدا ہو مگر بیشتر یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر ادرار بول ہوجاتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ کرتا ہے خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز مین ہوتی ہو اور سختی شکم مین ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصاً جب ہوا سرد چلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہوا ہو — کبھی بحران اسہالی عادت قلت رعاف اور قلت برامد ہونا عرق کے اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے — اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر بعد بحران کے حمی غبی مین بول سپید رنگ و رقیق ہوجاے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ حرارت امعا مین بڑ جاے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہوگا بطرف براز کے ضرور برامد ہوگا بحران بذریعہ سہال کے باوجود غلبہ عرق و ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے **علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو** اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نپائے جائین اور استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم مین گرانی پیدا ہوا ور قطن مین یعنے تہیگاہ مین بھی ثقل معلوم ہو اور وہان درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی پیدا ہو اسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے **علامات بحران** بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کی — جملہ علامات مذکور بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور با اینہمہ نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور نواحی مقعد مین گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے **علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو** — علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام مین درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج مین تاخیر خواہ عدم نضج قطعاً باوجود صحت قوت اور درستی نبض کی خصوصاً امراض سلیمہ مین جو بیرباین اور جنہین نضج نہین ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے — اور تعیین جہت انتقال کے اوسپر دلیل درد موضع خاص کا ہے اور پھول جانا رگونکا اون مقامات کی جو خالی ہین اور متصل وہی جہت کی ہین جیسے ابط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے — ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقال کی ہوتی ہے جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہے — یا درد مفاصل مین ہونا خواہ ایسا درد اوٹھے جس سے تعب بجد کسی عضو مین پیدا ہو — شراسیف مین اگر تمدد ہوا ور درد کرے اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہین ہوسکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت میلان مادہ کے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردیمامین ہوتے ہین اور فصل بارد مین اور سن اکتہال مین اکثر ہوتا ہے سردی مین خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ حبس و امساک پیدا ہوتا ہے اور سن

کہولت میں سبب خراج کا یہ ہے کہ سن کہولت میں قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جبکہ سن پچاس برس بلکہ تیس برس سے متجاوز ہو جاوے اوسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہیں بلکہ انتقال کے واسطے وہ سبب درکار ہیں ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کے اکثر اجزا نہیں اور بوجہ کثرت کے کمتر اشخاص میں دوسری قوت کا قوی اور شدید نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاء رئیسہ سے دفع مواد میں عاجز ہو اور چونکہ ان اسباب میں یعنے غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کو مناسب ہیں یعنے زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کو قائم ہوتے ہیں اوسکے بعد استفراغ عظیم طاری ہوتا ہے خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر سکے جو سپید ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہیں ہوتا ہے **علامات انتقال کے بطرف اسافل** جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین یعنے دو رگ جو قریب ناف کے ہیں اور دونوں ورک یعنے کولون میں پیدا ہونا علامت اسبات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا **علامات انتقال اعلی کی طرف** اعلی کی طرف سے انتقال پہلے گرانی سر اور ثقل حواس خصوصاً گرانی گوش تا انیکہ بعض اوقات کری گوش تک نوبت پہونچتی ہے بعد ازانکہ ضیق نفس اور تغیر نظام میں سطرح کراودھر ہوا اور پھر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اوردسے جانا دفعتہً ہو اور اختلال عظیم سر میں پیدا ہو اسیطرح اگر سبات پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ میں پڑتا ہے اسیطرح سمواره اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی میں دھمک ہو اور سرخی چہرہ کی دیر تک ٹھہرے **علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف** اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط میں قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتقال اوسکا کسی مرض مزمن کیطرف ہوگا **علامات بحران خراجی** کے اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات انذار خراج پر ہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کیصورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہوا ہو بلکہ میلان بر سبیل انتقال ہو بعد ازان دونوں شریان صدغین کی زیادہ انبساط میں آئیں اور ضربان خوابناک اونمیں بعید ہو ایسا کہ سکون اونکی حرکت میں نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہو جاوے اور سانس میں تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اوٹھے جسے یہ علامات مجموعاً عارض ہون تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل میں خراج ہونے والا ہے اور جس عضو میں زیادہ عرق کسی بیماری میں نکلتا ہو اکثر اوسی میں خراج واقع ہوگا۔ فصل جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلایل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن اسباب وقوع خراج سے ہے۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کی نضج کو بدیر قبول کرتے ہیں مگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون اور سن شیخوخت میں کم ہوتا ہے اسلیے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کا موجب ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کے کہتے ہیں کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر زمانہ صعود میں تپ کی بول اکثر مائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن میں کسی قسم کا ورم خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحرانات میں تاخیر واقع ہوتی اور مرض حاد کا زمانہ نہیں سے بڑھ جانا اور ایسے مرض میں جسوقت بعض مقامات بدن میں دفعتہً جابجا درد پیدا ہو امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیائیہ یعنے جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کی پیدا ہوئی ہو جب درار بول غلیظ اور ... کا نہوا اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہو امید خراج کی مفاصل میں ہوتی ہے خصوصاً بمروز بحران کے منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران جس میں واقع ہوا ہے بحران تام نہ ہوا اور باوجودیکہ بحران دیر میں ہوا معاودت اور علامات کی نہو یعنے ایسے علامات دیگر اوسکے ہمراہ نہوں کہ آیندہ اور کوئی بحران پھر ہوگا۔ حمیات اعیائی بحران اگرچہ تھوڑے دن بول غلیظ سے نہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران میں تاخیر ہو تو اون مفاصل میں خراج

کے امید ہوگی جنمین تعب پیدا ہوا ہے خوالحبتین کے بیچ خراج واقع ہوگا بہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کی پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج لحتین مین واقع ہو وہ اعیاء تمددی مین اکثر ہوتا ہے اسلیے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہین ہوتا ہے اس وجہسے ان حمیات مین مفاصل زیادہ جذب مادہ نہین کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو بیچ لحتین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا ہے اسوجہسے خراج اوسی مقام پر پیدا ہوتا ہے۔ اور جو اعیاء اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اوسکا اثر مفاصل مین زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر امید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتی ہین کہ یکایک مریض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول رفع ہو جاتا ہے۔ اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق اگر اوترجاتی ہو ایسی تپ مین خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خالص ربع مگر اینکہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو لرزہ معاود ہو بذریعہ جھاڑنے مادہ کے ہر روز استفراغ کر دیتا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو۔ یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا اوسوقت مادہ کہان باقی رہیگا کہ اوس سے خراج کی توقع کیجاے۔ اور اور اربول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے۔ جو خراجات امراض مزمنہ متطاولہ مین واقع ہوتے ہین وہ اکثر اعضاے زیرین مین واقع ہوتے ہین اور جو امراض حادہ ہین اونکے خراجات اعضاے فوقانی مین اور جو امراض حدت اور ازمان مین متوسط ہین اونمین خراجات اوپر اور نیچے دونون جانب کے اعضا مین واقع ہوتے ہین اور اکثر غس مین خراجات بیچ گوشت مین واقع ہوتے ہین اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ مین اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے **بیان احکام خراجات کا** جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہو اور غائب ہو جاے بدون انفتاح اور منہ کھلنے کے اوسکا حال دو امر جدید سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اوس سے برامد ہو کسی دوسری جگہ خواہ اوسی جگہہ برامد ہو یا مرض کا عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہین ہے اسیواسطے اسکو جداگانہ شمار نہین کرتے یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضا ردی کے تعب یافتہ اور ضعیف کی رفع ہو۔ ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے مرض مین خفت پیدا ہو اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اوسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم ہو اور ہاتہ کے دبانے سے بڑہ جاے اوسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اوس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلل دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ بارد ہے اور ضرر اوسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہے کہ اوسمین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتہ تپ بھی ہو اور زائل نہو تو اوسکی پختگی ساٹھ روز مین ہوتی ہے اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساٹھہ دن اور بیس دن کے اوسکا مادہ جمع ہوتا ہے۔ خراجات مین سے کم ضرر اوسی خراج کا ہے کہ جس طرف اوسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا مین بھی عضو خسیس ہو بلکہ نہو اور گنجائش اوس عضو مین زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا دقت جگہہ دے اور گنجائش مین کمی نہو اگر مادہ اوسمین پوری گنجائش نہ پائیگا جہان سے آیا ہے جسوقت طبیب جاہل استعمال رادعات کا کریگا ادویہ مبردہ سے اوسی طرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین یعنے جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اوسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی حرکات سے اوسمین حرارت اور حدت زاید پیدا ہو چکی [illegible] جہت سے پلٹ کر قتل کریگا۔ بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہین جنکا میلان اندرون جسم کیطرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہے جو ضعیف ہو اور اوسمین کوئی مرض مزمن بھی ہو خصوصاً اگر بحرانیہ اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جسکو

خصوصیت سیلان عرق کی ہو لے افضل تر ہین اخراجات جنمین نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جسکا مونہہ کھلجاے
جیساکہ اگر مونہہ نہ کھلے تو اوس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہین ہے **علامات وقوع تشنج** کے لڑکون کو جب بحالت
مرض خوف نیند مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک پڑین اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کرین اور اونکی رنگت سرخی اور سبزی
اور تیرگی کیطرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے
خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے ۔ جوان لوگ جسوقت اونکی آنکھونمین حول پیدا ہوا ور حمی حادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنے آنکھ سے پانی زیادہ
بہے اور پلکین جھپکا کرین اور گرین اور مونہہ کج ہو جائے دانت زیادہ پیسین کہ آواز پیدا ہو اوسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اگر گردن مین
درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کی خواہ بدون تپ کی پیدا ہوتی ہے اگر با انہمہ ورم گرم خصوصاً سر گردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونیکا
یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ مین علامات سلامت او بحران جید کے پیدا ہون اور
بول مین کمی ہو جاے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہے کہ اوس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اسکے اسہال حد اعتدال سے
زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہے اسلیے کہ
لرزہ امراض حادہ محرقہ مین مقدمہ عرق کا ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید کے یہ ہین
کہ نضج تمام ہو جاے اوسکے بعد وہ دن جسمین بحران ہو اون ایام محمودہ سے ہو جنکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنے خبر دہی پیشتر از
وقوع ایسی دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار سے ہے اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اوسی
خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت مین ہو جدہر سے اوس مادہ کا نکلنا مناسب ہے اور اوسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو
کبھی خوبی بحران مین طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران مناسب پاے
مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا ۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے
کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا
چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین قوی اور استوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑہتی جاے اور اختلاف کم ہو اور استوار حال پیدا ہو
یہ عمدہ علامت بحران جید کی ہے کہ اوسپر اعتماد کیا جائے اور اگر با انہمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو
پھر بحران جید کے تمام ہونے مین کچھ شک نہین ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری مین دیکھا
ہو جاتین امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہین ہے لیکن آ
ہے کہ اعتماد خوبی بحران مین یوم باحوری پر کرنا چاہیے نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ اونکے ہمراہ نبض
کی صحت اور استواے حال اور قوت بڑہتی جاتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہون اور بیمار ہو جاے
اگر نضج اوسکے بول مین ابتداے مرض مین ظاہر ہو اوسکی ہلاکت سے بخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات بد پرخطر ظاہر ہون اوسکی سلامتی
خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر** اصلی اور امہات علامات
بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جاتین جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل
نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق السبیل رکھتا ہے ۔ ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا یہ بھی ایک علامت ردائت بحران کی

ہے کہ روز باحوری مین واقع نہو اور نبض وسدن سقوط اور صغر کیطرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نضج کے پیدا ہون اور اونکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہوا سپر فریفتہ ہوکر مطمئن نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اینکہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہے کہ اوسپر بھی فریفتہ نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بہت خود بخود ساکن ہونے تکلیف ہوتی ہے نہ اینکہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے **احکام اون علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہین۔** جسوقت علامات ردی جمع ہون کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہوجاے خواہ اور قسم کے علامات ردی پیدا ہون بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کی واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات اون اسباب کی جو بحران سے کے متعلق ہین جیسے ہم اوپر ذکر کرچکے کہ مثلا حرکت بحران کی قبل منتہی وغیرہ کے تھی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض و قارورہ سے پائی جائے اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہون پس موت ساتوین یا چھٹے روز ہوگی بلحاظ اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کرین قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اوسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہوچکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بہت کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام مین نضج نہونا بہ نسبت لون مین نضج نہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام مین نضج نہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتداء مرض سے ظاہر ہون اوس مرض کے سلیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر علامات نضج کے ابتدا مین نہون اوس مرض کا پرخطر ہونا کچھ ضرور نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پرخطر نہین ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو۔ جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہوجاتا ہے اور بحران نہین ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ مین بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہین اگر نضج مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے بر سبیل اطلاق** ہر ایک تغیر جو دفعۃً ہون خواہ اوس مین واقع ہو ردی نہین ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سودمند پر بھی دلالت کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بدن کا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے ۔ اور جسقدر علامات ذبول کے سحنہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہون بجہت بیداری اور تعب اور ریاضت اور اسہال کی وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا بسبب ان علامات کی طرف درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تین دن مین اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت ردی ہین **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہین کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کرسکے اور قوت ثابت رہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہون اور بحران بروقت لائق ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب براری ہوسکے اور علامات بحران کے جید ہون اور بعد استفراغ بحرانی کی خفت مرض مین حاصل ہو اور نبض بروقت درستی پر آتی جاے پھر ہری جو بعد استفراغ کے عارض ہو ۔ علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ قشعریرہ کو بعد

استفراغ کے دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے۔ اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ خلط موذی کا باسانی ہو اور بہ امداد طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو۔ واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امید وار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور باسانی متحمل ہونا اون احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہین اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے اشتہای طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی ہضم کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بہو کہا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق اقتضاء طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا مین گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علامت جید باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنے جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوی مین ضعف ہو اوسوقت علامت جید اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر مین ہوگی **احکام علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہین موت کی خبر دیتے ہین۔ پھر ایسے علامات کے ساتہ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کی قوت مین بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مہلکہ کے ایام ردی مین ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کیطرف ہوتا ہے اوسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے۔ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہون اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی وقت سے پہلے ظاہر ہون اونسے خوف ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جائیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات بھی علی الاتصال رداءت پر کرین۔ بعد ازان ضرور ہے کہ امراض حادہ مین جو ایسے ہین کہ اونکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کی ذات الجنب مین اوسی عضو معین کی رعایت کرین یعنے لحاظ رکھین کہ وہ عضو کیسا ہے اور اوسکا کیا حال ہے کہ اوسکے حال کی دلالت اس مرض زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نفخ اور پختگی نفث کی ذات الجنب مین بہ نسبت نفخ بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے۔ طبیب متفکر اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکہہ کی صورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرضی نسبت سے پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہین اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اوسکی ہلاکت پر نکرے تا اینکہ بفعل اگر ردی ہو جائے جب بھی بلکہ غیر ممکن فوراً نکرنا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بدبوجہ خاص مرض کے پیدا ہوے ہین یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اگر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شے کے کہانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بوجود وجود ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی مین بھی بسبب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو بہ تفصیل ذکر کرین **ذکر اون علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہین** جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوکہ کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت بد ہے۔ چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیون کے ہے وہی ہے کہ آنکھین بیٹھ جائین اور ناک پتلی ہو جاوے اور کنپٹی مین گڑہا پڑ جاے اور سمٹ جائین اور کان ٹھنڈے ہو جائین اور کانون کی لو سمٹ کر لپٹ جاے اور چہرہ کی جلد کھنچ جاے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جاے خصوصاً اگر اوسکا غبار آلودہ ہونا مثل دہنی ہوتی روئی کے ہو کہ یہ سب علامات وقوع موت کے تعجیلات ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اوسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر یہ تغیر مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا اینکہ اکثر ایک شبانہ روز مین صحیح ہو جاتا ہے

اور جسکے بدن مین یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہون اوسکا حال بطرف صلاح کے باسانی عود نہین کرتا۔ علاوہ بران قسم اول
یعنے جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوئی ہون
خواہ بسبب ان چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم مین مذکور ہوچکے ہین ازقسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے
ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص یعنے قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے
علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اسپر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتداے
امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکی کہ منتہی مین خود مرض کیوجہ
سے بلا معاونت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہون۔ اسیطرح ضرور ہے شناخت انحطاط اور لاغری اور تغیر لون کی اسطرح
سے کہ بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے نہو اوسوقت زیادہ خوف نہین ہوتا اسیطرح آنکھہ کی علامات بلا
اگر بوجہ مرض کے نہون آنکھہ کا بیٹھہ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن بوجھل ہوگی اور میلان خاطر بطرف سبات اور بیہوشی کے رہیگا اور نبض
مین تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہوچکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہونگے تو پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور بلا
اوسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کی یہ علامات عارض ہون رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعۃً نہونگے۔ مرض کی وجہ سے ان علامات
کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کریگی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک و سہر وغیرہ کی مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہوگی اور
اور بہت بہت سی چیزین مثل شرار ونگی محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جاوے۔ رنگ کا دفعۃً زرد ہوجانا بری علامت ہے اور سیاہ
ہوجانا یکایک بھی علامت بد ہے۔ بہت زیادہ سیاہ ہوجانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہوجانیکی
ہوتی ہے اور تیرہ ہوجانا قریب سیاہ ہوجانے کے ہے۔ اور زرد ہوجانا اچھا تو نہین ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے اسلیے
کہ کبھی بہت حرارت کی بھی رنگت زرد ہوجاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہین ہوتی۔ اور بیشتر
بہت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہوجاتا ہے اوسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پیشانی یا ناک مین شکن ہو اور
ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے **علامات ردی جو باعتبار دردسر کے ماخوذ ہین** اگر دردسر ہمیشہ رہے اور قوت
ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور اور علامات ردی بھی اوسکے ساتھہ پائے جاتے وہ مرض قتال ہے اگر قتال نکرے تو ساتوین دن
رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر دردسر بیسوین دن تک ہو اور ساتوین
دن رعاف واقع نہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا مدہ نتھنے یا کانون سے جاری ہوگا یا خراج واقع ہوگا خصوصاً دماغ
کے پیچھے۔ اکثر جس شخص کو ابتداے مرض سے دردسر عارض ہو جو چھٹے یا پانچوین دن اوسکو بہت اذیت ہوتی اور ساتوین دن دردسر
زائل ہوجاتا ہے۔ بیشتر ابتدا دردسر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہوجاتا ہے
یا گیارہوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ دردسر دسوین دن زائل ہو اسلیے کہ دسوان دن بہ نسبت
تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلیے گیارہوین دن
یہ دردسر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبونکا میرے نزدیک
صحیح نہین ہے اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنے ازواج کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے۔ اگر دردسر پانچوین دن

شروع ہو چودہوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے۔ اکثر یہ ورسر جی غب مین عارض ہوتا ہے

علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنے بصارت زائل ہو جانی اور کانون سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گریز کرنا اور تسوح رنگ کر دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر **علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جائین** دونون آنکھونکا بیٹھہ جانا اور سمٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہین ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہو جانا اوسکا مائل بہ فرفیرت کے یعنے ارغوانی سے بنفشئی ہو جانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھہ مین پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بری ہے۔ ایک آنکھ کا چھوٹا ہو جانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہے مریض کی آنکھہ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم یعنے پیچیدگی اور حول یعنے دہیڑا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہے۔ اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے جو عضل چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھ آفت نہ ہو تو بھی ہو پیدا ہوا اوسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہین ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکتی چیزون کے معتبر ہین اونکی تفصیل یہ ہے سیاہ ٹکڑے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر تے پر دلالت کرتے ہین اور سرخ ریزے برق آنکھون کے سامنے نظر آنے رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اوسکے دلائل خاص تے اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اونکی رعایت کیجاتی ہے۔ آنکھون سے آنسو بلا قصد جاری رہنا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہ ہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف کی بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتی ہین۔ آنسوؤنکی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے۔ روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کسی درد کی شدت کیوجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شے کیطرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہے اور اسی آنکھونکا پتھرانا کہتے ہین۔ زیادہ چیپڑ آنکھون مین جمع ہونا اسطرح کہ پونچھا جاوے اور پھر نکلتا چلا آوے بہت ہی زبون ہے اور خشک کیچڑ آنکھون سے برآمد ہونا ردی ہے ایسا چیپڑ آنکھہ مین بوجہ عجز قوت غریزی کی انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھہ کے اندر کوئی چیز بزور گھسی جاتی ہے اور چھپتی ہے اور اوسکا قصد آنکھہ سے باہر نکلنے کا ہے۔ یہ امر ممکن نہین ہے اگر تجویز کیا جاوے کہ یہ چیپڑ بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھہ کیطرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اوس رطوبت کی انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیے کہ آنکھہ بروقت پیدا ہونے اس چیپڑ کی خشک اور اندہ گھسی ہوتی ہے اور علامت یبس کی آنکھہ مین غالب ہوتی ہین اسی وجہ سے یہ چیپڑ بھی خشک ہو جاتا ہے۔ منجملہ ایسے علامات کے جو مناسب علامات ردیہ کے ہین ایک یہ بھی علامت ہے کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھہ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے پڑے اور آنکھون کے کونے مین جاکر یہ جالہ چیپڑ خواہ کیچڑ ہو جاوے اور اسیطرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنارے پر پہونچکے جا جاکر چیپڑ ہو جایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہے۔ آنکھہ کا سرخ شدید ہو جانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ

مین ورم گرم یا فم معدہ مین واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاؤوسی خواہ آسمانی رنگ کیطرف نہایت ردی ہے ۔ آنکھ کے
ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھونکا ٹیڑھا ہوجانا اور تباریق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تباریق یعنے چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ
کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہین ۔ پلکونکا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے
علامت ردی اور زبون ہے ۔ پلکونکا خشک ہونا علامت ردی ہے ۔ اور حالت بیداری مین آنکھ کھلی ہو اور اوسکے قریب
انگلی لیجائین اور ہلائین مگر مریض کو خبر نہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے ۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان
اور ضعف کے قاتل ہے ۔ بعض اطبانے کہا ہے جس شخص کی دونون آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر سپید رنگ ہو دسوین دن پھنسی
پھٹنے کے مرجائیگا اور شیرینی کی خواہش اوسے زیادہ ہوتی ہے **وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہین** ناک کا پچیدہ ہونا اور بار بار
زخم پڑجانا علامت ردی ہے ۔ ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنون مین لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے لگائے
سونگھ نہ سکے اور قادر سونگھنے پر نہو یہ بھی علامات زبون ہے خود بخود ناک مین بوی مشک یا گھی اور تکھن خواہ سونڈھی مٹی کی آنی
علامت بد ہے زرد پانی حمیات حادہ مین ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے ۔ عطسہ آور چیزون سے مثل نکچھکنی وغیرہ کے
چھینک آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے ۔ ناک کا زخمی ہونا خواہ بشدت خستہ ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت
زبون ہے ۔ ناک کا کھجلانا اور بار بار انگلی ناک مین ڈالنی خواہ رکھنی جیسے اوسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر پیڑی وغیرہ نہین
بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برامد ہونا علامت ردی ہے **علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہین** کان کی
لو خشک ہوجانی اور اوسکا منقلب ہوجانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنے اونچی گلگز خواہ بارہ سمٹ جائے علامت ردی ہے
۔ کان کا میل جب کڑوا نہ رہے اور میٹھا ہوجاے **جالینوس** کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدما اطبا جو پہلے جالینوس
کے زمانہ سے بھی اونکے نزدیک مہلک ہے ۔ کسی قسم کا الم کان مین ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن
اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم مین سکون ہوجاے اوسوقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے نساخ
کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور پیپ کے مرجاتے ہین **علامات جو دانتون کے اعتبار سے ماخوذ ہین** دانت پر دانت پیسنا حمیات حادہ مین یا خالی مونہہ دانت پیسنا جیسے کچھ کھاتا ہے علامت ردی ہے
بعض اطبانے کہا ہے جس شخص کی دانتون پر رطوبت لزج بکثرت جم جاے اور وہ مبتلاے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اوسکی
تپ مین شدت ہوگی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر مین متحلل ہوگا پیدا ہوا ہے ۔
ہروقت دانتون کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اوسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہو علامت اچھی نہین ہے ۔ دانت
پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بشیتر منذر بجنون ہے اور اگر جنون پیدا
ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہان اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل فک یعنی جبڑے کے تھوڑے سے
سبب اینٹ چپا کرے اور اوسکی عادت بھی ہو اوسکی نسبت یہ حکم نہین ہے ۔ دانت کا رنگ سبز ہوجانا علامت بد ہے خصوصاً وہ
وہ دانت جنکو ثنایا کہتے ہین **علامات جو زبان اور مونہہ وغیرہ سے ماخوذ ہین** زبان کا سیاہ ہوجانا امراض حادہ مین
زبون حالی کی نشانی ہے ۔ مونہہ کا خشک ہوجانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہین اگر ابتداے مرض مین مونہہ خشک

اور منتہی مین خشونت پیدا ہو بعد اوسکے سیاہ ہو جاوے تو قاتل ہے خصوصاً چودہوین روز۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت بری بو آنی موںہہ سے امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر۔ اونچا ہونا ایک ہونٹھہ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی نہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھہ کا حمیات حادہ مین زبون ہے دونون ہونٹھہ کا پھٹ جانا حمیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور سمٹ جانا اور دونون کا سرد ہو جانا علامت غیر جید ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ مین چھالا مثل سیاہ چنے کے اوٹھہ آئے خواہ مثل دانہ ہرنڈی کے پس موت قریب ہی اور اوسوقت خواہش تیز چیزونکی خورش کی زیادہ ہوتی ہے۔ خشونت اور سیاہی زبان دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اوسکا سبب استعمال کسی ایسے شے صابغ کا ہو۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زبان کا خلط غالب سی ہرحال مین رنگین ہونا کچھ لازم نہین ہے جب تک جوہر اس خلط کا خواہ اسکا جرم بخاری بعض اعضا کا مشارکہ سے چڑہنے والا نہو **علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہین** اختناق یعنے بند ہو جانا نفوذ ہوا کا ریہ تک فقط غیر روز بحران کے ردی ہے اختناق بدون برامد ہونے کف کی خفیف ہی اسلیے کہ ازباد یعنے کف برامد ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت اسقدر پہونچی کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کی تباہ ہو جائین اور سانس کا پھیرنا باستوا و انتظام ممکن نہوا اور یہ ازباد برونت نہونے ورم کے حلق مین بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب دماغ کے ہوتا ہے۔ بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب پہونچی ہے اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کی ہوای بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اوسکی جانیکی راہ بند کر دیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑہ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا بافراط ہوتا ہے باین وجہ متحمل حیات کا نہین ہوتا۔ اسیطرح گردن مین خم پڑ جانا کہ اوسکی وجہ سے بلع یعنے لقمہ اوتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے پیدا ہو یا بوجہ شدت یبس کے بہرحال اس سی زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نہین۔ اسیطرح اوترنا لقمہ کا بدشواری دلیل زبون حالی کی ہی۔ اسیطرح اچھو آئے کہ پانی ناک کیطرف چڑہ کر نکلے اور ہر وقت تھوک کا پھندا پڑ جایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور بد ہے **علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین** ہچکی امراض حادہ مین ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے **علامات جو اعضای تنفس سے ماخوذ ہین** ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے۔ اور جو سانس مشابہ رونی والے کی سانس کے ہو کہ رک جای اور استنشاق ہوا کرے وہ بھی ردی ہے۔ اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سی زیادہ ردی ہے۔ جو لوگ کہ اونکی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے اوسوقت اونکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس اونکی پیہم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہو جاتی ہے **علامات جو رنگ اور صورت اور رنگ سی ماخوذ ہین**۔ بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور چنبر گردن کی کھڑی ہو جائین یہ علامت ردی ہے۔ جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین اونکا رنگ طاؤسی اور ارغوانی مائل بہ بنفشی ہو جانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اوداب اسی رنگ پر ظاہر ہو جاوے نہایت ردی ہے **علامات ردیہ جو استرخای بدن اور بری طرح لیٹنے سی ماخوذ ہین** بدن کا ڈھیلا ہونا اور بد اسلوبی لیٹنے مین پیدا ہوتی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہین جو احشا مین جمع ہون اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کی اور بشدت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت

مین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کیوجہ سے جو یہ امور پیدا ہوں انکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور سخافت سے
نہین ہوسکتا جیسے بعض لوگونکو گمان ہوا ہے اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اخلاط سے مملو اور پر
ہوتے ہین اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنے مواضع اور مقامات مناسب مین
مذکور ہو چکی **علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین** لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کے بلکہ عادت کی وضع اور
خلاف عادت مین آمیزش کرکے علامت ردی ہے خصوصاً اگر بیمار فرش سے قدرے قدرے نیچے اترے اور جب اوسے اچھی طرح لٹاتین
خواہ عمدہ طور سے بٹھاتین بیٹھ کے بھل پلٹ جاے اور اطراف کے کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرادے اگر حرارت
ظاہری زیادہ نہو اور بنسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچاتا ہو یہ حالت اوسکی ہو مگر اس بارہ مین ایک بات کا لحاظ
بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن اونکا بھاری ہوتا ہے اور اونکے جسم مین استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اونکو
یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسیطرح سے لیٹا رہے یعنے چت لیٹنے کی عادت اوسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی چت لیٹنے کو علامت ردی
سمجھنا بیجا ہے — خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سواے چت لیٹنے کے کسی اور بھل آرام نملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استلقا سے خوف
عظیم نہین ہے — جو کوئی کسیطرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ مین ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اوسکی عادت زمانہ صحت کی مخالف ہو
نہایت ردی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض مین کرتا ہے یا اوسکے احشا مین اخلاط کی
کثرت ہوتی ہے خواہ ہین اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اوسکی عضل حرکت مین پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اوسکے ضعیف
ہوتے ہین — اگر کوئی مریض قادر استلقا خواہ چت اور پیٹ لیٹنے پر نہو بلکہ اوسمین ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہے
اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت مین سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضاء تنفس مین
پیدا ہوتے ہین جنکی تفصیل کتاب سوم مین بخوبی بیان ہو چکی ہے — آدمیون کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار کیطرف
مونہہ پھیر کے بیٹھنا علامت اچھی نہین ہے — پیٹ کے بھل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط
عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ مین کوئی ایذا ہوا اضطجاع رطب علامت محمودہ ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ جو مریض مریض کے باسانی دوہرے
ہوسکین اور حرکت مین تکلیف نہو **علامات جو جلد سے ماخوذ ہین** اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہوجاے کہ بعد کھینچنے کے جسقدر گوشت
سے جدا ہو پھر گوشت سے نملے بلکہ اوسی طرح الگ ہے علامت ردی ہے مگر جلد سے بخار گرم ہر وقت تنفس یا رد کے برآمد ہو یعنے سانس
تو ٹھنڈی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برامد ہون دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اوسیوقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل
فنا ہوجاے **علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف سے** پیٹ پھولنا امراض حادہ مین اور اسیطرح پیٹ نہ پچکنا باوجودیکہ دست
آتے ہون علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ بر آمد ہو — شراسیف مین تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا
دوسری جانب سے بلند ہوجانا بھی ردی ہے — ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی جسقدر مثل اسکی جانب کے اونچا ہونا چاہیے
اوس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اوس سے زیادہ نیچی ہوجاے علامت ردی ہے — اسیطرح ملمس ہر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب
اوس جانب کے زبون ہے — مراق کا پھولنا اگر ریحی نہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس
پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم مین مراق کے ورم نہین ہے بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہین وہ متورم ہوگئے ہین اسلیے کہ اگر خاص مراق

مین ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد شراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مایل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع شراسیف مین تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا **علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین** مقعد کا امراض حادہ مین خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کی جانب سے معلوم ہوتے ہین** خصیتین کا نرم ہو جانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انمین بشرطیکہ مرض حاد ہو۔ انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض مین احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض مین بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو **علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہین** رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ مین باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات جو اطراف سے بدن کو خوذ ہین** اطراف مین علامات ردی چند قسم کی ہوتے ہین بعض علامات بنظر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا سرد ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہون اور تپ بدستور ثابت رہے اور نہ اوترے علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ مین برد اطراف چندان بد نہین حمیات حادہ مین سبب برد اطراف ورم عظیم جوف کا ہوتا ہے یا فرو ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلالت قوی ہلاکت مریض پر جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض مین برد اطراف پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجاے اور گرمی عود نکرے۔ یہ سب امور دلیل ہین کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کیطرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون جسم کے موجود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پانون کی انگلیون کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشئی رنگ فقط زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد سرخ ہو جانے خواہ بنفشئی ہونیکے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم مین پایا جاے پس موت قریب ہے اور نزدیک آپہونچی ہے اسلیے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشئی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کے اور تیرہ بہ نسبت سرخی کے بہتر ہے۔ اور باینہمہ اگر چند اور قسم کی علامات پیدا ہون مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہوگا اور جو اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوئے ہین پس ازین نیست کہ وہ ساقط ہو جائینگے۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے۔ منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہین جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کزاز ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے **علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین** دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہین ہے۔ اور رات دن کسیوقت نیند نہ آئے شب و روز کے سونے سے بہت بد ہے اسلیے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیون نہو دن مین اول روز نہونا اسلم ہے اور یہ سب امور منتہی نوائب حمیات مین بد ہین مگر ابتدا مین اکثر ہوتے ہین اور مضر نہین ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ نبض مین ضعف ہو ردی ہے اسلیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آنی اوس مرض مین جسکی بیچ اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض مین پیدا ہو جید ہے **علامات جو ہاتھون کے کاموں سے دریافت ہون** کپڑے کے ٹکڑے چننا خواہ تنکے جمع کرنا یا بروقت ایسے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑون سے کوئی شے چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھوڑاتا ہے علامت زبون ہے اور اسکا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اسوجہ سے ناموجود شے نظر آتی ہے جب وہ بخارات بطرف آنکھ خواہ رطوبت بیضی کیطرف اترتی ہین **علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہون** وجع شدید احشا کے حمیات حادہ مین علامت ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم یا خراج احشا پر کرتی ہے - اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعۃً ٹھہر جاے اور کسی طرحکا اثر درد کا باقی نرہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بہی ردی ہے **علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین** صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل و منتظم بہی علامت جید ہے اور خلاف اسکا ردی ہے - سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضل زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کے استرخا پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے وہ جاتا رہا ہے - مریض اگر عین بحران مین کلام کرے بہت اچھی علامت ہے - خلاصہ یہ ہے کہ مرد گویا کا چپ رہنا ابتدا رسبات وسواس پر خواہ اور کوئی چیز جو اوپر مذکور ہوئے ہین - اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتدای ہذیان اور اختلاط عقل پہ ہوتی ہے **علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہین** ہذیان کی ہمراہ اگر کثرت حرکت اور سر مین دھمک اور ضربان خواہ کنپٹی مین دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان مین سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہے **علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہین** کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہین ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے جو مریض کے سر کی طرف اوٹھتا ہے - کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور پھر بیٹھ جانا ہر ساعت علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل اور ضیق نفس اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ مین اوچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر جب خناق اور ضیق نفس پیدا ہوا اوسیوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہین اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہین - اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کر بہ تکلف متحرک ہون اور توثب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے - ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے - اگر رعشہ بحرانی نہو علامت ردی ہے اور اگر بوجہ بحران جید کے ہو تو بہتر ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطرہ نہین ہے **علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے** جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح ہوتی ہے کہ طبیعت اعضاء عضلانی کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جسمین یہ فضول جمع ہین سخیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور منجذب ہوا اوس دفع کی چندان حاجت نہین ہوتی اگر عضو مذکور سخیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اوسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے ہو اسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر ملتی ہے اوسوقت وقوع تثاوب وغیرہ کا ردی نہین ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہین رہے بدون معونت کیف کی بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کی اور یہ امر سہل ہے چندان دشوار نہین ہے - **علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھلائی دین** اکثر خواب مین بیمار وہی اشیا دیکھتا ہے جو اوسکے بحران سے مناسب ہوتی ہین مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب مین بھی دیکھتا ہے کہ حمام مین داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے **علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے** اشتہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ مین ردی ہے اور اور امراض حادہ مین بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہین جیسے امراض مزمنہ مین - اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اخلاط

دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر اگر حمیات محرقہ مین پیاس باطل ہوجاوے دلیل بد ہے خصوصاً اگر زبان
سیاہ ہوجاے ادہر پیاس باطل ہو **ذکر اون احکام کا جو یرقانی استدلال پر محمول ہین** یرقان قبل از سابع یعنے ساتوین روز تپ سے
پہلے برا ہے اور اسیطرح قبل از نضج مادہ سکے اگر یرقان ہو ہان اگر تدارک اس فساد یرقان کا اسہال سے ہوجاے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے
اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہے یعنے کثرت مادہ کی دفع ہوجائیگی ۔ اور مجملا یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتوین روز کیونکہ محمود نہین ہوتا
اسوجہ سے یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد ساتوین روز کے ہو پہر بھی بحران جید نہین ہے اسواسطے خود ایک مرض مستقل پر خطر ہے
بشرطیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون ۔ اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع
اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی عمدگی
خفت جو اعراض مین مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض مین زیادتی دلیل ہوتی
ہے ۔ منجملہ علامات ردائت یرقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط براز مین برامد ہون
اور ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہوجاے خواہ پسینا سب اندام تمام
جسم سے برامد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہوجاتی ہے **علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین**
جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مغابن یعنے بن ران اور ورم اطراف پیدا ہو اسمین ردائت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلے ورم پیدا
ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہے ۔ جو اورام بیخ گوشت مین پیدا ہون اور بخنگی اونکی قبیح اور ریم سے نہو وہ
بھی ردی ہوتے ہین مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کر دے اور اگر یہ امور ہون اور نہ پختہ ہو اور اونکے ظہور
بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اورام کی ردائت یقینی ہے اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فرق نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا
میلان خراج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع
ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے ۔ جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جائے
وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برامد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات کی خبر
رکھتے ہین کہ ورم خواہ پھنسی اونکے برامد ہو ہو کر بیٹھ جاتی ہین اونکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین **علامات جو پھوڑون**
پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین اگر نخود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برامد ہون بہت بد علامت ہے اور اگر یہی
ثبور ٹھہر جائین خواہ جوشش اور ثوران انکی مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مرجائے گا ۔ بدن کے زخمون کا رنگ مائل بسبزی خواہ
سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا برا ہے مگر زردی سب مین کمتر اور سبک تر ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانو پر
کوئی شے مثل بکوہ سیاہ کے برامد ہو اور اوسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجائے گا اور اگر بلعبہ برامد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک زندہ
رہیگا اوسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دا جین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل
تخم بید انجیر کے نکلے اور اوسکے ساتھ تمام بدن مین حصف ابیض یعنے سپید دانے بوجہ غلبہ صفرا کے پڑجائین پس مریض کو خواہش گرم چیزون
کے کھانے کی پیدا ہوگی اور بیسوین روز مر جاتا ہے ۔ زبان پر جو بثور مہلک پیدا ہوتے ہین اونکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہوچکا
ہے ۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کیون نہو کل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہو اور اوس ورم مین

درد شدید پیدا ہو جاتا ہے روز مرجاسے اور گرانی سر اور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم ہو پسینہ بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس ورم مین مواد امعا مین اسقدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض حجار کی ہوتا ہے **علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہین** لرزہ جو مکرر اور بار بار کسی تپ شدید مین آنے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہی اور بحال ثبات قوت بھی پیہم لرزہ کا آنا بشدت خصوصاً لرزہ کے تپ اثل نہوا ہو انمین اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اور سکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اوسکے تپ مین سکون پیدا نہوا اور اگر استفراغ لرزہ مین باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب سقدر ہے کہ طبیعت اوسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہے اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہو تا ہم اوسکی نسبت قول فیصل اور حکم جزمی یہ نہین ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے **حکم استفراغ کا** جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یا قی دغیرہ سے اوسکی علامت یہ ہی کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہی اوسکو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اوسکے بعد خفت پیدا ہو۔ خلط کے تمام و کمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوامی خواہ طبیعی یہ شناخت ہی کہ وہ خلط مستفرغ ہو کر دوسرے خلط نکلنا شروع ہوا اور استفراغ ردی وہ ہی کہ ظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو برامد ہو خواہ محض خلط بدبو اور فضول ہی کے دفع ہوا اور یہی حکم تے کا بھی ہے۔ اگر استفراغ شروع ہو کر کمی کرے واجب ہی کہ اوسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجائے۔ اگر اثنا استفراغ مین ہوا اور ہنوز نضج مادہ نہین ہوا ہے اوسکے فائدہ کا گمان نہین ہو سکتا استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کیطرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہون ابتلا موت پر کرینگے اور اگر علامات بد نہون طول مرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا برامد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ مزمنہ مین جو تنہا ہون اور اورام حارہ مین اور اورام احشا مین **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افزایش یا بسبب کثرت و رقت یا بسبب قوت تشدد و دافعہ کی یا بسبب ضعف قوت ماسکہ کے ہوتی ہی یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جاتی ہین کسی سبب اتساع پیدا ہو نکی وجہ سے اور کمی عرق مین بوجہ حدوث اضداد ان امور کی ہوتی ہے۔ عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پوچھا جاسے خوب ادر ار ہوتا ہی اور اگر بحالت خود چھوڑ دیا جاے بند ہوتا ہے **بیان اون اعضا کا جنمین عرق زیادہ برامد ہوتا ہی اور جنمین کم** جس عضو مین مادہ مرض ہوتا ہے اوسی مین عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو مین مادہ مرض نہین ہوتا اوس مین عرق بھی کم برامد ہوتا ہی اور اسیطرح جس مین بسبب ضیق مسام پیدا ہون اونمین بھی عرق کم نکلتا ہی اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اوس جانب بھی عرق کم برامد ہوتا ہی اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کے اودہر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور بخارات ادہر کی خشک ہوتے ہین کہ رطوبت کی روانی اودہر نہین ہوتی ہے اور نہ اوس طرف سے پسینا نکلتا ہے۔ بہ نسبت پیچھے کی طرف جو اعضا ہین جیسے پیٹھ وغیرہ اونمین مین عرق زیادہ برامد ہوتا ہی بہ نسبت اعضاء اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنے سر و گردن کے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر مین زیادہ پسینا نکلتا ہے **بیان اون وقتون کا جنمین عرق زیادہ برامد ہو یا کم** نوم اور خواب مین بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برامد ہوتا ہی اسلیے کہ تصرف حرارت غریزی کا رطوبات بدنی مین بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہی اور یہی وجہ ہے کہ اذیت نفس کی نوم مین سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم مین بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برامد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اوسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار عمل سے زیادہ — پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بوقت خواب کے براید ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا نہی — اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدن اسکے کہ مادہ مین کثرت ہوا اور وہ مادہ سنر اوار دفع طبعی کے ہو نہین نکلتا اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلاء قریب العہد یعنے بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا او سوقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود محض بفعل طبیعت براید ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا سبب بعید سے ہو یعنے فضول غذائی رت سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلا ہوئے ہون اور اس امتلا مین جب تک استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے کیا جاسے کوئی اور تدبیر کافی نہین ہوتی اور پسینا ایسی امتلا مین فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور قلیل بھی ہوتے ہین اور جو شے فاسد ہوتی ہے اور اخراج مین اوسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہین ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلا مین طبیعت زیر بار خلط فاسد کی ہوکر ضعیف ہو جاتی ہے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جسقدر حرارت غریزی قوی ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہین پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت متحلل ہوتا رہتا ہے پس ہر وقت قوت حرارت غریزی عرق براید نہوگا مگر اینکہ اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہون اسواسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہین کیونکہ براید عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہے یا مسام مین زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جید سے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کر دے **ذکر اون ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم براید ہو** اکثر امراض مادی مین عرق تیسرے خواہ پانچوین روز براید ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہین مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ محبوعہ کے ستائیسوین خواہ اکتیسوین یا چوتیسوین روز بہت کم عرق براید ہوتا ہے **وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے** وجوہ استدلال عرق کے یہ ہین کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اوسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہے اور چکھنے سے اوسکا شیرین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیرہ ذلک اور قوام اوسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اوسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی اور پشت اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکلکر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ براید ہو مرض اوسی عضو مین ہے — اور وقت براید ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدای مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد پسینا براید ہونے کے مرض مین خفت ہوتی ہے یا نہین بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے **علامات متعلق کیفیت عرق سے ماخوذ ہین** سرد پسینا بروقت حرارت حمی کے بہت ردی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق منذر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہو وہ بھی منذر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ تو بدترین اقسام عرق ہے کہ موجود غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آیندہ پر دلالت کرے — پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد براید ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون سقوط حرارت غریزی کے نہین پیدا ہوتا اسلیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہین کر سکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کیوجہ سے اون رطوبات مین تبخیر پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریزی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آکر سرد ہو جاتی ہین — عرق جو رک رک کر نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہین ہے بلکہ حقنہ نرم البتہ مفید ہے — بعد برامد ہونے عرق کے اگر خفت مرض مین نہو علامت جید نہین ہے پھر اگر بعد خروج عرق
کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن مین عرق برامد ہو عرق شائع ہو یعنی تمام بدن مین اگر ابتدای مرض مین
برامد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے — مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر مین ہوتی ہے اوسوقت عرق
مین باوجود ردات کے اسکی ردائت بہ نسبت اوس عرق کی ردائت کی جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط کی پیدا ہو بہت کم ہے اگر ابتدا
عرق کی ہو کہ بعد ازان تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ مین طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھریری عارض ہو بہتر نہین ہے بلکہ ردی ہے
اسواسطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن مین اور عرق کا برامد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے
کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شئے تھی کہ اوسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے
وہ شئے نکل گئی اور اوسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق باقشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیرہ ایسا نہین ہے کہ محض
استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہوجاے — جسوقت قوت اور نبض مین ضعف پیدا ہوا اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برامد ہو یہ علامت
زبون ہے پھر اگر نبض ساقط ہوجاے موت واقع ہوگی عرق بہتر جسکے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے
جو بروز بحران واقع ہوا اور تمام بدن مین برامد ہوا اور بہت سا نکلے اور بعد برامد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہوا اور اوسکے قریب جودت
اور خوبی مین وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن مین برامد نہو مگر دسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو — خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت
اور برودت کی کیفیت اور اوسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور انحطاط ہے
اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہوا اوسکی قوت اور ضعف اور کیفیت بعد برامد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہوا ان سب
امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہین امور پر مدار حکم کا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہے اور اوسکے بدن سے
عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت بقایا مواد کے اور اگر فصد خفیف اوسکی کیجاے کچھ قباحت نہین **علامات جو نبض کی جہت
سے ماخوذ ہین** نبض طرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت مین خواہ جس نبض کی موجب زیادہ ہو ردی ہے اور
غزالی بروقت ضعف کے ردی ہے — اختلاف نبض کا جسمین انقطاع شدید ہوا اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا ایک
نبض واحد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور بعینہ قوی سے نہو بلکہ اوقات بعیدہ مین یہ تدارک پیدا ہو ایسا
اختلاف بد ہے اور ردی ہے — کہتے ہین کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور معہذا ضعف بھی ہو دلیل ردی
ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیون کی نبض طبعی مختلف رہتی ہوتی حالانکہ وہ مریض نہین ہوتی لہذا اسکی شناخت
بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا **احکام نکسیر پھوٹنے کے** سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگہ جسمین حرارت غالب ہو
اور اورام جو ہر شراسیف واقع ہون ان سبکا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے — سرسام کے رعاف مین کسی نتھنے کی تخصیص
کی ضرورت نہین ہے ہان اور جو ورم ہے اوسمین رعاف اوسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے بسیدہ مین اور قریب ہوے — اور حمیات
محرقہ مین بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہین ہے — اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور
ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے — اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہے
اسلیے رعاف نافع اسمین وہی ہے جو ایام افراد یعنے طاق ایام مین مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر جو تھی مین واقع ہوتا ہے

گو منبسرے اور پانچوین اور ساتوین اور نوین روز بشتیک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہوجاے
کہ رعاف شدید نہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کی کرنی چاہیے اسطرح کہ آب گرم سر کے
دالین اور تکمید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہو خواہ محجمہ شدا سیف پر اوسطرف
جس تخمہ سے رعاف ہو رہا ہو لگائینگے تاکہ امالہ قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب ماؤف کے واقع ہو اور جانب
مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہین ہے مناسب اور لائق تر اورام واسطے رعاف کے وہ ہین کہ جو نافع ہو اور پر ہون خواہ سینہ
اور سر کے قریب ہون ورم بلغمی اور جو ورم صلب اور سخت کہ قریب نضج کے پہونچا ہو اور بہت دنون کا ہو گیا ہو اوسمین امید جم کر بیٹھنے
اور پھٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اوسکا نہین ہوتا نہ اور کسی قسم کا بحران انضاً ہو جہ ضم بارد کہ دماغ مین ہو اور
ذات الریہ مین بحران بذریعہ رعاف کے نہین ہوتا **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین** رعاف قلیل برا ہے اور اکثر رعاف
ردی وہی ہے جسمین خون سیاہ برامد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی مین چمک ہو۔ جو رعاف
چودہوین روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنون مین واقع ہو
دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین چھینک اگر زمانہ منتہی مین آئے بہتر ہے اور اول مرض مین چھینک دلالت زکام کی ہے
یا کسی خلط لذاع پر **احکام براز کے** کتاب اول یعنے فن کلیات مین گفتار عام بہ نسبت براز کے بانقضا ہو چکی ہے اور
اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برامد ہوتا ہے اوسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہین ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے**
اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہون دو وقت بہتر ہے۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد
نضج کے بروز بحران جید واقع ہو اور اوسمین علامات محمودہ بھی پائی جائین۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف
کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونون صورتون مین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر
دلالت ہوتی اور امید رکھی جاتی ہے۔ سواے دونون وقت کے اور سب اوقات مین اختلاف لون براز احتراق اور
ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز منخفض جو مشابہ براز لڑکون کے اور بصورت اوس براز کے ہو جو لڑکے بوقت
ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنی فضول برازی دفع کرتی ہین الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جسمین صفرا زیادہ
غالب ہو اول مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے
کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکلجاے اور مرض مین خفت حاصل نہو علامت ردی ہے
اسہال کثیر بعد علامات بردی کے اور بعد سقوط قوت کے بشرطیکہ اوس سے خفت مرض مین پیدا نہو دلیل موت کی ہے اگرچہ
حمی مقلعہ بھی ہو یعنے ایسے براز کی ردائت مخصوص حمی لازمہ سے نہین ہے۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چربی چیز کا
استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضاء اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہین ہے اسلیے کہ دسومت
کبھی پگھلنے سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز مین کوئی شے مثل صدید یعنے پیپ کی ظاہر ہو اور زردی پراگندہ
ہو جاے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہو۔ جس اسہال کے براز مین گرد براز ہے

ایک شی رقیق شبیہ جای دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا ناصیہ یہ کہ لذع اسمین ہوتا ہے اور براز بہت جلد برامد ہوتا ہے اور کبھی تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہرحال ردی ہوتا ہے۔ جسوقت براز مین چھلکے ترمس کے ایسے برامد ہون جمیع امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہے **بیان احکام جو قے سے متعلق ہین** قے کا بیان بھی کتاب اول یعنے فن کلیات مین ہوچکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہوچکے خواہ احکام جدیدہ کا ذکر ضروری بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہون۔ قے فاضلہ وہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونون مین خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہو اور جسقدر رقے صرف یعنے ایک خلط کی ہو اوسیقدر ردی ہے اسلیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر **علامات جو قے سے ماخوذ ہین** جسکا رنگ مخالف عادی قے کے رنگ کے مثلا رنگ قے کا سپیدپانی ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہے اور خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہین جیسے سبز خواہ کراثی خصوصا اگر منتن یعنے بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن مین تشنج پیدا ہو فورا قتل کرتی ہے مگر اینکہ قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقاء حیات کی امید ہوسکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ قے کا کسی شی ماکول کیوجہ سے سبز خواہ سیاہ نہوا ہو۔ اگر ایکمرتبہ قے کرنے مین یہ سب الوان مختلف برامد ہون وہ قے نہایت ردی ہے۔ بدبو قے ہرطرح کی ردی ہے۔ اور خالص ایک خلط کے قے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہین** ہمنے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول مین جہان بیان اعراض کا ہے بیان کردیئے ہین اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ اونکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہین مذکور کرتے ہین۔ پہلے ہم یہ کہتے ہین کہ اگر بول مین علامات نضج کے نپائے جائین خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہون فورا ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی صورت مین مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو ہوجاتا ہے کہ اوس استفراغ سے اخلاط نخیہ خام سب نکل جاتے ہین اور کبھی تحلیل اخلاط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہوجاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصا اگر اس خلط مین حرارت شدید نہو مگر باانہمہ ظاہر نہونا نضج کا بول مین اکثر علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے قوت پر مرض کے اور کمتر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض مین طول ضرور ہوگا۔ اسیطرح جو بول برنگ صحیح آدمی کی حالت مرض مین باقی رہے اور چار دن زمانہ ازابتدا تا انحطاط اوسی حالت مین گذر جائین۔ جو بول زمانہ تزید مرض مین متغیر ہوجائے اور تغیر اوسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلم ہے۔ کبھی بول امراض وبائی مین جمیع دت اور قوام اور لون اور رسوب مین طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب ہلاکت پہونچ جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہین قوام اور لون اور رسوب مین وینز دیگر علامات ردات بول سے ظاہر ہوتے ہین مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصا امراض حادہ مین جو بسبب جگہ اور نواحی بول کی پیدا ہون **علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہین** جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اوسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ مین اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہوجاتے ہین اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول بذریعہ بول کی کرتی ہے۔ اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت مین غلاظت مادہ پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ بدشواری نضج کو

قوام کریگا پس اگر حمیات حادہ نہون بلکہ خفیف حمیات ہون ایسی کیفیت بول کی مانند بطول مرض ہوتی ہے **علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہین** رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اوسوقت پیاس بہر وقت معلوم ہوا کرتی ہے اور بخلاف ذیابیطس پیشاب ہوا کرتا ہے اور بآسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو خروج مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت مین خروج بول کا بسہولت نہین ہوتا اور اس رقت مین خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ مین چند روز پے درپے آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکسان رہی موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جملہ اور دماغ پر ہوتے ہین پس اپنے افعال سے معطل ہوجاتا ہے — اگر بول مین غلاظت پیدا ہو مگر مرض مین خفت عارض نہو اگرچہ غلظ بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید مائی بکثرت خارج ہو زمانہ تزید حمی مین یعنے زمانہ صعود کلی مین نہ صعود نوبت واحد مین تو یہ رنگ اور کثرت بول ورم اعضای زیرین پر دلالت کریگا قوام بول مین بحث فصول آیندہ مین کیجاتی ہے اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور سپید کی ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہوگا یا کوئی شے مطعوم اوس سپیدی کا سبب اس رنگ کی ہے خواہ جو خلط کہ اوسکا رنگ بول مین ہے اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے مصبغ ہے اسلیے کہ اگر اوسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا **علامات جو بول غلیظ القوام و کدر ہونے سے ماخوذ ہین** جسوقت بول رقیق حمی لازمہ مین غلیظ ہوجاے اور علامات جید موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نہون اور نیز احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قالب یا کبد مین ہے — بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت جید نہین ہے اسلیے کہ یہ امر جنس مادہ پر دلیل ہے و نیز اسبات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہے — بول غلیظ با کدورت جسمین کوئی شے تہ نشین نہو اور اوسمین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کے اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہو یعنے حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہین کر سکتی اور یہ علامت ردی ہے — بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم پیشتر بحران حمیات اعصابی یعنی یعنی وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید حمی حادہ مین میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہے — پس اگر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اوسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف احشا کی رجوع کرتا ہے اوسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامت سلامت کی موجود ہو مگر اوسکے اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا اور اگر اخراج اوسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامت قے کی نہو اور اوسوقت سحج اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور علامت نضج پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ ہین بروقت سیاہ ہونے بول کے حمیات مین** ہر وقت بول سیاہ سے امراض حادہ مین حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہین ہے اگرچہ بول سیاہ بذات خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کی دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ جمیع کے مادہ کو مستفرغ کر سکے اور اوس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث اور حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہین اسلیے بول سیاہ عورات مین اسلم ہے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بول

سیاہ جسقدر مقدار مین کم ہو اوسیقدر برا ہے کہ دلالت فنای رطوبت پر کرتا ہے اور اسیقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو برا ہے
اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اوسمین ثفل متعلق ہو یعنے وسط مین ٹھہرا ہے اور بو اوسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات
کا بول مین امراض حادہ کے ہو درد سر اور اختلاط عقل کے خبر دیگا ــ عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہے کہ رعاف خون سیاہ پیدا
کرتا ہے اسلیے کہ مادہ تیز اور غالب ہو ... بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے براہ ... بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم
ہو اور نہ بافراط ہو اور بطرف عضل اور مسام کے دفع اور عرق سے پہلے تشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اوس بول سیاہ کے ہمراہ کچھ جسمین
کوئی شئے معلق گول اور بدبو رہے یعنے عدم رائحہ یعنے مطلق کسی قسم کی بو نہ ہو اور تمدد جنبین مین اور ورم شراسیف کے بھی اور عرق
بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پر اور اسطرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے ــ
بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے برودت پر دلالت کرتا ہے ــ یہ بھی کہتے ہین کہ بول
سیاہ اور لطیف جس شخص کو برا ہو اور اوسے خواہش طعام کی ہو فوراً مرجاویگا ــ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل بانضج ہوجاوے اور
غلاظت بھی نمودار ہو اور باانہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اور استحالہ
جو رقت سے بطرف غلاظت کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان
حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ خواہ اونکے بعد خفت اعراض کی واجب ہے اور یہان مفروض ہے کہ خفت نہین ہوتی اسلیے کوئی
مادہ جگر مین ضرور ایسا جاگیر ہوا ہے کہ اوسکا تنقیہ نہین ہوسکتا اور بوجہ اوسکے سدہ واقع ہوسکے ہین بلکہ اگر یہ مادہ حادث ہو بہت
جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا ــ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہو اور اوسکے ہمراہ ورید
درد گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات مین یہ بول بہ نسبت مردون کے اسلم ہوتا ہے **علامات ماخوذہ حمرت**
بول سے امراض حادہ مین جسوقت بول سرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھی اوسکے ساتھ پائے جاتین بحران کے جلد واقع ہونے پر
دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے ــ مگر یہ حال مین التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے ــ رقت
بول مع سرخی کے امراض حادہ مین دردسر اور اختلاط عقل پر دلیل ہے ــ بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور
متواتر آوے بدبو ہو خطرناک ہے اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدیدہ اور اضطراب پر ونیز عجز طبیعت پر دلیل ہے ــ لیکن اگر بکثرت برامد ہو
اور ثفل زیادہ ہو دلالت اسپر کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کردیا خصوصاً حمیات مختلطہ مین ــ محض خون کا پیشاب امراض حادہ
مین قاتل ہے اسواسطے کہ امتلای شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلیان ہو اور ایسے ہی بول سے خوف اوس اختناق
کا ہوتا ہے جو بسبب امتلا اور تجاویف قلب کے پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اسکا میلان بطرف
دماغ کے ہو جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعیائی ہون اوسمین اگر غلظ پیدا ہوجاوے بعد اوسکے ثفل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تہ نشین نہو سکے
اور دردسر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ عاصی ہے قبول نضج نہین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا
اور رسوب بسرعت پیدا نہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے
ہوتا ہے فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہے کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہے کہ بول سرخ جسکا ثفل بھی سرخ ہو نیم خام اور خامی
پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید ہو اور زائل بتدریج ہو ــ بول اشقر حمی حادہ مین

جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہو جاوے ردی ہے اسلیے کہ سپید ہونا اشقر کا سر کیطرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اسکا تیزی کیفیت مرض پر **علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین** جو رسوب کہ اوسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ پر جب قادر ہوئی کہ اجزا چھوٹے ہوئے ملاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے بہ نسبت بیاض کے پس اکثر جسکے بول مین ثفل چکنا ہو زندہ رہتا ہے اور جسکا ثفل سپید ہو مرجاتا ہے بشرطیکہ ثفل بعض مختلف ہو اور اجزا اوسکے پراگندہ ہون اسلیے کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونیکی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کے ایضاً ملاست ثفل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے زیادہ متاثر نہین ہوئی جیسے کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جاتے ہین دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب مین زیادہ کیا اور مرض نے اوسمین کچھ فعل نہین کیا۔ رسوب جو بطور کف اوپر ہی رہے کہ اوسکی سپیدی مین اجزاء ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے۔ رسوب خام بھی ردی ہے۔ جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہے اوس رسوب سے جسکی اوپر کی جانب مسطح اور بستہ ہو اور ایسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے۔ جس رسوب سے پہلی رقت بول نہ ہو اور ثفل مفقود نہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط مین کثرت ہے مگر اسپر دلالت نہین ہے کہ خلط مین نضج بھی ہے بلکہ نضج اوسوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آئے اور ابتدا مین بول رقیق ہو اور پہلے رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جب تک یہ باتین نہون دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہے اور مرض بھی ثقیل ہے۔ اسیطرح رنگ مین زیادتی بدون رسوب کی خیریت اور نضج پر دلالت نہین کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بجہت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے اور ثفل کم ہو جاتا ہے۔ رسوب سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ مین کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جاوے مرض مین طول ہوگا اور بحران کی امید ساٹھہ دن تک نہوگی ایضاً رسوب سرخ جو متعلق ہو اور اوسکو میلان اوپر کیجانب ہو جسوقت لطیف بول مین پایا جاوے امراض حادہ مین اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہے خوف ہلاکت کا ہے اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہوتا جاوے سلامت مریض پر دلیل ہوگا۔ جو رسوب بشکل پارہ گوشت کے حمیات حادہ مین بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اعضا سے کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہین۔ اور اگر اسوقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو گھلا دے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ مین بیان ہوا دلالت کریگا۔ جو رسوب مشابہ مچھلی کے چھلکون کے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہو اور حمی حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تپ نے پٹھے اور ہڈی اور رگون کو چھیلا ہے۔ اگر یہ باتین نہون تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے۔ رسوب نخالی یعنے بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کی چھلنے پر دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہے۔ اور فرق درمیان اوس رسوب کی جو شبیہ پوستہ ہی کی ہو اور درمیان رسوب نخالی کی یہ ہے کہ نخالی مین باوجود علامات الم مثانہ کی نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے **علامات جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے بون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے** بول اون علامات کا حکم بول سے مذکور ہوتا ہے۔ بول دہنی وہ بول ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ

ردی ہے لیکن جسوقت اور دلایل سلامت پر دلالت کرین اس بول سے کچھ اندیشہ نہین - ہان اگر سوب زیتی ہو تو نہایت
ردی ہے - خلاصہ یہ ہے کہ رسوب خالص زیتی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی
نظر آوے - جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیتی مین سب سے بدتر یہ ہے
کہ ابتدای مرض مین ہو اور جسوقت دلائل رداءت کے موجود ہون اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مر جانے کی
خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتوین روز جو بول دفعۃً محمود سے متغیر ہو کر علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین
موت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعۃً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو - بول دہنی بتغیر اختلاط
عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے - جس بول مین خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ مین برامد ہون
اگر اوسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہے - خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون
شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور اون رگون کے جو بنام جداول ملقب ہین نہین ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت
حرارت کے ہوتا ہے - بول سپید اور رقیق جسمین زبد یعنے پھین اور سحابہ یعنے لکہ ابر سا ہو اور اوسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم پر
دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اسی دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے - بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق مین
بقدر کفایت بیان ہو چکے - بول رقیق اشقر ابتدای حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظ کی ہو جاے بعد اسکے
متلدر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کو تشنج پر
دلیل ہوتا ہے کہ اوسکے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات جیدہ ان علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت
بدون غلبہ خلط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی اور اوسمین مخالطت اور زبدی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون اسکے
کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو - بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہے خصوصاً
اگر محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی
حادہ مین ہے دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نکر سکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات
بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جاے اور
دردسر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہے - جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیفہ مین جسکے اعراض مین سکون ہے
برامد ہو دلالت رعاف پر کریگا - پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو دماغ پر طاری ہوئی ہے اور تپ خفیف اور
سبک ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو سبب اوسکا
ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے
اور اوسکی اذیت مین اعضاء عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین جانے ہین بول مائی
اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہے اور جو بول کہ اوسکے نیچے اوپر رنگ مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ایضاً
جو بول کہ اوسکا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اوسپر غالب ہو قتال ہے علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ اونمین سے کون قتال ہے
جسوقت ذات اور مغص یعنے مروڑا اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہے جسوقت تغایر بدن کا لمس مین ہو اور بول مین بھی

اختلاف پایا جاۓ اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہوگا کہ طبیعت مبتلاۓ اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ اونسکی
مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کر دیگی جسوقت جمیع لازم مین برودت ظاہر ہو کر اور سوزش
اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو پس مرض قاتل ہے جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب
ہلاکت ہوگا۔ اگر بیمار کو دفعتہً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم مین سوزش اور لذع اور الم جو سوزش پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان
اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کے ہے جسوقت پیشانی سے عرق سرد برامد ہو اور ناخن زرد ہو جاتین خواہ سبز
صورت مین ناخن کے تغیر پیدا ہوا اور زبان مین ورم ہو جاۓ اور زبان پر خواہ بدن مین کسی اور جگہہ بثور غریب یعنے نئی طرح کے
دانے پیدا ہون پس موت قریب ہی۔ جسوقت اطراف تراسیف مین وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور باانیہمہ انکے
کی حرکت بری ہو خرابی اور لون حالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید
اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور نبض جسمین ضربت شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ مرض جنون کے
ہوتی ہے۔ پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہین پہونچتا بلکہ فقط ظاہر مراق مین ہوتا ہے اور
یہ ضربان مضر نہین ہے اگرچہ ورم بھی اوسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اوسوقت ضربان مضر ہے۔ اگر یہی حال
ضربان وغیرہ کا بیس و زنک برابر رہے اور ورم اور تپ مین تسکین پیدا نہو ظاہرا یہ ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور منتشر
اذیت سے مریض کو نجات اسطرح ہوتی کہ بول بکثر برامد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف
خصوصاً پاؤن کیطرف دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہین جسوقت اون مریضا کو نفس متواتر اور غشی عارض
پس قریب موت پہونچتے ہین اور چار گھنٹے سے زیادہ نہین رہ سکتے۔ جسوقت کوئی شخص جو حمی محرقہ مین گرفتار ہو اور دفعتہً خفت اور
سکون حرارت مین بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسیطرح کا استفراغ بظاہر ہوا اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا
ظاہر ہوا اور نہ ہواۓ گرم سے بطرف ہواۓ سرد کے ایکہی شہر خواہ دوسرے شہر مین گیا ہوا اور باانیہمہ نبض کی سرعت فوراً آہستہ جاۓ اور
سکون پیدا ہو جاۓ حکم اوسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے۔ جسوقت کوئی مریض تپ مین مبتلا ہوا اور دفعتہً اوسکا قلب بھڑکنے لگے
اور قبض تشکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مر جاۓگا۔ جو کوئی مرض گرم مین مبتلا ہے اور پہلے وسکا بول
اشقر لطیف ہوتا ہو بعد ازان غلیظ ہو جاۓ اور اجزا مین پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہوا اور رنگ بول کا سپید ہو اور ایسا ہی
متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدہے کا پیشاب ہے اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی ہو پہلی
اوسکے بدن کی دونون جانب مین تمدد ظاہر ہوگا بعد ازان مر جاۓگا۔ کہتے ہین کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہوا اور پھر مری
اوسکا مہ جو دوا مرکب ہے اوسکی مانند ہو جاۓ اور اوسپر کف بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونون طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت بد ہے
اور ردی ہے۔ بعض ایسے علامات ردیہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہین اور قیاسی دلائل سے اونکا اثبات بہت دشوار ہی
ہو سکتا ہے از انجملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی ورید ثمر بانی پر جو گردن مین ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برامد ہوا اور اوسکے ہمراہ
سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہون اور شیرین چیزون کے کھانیکی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مر جاۓگا
کہتے ہین اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سخت پیدا ہوا اور اوسکی انگلیون مین خارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مر جاۓگا۔

جس شخص کے جسم مین دانہ مثل مشور کے اوسکی آنکھ کے نیچے برآمد ہو دسوین روز مر جائیگا۔ اور یہ مریض شیرینی کو بہت دوست رکھیگا
اور خصوصاً حلوای شیرین کو۔ کہتے ہین کہ مرض شدید کوئی کیون نہو اگر دفعۃً عارض ہوا ور اوسکے بعد سے قے یا خلفہ عارض ہو دلیل موت
کی ہے۔ کہتے ہین جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو اورام یا قروح نرم عارض ہون بعد ازان اوسکی عقل زائل ہوجاے
مر جائیگا۔ کہتے ہین جب کسی آدمی کے بدن مین خواہ چہرہ مین ترہل یعنے ڈھیلاپن عارض ہوا ور اوسمین درد نہو اور دل مین اس
مرض کی ناک مین کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مر جاے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہین اگر کسی شخص کے زانو پر مثل نکوہ کے دانہ گول
اور سیاہ پیدا ہوا ور اوسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مر جائیگا پچاس روز اوسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اوسکے
موت کی یہ ہے کہ سر پسینا نکلے **علامات طول مرض کے** طول مرض یا بوجہ غلاظت اخشا کے ہوتا ہے خواہ تدبیر مین غلط
اور بیقاعدہ کرنے سے اور بہر حال طول مرض مین فم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی فم
معدہ مین آجاتی ہے علامات طول مرض کی نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اوس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا گیا
ہے یا رسوب اور تہ نشین ہونے مین ثفل کی تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہے خواہ ہمیشہ رسوب احمر برآمد ہوا ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً
چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ اسیطرح اگر مرض حاد مین نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور تیز اسیف منتفخ ہون
ایسے کہ دبلے نہو سکین۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلل مواد کم ہوتا ہے اور مرض مین طول ہو گا۔ اگر بحران کی علامات قبل نضج مادہ کی
پیدا ہون اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت کی پیدا ہون مرض مین طول ہو گا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف
دلانے والی چیزین اور آلام جو بعد بحران واقع ہون اور اوسکے ہونے سے کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض مین
طول ہو گا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدای مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسے علامات بالکل کا اچھا ہے اور کثرت
سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کی لیے حرکت
کی ہے اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ
رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کی ہمراہ اور علامات جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ ان
استفراغات کے موجود نہون طول مرض پر دلیل ہونگی۔ اگر رسوب سرخ چالیس دن تک برابر باقی رہے اور سپید نہو خبر طول
کی دیگا تا اینکہ امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی۔ ابتدای مرض مین احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کی
اوائل مرض مین پائے جائین اونکی دلالت قوی نہین ہے مثل اون علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جاتین اور طول مرض پر دلیل
ہون۔ اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہون اور اوسکے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین مشتبہ ہوا دسوقت
حکم انذار مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن تھی اور یہ دن منذر کس دن کیواسطے ہے اور جو شروط ایام انذار
کے مذکور ہین اونکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور ترتیب
اور تقدم و تاخر مین اور اونکی اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور اون حمیات کی طول اور قصر مین کہ یہ امور از قسم
حرکت مین خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کی کہ مرض بذریعہ**
بحران منقضی ہو گا یا بطریق تحلل اگر قوت قوی ہوا اور مرض مین حدت ہوا اور نوبتہاے مرض مین تزاید ہو منفرد اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہو اور اسیطرح نضج ہوا عدم نضج کے علامات ہائمہ ا ور خوف دلانے والے موجود ہون اور اونکے ذریعے سے عجلت انقضای مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے دفع نہوگا اور اگر اشیاء مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیف مین برعکس سابق ہون اور علامات بطوء کے موجود ہون مرض مین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلل کے ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلل ہو جائیگا اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہون اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاے ایسی صورت مین بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات مین تاخیر اور قسم اونکی انتقالی ہوگی ۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہے **احکام نکس کے** نکس ورد و بارہ واپس آنا مرض اول کا سبب سے برادہ ہے جو بعد ضعف قوت کے ہو کہ اوسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہین ۔ اگر سوء تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اوس نکس کے جو خود بخود باوصف صواب تدبیر کے پیدا ہو ۔ منجملہ اون خطاؤن کے جو موجب نکس ہوتی ہین مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤن کا جنسے اشتہاء طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہو جاے جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنین تسخین زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہے اور اوسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے نہو نکس پیدا کرتا ہے **علامات نکس کے** جس شخص کی تپ بعد بحران کی بشرطیکہ بحران تام اور جید ہو ٹھہر نہ جاے خصوصاً اگر بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور پھر تپ مین سکون اور خفت پیدا نہو نکس واقع ہوگا ۔ کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ مین اسطرح کہ غذا ترش ہو جاے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور ترا سیف مین اور نواحی جگر اور طحال مین انتفاخ پیدا ہو اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری ویرتک ہو اور پیاس مین شدت ہو اور چہرہ پر تہبج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصاً تہبج اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اس پلک کا اوسیطرح اوسکا باقی رہنا اگرچہ تہبج چہرہ کا زائل ہو جاے ۔ منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نکرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر ایسی اعراض روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اوس مرض کے جو پہلے تھا ہوا کرے ۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہجاے اور خراجات بحرانی جو برابر ہو کر اندر کیطرف غائب ہو جائین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر اوسمین کسیقدر زیادتی رنگ کی زرری خواہ سفرت یا حمرت سے باقی رہجاے یا خام ہو کہ نہ اوسمین تعلق ہے اور نہ رسوب ۔ ایضاً استدلال بذریعہ بول اوسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو ۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بنسبت بعض فصول کے جیسے خریف کہ اوسمین نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بنسبت اور فصلون کے ۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ دلائل نکس کے ہین اور اونمین اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور رام اگر بعد اونکے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجاے احشا مین خواہ صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہون مثل ربو وغیرہ اور امراض نفس کے **اسباب موت کے** موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شی ہے جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا سبب جو قوی کو متحلل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے یا فساد مزاج قلب کیوجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید ہے یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جاے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہری پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوجہ ضیق اور اختناق کے پیدا ہو برسام کے مریض اکثر بوجہ عدم تنفس کے مرجاتے ہین اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چت لیٹنے پاوین
اور انکی حلق خشک نہونے پاوے **اقسام موت کی جو حمیات مین واقع ہوتین ہین اور علامات کیفیت موت**
مریض کی ازین قبیل وہ موت ہی جو ابتدائی نوبت مین تپ کی بوقت تزید یا ورد و ردہمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات
اور ام باطنہ مین جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفعتہ ہوتا ہے اور ایسے خبیث امراض مین جنسے طبیعت بوجہ خباثت
کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت اولی امراض کی کہ اوسوقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو نزلہ
گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کے ہے خواہ جیسی بہت سی لکڑی آگ کو بجھاوے ۔ ازین قبیل وہ موت ہے
جو منتہی نوائب حمی مین بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے ۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہے جو زمانہ انحطاط مین پیدا
ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص مین ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی مین اسکا سبب
یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی مین گویا بیخوفی کیحالت مین ہوتی ہے اور حرارت منتشر و متفرق ہوکر بوجہ اطمینان خلع مادہ مرض کے
حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب مین ہی اور اسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات مین تھی اوس سے جدا ہو جاتی
اور اسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے ۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعتہ مرجاتے ہین اور بعض لوگ بتدریج اور آہستہ آہستہ مرتے
ہین اور کبھی انحطاط مین ندرتاً و قریب بھی ہوجاتا ہے کہ قوت مین استرخا اور تحلل حرارت غریزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط
حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونون انحطاط کی الگ الگ ہے انحطاط واقعی اور صحیح مین نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی
نبض مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی مین نبض مستوی اور انحطاط باطل مین مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج
ہوجاتی ہے اور انحطاط کلی مین مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کے جو خارج سے طاری ہون نہین ہوتی اور مریض کا
ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی
ایسے اسباب انحطاط جزئی مین ہوتے ہین ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برامد ہوتا ہے ۔ جدری مین آدمی اکثر زمانہ
انحطاط مین مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن مین برامد ہوتا ہے یا فقط
سینہ مین اور اگر جلد حالت نزع مین خشک ہو اوسوقت موت بعد عرق کے نہوگی اور اگر جلد اوسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی
۔ اکثر موت جو امراض حادہ مین ہوتی ہے اوسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جید امراض سلیم مین ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا
ازواج مین ہوتا تو موت بھی ازواج یعنی جفت مین ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق دنون مین ہی تو موت بھی افراد مین ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غب لازمہ مین موت
بروقت منتہی نوبت کی ہوتی ہی اور اوسوقت ہمراہ مرض کے اعراض ردی پیدا ہوتے ہین جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب و رسبات اور ضعف تحمل حمی کا بعد اوسکے
پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں مین تاریکی اور وجع فواد اور قلق بلغمی تپ کے اول نوبت مین موت واقع ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی پیدا نہین
ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات اور کسل مین اشتداد ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ مین
جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا ۔ اور موت زمانہ تزید مین
جو ظاہر ہو اور محقق ابھی بحد منتہی نہین پہونچا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے ۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت بغور اور تامل دیکھے
جاتین اونہین دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور نپائے جاتین پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پائے جاتین حکم وقوع موت کا کرنا چاہیے

— پھر اگر باوجود علامات مذکورۂ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائین صحت کی اسباب سے رنجیدگی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ علامات اس حکم ظنی کی تقویت کرینگے اکثر اگر نوائب افرادی ہون ساتوین روز بیمار مرجائیگا اور نوائب ازواج ہون چھٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو **علامات موت کے بغیر بحران** کے ضعف قوت مین پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات نضج مین تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اوسکی بطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر یہ سب مجتمع ہون دلالت زیادہ ہوگی **بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگونکو لاحق ہون ناقہین** یعنے وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہون مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگون کو نکس مرض بیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ باب نکس پائے جائین اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال انکے جیسے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین کیجاوے اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہین پہونچتا اور نہ انکے بدن مین طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات انکی بدن مین اکثر پیدا ہوتے ہین اگر تنقیہ انکے بدن کا بخوبی نہوا ہو اون اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کی بعض اعضا مین فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اوسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین جو بسبب امراض سابقہ کے اضداد متصور ہوتے ہین اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترطیب مین مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہوگئی ہو اور اکثر خارش انکے بدن مین پیدا ہوتی ہے اور بنگرم پانی مین نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہو جاتے ہین اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آرزو کے غذا کا شعور انمین باقی نہین رہتا اور رطوبت غریزی جو بالون کو سیاہ پانی رکھتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہو جاتی ہے پھر جب اونکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہین جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے **تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے** ناقہ کی تدبیر مین نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شے کا استعمال بہ نرمی کیا جاے اور کوئی غذائے ثقیل اوسکے بدن پہ وارد نہ کیجاے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہین حتی کہ سخت آوازین وغیرہ سے بھی اوسکی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت معتدل تک اوسکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اوسکو نافع ہے اور بہت سود مند ہے اور ایسی تدبیر مین مشغول ہون کہ خون اوسکے بدن مین زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اوسی ایسے حال پر چھوڑین کہ فرحت اور سرور مین بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھین شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق ہو — سب سے زیادہ ناقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے توسیع غذا مین جسکا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنے حالت مرض مین جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا خواہ اغذیہ ثقیل سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا ابھی حالت نقاہت مین ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اسکی مادہ اخراج کرین خصوصاً اگر پیراز مین غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کیطرف مائل ہو جس خلط سے تپ اوسکے بدن مین پیدا ہوئی تھی اور اشتہائے طعام مین خلل پیدا ہوا اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تعب سے راحت دینی چاہیے اور اوسکی قوت بڑھانی چاہیے مگر بہ نرمی بعد ازان استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج مسہل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذای دوائی جو مسہل ہو جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سے کیجاتی
ہے یا اوسمین قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کرین جو مسہل ہون اور غذای دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض
کے ہون جیسے آلو ی بخارا اور تمر ہندی شیرخشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے منتفع ہوتی ہین
کہ فقط ادرار سے انکے عروق کا تنقیہ ہوجاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہوجاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ۔
فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی اور خون کے اخراج سے بے پرواہ ہو مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہے اور اسیر انتفاخ سحنہ
اور پھولنا رگونکا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصاً اگر تپ کا کسیقدر بقیہ معلوم ہو کہ رگونمین
اوسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور موہنہ مین چھالے برامد ہون۔ کبھی طبیب کو حاجت فصد محموم کی ہوتی ہے بنظر درارت
خون سے کہ اوسمین کسیقدر خاکستر اخلاط ردی کی باقی رہ جاتی ہے اوسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح
کی تدبیر از سر نو واجب ہوتی ہے۔ مگر اس تدبیر مین مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جاے اوسمین رفق
اور نرمی ملحوظ رہے اور دفعۃً کوئی تحریک نہ کیجاے۔ دن کو سونا بسبتر ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ اوسکے بدنکو ڈھیلا کر دیتا ہے اور کبھی سبب
بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی مین انتعاش اور خبرداری پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند مفید نہین ہوتی اکثر اوسکے
بدن مین تپ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور حار غریزی مین کسر قوت پیدا ہوتی ہے۔ مقتضای احتیاط
جمیع ناقہین مین خواہ اونکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہون کہ نہون یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت اونکی حالت مرض مین جاری رہی
ہی مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کی جو روز بحران
حالت نقاہت مین آنے والا ہے اوس دن تک تدبیر غذای وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اوس روز
کے افزایش غذا مین ایسی کیجاے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو۔ اور جو ناقہ کہ اوسکا بدن بخوبی اخلاط پاک سے ہو اور نیز وہ شخص کہ
جسکی تپ سلیم تھی اور ردی نہ تھی اوسکی حق مین بھی بہتر ہے کہ تلطیف تدبیر کیجاے ورنہ اوسکے بدن مین کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی
اور اوسکا حال ابتر ہوجائیگا اور جو شخص لاغر اور نحیف ہوگیا ہو بہت جلد اوسکو فربہی اور خوشحالی کیطرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت اوسکی
باقی ہے اور جبکا بدن پاک نہو اوسکی تدبیر فربہی دیر مین کرنی چاہیے۔ اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہو اوسکے معدہ مین
امتلا موجود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اوسکی طبیعت قابل قبول
غذا کی ہے اوس سے زیادہ کھاکر فادر اوسکے ہضم پر نہین ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اوسکے بدنمین پھیلتی ہے یا اوسکے بدنمین
اخلاط کثیرہ موجود ہین کہ طبیعت اونکی تدبیر مین مصروف ہے اسلیے ہضم کیطرف توجہ نہین ہوتی ہے یا اوسکے معدہ کی قوت ساقط ہوگئی
خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہوگئی پس غذا مین تغیر بخوبی نہین کرتی کہ جس سے طبیعت اوسمین امتیاز کر سکے
اور ایسے لوگ اگر اول صحت مین خواہش طعام کی کرتے ہین آخر آخر اونکا حال یہ ہوتا ہے کہ اونکی اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اسواسطے
کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کے بعد بعد بڑھتی جاتی ہے۔ اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہوجاے یہ بات
بہت خوب ہی اس سے کہ پہلے اشتہا زاید ہو اور پھر کم ہوجاے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تغذیہ کے بدنمین تغیر
بجانب قوت اور فربہی کی نہو سبب قوت اشتہائی اور قوت آلہ اشتہا یعنی عصب کی جو کہ مبدہ حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے

ساقط نہین ہے بلکہ صحیح ہے مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنے قعر معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہے ۔ مناسب یہ ہی کہ ناقہ کو بتدریج گوشت تیہو اور
چوزہ ہای مرغ سے گوشت مدسے یعنے بچہ گاو کا کھلائین اور عادت پر اوس شخص کو مقدار خواہ مرغوب غذا مین نہ آنے دین جب تک کہ عروق
مین بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی میں عروق کا باقی ہو ۔ سکنجبین سے کبھی سحج امعا پیدا ہوتا ہے بسبب ضعف امعا کی اسیطرح
اور ترش چیزون کی استعمال سے ۔ منجملہ تدبیر ناقہین ایک تدبیر یہی ہے کہ اونکو ہوائے مخالف مرض کیطرف لیجاتین بہ نسبت اوس ہوا کے جہان
اونکو مرض لاحق ہوا تھا ۔ منجملہ تدبیر ناقہین کی مراعات اوس چیز کے ہر وقت کرنی ہی جسکا خوف عود ض اوس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے امان
کی ضرورت ہی اوسکا مقابلہ ناقہ کر سکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہی کہ بعد زوال مرض
سکے بھی خیال رکھین کہ اوسکے سینے مین خشونت پیدا نہو ۔ حمام مین ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیے کہ اوسکا لحم ضعیف بھی متحلل
ہوجاے اگر حمام مین جاکر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برامد ہو بیشک اوسکے بدن مین کثرت فضول کی ہے استرہ سے بال تراشنا زمانہ
نقاہت مین بھی مضر ہے جیسا باب حمیات مین مذکور ہوا ہے **تغذیہ ناقہ کا** واجب ہی کہ غذا ناقہ کی کیفیت مین ایسی ہو کہ اوسکا کیموس جید
بنے اور بسہولت ہضم ہوجاے اور بھوک پر اوسکو صبر کرانا ضرور ہے اور پیاس کا روکنا نہ چاہیے ۔ اکثر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا
مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاط بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے**
تر اور پتلی غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غذا غلیظ اور کثیف اسکی مخالف ہین طعام کی قسم سے
ہون خواہ شراب کی اقسام سے ۔ سرد چیزین ناقہ کو ہرگز نہ دینی چاہئین جب بوجہ بقیہ حرارت کی ضرورت داعی نہو بلکہ اوسکی تدبیر حرارت
اور برودت مین معتدل سے کرنی واجب ہی جسمین حرارت لطیف مع رطوبت کے ہو اور قبول اوسکا معدہ پر آسان ہو اور زود ہضم کے
اور مقدار مین اوسکی غذا اسقدر ہو جسے بخوبی ہضم کر سکے اور امعا سے اوسکا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار کی ہوتی
رہی اگر معدہ مین ثقل پیدا نہوا اور نہ قراقر خواہ سرعت انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہوا اور اگر انمین سے کوئی چیز ہون اور ناپسند معلوم
ہو مقدار کم کردینی چاہیے ۔ اگر دفعۃً امتلاء معدہ پیدا ہوا اور معدہ مین تمدد اور کشش معلوم ہوا اکثر ایسے وقت مین تپ پیدا ہوتی ہے اسیطرح
یہ بھی واجب ہی کہ دفعۃً کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اسمین خطرہ ہوتا ہے ۔ ناقہ کی غذا دینے کا وقت وہ ہے کہ ہوا اوسوقت حرارت
اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑون مین دوپہر دن چڑھے ہے ۔ لیکن اگر ضرورت بعجلت داعی ہو یعنے مثلاً
بھوک سی بے طاقت ہوا اوسوقت واجب ہی کہ اوسکی غذا کے دو حصہ کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلائین جس سے شکم سیر نہو ۔ بہت
سرد پانی سے ناقہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر بعض احشا کی حرارت پر گرانباری پیدا کرتا ہے اور اکثر موجب تشنج ہوجاتا ہے اور ہمنے
ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مرگیا ہے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف معدہ
کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اوسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ ضعف
جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور لون بدن اور براز مین جو رقیق اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کم ہوجاتی
ہے کبھی بسبب امتلاء اخلاط کے تمام بدن مین اور حدوث تخمہ سے اشتہا مین کمی ہوتی ہے ۔ کبھی بجہت ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی
کی خواہ محض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہوچکی ہے کرنی چاہیے مگر رفق اور
نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کیواسطے ہے خصوصاً جب کہ انکی

استہا ساقط ہو بوجہ ضعف معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے مزر ہیج کا جو کثیر ہین سے اوس سے امان ہوتی ہے اور ادویہ مقوی معدہ جو بہ نسبت سکنجبین سفرجلی کے گرم ہین جیسے قرص درد وغیرہ اونسے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے **حرکات امراض کا بیان** اوقات اربعہ مرض کی ابتدا ہر حمیات مین مفصل بیان ہو چکا ہے اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کی کبھی سختی مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہاسے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بطرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور رات کو حرکات امراض اور امراض کے اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتعال طرف انضاج مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہوکر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہے **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کی ابتدای مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اوسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور ملیلہ حمیات مین دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر پر بجبوری پڑ کرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اوسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا اونہین حمیات مین ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض نہون اور جو حمیات کہ دفعۃً عارض ہوتے ہین اونہین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعۃً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور تپ سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اوسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہوتا تھا اور ناگاہ سو گیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اوسکو کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپون مین ہاتھ پاؤن ٹوٹنا خواہ دردسر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ اوسکے آثار پہلے شروع ہوکر بعد اوسکے تپ شروع ہوتی ہے ایسے حمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک رای صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کی وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا تکسر خواہ دردسر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہے جیسا فریق اول کہتے ہین اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تپ موجود ہوتی ہے اگر حاملہ کو بعد ولادت تپ عارض ہوا از روز ولادت حساب لگانا چاہیے کہ محض خطا ہے گو اسکے قائل ایک قوم ہین اور اکثر زنان حاملہ کو تپ بعد دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے **بیان سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا** اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تمامی طوبات عالم مین پھیلی ہوئی ہے کہ بذریعہ اوسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج مرات اور اغذیہ یہ بھی قوت قمری معین ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم ہو جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا جذر اور مد ہر مہینے مین بسبب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہے اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہے کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھنا جاتا ہے دریا مین زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنے بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ نہایت زیادتی کو جاند پہونچ جاتا اوسوقت انتہا مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب ہر مہینے تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹنا ہے یعنے کشش اور کمی پھیلاو مین شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام محاق مین بوقت انتہا سے کوئی بو یکجا حالت مد شروع ہوا تھا اوسیقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جب محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہے دوسرا

شروع ہوتا ہو اور یہی سال ملجبہ اور مد کا ہیم چلا جاتا ہے ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارہ بحر اعظم سکے ہین اونکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جزر اور مد کا طریقہ اور ہے جو مفصلاً کتب قوم مین مذکور ہے ــ دوسرا تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہے کہ حیوانات کی سر و نکا بھیجا بالقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودہوین تاریخ قمری اعظم بلاد معمورہ مین جسقدر بھیجا اور دماغ سر مین نکلتا ہے اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے بخوبی آگاہ ہین ــ تیسرا تجربہ یہ بنسبت سرعت نضج اور پختگی پھل درخت ہای باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ بدر مین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ یہ بھی دعوے کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس اسکے احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہے بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کی رطوبات کے حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہونگے بابت شدید زمانہ ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اوس وضع سے ہو پہونچے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہے یعنے ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان مین پیدا ہو پھر سنبلہ مین ماہتاب ہوا وسدن نہایت تغیر کنندہ کا ظہور ہوگا اور اوس سے کم ظہور اشتداد کا وہ دن ہے کہ قمر وضع تربیع پر اوس نقطہ سے پہونچے یعنے نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدا تغیر شے اور مقام قمر سے ہو جیسے مثال مفروض مین آخر درجہ نور کا ٹھہرے گا اور یہ خیال اطبا کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنے تربیع ہو جاے جیسا مثال مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین ــ یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا $29\frac{1}{2}$ روز یعنے اونتیس روز اور تہائی ایکدن کی جو مساوی آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اوسمین سے ایام اجتماع یعنے محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام امحاق مین کچھ تاثیر نہین ہوتی ہے اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہوتا ہے جو برابر ہی $2\frac{5}{6}$ دن کے یعنے دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمیناً ہوتا ہے بعد تفریق اس مقدار کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہے گا یعنے $26\frac{1}{2}$ اور اوسکا نصف $13\frac{1}{4}$ یعنے سوا تیرہ روز یعنے چودھوان روز بحران ہے اور اسکا نصف $6\frac{5}{8}$ یعنے چھہ دن اور پانچ ثمن ایک دن کے یعنے ساتوان روز بحران کا اور اسکا نصف $3\frac{5}{16}$ یعنے تین دن اور پانچ سولہوان ایکدن کی یعنے چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چھوٹا سا دورہ اوسکا ہے اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ اوسمین اور اس حساب مین تھوڑا سا فرق ہے یعنے وہ لوگ دو دن اور ۸ گھنٹے یعنے تخمیناً ثلث ایک دن کو ایام محاق کے نکال کر ۲۷ دن سے تنصیف شروع کرتے ہین پس اونکی تنصیف اسطرح ہے ۲۷ کا نصف $13\frac{1}{2}$ اور اسکا نصف $6\frac{3}{4}$ اور اسکا نصف $3\frac{3}{8}$ ــ پس حساب اول سے حساب دوم آخر تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف $3\frac{5}{16}$ ہے اور حساب دوم $3\frac{3}{8}$ پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ $\frac{3}{8} = \frac{6}{16}$ اور $\frac{6}{16} - \frac{5}{16} = \frac{1}{16}$ یعنے سولہوان حساب دوم مین زیادہ ہے لیکن اس دوسری رای مین کسیقدر تعسف اور اصرار بیجا ہے اسلیے کہ اکثر تیرہوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ روز تنصیف اول ٹھہرین تیرہوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آیندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے ــ اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوے یہ وہ اوقات ہین کہ انہین اختلافات عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صغرے کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انہین کا نام ہے اور ادوار [illegible] کہلاتے ہین ــ جسوقت کوئی مدت ان ایام مذکور کے مثلاً چوتھے خواہ ساتوین روز کی شروع ہو یعنے روز بحران کا آسکے اور ماده صالح ہو اور عاصی نہو بروقت انتہا اوس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہون اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہون جو تغیر بر وقت
اختتام اس مدت یعنے زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اوس سے فساد اور زیادتی حالی مرض کی واضح ہوگی — جو امراض خواہ اعراض
مزمنہ ہین اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہین اونکے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ مقدار
کرنا بحران کا ان اوقات مخصوصہ ہین ایک مشکوک امر ہے اور اس تجربہ مین گنجایش بحث اور منع کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل
برہانی اسکی ثبوت پر کماینبغی قائم نہین ہو سکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہی کہ جو شے کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہے اسی پر
مدار معالجہ اور علاج کا کرے اور اوسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے علم تک
پہونچاتا ہے او طبیعات خواہ فلسفہ اولی تک لیجاتا ہے — بلکہ واجب ہی کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قایل اور معتقد بسبیل تجربہ
ہو جاے خواہ مسئلہ بحران اور تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اوسکی دل مین شک باقی رہے پس
بنظر ضرورت معالجہ کے مصادرات سے اس حکم کو تصور کرے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اطبا دور اوس زمانہ کا نام رکھتے ہین
کہ اگر اوسکو دونا کرین حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہوا اور پھر جسقدر بار اوسکی تضعیف کرتے جائین حاصل تضعیف
یوم بحرانی ہوتا جاے او غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر مین تضعیف کا حاصل مساوی ساڑھے چھبیس کے ہو جو زمانہ دور قمر کی
بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہے — مثال اس دور کی رابوع اور سابوع سے دیتے ہین اسلیے کہ یہ دونون دن ایسے
ہین کہ انکی تضعیف سے (بموجب اعتبار ایام بحران اون امراض کے جسکے لائق رابوع اور سابوع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے
اسلیے کہ رابوع جن امراض کے واسطے لایق ہے جب اوسے دوچند کرین ساتوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن
ہوتا ہے اور اوسکا ساتوین بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف مین چودہوان روز پیدا ہوگا یہی یوم بحران ہے اور تیسری تضعیف
مین ستائیسوان روز پیدا ہوتا ہے وہ بھی یوم بحران ہے مگر عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے
ہے برابر بحران کا دن ہے اور دونون دورہ جو رابیع اور سابیع کے ہین عشرینیات سے اس بات مین کم ہین کہ پوری تضعیف
ہر ایک دوری کی بحران بے کسر ہو اسلیے کہ جو کسر اور جز صحیح ¼ ۲۶ مین واقع ہوا ہے اوسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت
سے تین ہفتہ بیس یوم مین پورے ہوتے ہین اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہین ہوتی پس رابوع پہلا پوری چار دن کا
بعدد ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ۱/۴ ۳ خواہ ۵/۲۴ ۳ ہے مگر اسکی کسر دوسرے دورہ مین نکل جاتی ہے کہ وہ ساتوان دن قرار
دیا جاتا ہے کیونکہ دوچند ۱/۶ ۳ کا ۱۲/۲۴ [illegible] ۶ بلکہ ۶ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارہوین دن ہوتا ہے
کیونکہ ۱/۶ ۳ + ۳ = ۱/۸ ۱۰ یعنے دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران مین دوسرے دور کی رہی سہی کسر نکل جاتی
ہے اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک رابوع سوم اور چہارم مین شمار کرتے ہین پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہے اور اسوقت بوجہ کسر
مذکور کے آخر رابوع چہارم روز چہاردہم اسواسطے مقرر کرتے ہین جسمین سابوع دوم کا آخر اور رابوع چہارم کا متحد ہو جاے اور چودہوان
روز بحساب رابوع اور سابوع کے ہر طرح سے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان تیسرے سابوع کا کرتے ہین پانچوین بحران بیسوین روز
پڑتا ہے اسلیے کہ چوتھا اور گیارہوان روز مشترک شمار کیا گیا ہے اوسکے لحاظ سے دو دن اوپر بڑہائے جاتے ہین ورنہ اٹھارہوین
روز پانچوان ہونا چاہیے توضیح شمار ایام بحران کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بحران پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ دوسرا بحران ہے

بحران موصول ہے اسلیے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے بعد ازان ۸+ ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران
منفصل ہے یعنے اسکا اول روز آخر بحران بمقدم سے جدا ہے پھر ۱۱+ ۱۲+ ۱۳+ ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلیے کہ روز یازدہم
تیسرے اور چوتھے بحران مین مشترک ہی پھر چونکہ اب دو دن مشترک لیے گئے یعنے چوتھا اور گیارہوان لہذا یہ دونون پانچوین بحران مین اضافہ
کیے گئے اس وجہ سے بحران بیسوین روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہین ہے رابوعات مین بالاتفاق یہی طریقہ جاری ہوا ہی
کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے اسلیے کہ روز چہارم دونون مین مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول
ہی اسلیے کہ ساتوان روز دونون مین شمار کیا جاتا ہی پھر جب چودہوین روز سے پکڑ کر پانچوان دورہ رابوع کا شمار کیا جاتا ہی آپس مین طبا کی اختلاف واقع ہی افاضل اطبا مثل بقراط
اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ بنظر قوت نسبت مقابلہ کا ابتدا مین پانچوین دورہ کے چودہوان روز موصول قرار دیتے ہین پس ترتیب اسطرح ہوتی ہے
کہ سترہوان روز دور رابوعات یعنے پنجم اور ششم مین موصول ہوتا ہے اسلیے کہ چودہ سے بیس تک یون شمار کرتے ہین ۱۴+ ۱۵+ ۱۶+ ۱۷+
رابوع پنجم اور پھر ۱۷+ ۱۸+ ۱۹+ ۲۰ رابوع ششم ہے اور خلاف قاعدہ یہ ہے کہ چودہوین روز کو منفصل کرنا چاہیے اسلیے کہ ہر ایک
رابوع موصول کے بعد رابوع منفصول پڑ ہتا جاتا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسوان روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع منفصل
مانا جاتا ہے اور اگر دو سابوع منفصل لیکر تیسرا موصول قرار دین بیسوان روز آخر سابوع سوم ٹہیرے گا اور دونون دورے رابوع اور سابوع کے جتنا
سے بیسوان روز بحران قرار دیا جائیگا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا اخیر بیسوان روز ہوگا اسطرح کہ سابوع اول اور دوم منفصل شمار کرین
اور سابوع سوم موصول ٹھہراوین اور اکیسوان روز مضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینون سابوع کو منفصل قرار دین اگر اس قاعدہ کی رعایت
کرین کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کرین تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا۔ پھر بیسوین روز کے بعد دورہ
رابوعات کا اسطرح پر ہے کہ اکیسوین روز سے شمار کرین پس چوبیسوین روز بحران پڑیگا اور رابوع منفصل ہے کہ بہ نسبت ابتدای مرض کی
رابوع ہفتم ہے اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اوسکی بعد ستائیسوان روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہی اور سابوع چہارم منفصل ہے اوسکے بعد اکتیسوان روز
رابوع نہم منفصل ہوتا اور اوسکے چونتیسوان روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اوسکے بعد چالیسوان روز سابوع پنجم موصول پڑیگا
اور یہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز مین ابتدای روز بستم نہایت یوم چہلم کے
ہی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہائے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب دورے بیس بیس کے دو تمام ہو جاوین عمل بحران
خواہ تمرض کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائیگا بجای سات روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہی
اور بعد اسکے تین ہفتہ یعنے بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز شصتم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم ایام بحران
قرار دیے جاوینگے اور انکے درمیان جو عشرات پڑتے ہین جیسے ۵۰ اور ۷۰ وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران بموجب قاعدہ مذکورہ بالا ہین مگر اب کہ
مرض مزمن ہو چکا بوجہ ضعف تاثیر کے اونکی طرف چندان التفات نہین ہے اور اطبا سوای بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس
وغیرہ اسکے قائل ہین کہ رابوعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارہوان روز یوم بحران ہے مگر منفصل ہے اوسکے بعد اکیسوان روز بحران متصل
اور موصول ہے اوسکے بعد چوبیسوان منفصل ہوکر اٹھائیسوان موصول پڑتا ہے اوسکے بعد بتیسوان روز منفصل اوسکے بعد اڑتیسوان
متصل پڑتا ہے پینتیسوین سے جو متصل ہے بتیسوین سے اور یہ ملکہ سبوع تمام ہوتا ہے بعض اطبا نے بیالیسوین اور بنتالیسوین کو
ایام بحران سے شمار کیا ہے اسطرح کہ اونہون نے دو رابوع بعد بیالیسوین روز کے جو یوم بحران ہے متصل قرار دیے ہین مگر اس شمار مین

سے نے ناحق کوشش بہت کی ہے اسلیے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار سابوع کا ساقط ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیے کہ ان لوگون نے تفصیل بحرانات رابوع اور سابوع مین کیسی بے ضابطگی کی ہے اور کیسی خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہے منفصل اور وصل مین اوسنے قطعاً ساقط کر دیا ہے چوتھے روز کے بحران جسقدر ہین اونکی قوت بیس روز تک ابتدای مرض سے قوی رہتی ہے اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہے چوتیسوین روز تک پس جب مریض کو بیس روز مرض مین گذر جائین اوسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات بموجب بیان بالا کرنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہو جاتا ہے اور ارکاغانیس کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہے بہ نسبت بیسوین روز کے جیسے روز بستم ستر ہوین روز کی فضیلت پر اوپر اٹھارہوین کے گواہی دیتا ہے بحساب اسابیع کے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہے کہ بیسوان روز ستر ہوین روز کے افضل ہونے پر گواہ ہے بحساب سابوع کے اسلیے کہ تیسرا سابوع اپنے ماقبل سے منفصل ضرور ہوتا ہے چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی چودہوین روز سے ہے اور انتہا اوسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہے اوسی دن سے سابوعات کا بھی شروع ہے جسکے بعد روز چہاردہم کو سابوع شروع ہوگا اوسی دن سے رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز وہی ہے چہاردہم ہے اوسکا چوتھا روز ستر ہوان روز ہے نہ اٹھارہوان اس وجہ سے ظاہر ہوا کہ جس طرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہے اوسیطرح ستر ہوان روز بحساب رابوع کے افضل یوم بحران ہے

متن ۔ **بقراط** اور **جالینوس** کے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرا اسیطرح ستائیسوین اور اٹھائیسوین روز کے بحران جید ہونے ہین اختلاف واقع ہے کہ **ارکاغانیس** نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہے اور اسیطرح اکتیسوین اور بتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور پینتیسوین مین ۔ اور چالیسوین اور بیالیسوین مین باعتبار فصل اور وصل کے اختلاف واقع ہے اگر سلسلہ وار حساب کیا جاے تو غلط واقع نہو گا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعض امراض کا بحران سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہے اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد رہتا ہے ۔ بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہے کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین ہوتا ہے اور واقع مین یہ راے صحیح نہین ہے بلکہ معتبر لوگون نے مشاہدہ کیا ہے کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج اسکا ہو کہ پہلے مرض مین مدت از سر نو پیدا ہولے تب استفراغ قوی سے بحران ہو خواہ کسی مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو ۔ خواہ مرض مین ترکیب ہو اس طرح پر کہ حدوث مرض مزمن کے چند دنون بعد ایک اور مرض حاد پیدا ہوا اور دونون ملکر ایک ہو جائیں اس وجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی سے ہوا اسلیے کہ مرض مزمن مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرتے کرتے بعد اربعین کے اوسکی دفع اور اخراج پر ایک ہی روز قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اوسی روز واقع ہو ۔ اگرچہ وقوع ایسے بحران کا بعد اربعین کمتر ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ خراج کے جنکے مادہ کی حرکت بدیر ہوتی ہے بحران بعد اربعین ہوتا ہے ۔ خواہ مادہ رفتہ رفتہ متحلل ہوتا ہے ۔ **بقراط** نے کہا ہے کہ ایام بحران کی جفت بھی ہوتی ہین اور طاق بھی [illegible] افراد یعنے طاق دنون کے قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی ایام افراد زیادہ ہین ایام ازواج سے [illegible] چودہوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین **بقراط** اور **ارکاغانیس** دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے ۔ مثال ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارہوان

بحران

سترہوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان ۔ جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط نے آٹھوان اور دسوان روز ایام ازواج مین
شمار کیا اوسے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہو نہین سکتے اور شاید
اگر یہ تمثیل بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبل ازانکہ بخوبی اور باستحکام علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو حبیب یہ کلام بقراط
سے صادر ہوا ہے یا آنکہ اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح کیجاوے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران مین اتصال ہو جاتا
ہے پس دو دن بحران کے مع ایام درمیانی بمنزلہ ایکدن کے ہو جاتی ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتے ہین خواہ
بحران استفراغ کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بروز بحران جید اگر علامات بد ظاہر ہون نہایت برا ہے اور موت پر دلالت
کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودہوین روز پیدا ہون کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی مناسبات
ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا تضعیف سے پہلے کے حاصل ہو جیسے
ساتوان اور چودہوان اور مراد یوم بحران سے ۲۴ گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض مین خواہ
دنمین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین ۔ بہرحال ایام باحوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ شاید اونمین ہمیشہ امید وقوع بحران
ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہین اور بعض ایام متوسط ہین اور ان سبکی تفصیل ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ہم یہ کہتے
ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہے کہ اوسمین اکثر امید وقوع بحران کی نہین ہوتی مگر روز چہارم بوجہ مناسبت تضعیف کے
منذر ہے روز ہفتم کا یعنی اوسمین وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہے اوسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور ساتوان بوجہ قوت
کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے لایق ہے اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارہوان
روز مثل چودہوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہے لیکن وہ امراض صفراوی جنکا دورہ افراد مین ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ اون
امراض مین گیارہوان روز بحران قوی ہے بہ نسبت چودہوین روز کے ۔ چودہوان روز بھی روز قوی ہے اسلیے کہ یوم مقابلہ دور قمری کا
ہے اور منجملہ وجوہ قوت کی ایک وجہ اوسمین یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اوسے مناسبت روز چہارم سے ہو تو اوسمین قوت احکام
بحران اور سلامت آثار بحرانی کی نہین ہوتی چہ جائیکہ اوس دن بحران تام اور جید کی امید کیجاے ۔ سترہوان روز یوم بحران قوی ہے
اور جو دن اوسکی مناسبت تضعیف مین ہے جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے اور سترہوین روز کو بیسوین روز سے وہی مناسبت ہے
جو گیارہوین روز کو چودہوین روز سے ہے یعنے جیسے روز ہفتم رابوع اول ہے تیسرے سابوع کا اوسی طرح گیارہوان روز رابوع
اول سابوع دوم کا ہے اٹھارہوان روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض مین اٹھارہوین روز ہوتا ہے
بہ نسبت اکیسوین روز کی چوبیسوین روز اور اکتیسوین روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اوس سے کم سینتیسوان روز بلکہ سینتیسوین
روز بحران واقع نہین ہوتا ہے کہ اوسکے قریب چالیسوان روز موجود ہے چالیسوان روز بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور معہذا
چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اسلیے کہ آخر مین رابوعات کے واقع ہے ۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہے جیسے غب خالص اور امراض حادہ اون کا بحران جلد تر ہوتا ہے
اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسواسطے حمی غب مین گیارہوان
روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودہوین روز نہین کیا جاتا ہے مگر بقلت جیسے کہ اگر نوبہ مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ کبھی

غب کی ساتوین نوبت مین انحطاط ایسا ہوتا ہے کہ تیرہوین روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرہوین روز ہو جاتا ہے۔ جن
امراض کی نوبت ازواج مین ہوتی ہے جیسے ربع وغیرہ اونکا بحران بدیر ہوتا ہے اور اکثر ایام ازواج مین اونکا بحران ہوتا ہے۔
اکثر ایام باحوری رابوعات کی جو طبقہ عالی مین شمار کیے گئے ہین کہ اونمین بحران جید اکثر ہوتا ہے یہ ہین ساتوان اور گیارہوان اور
چودہوان اور سترہوان۔ کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دورے مرض کی ہوتے ہین مثلاً سات دورے
غب کی مطابق سات دن محرقہ کے ہو جاتے ہین یعنے ساتوین دورے مین غب سے نجات ہوتی ہے اور کبھی بقای مرض مزمن مہینون
اور برسونمین موجب شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہے پس جمی ربع سات مہینہ مین تمام ہوتی ہے جیسے محرقہ سات دنمین اور ان امراض
اندازاً مثل انداز ایام امراض حادہ ہوتا ہے مثلاً چوتھا مہینہ ربع مین منذر ساتوین مہینہ کا ہو جاتا ہے اور تقدیم و تاخیر بھی ان امراض
مین مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہے اور عنقریب ہم بیان کرینگے **ایام جو وسط مین واقع ہین** جن ایام کا اوپر کی فصل
مین بیان ہوا وہی ایام باحوری اصلی ہین اور بموجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہین اور قیاسی
حکم ظہور آثار بحران کا اونہین ایام مین کرنا چاہیے۔ لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اور اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہون خواہ نفس
مرض سے بوجہ سرعت حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ باردہ کی خواہ بوجہ موت اور ضعف بدن مریض کے خواہ اور اعراض کی جہت
سے جیسے بیداری مفرط پیدا ہو کسی امر خارجی کی وجہ سے مثلاً مطالعہ کتب علمی کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلاً خشکی دماغ وغیرہ سے
خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو با فراط پیدا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض مین تقدیم خواہ تاخیر
ہو جاتی ہے اور ایام مذکور بالا کے پہلے خواہ اونکے پیچھے بحران واقع ہو جاتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائمقام بحران واقع کے
نہین ہوتا بلکہ اوس سے کم ہوتا ہے اور اگر بسبب قوی عارض نہوتا ہر آئینہ بروز یوم حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدیم اور تاخیر واقع نہوتا
مگر چونکہ عارض قوی ہے اوسنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کر کے غیر وقت مین آثار بحرانی پیدا کئی ہین اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا اوسکا
اثر فقط اسقدر ہوتا کہ بحران اپنے یوم اصلی مین ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام نہو سکتا الغرض جو ایام کہ اونمین بسبب ایسے عوارض کے
کہ خلاف قاعدہ رابوع اور سابوع کے بحران واقع ہوتا ہے اون ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنے ایام درمیانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ایام
درمیان ایام بحران کے واقع ہین اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص مین مثل ایام بحران کی ایک جو خاص ہے جو ابھی مذکور ہوئے
۔ اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچوان خواہ چھٹا خواہ نوان۔ یا تیرہوان ہین پس تیسرا اور پانچوان دن اول بحران یعنے روز چہارم کو
گھیرے ہے اور نوان دن بیچ مین ساتوین اور گیارہوین کے واقع ہے کبھی جو دن واقع وسط مین دو ایام بحران کے ہے اولی
اور انسب واسطے بحران کے ہوتا ہے اور وہ دونون روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہین ہوتے جیسے نوان روز درمیانی
بہ نسبت ساتوین اور گیارہوین روز بحرانی کے۔ اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے ہو وہی لائق تر بہ نسبت
دونون ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتوان روز جو بیچ مین چھٹے اور آٹھوین روز کے واقع ہے۔ پہلی صورت کی دلیل یہ ہے
یہ ہے کہ گیارہوین دن کا بحران نوین دن واقع ہو جانا اکثر ہے بہ نسبت اسکے کہ ساتوین دنکا بحران نوین دن تک موخر ہو جاسے اگرچہ یہ
دونون باتین یعنے تقدیم گیارہوین کے نوین دن اور تاخیر ساتوین کے نوین تک اکثر واقع ہوتے ہین **قوت اور ضعف**
ایام واقع فی الوسط۔ نوان دن جو یوم درمیانی ہے وہ یوم قوی ہے اور تمام ایام واقع فی الوسط مین وہی دن قوت مین

مقدم ہے اوسکے بعد پانچوان دن بعد اوسکے تیسرا دن اور نوان اور پانچوان دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہے بہت کم نہین ہے اور تیرھوان دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اوسمین کبھی بحران نہین ہوتا چھٹے دن مین کبھی بحران ہوجاتا ہے مگر ردی ہوتا ہے اگر ردی نہو تو بحران بدشواری اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہین ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دنکے تین باتونمین ضد ہے اول چھٹے دنمین بحران کم ہوتا ہے اور ساتوین دن زیادہ ہوتا ہے دوسری چھٹے دنکا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتوین دنکا سلیم ہوتا ہے تیسری چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتوین دن بآسانی و بسہولت۔ چھٹے دن کے بحران کا اندازہ برائی مین چوتھا دن کرتا ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن منذر خیریت چھٹے دنکا ہو مگر بہت دشواری سے جب چوتھا دن منذر چھٹے دنکے شر کا ہوتا ہے اوسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہین جیسے سکتات اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ قے کے واقع ہوتی ہے اور ردی سقوط قوت اور ارتعاش ... کا اور رعشہ اور لبلابان نبض کا پیدا ہوتا ہے اگر اوسدن پسینا برآمد ہو تو ظہور عرق یکسان نہوگا اور بیشتر اوسمین بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہے کہ اوس نقصان کا اتمام خراج ردی یا یرقان کردیتا ہے بول بھی لون اور قوام مین ردی ہوتا ہے رسوب بھی بری پیدا ہوتی ہین۔ یہ باتین اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کے سلامت رہے اور اگر سلامت نرہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص شکاری ہوتی ہے۔ اور سلامت اوسکی بوجہ عارض ہونے نکس کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول ہے کہ ساتوان دن مثل بادشاہ عادل کے ہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھوان دن برائی مین چھٹے دن کے قریب ہے بیان اچھے اور برے دنونکا بترتیب ایام بحرانی ہون یا درمیانی خواہ ایام انذار افضل جمیع ایام مین ساتوان اور چودھوان دن ہے اور ان دنونکے بعد نوان اور ستر ھوان اور بیسوان اور اوسکے بعد پانچوان اور اوسکے بعد چوتھا اور اٹھارھوان اور بعد اوسکے تیرھوان۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو ایام قریب با بتدای مرض اور مقدم بہ نسبت مقابلہ سے تا روز چہاردہم واقع ہین اونہین ایام مین حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی قوی اور صفت ایام انذار ہونیکی بخوبی ہوتی ہے اور جسقدر ابتداء مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہے بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون طرح سے ایام بحران نہین ہین اور پندرھوان دن بھی انہین مین داخل ہے اور تعجب ہے کہ اکثر ایام انمین سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہین اور پھر بھی نہ انمین بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے **ایام انذار کا بیان** یہ دن وہ ہین جنمین آثار اون چیزون کے جو دلیل تغیر مادی کی ہین یا دلیل غالب ہونے ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی سے ظاہر ہوتی ہے یا ان دنونمین ابتداء مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو درمیان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہے اور غرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا ہلاکت نہین ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے جھیڑنے مادے کے اور اوسکے ہیجان مین لانے کے ہوتا ہے بغیر مادے کے دلایل کی مثال جیسے دلایل نضج کے یا خامی مادہ کی۔ دلایل نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول مین پیدا ہوتا۔ اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت بول وغیرہ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا۔ اور ابتداے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سر اور کرب اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہو پس یہ آثار جسدن ظاہر ہون اوسکے بعد جو یوم بحرانی ہین اون مین بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اوسمین

علامات جید پائے جائیں منذر بحران ساتوین دنکا ہوتا ہے اور اگر علامات بُری پائے جائیں منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ مین علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم مین کبھی بحران ساتوین دن ہو جاتا ہے اور کمتر نوین دن ہوتا ہے مگر غب مین اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کے انذار کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب مین بحران ہوتا ہے اور نوان دن یا منذر گیارھوین دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھوین دنکا اور گیارھوان دن بھی چودھوین دنکا منذر ہوتا ہے — اور چودھوان یا سترھوین دن یا اٹھارھوین دن یا بیسوین دن یا اکیسوین دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھوان روز بھی بیسوین خواہ اکیسوین روز کا منذر ہے اور اٹھارھوان روز اکیسوین کا منذر ہے اور بیسوین دن انذار چالیسوین روزکا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہین اونمین سے تیسرا دن پانچوین روزکا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اوسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچوان دن منذر نوین دن کا ہوتا ہے اور اگر ردی ہو پس آٹھوین کا منذر ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلایل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہین جسطرح دلائل بحران مین انحراف ہو جاتا ہے اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اوسکے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بی ضابطگی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کی بیحساب ہونے مین ذکر کیا گیا خواہ سبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اوس مرض کے مادہ کی حرکت مین سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچوین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کی جلد واقع کرنیوالی خواہ بحران مین تاخیر کرنیوالے ہین اونہین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور پختگی سے ایام انذار مین غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہونے کا ہین یا تاخیر ہوئی ہے **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال** سے کے ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے اسیواسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگر اوسے دریافت ہو کہ بحران قریب ہونیوالا ہے تو اوسکی اور طرحکی تدبیر کرے اور اگر بحران مین تاخیر ہو اوسکے لایق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب یوم بحران ایک تدبیر خاص کرنی چاہیے کہ اوس دن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر ساتھ طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کر استفراغ زائد اور بحد افراط عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہے دوا سے وہ استفراغ نہین ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا مین بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہو کر دونون قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے مخفی نہین ہے — شناخت مین ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران مین تغیر اور تبدیل کرتے ہین اونکا بھی لحاظ بخوبی کیا جاوے اور وہ امور اوپر معلوم ہو چکے ہین طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کس دن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کے دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہین اوسوقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جاوے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور حرکت سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اوسکا زوال نہو سکے اسلیے کہ اوسمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

ایضاً

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن سکے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائین امید بحران کی ساتوین روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہو چکے ہین معلوم ہوگا کہ اوسکا بحران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اوس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونون باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب برابع ہو اور نہ آثار طول مرض کی نمودار ہون امید ہے کہ درمیان روز چہارم ہم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جاے مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یون کیا جاتا ہے کہ طاق دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اولے ہے اور ایام ازواج مین حرکت امراض باردہ غیر حادہ کی ہوتی ہے تعین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس دورات اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور مؤثر قوتین جو ہر ایک ان کے ہین قیاس ادوار سے استدلال یہ ہے جفت روز مین مرض مزمن کے واقع ہونے کی نوبت ہے اور طاق دن لائق بحران مرض حاد کے ہے زمانہ بحران سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہے کہ جن دو دنون مین آثار بحران پیدا ہوے اونمین سے زیادہ تحمل شدائد کس دن ہوا اور دیر تک کس روز رہا بس روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اوس دلیل مین قوت زیادہ ہو اوسوقت بناچاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جسمین مقاساۃ کم تھی مثلا جس دن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہوا اوسوقت ہم یہی تجویز کرینگے کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم سے کہ استدلال ہے جو بطبق زمانہ بحران ہوتا ہے حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی مین ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آئندہ کا حکم بہ نسبت بحران کی قوی تر ہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کی اسطرح ہوتا ہے کہ مثلا ساتوین شب کو برامد ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہے پھر اوسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین دن محسوس ہوا اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اوترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جاے گا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہے اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولے ہے بوجہ علامات ہالکہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت کی اولے ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کی اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر برامد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہے استدلال بذریعہ ایام انذار کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین اونمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کی پائی جائین تو یقین کرنا چاہیے کہ بحران منسوب بروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھوین نہو خواہ عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین روز ہوگا **بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کی** یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین اونکا بحران ساتوین روز تک ہو جاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین اونکا بحران چودھوین خواہ بیسوین روز تک ہو جانا چاہیے اور ان امراض کے متصل جنکی حدت ہے اونکا بحران چالیس روز تک ہوتا ہے اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسی دن مین بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہے اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہے اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے

اور اس قتل کا اندازہ چوتھے روز ہوتا ہے اور بحنذ السینا چوتھے روز برامد ہوتا ہے اور ادس قبیل اور علامات ردی بھی سرسام وغیرہ کی پیدا ہوتے
ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگر حدت کی ساتھ پیدا ہوا ہو سلیے کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے
اوسکے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا۔ **فن تیسرا**
اورام اور بثور کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین **مقالہ پہلا** اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات مین
بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہوچکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہے اوسی لازم
ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اونکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو موجب وعدہ کے ہم بیان
کرتے ہین **بیان اورام اور بثور کا** جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہے مادہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے
جو ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب مزاج صفراوی
خلط کی ہو خون سے جو ورم پیدا ہوا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے پیدا
اوسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اوسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے
پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اوسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو شری یعنی پتی کہتے
ہین اور اوسمین ضربان نہین ہوتا ہے جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اوس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی
اور فاسد ہین ایسے خراج کی ردارت اور احتراق اگر شدید ہو جاے جمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک پوست لیشہ حادث کریگا یہین جراحات کی
اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہو اوس سے وہ قسم فلغمونی کی عارض
ہوتی ہے جو مائل بطرف جمرہ کے ہو اور اوسمین ردارت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو جمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر ردارت
زیادہ ہو وہ جمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشک لیشہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض یا ایسے صفراے لطیف
سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہے کہ اوسکا احتباس اوس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہین ہوتا ہے اور باوجود لطافت کے اوسمین
حرافت بھی ہوتی ہے اور اسی ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ اکالہ صفراے ردی
سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اس سے غلیظ ہو اور سوزش اوسمین کم ہو اور بہ نسبت صفراے مذکورہ کے کچھ اندر کیطرف ہٹ کر محتبس ہو
اور اوسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال
خواہ تحلیل اوسکی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت
مین خون کے قوام سے بڑھ جاے اور ردی بھی ہو جمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صورتون مین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور
بعد ازان کہ لطیف ہوا اگر اوسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اوسی اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سواے جلد کے اور
کسی جگہہ ٹھہر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ
خنازیر سے نہوگا اور داخل اوس قسم مین ہوگا جو بنام پراقیا معروف ہے یہ جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوے جس سال وبا پیدا
ہوتی ہے اوسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حارہ ہین اور ردی ہین جب تک زمانہ انحطاط کو نہین پہونچتے
نرم اور بیٹھے ہوے ہوتے ہین اور مدہ اونمین اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے افساد پر زیادہ مائل ہوتے ہین

۵

اور یہ افساد ہمیشہ بوجہ عظم ورم اور کثرت مادہ سے نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام کمتر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہین اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اوسمین ضربان نہو اوسمین قیح اور ریم نہین پڑتے اور جو باطن مین اسی طرح کا ہو اوسکا حال تو ہم بیان کر چکے

فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اوسکی علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اوس عضو مین کوئی ٹہنی اعصاب حس سے آیا ہو اور مثل اکثر احشا کے جو اعصاب سے خالی ہین اور اونکا حال اوپر کے ابواب مین بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہو اور جسقدر عضو متورم مین شرائین زیادہ اور مقدار اونکی اعظم ہوگی اوسیقدر ورم مین ضربان اور درد رسانی اوسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اوسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس مین پیدا ہو اوسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیون نہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگین اس عضو متورم مین ہونگی سب نمایان اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھین اور قابل ظہور کے نہ تھین۔ واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی مین بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کو اور یہ علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اوسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورۂ بالا متصف ہو اوسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہین ہوتا اسلیے کہ احتقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہون کا ہوجاتا ہے فلغمونی کمتر بسیط اور مادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت یا تہیج ہوتا ہے اور اسکی پیدایش کے چند اسباب ہوتے ہین کہ بعض اقسام اونکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہین از قسم امتلا اور رداءت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلاء اخلاط اور رداءت نہو کبھی اسباب بادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو مین پیدا ہون اور اونکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اوسی عضو کی طرف کھچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہین کہ مہالک ضعیف کو بند کر دیتے ہین اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب مولم کے اورام عارض ہوتے ہین مواضع خالیہ مین اور زیادتی علیین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد تا انتہای تمدد اور انتہای ورم کے پیدا ہوتا ہے اور یا اس زمانہ منتہی مین مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اوسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہی ہے جبکا انحطاط نہو اور نہ اوسکا مدہ جمع ہوا کرے ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بحس و حرکت ہونا لازم کرتا ہے اور تعفن بھی اوسی عضو مین پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کی بھی عارض ہوتے ہین اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہین اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اوسوقت ضربان مین آرام تپک مین سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کی جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان مین زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاے اور پھر دونون مقدار واحد پر ٹھہر جائین تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ نضج مین دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جاے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جبتک طبیعت مادہ کو مقہور نہ کریگی ظہور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد مین نہ ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بثور دملی خبیث بیش از حد قریب قریب پیدا ہون جو جڑ دینگے کہ ایک دمل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے ملکر واجب ہے کہ مریض اورام باطنی کو آب برگ کاسنی اور مکو ہمراہ التماس کے پلایا جاے

علاج فلغمونی اگر فلغمونی کسی سبب بادی سے پیدا ہو اوسوقت بدن کا حال دو وجہ سے

خالی نہین کہ یا تو بدن اوسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہے یا بدن مین امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ
ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہے اوسوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نفس ورم کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہین ہوتا خاص معالجہ
ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کرین جو غریب ہے اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ
محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد ہے کیا جاتا ہے گیہون کو پانی اور روغن مین جوش دین اور کبھی فقط پچھنے لگانے کفایت کر جاتے ہین
خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اوسوقت پچھنے کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے
بدن مین امتلای اخلاط ہو اوسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھو نہ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلل ورم کی بہت زیادہ ہوگا
بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب فصد اور اسہال سے فراغت ملے
اوسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہے اوس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلاء بدنی ہو اور فرق اگر
ورم کے علاج مین بہ نسبت اوس ورم کی جو بہ نسبت امتلاء بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ رادع کا محتاج نہین ہے جیسے کہ اوسے
اسکی احتیاج ہے بلکہ یہ ورم اوس سے کم محتاج ردع کا ہے جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہو واجب ہے کہ ابتدا معالجہ کی استفراغ
سے کرین اور پورا استفراغ جیسا اوسکا حق ہے کر کے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کرین اور حاجت کبھی اس
جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سے پاک نہین ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرورت ہوتی
ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کی وجہ ہوتا ہے اسلیے اگرچہ بدن مین کثرت فضول کی نہو تاہم عضو مین کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا
ہوتا ہے جو ضعیف کر دیتا ہے اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کی اوسی عضو کیطرف کھچتے ہین اگرچہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب
الی الخلاف مین جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہین اون سب کی رعایت واجب ہے اور بستی اور بلد حاضر وغیرہ جو جو
امور لائق لحاظ کے منجملہ دس امور کے جو فصل استفراغ مین فن کلیات کی درج ہین اونکا خیال کرنا ضرور ہے ہمکو مناسب ہے کہ اس
ورم کی علاج مین ابتدا رادع سے کرین سوای اون مقامات کے جنھین کتاب اول مین ہمنے مستثنے کیا ہے کہ وہان ابتدا ءً استعمال
رادع کا جائز نہین ہے پھر جب زمانہ تزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ رادع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیسے جیسے تزید بڑھتا جاے مرخیات
کی بھی زیادتی کرتے جائین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہین اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا پہونچے اور حجم ورم کا درجہ
غایت کو بڑھ جاے اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جاے اوسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہے بہ نسبت رادع کے اور اونمین تصرف اور
تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیے اور بعض اقسام محففات مرخیہ کی ایسے ہین کہ زمانہ منتہی مین اونکے استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہے اور
مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہو جاے اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف وہی دوا ہے
جس سے شفا حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ نیم اور مدہ ہونے کی لائق ہے اوسے باقی نہین رہنے دیتی ہے اگر بسبب اتفاق پوری صحت حاصل نہو اور
کسیقدر کسر باقی رہجاے اوسکی مقدار اسیقدر ہوتی ہے کہ جسکی تحلیل دوای حاد کر دیتی ہے کبھی بوجہ استعمال رادع کی وجع شدید عارض ہوتی ہے
وجہ اوسکی یہ ہے کہ اختناق مادہ مین پیدا ہوتا ہے اور عضو متورم مین گویا یہ مادہ متمکن ہو جاتا ہے ایضاً رادع سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ مادہ
ورم بطرف اعضاء رئیسہ کی رجوع کرتا ہے اور کبھی رادع سے ورم مین صلابت پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ ضرر ہوتا ہے کہ عضو متورم کا رنگ بدلکر
بہ سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہے خصوصاً اگر رادع سے علاج آخر اور زمانہ انتہا مین کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شدت وجع سے صاحب احتمال کی

اودیہ سے کے ہوتی ہے جو مرخی ہون اور جاذب نہون اور کبھی اخشین اودیہ مین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی
رجوع کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضای رئیسہ کے اس سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہان جو اعضا ایسے ہین کہ اونکی طرف
مواد خبیثہ کو اعضای رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضای خسیسہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضای رئیسہ کے مخلوق ہوے
ہین کہ اونکے مواد کا ردع البتہ بہ نسبت اعضای رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہین ہے اور اسکو ہمنے مقامات مناسب مین
بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کردیا ہے جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بہ صلابت ہوگیا ہے اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے
جنمین کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے اودیہ رادعہ مین جو متوسط ہین اونکی مثال یہ ہے جیسے عصارات بقول باردہ
جنکا اکثر ذکر کرچکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہوچکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب
خاص کر اور انہین اودیہ کے اجرام کو بطور ضماد کے قابل ہین اور عصارہ اسبغول بھی ازین قبیل ہے اور قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج مین
فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبو کر استعمال کرین کانج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہے اسیطرح پوست
انار اور حی العالم اور سویق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ سماق ملا کر طحلب یعنے کائی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی
دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور مامیثا اور فوفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام (اور بموجب تصریح شیخ کے حاشیہ
مین اوسکا نام میدوہ ہے) یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تخفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت ہوتی
ہے ابتدای اورام مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اوس خلط کی
ہوتی ہے جو ورم مین بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زاید کے سبز اور سیاہ ہوجاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو
اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہوجاے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو چاک
کردین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اوسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اوسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب کرتا ہے
کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کی بھی چند اقسام مین ایک قسم اظہر ہوتی ہے یعنے ظاہر جلد مین اوسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی
قسم اغور یعنے اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اوسی کا استعمال کرنا چاہیے اور بعد
استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ اور آب شور سے کرنا چاہیے اور ضماد ایسی اودیہ سے جو ارخا پیدا کرین ضرور کرنا چاہیے اگر حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ
نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے اودیہ کا جنمین ردع قوی ہو ابتداے
ورم مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین ردی ہے پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے
وہی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور ہوچکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیے کہ ترک کرین ایضاً سواے
ورم حمرہ کے اور اورام مین آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدای ورم مین بوجہ
تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسیطرح ضماد جو اسی غرض سے البنی اور ادہان کے بنائے جاتے ہین
اودیہ محللہ سے اون سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلیے کہ یہ اودیہ نہایت مضاد ہین اوس مادہ کے جسکا انصباب ہو رہا ہے
ہان گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل
ہے جو گل شگفتہ اور زیت سے بنایا جاے اسلیے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل شگفتہ کے

جوش کرکے استعمال کرین خواہ مُردا سنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگر ان ادویہ سے برادہ کا رنہو خواہ ازین قبیل اور دواؤن کو استعمال سے کچھ ترتب اثر نہو لبلاب کا استعمال کرین کہ ابتدا مین بہت ہی مفید ہے اور انتہا مین بھی سودمند ہے سرق یعنے تجفو او رحسک اور کرفس اور بادروج بھی ازین قبیل ہے اور اکثر شراب شیرین روغن گل مین ملاکر بلکہ بشیرہ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف زوفا گرمیون مین سرد کرکے اور جاڑون مین گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد مین ڈبو کر بھی مفید ہو زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آسئے کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اوسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے نضج اور تفجیر پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہا کو پہونچ جاسے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم داخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم قلقطار تجفیف پیدا کرتا ہی اور لطف یہ ہے کہ اسکی تجفیف سے درد مین شدت نہین ہوتی اسطرح اوسکا استعمال بروقت سکون لہیب فلغمونی کے مناسب ہی اور جسوقت خوف جمع مواد کا نہو اوسوقت بھی اوسکا استعمال بہت مناسب ہی اور بہتر یہ ہے کہ اوس مرہم کو لگاکر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبو کر رکھین اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تجفیف کی اوسسے زیادہ ہوگی اسلیے کہ پٹھے اپنے مزاج اصلی کیطرف جو بارد یا یابس ہے تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تجفیف سے پھر جاتا ہے اور جس گوشت مین شرائین کم ہین اوسکو حاجت تجفیف کی کم ہے اکثر حاجت تجفیف کی قبل از نضج کے ہوتی ہے اور بیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے اولاً بذریعہ جواذب کے کرکے پھر اوسکا علاج اور تفجیر کرتے ہین جو ورم گرم محتاج تفجیر کا ہو چاہیے کہ اوسکے موہنہ پر ضماد اسفنول کا کرین اور ادویہ مطفیہ کا ضماد گرداگرد ورم کے کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ پر وغیرہ کے ذریعہ سے لگائین اسلیے کہ اونگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے

جمرہ کا بیان

اسباب حدوث جمرہ اور اصناف جمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین بخوبی بیان ہو چکے کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور جمرہ کے درمیان مین فارق ہون یہ ہین کہ جمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنے درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد مین پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہی اور جمرہ کی سرخی موضع ورم کو مس کرنیسے مٹ جاتی ہے اور اوتنی جگہہ بوجہ لطافت مادہ جمرہ کے سپید ہو جاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہین ہے یہ بھی ایک علامت خاص ہے کہ سرخی جمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی اور جمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد مین ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہے جمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جمرہ صدیدیہ مین آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور جمرہ خالصہ مین بوجہ سختی کے تدافع نہین ہوتا ہے اور فلغمونی مین ایسا تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہین دبتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفرا ہی خلط پر ہوتی ہے مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے جمرہ مین تپ زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت جمرہ کی اسقدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہین ہوتی فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرنا اوسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت جمرہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے درد حمرہ کا کمتر ہوتا ہے اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا
ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ مین پھیل جاتا ہے ۔ اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہے
حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ مین جو فرق ہے اوسکا بیان فن کلیات مین ہو چکا ہے بیان اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے علاج
حمرہ کا اس مرض مین پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے ۔ زیادہ فائدہ فصد کا
اوسیوقت ہے کہ مادہ دونون جلد کے بیچمین ہو اور اگر اندر جلد کے مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اوسوقت کمتر ہے بلکہ بیشتر حدت
مادہ کیوجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے ۔ بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی
اور دموی مین کسقدر کمی بیشی ہے اوسی حساب سے اجزاء مسہل کی تجویز مین عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر
بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہین کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہین اونہین کا استعمال کرنا چاہیے
۔ سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جاے اگر حمرہ خالص ہے فقط اسی
ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائیگا کہ اوسکا رنگ متغیر ہو جاے اور لون مین نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمرہ
کی بہت ضرور ہے اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ مین زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی مین ہے کہ اوسکا
مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہے ۔ مبردات جو ابتدای حمرہ مین استعمال کیے جائین ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ
انتہا کے قرب مین برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہے اور باانیہمہ استعمال مبردات مین اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی
عضو باطنی کیطرف رجوع نکرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم مین سیاہی نہ آجاے
اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہو اگر ان خرابیون مین سے کوئی امر ظاہر ہو چلا ہے کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار کرین پھر اگر حمرہ جلد پر
دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ چقندر کے ہمراہ مین جوش دیکر علاج کرنا چاہیے ۔ اور جو دوا کہ اوسمین تحلیل و تخفیف
قوی ہو اور تبرید بھی ہو اوسے استعمال کرین جیسے صوف کہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت ہمیشہ نو جزو اوس لکڑی کا کوئلہ
جو صنوبر کے درخت کی بیچمین نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم پنبہ کہنہ تر معسول پانی سے پندرہ درہم
روغن آس پانچ اوقیہ ۔ ایضاً ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو یکجا کرکے
مرہم طیار کرین **نملہ جاورسیہ کا بیان** نملہ ایکدانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہین کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہین مگر ورم تھوڑا سا پیدا
ہوتا ہے اور پھر خباثت اسکی بڑھ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے ۔ بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہے
اور ان سب چیزون کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے ہین رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اوسکا ثولولی
یعنی سخت بطور مسہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر دانے نملہ کے چھوٹے اور جمع ہوتے ہین مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افروخوردن ہے
کہ وہ اصل مین باریک ہوتی ہین اور اونکی جڑین باریک ہوتی ہین جیسے لٹکتے ہوئے اور بعض نملہ کے ہر دانہ مین شہد کی مکھی کے کاٹے
کی سی ہوتی ہے ۔ حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو ۔ اور اوس ورم مین غوص کی قوت نہو اوسے نملہ کہتے ہین
کوئی نملہ جاورسیہ بشکل باجرے کے ہوتا ہے ۔ اور ایک نملہ آکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ بثور قرحہ ہو جائین
اور عفونت پیدا کرین تمام تعفن موسوم ہوسنکے علاج نملہ کا نملہ وغیرہ [illegible] اورام مین اگر اونہین ابتداء ہو [illegible] نہو کہ استفراغ

خلط کا کرین اور جیسا استفراغ واجب ہو ویسی طرح کا کرین بلکہ پہلے علاج قروح کا کر کے اونہین قروح کو اچھا کر دین ایسے علاج مین یہ خرابی در پیش ہوتی ہے کہ یہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار مین یا بعید اوس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہین اور جلد کو سڑایا کرتے ہین ۔ ماء الجبن ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ مین بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ اکال کے علاج مین اون مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہین اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہین ہے اوائل حمرہ مین مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور رجلہ یعنے خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہین بلکہ اگر تبرید ضرور ہو مثل مکو کے خصوصاً خشک مکو بیسکر استعمال کرین کہ اسمین تجفیف ہے خواہ بارتنگ اور علیق یعنے وردہ ۔ اور عدس بعد اوسکے سویق شعیر پوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین ۔ اور اگر سڑنے اور تفرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے ۔ بکری کی مینگنی ۔ اور فضلہ گاو ہمراہ سرکہ کے ۔ اور جسوقت تقشر ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا تلخہ مرغ اور سداب اور نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے کے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شے مثل انبوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بنائین کہ اوسکا سرا تیز اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اوسکے اندر سما جائے ۔ پھر ایسی ہی شے کو اوس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے گڑائین کہ نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اوسے بے بنیاد کر دے لڑکونکا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اونہین حمام مین داخل کرین اور یہ ہوا چونکہ اونہین مضر ہے چاہیے بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین **علاج جاورسیہ کا** **نملہ کے اقسام مین** جاورسیہ مشابہ ہے علاج مین نملہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمین دیا جاے اوسمین کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور اگر کسیقدر افتیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کے بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے ۔ اوسکے بعد مازو اور کزمازک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب مین جمع کر کے اسقدر ملائین جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائین ۔ دودہ تازہ دوہنا اس مرض کے لیے نہایت مناسب ہے جب زمانہ ابتدا کا گذر جاے ۔ چاہیے کہ سمک ملیح کا سر جلا کر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کر کے استعمال کرین اور اگر طبیعت کو احتیاج تجفیف شدید کی ہو ورق بادروج کو اوسمین فلقدیس داخل کر کے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اسی طرح بذر بو شراب کے طیار کرین ۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے

جمرہ بالجیم اور نار فارسی کا بیان یہ دونون اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور نفط یعنے آبلہ دار اور سوزان اور خشکریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اوس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے ۔ اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اوس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق نفط کے ہو جسمین کہ ہو یعنے پھیلتی ہو اور بڑہتی جاتی ہو اور رطوبت بہی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور تعفن اوسمین کم ہو اور بہت سے دانے چھوٹے چھوٹے اوسکے مقام پر برامد ہوں جہان خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہو اور جمرہ بجیم موحدہ کا اطلاق اوس پر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کر دے اور مثل کوئلہ کے سیاہ اور خشک کر دے عضو خاص کو اور

اور رطوبت کسیقدر اوسمین نہو اور سوداویت اوسکی اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ اوبھار اوسکا کم ہو حجم اوسکا برابر تخم ترمس یعنے باقلای مصری کے اور کبھی بثر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین حمرہ پیدا ہوتا ہے - اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی ضرور ہوتی ہے - اور حمرہ بھیم ہو جمرہ اور نار فارسی مین بہی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور حمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہے جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برامد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ مادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی رصاصی بہی ہوتا ہے اور سوزش اوسمین بشدت اور گرداگرد اوسکے سوزش بنی رہتی ہے اور اوسپر حمرہ کا صدق نہین ہوتا ہے بلکہ سیاہی کیطرف میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام حمرہ کا اوسی پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی حرارت ناری ہو اور اوسمین چمک آگ کی چنگاری کی سی ہو - نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور حمرہ بہ نسبت اوسکے دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے - گویا کہ اسکا مادہ بثر اور قوبا یعنے داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن یہ نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہے - اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اوسکے صفرہ مین احتراق پیدا ہوکر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہو - اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کیوجہ سے خشکریشہ سیاہ پیدا ہوتا ہے نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہے اور حمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک نار فارسی اور حمرہ کو اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً حمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کیطرف تقسیم کرین خواہ دونون کو نار فارسی سے موسوم کرین اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین - خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ سب صورتین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق چندان نہین ہے کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور جاورسیہ ردی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جنکی حرارت زیادہ ہوتی ہے اور مہلک ہوتی ہین اور کبھی بہی نار فارسی خواہ حمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر مشابہ فلغمونی کے ہوتی ہے اور مائل بہ سوداوی ہے - جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہے خصوصاً جس سال وبا زیادہ ہو **علاج نار فارسی اور حمرہ کا** پہلے فصد کھولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جاے اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اوس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہے خصوصاً حمرہ مین گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون لبستہ اور کہٹا ہوا اوسمین ہو سب نکل جاے کہ اوس خون کی طبیعت سم کی ہے مگر یہ تدبیر بوقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہے - علاج موضعی یعنے خاص مقام کا علاج مثل علاج حمرہ بحارہ مہملہ کے کرنا چاہیے - مگر لطوخ مین زیادہ تبرید ہونی چاہیے جسطرح حمرہ مین اوپر لکھہ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہے اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی تہوری مقدار بہی بطرف باطن کے نہین جاسکتی ہے اسی وجہ سے کہ مادہ سمی ہے - اور زیادہ قبض کا استعمال کرنا اس مرض مین جائز نہین ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے اور دیر مین متحلل ہوتا ہے اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز ہے جب ظہور مرض کا ہوا ہو نہ بوقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ مین اور یہ محللہ زیادتی پیدا کرینگی بلکہ ایسی بردیہ مجففہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بہی ہو اور کسیقدر دفع مادہ کا بہی کرین جیسے کہ باقلا اور عدس اور وہ روٹی جسمین بہوسی زیادہ ہو ان اجزاے ضماد طیار کرین اسلیے کہ جس روٹی مین بہوسی سے زیادہ جزو ہوتی ہے وہ لطیف زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو قراباذین مین مذکور ہین - ایضاً مازو کو سرکہ انگوری مین خواہ بھکری کو اوسی

سرکہ مین داخل کرکے ضماد کرین دوای جید ایسے وقت مین اور بعد اس وقت کی یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کرکے سرکہ مین اسقدر پختہ کرین کہ نرم ہو جائے بعد ازان خوب پیسکر کسی کپڑے پر لگاکر استعمال کرین یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور انتہا مرض مین ازالہ مرض کر دیتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوا مین یعنے ابتدائی ظہور خواہ سکون التہاب کی وقت جوز طری یعنے تازہ اخسروٹ اور اوسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور روغن خشخاش سیاہ داخل کرتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کرین۔ منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کی ہین افیون اور اقاقیا اور ورد نراج جسے سوری کہتی ہین یعنے سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار ہکدو درم زہو نحاس ایکدرم نبر البنج درہم لیکن ایسی دوائین اوسی وقت تک مستعمل ہوتی ہین جب تک قرحہ پیدا نہو پھر جب قرحہ پیدا ہو جاوے اوسوقت مجفف قوی کا استعمال ضرور ہے جیسے دوای اندرون خواہ دواسے فراسیون یا فاسوان یا بو لواندروس کے قرص یا دوای قیسور شراب حلو یا مفنجج مین ملاکر ضماد کرین۔ اسیطرح جو دوائین حمرہ منفرحہ اور نملہ جاورسیہ کے علاج مین مذکور ہوئی ہین اونکا استعمال کرین۔ ضرور ہے کہ ضماد کا استعمال ان اوقات مین ہر روز دو مرتبہ کیا جاوے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائین جن دواؤن سے عقو تبود وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے تا مقدور اونکا استعمال کرنا جائز نہین ہے کہ اونسے رداوت مرض مین زیادہ ہوتی ہے واجب ہے کہ گرداگرد مقام ماوف اور موضع احتراق کے بالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور مامیثا اور جملہ وہ چیزین جو سرد اور رادع ہین خواہ جنکی تاثیر قریب بہ ردع ہے لگایا کرین جیسے صوف زوفا شراب مین ڈبوکر استعمال کرین۔ جب التہاب مین سکون پیدا ہو اور قروح باقی رہجائین اونکا علاج مرہم اسپیدادر مرہم ذبالوطالیون سے کرین خواہ جو مراہم قروح متاکلہ کے واسطے قرابادین مین مذکور ہین اونسے علاج کرین۔ جو زکہنہ جو روغن دار ہو بعد علاج کی نار فارسی سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لئے بہت مفید ہے **نقاطات اور نفاخات کا بیان** نقاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اسطرح کہ دفع واحد مین مادہ اوس رطوبت کو لیکر بطرف ماتحت جلد کے صعود کرتا ہے۔ اور چونکہ ماتحت جلد کا تکاثف زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد مین بخوبی نہین ہونے پاتا بلکہ نفاخہ مائیہ باقی رہ جاتی ہے یعنے جیسے پانی بھر جانے سے جلد مین کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اوسیطرح یہان بھی کیفیت نمودار ہوتی ہے۔ اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ بدلے مائیت کے خون اوسی جگہہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے **علاج نقاطات اور نفاخات کا** تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا وغیرہ کی بھی جیسے اور امراض مناسب مین مندرج ہین وہی یہان بھی جاری رہین اور ابتدائی ظہور مین اس مرض کی عدس کو پانی مین پختہ کرکے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہای درخت انار پانی مین جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور تلیین اسکے نیم گرم ضماد کرنا چاہیے۔ اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہو جائین اور خاص معالجہ نفاخات کے پھوڑون کا منظور ہو تدبیر یہ ہے کہ جنکی جلد موٹی ہو اور دباکر توڑنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اوسمین سوراخ کرین اور جو رطوبت اوس خراج مین ہو اوسکو نکالدالین اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود موہنہ کر لاتا ہے تاہم اگر خود بخود موہنہ نہ کرے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کرکے نرمی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کی نکاللنے کے دو حال سے خالی نہین یا تو اچھا ہو جاویگا یا قرحہ پڑیگا اگر قرحہ پڑے

مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کریں خصوصاً جب ان مراہم میں ایرسا داخل کریں اور مرہم حمرہ کا استعمال اوس وقت کریں کہ جب
پھیلنے لگے خواہ سڑنے کی نوبت پہونچی اور نملہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کو مذکور ہو چکے اونکا استعمال کرینگے **دوای مرکب**
مرجا سنگ ایک رطل زیت کہنہ وغیرہ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ میں اسقدر پکائیں کہ زیت کی چپک جاتی رہے اوسکے
بعد زرنیخ پیسکر چھڑکیں۔ ایضاً ایک دوا ایسی ہے جو ہندا کی یعنے حشفہ یعنے سپاری اور ہونٹھ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ دوا
لائق اون اعضا کے ہے جنہیں حاجت تجفیف کی زیادہ ہے۔ قلقطار اور قلقدیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جزو پانیمین پیسکر استعمال کریں
اور بکری کی مینگنی شہد میں ملاکر بھی مفید ہے جب ان پھوڑونکی پڑیاں بھی گرجاتیں اور گوشت فاسد اور ہو جاسے اور گوشت صحیح باقی
رہی اوسوقت خالص پھوڑونکا جو علاج ہے اوسی طور پر معالجہ کرنا چاہیے۔ اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونوں کو گرد [illegible]
ہین جسے سارامیاس کہتے ہین اور نیز نارخس اور طرفا حلیس روغن اقحوان بھی انکے استفاطہ کے واسطے بہت مفید ہے حاصل یہ ہے کہ خشکریشہ
کے استفاطہ کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انہیں تدبیرات میں مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہے **دوای مجرب قدمائی**
ہی اور متاخرین نے **اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے** عنزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر لونسن مجموعہ کے
کل اسمیں شامل کریں اور گولیاں بناکر رکھیں بقدر حاجت سرکہ خواہ پانیمین گولی گھول کر طلا کریں اور طلا کرکے پھر اوسی پر دوبارہ
دوا کو طلا کریں تاکہ اوسمیں خوب سا تقبض پیدا ہو جاسے اور سمٹ کر خشکریشہ پڑجاے اگر اس پپڑی کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر پڑیگی
ورنہ چھوڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھیں تاکہ سب مقام سے پڑیاں چھٹ کر گرین **شتری کا بیان**۔
شتری پتی کو کہتے ہین اوسکی صورت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نفاخات کے مائل بسرخی ہوتی ہین اور کھجلی اوسمین زیادہ ہوتی
ہے اور کرب پیدا کرتے ہین اور اکثر دفعتہً تمام بدن مین پیدا ہو جاتے ہین اور کبھی انہین بثور سے ایک قسم کی رطوبت بھی سیلان ہوتی
ہے بیشتر شتری دموی ہوتی ہے۔ اور رات کو اکثر اسمین شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ ہوتا ہے۔
سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہے جو تمام بدن مین دفعتہً ثوران مین آتا ہے اور وجہ اوسکی ثوران کی یا یہ ہے کہ خون
صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم بورقی کی اوسمین شرکت ہوتی ہے۔ صفراوی خون سے جو شتری پیدا ہوتی ہے اوسمین سرخی اور حرارت
زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اوسکا بسرعت ہو جاتا ہے۔ اور بلغمی مین ان سب امور کی کمی ہوتی ہے مگر بلغمی کی شدت رات کو بہ نسبت
دموی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شتری کسی موضع وسیع مین برآمد ہوئی ہو اور فصد کھولی جاے غب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور
واجب ہے کہ فصد اس مرض میں ایسے وقت کھولیں جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کی ہو۔ اور جسطرح حمی غب دائرہ خواہ غب دائمہ
مین بروقت راحت کے نہ بروقت شدت حمی کی فصد کھولتے ہین اوسیطرح اس مرض مین بھی فصد کا وقت اختیار کریں **علاج شتری کا**
اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اوسکے بعد تحمل ہو سکے تو مسہل صفرا کا استعمال کریں کہ ہلیلہ دو حصہ اور ایارج فیقرا
ایک حصہ مقدار شربت مجموعہ کی تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کریں اور تسکین اس مرض کی تمر ہندی اور آب انارین خواہ
آب انار میخوش کا مع اوسکے چھلکے کے اور خیسانده مشمش اور بارالرائب اور اقراص طباشیر حسین کا فور داخل ہی ہمراہ آب انار کے اور
آب گرم کا پینا دن بھر مین چند مرتبہ اس مرض مین بہت نافع ہے اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہے۔ منجملہ مسکنات کے خیسانده سماق معصفی کا
بقدر تین اوقیہ کے۔ غذا انکی لائق قلقیل یعنے مسور مقشر ہو سرکہ مین پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ سودھن یا دام خواہ سرکہ ہمراہ آب انگور

اور زیت کی اور ماء الرائب لیکن اگر خلط مرض کی بورقی ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور نصف اوسکی تربد سے کہ مجموع کی
مقدار تین درہم ہو استعمال کرین خواہ جوز السرو تر و تازہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایکدرہم کے دین - یا عصفر کو پیسکر سرکہ ترش مین آمیختہ کرکے پلاتین
خواہ آب مقرہ یعنے گل مختوم اور آب آجرہ جدیدہ یعنے نئی اینٹ کا پانی پلاتین - اگر مرض مین بلغم کی کثرت سی ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم شکر
خواہ تین درہم تخم فنجنکشت لین جلیب مین استعمال کرین ہر قسم کی شربین از روی تجربہ کے یہ دوا مفید ہوتی ہے فودنج دو درہم طباشیر
ایکدرہم گلسرخ نصف درہم کافور ایک قیراط آب انار ترش مین پلاتین - خواہ نہار منہ ابہل کا استعمال کرین **اکلہ اور فساد عضو
اور فرق درمیان غنغانا اور سقافلوس کے** ان امراض مین کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت
اچھا ہے - اب ہم کہتے ہین کہ عضو جسمانی مین فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سی پیدا ہوتا ہے جو اوس عضو کی روح حیوانی کو فاسد
کردے خواہ روح حیوانی مذکور کو اوس عضو خاص تک وصول سے منع کرے - خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو مفسد
روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہین - خواہ اورام اور بثور اور قروح
ردی جو پھیلتے ہون اور مادہ اونکا سمی ہو - یا وہ قروح جنکے معالجہ مین طبیب کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہوجاے
جیسے قروح غائرہ مین روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہوجاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہوجاتا
ہے - وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور بادی ہے - جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے
کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اکثر رہے گی عضو کو فاسد کردیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اوس عضو تک نہین ہوسکتا ہے جو قوت کہ
قلب مین نفس سی روح حیوانی پر اوس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اوسے یہ بندش محتبس کردیگی اسی وجہ سے مزاج اوسکا فاسد
ہوجائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے کوئی ورم گرم ردی اور ثابت اور
عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اور مداخل النفس کو جس سی آمد و رفت عیات روح حیوانی کی ہے بند کردے اور اس انسداد سے با وجود احتباس
روح کے فساد مزاج مین بھی پیدا ہوتا ہے - جو انسداد جامع فساد ہے اوسکے زمانہ ابتدا مین جبتک عضو حساس ہے جس مین فساد کامل
عارض نہین ہوا ہے اوسکو غنغرانا کہتے ہین خصوصاً اگر ابتدا مین فلغمونی ہو پھر جب اس مرض مین ایسا استحکام ہوجاے کہ حساس
کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اوسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اوسکے قریب کی ہڈی ابتداءً خواہ ورم کے بعد فاسد ہوجاے - اوسوقت
اوسکا نام شقاقلوس ہے اور کبھی غانغرانا سے شقاقلوس پیدا ہوتا ہے - بلکہ غانغرانا ہو کر ہمیشہ شقاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سبب خرابیان
گوشت مین عارض ہوتی ہین اور ہڈی وغیرہ مین بھی پیدا ہوتے ہین جب اس مرض کا درجہ یہ پہونچے کہ عضو کے افساد مین ترقی
روز بروز نظر آئے اور بڑھتا جاے اور جو چیز گرد شے فاسد کے ہو اوسمین ورم بھی پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہوا ایسے
وقت مین مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو مائوف پر طاری ہوتی ہے اوسکا نام تعفن موت رکہتے ہین
اور اگر یہ مادہ مفسد غلیظ نہو تا مقام خاص مین اسقدر گزین کیون ہوتا بلکہ کسی طرف مندفع ہوجاتا **معالجات** غنغرانا کا علاج ابتدا
مین ہوسکتا ہے - اور اوس سی امید صحت بھی ہوتی ہے - جب گوشت مین فساد مستحکم ہوگیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اوسوقت
نکال ڈالین - جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہوچلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق تعفن مین آگیا ہے اوسوقت بہت جلد
ایسے نطوخ کا استعمال کرین - جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ مین ملاکر استعمال کرین - اگر اس دوا سے کچھ فائدہ

نہو گہرے پچھنے کے بدون کچہ چارہ نہو گا کہ مختلف طریقون سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کرین اور جونک لگائین اور
جو رگین قریب قریب کی ہون خواہ مقابل کے جہت مین واقع ہون اور چہوٹی ہین اونکی فصد کہولین تاکہ خون فاسد کا اخراج
ہوجاے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کی گرد کی حفاظت بہی ایسی طلا وغیرہ سے کرتے رہین جو مذکور ہوچکے ہین اور پچھنے
مقام پر ایسی چیزین رکہین جو مخالف عفونت کی ہون اور خوب طرحسے اندر جسم کے اثر کرتی ہون جیسے آرد کرسنہ ہمراہ سکنجبین سنکے
خواہ آرد باقلا خصوصًا جب اوسمین نمک کی آمیزش ہو۔ منجملہ طلاؤن کے یہ ہے کہ حلتیت کو طلا کرین اور لحم فرلیق یعنے گوشت کہاے دان
کا دوای مجرب ہی۔ زراوند مدحرج اور عصارہ ورق بنگ ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ باہمین اسقدر پیسین کہ شہد کے مثل
گاڑہا ہوجاے اور قرحہ پر طلا کرین اور گرد قرحہ [illegible] کے بہی لگائین منجملہ اون دواؤن کے جو مانع حدوث آکلہ کے ہین یہ دوا ہے کہ زنگار
اور پہٹکری اور شہد ہموزن لیکر بطور لطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بہی مانع عفونت خواہ مانع حدوث آکلہ کے ہے اور بمقدار
متعفن کو ساقط کردیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے اگر نوبت ورم اور فساد لون کی گذر کے ترہل شروع ہوگیا ہو
تہوڑی سی رطوبت بہی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہی اوسوقت واجب ہی کہ زراوند مدحرج اور مازو ہموزن پیسکر
چہڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصًا ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور
اسیطرح قثاء الحمار اور اوسکا عصارہ اگر طلا کرین پہر اگر تہوڑا سا گوشت سڑگیا ہے اوسے قطع کرڈالنا چاہیے یا گرا دینا چاہیے بعد
قرص اندروت کا اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ فلدفیون کے ذریعہ سے گراوین اور بعد گرا دینے کے چربی سے اوسکا
تدارک کرین یعنے چربی اوسپر رکہین جب دہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہوجاے بقیہ لحم کو
جو ناقص ہو اوسے بہی ساقط کردین تا اینکہ صحیح گوشت باقی رہجاے زاج احمر کا چہڑکنا بروقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور
جب تعفن ظاہر ہوجاے اسقاط مین قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز نہین ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر گرد ورم کے
تعفن زائد پیدا ہوجاے اوسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین کہ سویق ہمراہ عصارہ بنج کے استعمال کرین
اور میری راے مین یہ دوا جید نہین ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور رجوع مادہ کرے جب
کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہی کہ اوسکے گرد داغ دین آگ سے کہ مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہے۔ خواہ ادویہ
کاویہ سے جو محرق ہین اونکے ذریعہ سے داغ دین خصوصًا جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ
بوجہ قرب اور مجاورت اون فضول کے جو اعضاء مذکور سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ۔ اسقدر تدبیر اور علاج کو
ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قروح متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہونگی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہین

طواعین کا بیان قدماء اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان
عربی مین اوسکا ترجمہ یہ ہوسکتا ہی طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاے غددی مین پیدا ہو خواہ جو عضو عصب سے خالی ہے اوسکا ورم
جیسے وہ لحم جو بیضہ مین خواہ پستان اور بیخ زبان مین ہے خواہ جو گوشت بجس ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہے
خواہ از قسم بیضہ بد جو بیخ ران کے قریب ہے اور از قبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تہے۔ بعد ازان استعمال لفظ طاعون
کا ہر ایک ایسے ورم کیواسطے ہوا جو مواضع مذکورہ مین بہی ہو اور ساتہہ اوسکے ورم حار اور قتال بہی ہو کہ اوسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل

ہو کر مقصد عضو وارم ہو اور قرب جوار کے مقامات کی رنگ کو متغیر کر دے اور بیشتر اوس ورم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو
اور اوسکی کیفیت ردی قلب تک بذریعہ شرایین کے پہونچکر بسبب ذات غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح
بہ نسبت طاعون کے جو ہوئی ہے یہ وہی ورم ہے جو باب بنام داخش موسوم ہے اور اوائل اطبا اسکا نام قوماطار کہتے تھے
لیکن ضرور ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضاء ضعیفہ میں ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ بس گوشت وغیرہ اور اسکی نہایت ردی
وہی قسم ہے جو ابط یعنے زیر بغل اور اربیہ یعنی کش ران میں ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہیں اون اعضا کی جنکی ریاست کامل ہے
جیسے قلب اور دماغ اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام میں وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اوسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور طاعون
بالکل سیاہ ہے اوس کیوجہ سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور دفعۃً نہیں مرتا ہے طاعون اکثر اون بلاد میں پیدا ہوتا ہے جنمیں وبا
کی کثرت ہو زبان یونانی میں اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہیں جو مشابہ طاعون کے ہیں جیسے طماقیوس
اور قوماطا اور فوخلا اور تو توت مگر ہماری زبان میں ان اسماء کی مسمیات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے **علاج** بذریعہ فصد کی
استفراغ کرنا کبھی بنظر وقت کی اوسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی بنظر روارت اوس خلط کی جو برامد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ
فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤں کا استعمال کریں
جنمیں عطریت اور تبرید ہو مثلاً حماض اترج اور لیمو خواہ رب ریباس تفاح اور دیگر فواکہ کی خواہ ہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزیں جیسے
گلسرخ اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کریں اور غذا میں عدس جو سرکہ میں پکایا ہے خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہے
اور جدی کی گوشت سے پکاہی بیمار کے مکان کی نزہت اور آرایش برف کی ٹکڑوں اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولوں سے
خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کریں اور قلب پر ضماد سرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان میں مذکور ہو چکے ہیں اونسے کرنا چاہیے
خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وباء کی کرنی ضرور ہے۔ اور خاص ورم طاعون
خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اوسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا میں ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا
کرے۔ خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی میں خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس میں ڈبو کر استعمال کریں
۔ یہ تدبیر ابتدای مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائیں اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہنے دیں
اور بند نہ کریں اور نہ منجمد ہونے دیں ورنہ سمیت زیادہ ہو جاویگی پھر اگر ایسے محجمہ کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو چوس لے لگانا چاہیے۔ اور
جو طاعون بطور پھوڑے کے ہو اوسکی زمانہ منتہی یا قریب بانتہا میں تفتیح کیطرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ خراج کے تب بھی ہو
تبرید ہو وقت میں درنگ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ بطرف خلف کے پلٹ کی زیادہ رداءت پیدا کرے تفتیح بذریعہ نطول کے کرنی
چاہیے اسطرحپر کہ بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی میں جوش دیکر نطول کریں اور ایسی مفتحات کا ذکر خراجات کی علاج میں
آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ قوماطا اور متفلیوس کو ضماد برسیاوشان اور سرق یا ورلبلاب اور بیخ خطمی کا جس میں تھوڑی را اشوتہ اور
شہد اور شراب ملی ہو خواہ دبق یعنے مویزک عسل سفید ہی یا ورنیز وطی یا چرک کندر میل شہد مکھی کی چھتے کا اور ترس سرکہ میں بھگو کر
یا بیخ کریلا اور عاقب العلم یا نطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ پھیرے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے **فصل اون اورام کی**
بیان میں جو غدد میں پیدا ہوں جو اورام غددی مثل طاعون کے نہوں کبھی بوجہ وقوع بحرانی کے پیدا ہوتے ہیں

اور کبھی بوجہ دفع اعضاء اصلی سے کے ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی قروح اور اورام دوسری قسم کے ایسے اطراف میں ایسے اورام کو پیدا کرتے ہیں
جدھر سے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہیں اور اطراف اور پیدا ہوتے ہیں یہ لوگ غددی واقع ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے ان غدد
میں یہ مواد ٹھہر جاتے ہیں جیسے ابتدائی اورام کا یہی حال ہے کہ اونکے ورم کا عارض اوس شخص سے ہوتا ہے کہ جسکے بدن میں کبھی
یا قروح ہاتھ پاؤں میں ہوں - اور کبھی یہ اورام بروقت امتلای بدن کے مادے سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بدن میں نہ مادہ امتلاء نہیں
ہوتا اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا معلوم ہو چکا ہے کہ اسکے علاج میں ابتدا دفع مادہ سے نہیں کیجاتی ہے اور نہ
انمیں مجلب دفع مواد کی ہوتی ہے - استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے اس مرض میں ضرور ہے باقی اور اقسام کے علاجات
کی استعمال میں جب تک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیے - مثلاً اگر ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفع طبعی کے کسی عضو رئیس سے
بطرف عضو خسیس کے ہو ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہیں بلکہ اعانت طبیعت کی کرکے اچھی طرح اوسی عضو کیطرف جذب کر لینا
چاہیے جس طرح پر جذب ممکن ہو - خواہ بذریعہ دوا یا حجامہ وغیرہ کے اور اگر یہ ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلاء خلط موجب
اسکا ہوا ہو اوسوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہے اور غذا کی تقلیل و تلطیف بھی ضرور ہے اور رادعات کا استعمال نکرنا چاہیے -
بلکہ مرخیات کو استعمال کریں اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کے جائز نہیں ورنہ اگر عضو متورم بوجہ کثرت جذب
مادہ کے گزند پہونچتا ہے لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کر کے بعد ازاں جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت
کے کریں - رادعات کے استعمال میں یہ ضرر متصور ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ اعضای رئیسہ نہو جائے اور مرخیات کے
استعمال میں بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور امالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہے - اگر درد میں
شدت ہو اوسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اسطرح پر کہ صوف کو زیت گرم میں بھگو کر استعمال کریں اور آخر میں تھوڑا سا نمک بھی
شریک کریں تا اینکہ درد میں تسکین پیدا ہو اسلیے کہ ورم میں تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے - اوائل میں اسکے استعمال سے درد زیادہ
پیدا ہوتا ہے اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جاوے - پھر تحلیل ورم کی تدبیر کرنی چاہیے - کبھی تحلیل فقط آرد گندم کے
استعمال سے حاصل ہوتی اور اوس سے بہتر یہ ہے کہ آرد جو کا استعمال کریں اور کبھی جس دوا میں قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اوسکے
استعمال سے ورم میں زیادتی پیدا ہوتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نکرنا چاہیے - مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا
اعضای رئیسہ سے بطرف ورم کے ہو جاوے اور اگر جذب نکریں اعضای رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو اگر ابتدا ہی ورم میں نفط
کو گرم کر کے ورم پر ٹپکائیں مزیل ورم ہوتا ہے اگر ورم کسی لحم رخو یعنے نرم گوشت میں ہو - اور عضو متورم غیر رئیس جیسے پستان اور خصیہ
اور منع مادہ سے کسی طرحکا خوف اور کوئی آفت مظنون نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور اگر میلان سر ورم کا بطرف
سطح کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے خراجات حارہ کا بیان خراج دبیلہ کی وہ قسم ہے جو اورام حارہ میں
جمع مادہ پر شامل ہو - شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہر جاوے اور باطن میں اوس ورم کے ایک
مقام ایسا ہو جہاں انصباب مادہ کا ہوا ہے اور بعد ازاں اوس مقام میں انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہاں ہو سب جمع ہو کر ٹھہر
رہے - ایسی ورم کو خراج جب کہیں گے کہ مادہ ورم کا جاری ہوا ہو اور اس میں اجتماع مدہ کا ہوتا ہو - کبھی ورم گرم کی ابتدا سے
پیدا ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم میں بھی ہوتا ہے - اور کبھی اسطرح سے ابتدا نہیں ہوتی بلکہ

ابتدا ہو ورم حار صحیح کی ہو کر آخر کار ہمیں تجربہ نہ ہی کہ جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے ہم اون دبیلات بارده کو جو شامل ورم مخاطی و ر اخلاط حصی او جصوی یعنی مثل
سنگ ریزہ کے او دبیلی یعنی مانند ریگ کے اور اخلاط شعری یعنی بشکل بال ہونگی ہین آیندہ سطور مین ذکر کرینگے بعد ازان کہ خراجات حارہ کا بیان کرین علاوہ یہ کہ بعض
اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہون بھی بنام دبیلہ مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم اونہین اورام اور خراجات
کا ذکر کرتے ہین جنمین اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے تو بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا
ہوا اوسکا نفوذ جلد مین ممکن نہین ہوتا اور نہ گوشت مین اوسکا تشرب اور سما جانا ممکن ہوتا ہے بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہری
پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اوسی مادہ کے اور اندر اونہین شگاف اور سوراخون کے جنمین یہ مادہ متفرق ہوا ہے پوشیدہ ہو کر بھر جاتا ہے
اور اکثر اوقات ان اورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی اور بلند ہوجاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا مونہہ کہلاتی ہے خصوصاً
اگر مادہ خراج کا حاد ہو اوسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے ۔ یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مدہ اونمین ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع
کے مدہ مین پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے ۔ بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہین اور کبھی تقویت انفجار کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنے
استعمال ادویہ منضجہ کا اسی غرض سے کرتے ہین تاکہ طبیعت کو نضج مادہ مین مدد ملے اور شگافتہ ہونا اوسکا باسانی ہو سکے اور کبھی
اس تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی ہے ۔ جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اوسکی زیادہ باریک ہو اور اوسمین سرخی زیادہ نمایان ہو
اوسیقدر اوسکے خلط مین حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلیل اوسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہو جاویگا خصوصاً وہ
پھوڑا المند جو بشکل صنوبری برآمد ہوا ہو اور جو پھوڑا اوسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اوسمین کم ہو اوسکا مادہ غلیظ اور ردی اور
مائل بطرف باطن کے اور درد اوسمین بہت کم حرکت مادہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر
کیطرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اوسپر ہو کر گذرتی ہے سب کو فاسد کر دیتا ہے ۔ ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر
دونون طرف پھوٹتا ہے ۔ بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہے جس سے اوس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو
جسمین پھوڑا پیدا ہوا ہے اور اوس عضو اندرونی سے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج کے بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا
پھوڑا اندر کیطرف پھوٹے خوب ہے بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اوس تجویف کے پھوٹے جسکو مراق محیط ہے کہ یعنی تون
ہے اسیطرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونون بطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کیطرف پھوٹے اسلیے کہ
دونون بطن مقدم دماغ کی رطوبات کی راہ بطرف خارج کے مونہہ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہے ۔ اور اگر دماغ کا
پھوڑا بطرف اوس فضا کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے مونہہ کرے اوس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملیگی اور
ضرر شدید پیدا کریگا ۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہین ہے کہ اوسمین پھوڑا نکلے مثلاً مفاصل مین پھوڑا اکثر نکلتا ہے اسلیے کہ
مفاصل مین اخلاط فضلی بھرے ہوئے ہین اور جگہ اون اخلاط کے کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور تنگی مین پڑنے کی نوبت نہین
پہونچتی اور نہ کوئی چیز حابس ان مواد کے مفاصل مین ایسے پائے جاتی ہے کہ بوجہ حبس کے مادہ کو متعفن کر دے ایسی وسیع جگہ
پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پرخطر کیوجہ سے ہوگا سب پھوڑون سے بدتر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات مین
پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہین اقسام خراجات کے پختہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہے بنظر لطافت اور غلاظت خلط
کی اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال مین اور بحسب فصل اور سن اور جوہر عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہے

پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اوسکے مادہ کا نضج کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کی اوسمین قلت ہوتی ہے خواہ جوہر
مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہین خرابیوں کی وجہ سے یہ برائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف نضج ہوتی ہے اور باہر ذریعہ حس سے کچھ دریافت نہین
ہوتا اسلیے کہ ہم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خراج کی طرف مادہ غلیظ اوس سے نمایان ہونے نہین دیتا ہے وکا حال یہ ہے کہ کبھی اپنے نضج پر بسرعت
ٹھہرتا ہے اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہو اوسیقدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر وہ مین نضج بحال قوت پیدا ہو بہت جلد نرمی
پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اوسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اوسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اوسمین مدہ کے پیدا
ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ او فساد مادہ کا پیدا ہو اور ان تینوں کے اسباب تخمہ اور ریاضت ردی اور وہ امراض
جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم و مفسد خون سکے ہین عارض ہون ایک قسم خراج کی جسکا نام
مبتہوس ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اوسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید لیکن عفونت نظر آتا ہے اوسکے بعد
اوسی گوشت سے مدہ برامد ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام متن ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جسکے یہ پھوڑا نکلتا ہے
تپ اوسے ضرور لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہے کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہے **دلائل ورم کے پھوڑے
ہونے پر** جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا **دلائل نضج
اور علامات نضج کے** جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا
احکام مدہ کے مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رایحہ کریہہ اوسمین پیدا نہو اور سوای حرارت غریزی سکے اور کسی حرارت
وغیرہ نے اوسمین تصرف نکیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہو اور چکنے ہونکی
شرط اس واسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ غلظ مذکور کو قوت ہاضمہ نے الفصال یکساں کیا اور بہا نہین دیا کہ تھوڑا مادہ نضج پا کر بقدر عامی اور غیر منطبخ
اور بو مین شدت کراہت کی نہو اسواسطے شرط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ
اعضای اصلی کا سپید ہے مدہ کو اسی رنگ کیطرف ہمرنگ ایسی ہی وقت طبیعت کریگی جب مادہ تصرف تام پر ... وہی
جو بدبو ہو کہ اوسے دلالت عفونت ہوتی ہے اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہے اسی وجہ سے ردی ہوگا اور ... غلبہ حرارت غریبہ
پر دلالت کریگا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برامد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے ... مین پیدا
ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کی استحالہ سے خالی نہوگا **باطنی پھوڑے سکے دلائل** جب کوئی ورم گرم اعضا
مین پیدا ہو اور اوسکی بہت سی قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو اور دلائل مین طول
ہو مدت مین پھر ہمیشہ اوسکی مدت اخذ اور ترک کی گھٹتی جاوے اور ثقل ورم کا بڑھتا جاتا ہو اوسوقت یقین کرلینا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا
ہوگیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے ... مدہ ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتا ہے ... قریب پھٹنا ... شدت گھٹتی جاتی ہے
کہ ابتدا مین تفرق اور چھٹنا ہوتا ہے اور تفرق اور تفرق اتصال جو قسم پیدا ہوتا ہے اوسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے ...
... اور بعد ... بوقت حصول تفرق ... حرارت شدید مین بھی تسکین ہوتی
ہے اور التہاب بھی کم ہوجاتا ہے اسی وجہ سے تپ ... حرکت قلب ... اوسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت ... کی گواہ معتبر اور ... ورم سے خراج ہونے پر ... پھر اگر علامات خراج کا ہو

دبیلہ کے احشا میں ظاہر ہوں اور نبض میں صلابت پیدا ہو حکم قطعی خراج باطنی پر لگانا چاہیے اسلیے کہ ایسی کیفیت یعنے باوجود ظہور علامات
ورم کے نبض میں صلابت پیدا ہوتی کبھی بوجہ ورم معاف کے (یعنے اوس پردہ کے جو احشا پر محیط ہے) بھی پیدا ہوتی ہے — طبیب کو
احساس اوس جانب کا جدھر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اوسی جانب کی اور بذریعہ وجع اور درد کی ہوسکتا ہے دلائل نضج
خراج باطنی کے جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض میں اوسکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے کسیقدر
سکون پیدا ہو اور گرانی اور ثقل باقی رہے — یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہوگیا اور نضج ہوچکا ہے جو دلائل کہ قریب پھوٹنے
اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتی ہیں بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض میں شدت پیدا ہو اور نخس یعنے
چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکسان عارض ہوں زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن
لرزہ دفعتہ پیدا ہو کر ثقل اور وجع میں سکون پیدا ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری سے
ہو اور مدہ کسی سمت کو نکلے خواہ بول براز یا کسی دوسری طرف کو اور ہر راہ میں جو جو اعضاء اندرونی واقع ہیں اون میں لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہوجائیگا
اور قوت کا ذبول و ضعف بھی ضرور ہوتا ہے — اگر اندرونی پھوڑا دفعتہ پھوٹ جاے اور بہت سی ریم وغیرہ اوس میں سے برامد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان
اور غشی مہلک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ پر مدہ پھوٹ نکلتا ہے اور مقدار اوسکی زیادہ ہوتی ہے اختناق بھی پیدا ہوتی ہے
ظاہر کے پھوڑوں کا علاج جو استفراغ اور علاج ابتدا میں اورام کے بشرطیکہ اون علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف
کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے اور نہ ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہیں الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اورام حارہ
میں جو درجہ خراج تک نہ پہونچی ہوں مشترک ہے اور جو تدبیر خراج سے مخص ہے وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کریں — اور تحلیل دو
طرح سے ممکن ہے — 1 ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہے بشرطیکہ مرض حد معتاد اوسے زیادہ خارج نہو تدبیر یہ ہے کہ انضاج
مادہ کا تھوڑے دنوں تک کریں اور اوسکے بعد پھوڑے شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کریں اور قوت کی نگاہداشت میں اہتمام
بلیغ کرتے ہیں کہ اوسکی حفاظت رہے اور کرب ہمہ درد کی جو محلل روح ہے خواہ یکبارگی پھوڑے کے ٹوٹنے سے جونکہ اخراج مادہ کثیر کا
ہوتا ہے سقوط قوت کا نہوجاے — اسلیے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذبول قوت کے مرجاتے ہیں بلکہ واجب ہے کہ طبیب ہر وقت
نگران رہے کہ حفظ قوت کیونکر ہوسکتا ہے اور جو تدابیر حفظ قوت کی ہیں اونکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جید غذا مرضاے دبیلہ
کو دیتا رہے ہاں اگر پھوڑا اندرونی اعضا میں ہو کہ اوسوقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہے — 2 دوسری تدبیر طریقہ سداد اوسطی
سے خارج ہے اور اوسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کی اضطرارا ہوتا ہے وہ تدبیر اوسی وقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا
بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑھا ہوا ہو اور نضج کی انتظار میں ہلاکت اور زیادتی رداءت بروقتاً فوقتاً یقین کامل ہونا جاے
خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جاے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہوگا اور
نہ خلاف نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہیں اور چاک کرنے میں بچاو کا خیال کرتے ہیں کہ اعضاء رئیسہ خوف زدہ
پھوڑے کے ہیں اونسے استرہ وغیرہ آلہ حدیدیہ مس نکرے کہ اون اعضا تک لوہے کی پہونچنے میں خطرہ عظیم ہے — اسیوجہ سے
اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نہ کریگا یا اوسکا خوف ہو کہ حار غریزی عضو ماؤف میں اسقدر قوت نہ رہے
کہ نضیج نہو کا خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ میں تقصیر کریگی اور امالہ مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ عین نضج ہی ہوگی یا اگر مزاج

قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضای رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اوسکا افساد کا خواہ لوہی کی اذیت
پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو — اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ ادویہ مغریہ یا ادویہ منضجہ کے کرین کچھ دور نہین ہے کہ ادویہ مغریہ کی استعمال
سے یہ خرابی پیدا ہو گی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کیطرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کرین کہ اوس سے نضج کامل
نہو سکے الغرض یہ سب صورتین ایسی ہین کہ انمین تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہے — اسیوجہ سے ایسی صورتون مین گہرے پچھنے لگانا
چاہیئین اور اگر چاک کرین، وہ بھی عمیق ہو اور بعد نشتر لگانے کے ادویہ ایسی مستعمل ہون جنمین قوت تحلیل کی اور تخفیف
پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب کہ چاک کرنا اور پچھنے لگانے لیف مین عصب عضو کی جہت طول مین ہو — ہان اگر ارادہ
یہ ہے کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اوسوقت لیف کو عرض مین قطع کرنا چاہیئے — اور اس خوف سے
امید سلامت کی ہوتی ہے — اکثر طول لیف کا طول بدن مین ہوتا ہے سوائے چند اعضائے مخصوصہ کے اور اسی طرح اکثر
لیف بھی طول بدن مین موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخون کے مگر چند اعضای مخصوص کے جیسے جبہہ — جس عضو کو
چاک کرین خواہ اوسمین پچھنے لگائین چاہیئے کہ روغن خواہ جو شئے ایسی ہو کہ اوسمین چربی کا لگاؤ ہو قریب اوس کے نہ لیجائین
اور اگر بدون دہونے کے چارہ نہو تو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دہوئین — جب ورم اور التہاب مین بعد چاک کرنے
کے شدت پیدا ہو عدس کا ضماد کرین اور اگر اسقدر حاجت نہو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کرین — **یہ بھی جاننا ضرور ہے**
کہ یہ چاک کرنا پھوڑے کا مورث ہوتا ہے صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی مین منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوای چاک کرنے
کے نہو پھر مجبوری ہے — اور مناسب اسمین بھی یہ ہے کہ جو مواضع لحمی ایسے ہین کہ اونمین رگین اور پٹھے کم ہین اونکا نضج ہو جاے —
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہون اور سرا اونکا باریک ہو اونکو حاجت چاک کرنے کی بہت
کم ہوتی ہے نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج کے **تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑون مین**
ادویہ منضجہ کو ضرور ہے کہ اونکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور اونمین تغریہ بھی کسیقدر ہو انہین ادویہ مین سے درجہ
اول مین یہ ہے کہ نطول آب گرم سے اور تضمید آرد گندم یا آرد جو سے کرین اور گیہون مونہہ سے چبا کر اگر ضماد کرین بہت
عمدہ ہے اور روٹی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد
خطمی اور ایسی کا استعمال کرین ایضاً ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بادسومت اوسمین ہو تنہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصاً
اگر اوسمین زوفا اور صعتری بھی شریک ہو خواہ اوسمین تھوڑا سا نمک جو بحد افراط نہ پہونچے پانی مین جوش کرین اور کبھی اوسمین چربی
خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہین — اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنے حالم ہمراہ علک البطم کے استعمال کرین — اور جو
ادویہ زیت اور میوہ سے مع شورہ کے مرکب ہون اور مر اور لاذن اور راتینج اور مسکہ اور مصطکی اور زوفای رطب اور پیخ قنار الحمار
بیخ دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس بروغن بید انجیر بدون موم خصوصاً اگر اس مرہم کو زیت مین
پگھلاتین اسیطرح مرہم دولوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دوای حجار فشیثا اور اشق سے طیار کرکے اوس پر
رکھین شاید اوسی گرداسے **تدبیر ظاہری پھوڑون کے بعد نضج کے** اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ ہونے
کے بعد بھی امید پھٹ جانے کی نہو اور جہان پھوڑا نکلا ہے وہان پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اوسوقت

واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرین اسواسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بہی چاک نہ کرین اور مدہ کو بحال خود باقی رہنے
دین تو فاسد ہوجائیگا اور فساد پیدا کر کے عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑا دیگا اور زیادہ فساد ایسے پھوڑے کیوجہ سے
اوسوقت مترتب ہوتا ہے کہ جب قریب مفاصل کی ہو۔ چاک کرنے مین پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان مدہ پڑگیا ہے
اور دکھائی دیتا ہے اوسی جگہہ کو چاک کردینا چاہیئے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کی ہو نہ اوسطرف جدہر سے نکلنا مدہ کا دشوار
ہو۔ اگر پھوڑیکا حجم گندہ نظر آئے اور اوس پھوڑے کو شق کرین فقط راہ کہولدینی چاہیئے اسلیے کہ ہمین کا قاعدہ یہی ہے کہ
اپنے پیچھے یعنے سامنے کیجانب مقابل مین چسپیدہ نہین ہوتا ہے اور اگر مقدار مین پھوڑا کم اور نحیف ہو ساری پھوڑے کو طول مین
شق کرنا چاہیئے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام مین مدہ ہو مس کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے خصوصا اگر پھوڑے کو
اونگلی سے دبائین اور دوسری اونگلی سے اوسکو آتا ہوا دیکہین گو دوسرے ہاتہ کی اونگلی ہو اور دیکہنے کے لائق یہ بات ہے
کہ اونگلی کے جانے سے کسیقدر مدہ ہلتا اور ہٹتا ہے یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بھرا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت
آتا ہے یا نہین اور بطرف سپیدی کے اوسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جب تک تقیح نہین ہوتا رنگ مین
سرخی باقی رہتی ہے اور کبھی مقام مدہ کا مائل بہ سبزی اور زردی بہی ہوتا ہے اگر مدہ اچھا نہوا اور ردی ہو۔ معتمد اور پختہ طریقہ
شناخت کا چہونا اور دبانا ہے فقط آنکہہ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہوسکتا ہے گو آنکہہ کے دیکہنے کو بہی کسیقدر
دخل ہے اور معین ہوسکتا ہے۔ واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین اونہین
خطوط پر چاک کرین اور اون خطون پر چاک استرہ کا واقع کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جن اعضا کی ریشہ اور
رگوں مین اریب ہو خواہ پہرے ہون اون اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکہہ کر چاک کرنا چاہیئے اسلیے کہ اگر پیشانی
کے پھوڑے کو سیدہی طور سے چاک کرین پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کو چاک کرنا چاہیئے
ارنبہ یعنے ناک کی بیچ کی ہڈی کا پھوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین۔ جب پھوڑے کو چاک کر چکین اور جو الا بش اوسمین ہے اوسکو
نکالڈالین بعد ازان واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت اور صلابت پیدا نہو کہ
اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہوجائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اوسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو برپرور متمیل
ہوکر پہر دوبارہ پھوڑے کی صورت پیدا کریگی اور جسقدر اوسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی بہت جلد بہر آئیگا اور در حقیقت
بمنزلہ ناصور کے ہوجائیگا۔ اور قبل ازانکہ دونون بازوین چاک کی وصل ہوجائین اونکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی
کے سرے پر کپڑا سخت لگا کر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جا کر کہجلائے اور بعد صاف کرنے
کے دونون سرے اوسمین ملاکر ایسی بندش کرین جسے ہم آیندہ سطور مین لکہتے ہین یعنے وہ بندش جو خار اور قروح غائرہ کے
واسطے تجویز کرینگے اوسکو یہان بہی استعمال کرنا بہت خوب ہے۔ اور جو شروط اوپر بیان ہوچکے ہین چاک کرنے مین اونکا
لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی تقیح یافتہ ہوچکا ہے اور پر گوشت ملنے گوشت کی زیادتی اوسپر سب مقام سے زیادہ ہے اور ورم
اور شرائین اور اوتار بہی اوس مقام سے زیادہ دور ہین بہ نسبت کل مقام ماؤف کے اوسی مقام کو چاک کرنا چاہیئے۔
انطیلس حکیم نے کہا ہے کہ پھوڑا اگر بہت مواد سے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑ مین سے چاک کرنا چاہیئے اسطرح

کہ عریض نہو بلکہ طول مین واقع ہوتا کہ مقام شگاف کو بعد وصل اور پیوند کے بال چہپا لین اور بعد صحت کی نشان چاک کرنے کا ظاہر
مین باقی نرہے اور اوسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل مین واقع ہو اوسکو عرض مین چاک کرتے ہین اور اگرچہ ناک
مین پہوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کرین گے اور جسقدر ناک لانبی ہے اوسیقدر چاک کا زخم طولانی لگاینگے اگر ناک کا پہوڑا
قریب آنکہہ کے ہوگا اوسکو اس شکل سے چاک کرینگے جیسے چاند کا سر اترچہا ہوتا ہے اور ترچہا اوسکا نیچے کیطرف رکھینگے اور اگر ناک علی
خواہ ناک اسفل مین پہوڑا پیدا ہوا ہو اوسے بھی سیدہا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدہی ہے اور شنوج کے اجساد کی شکل جبر
مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پہوڑا بھی برابر اور سیدہا چاک کرنا چاہیے ذراعین اور مرفقین اور دونون ہاتہ اور انگلیان اور
دونون کش ران یعنے بدن کے پہوڑے طول مین چاک کیے جاتے ہین — اسی حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پہوڑا نکلے اوسے بشکل
مستدیر چاک کرینگے اور بشکل مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن مین بھی اور عرض مین بھی کسیقدر واقع ہو اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام
مین چاک مستدیر نہو تو کہٹکا اس بات کا رہیگا کہ پہر مواد مجتمع ہو کر ناصور پیدا کرے — اور اسی شکل سے جو پہوڑا مقعد کے قریب ہے اوسے بھی مستدیر
چاک کرینگے بایں خیال کہ اس عضو مین رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستحیل مادہ خراج کی نہو جاے — اور پہلو اور پسلیون کا
پہوڑا بشکل مورب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج بخط مستوی سے چاک کرو — یہی حکیم کہتا ہے کہ اوسکی ملائمت اعصاب کی ہمیشہ رہے کہ
چاک بہ شکل کیانی نامیت ور واقع ہو دونون ساق اور دونون عضد کا پہوڑا طول مین چاک کرنا چاہیے اور نیچے تک نشتر استخوان تک نہ پہونچنے پاے
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتین مختلف ہوتی ہین بحسب اختلاف مقامات اور مواضع کی اگر آنکہہ کے قریب پہوڑا ہو
اوسکا چاک شبیہ اور ہمشکل آنکہہ کے وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پہوڑے کا چاک طول انف مین اور چہرے اور قریب کان کی شق مستوی
کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کی اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے — اور پس گوش اور ذراع
اور ساق اور ران اور عضدان سب مقامات مین بشکل مستوی طول مین چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل البطن کا اور پشت کا پہوڑا بھی
اسیطرح اور اربیہ یعنے کش ران کا اور بغل کے پہوڑے کا چاک عرض مین بھی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اسمین چور رہجاے اسیطرح جو پہوڑا مقعد
کے قریب ہو اوسکو عرض مین چاک کرو تاکہ چور پیدا ہو کر ناصور نہ ڈالے — انثیین اور قضیب مین بخط مستوی کرنا چاہیے طول مین اور جنب
اور اضلاع مین ملا لی تاکہ مقرن ہو یعنے بندش ہو سکے اسلیے کہ وضع پسلیونکی اسیطرح ہے اور جو گوشت پسلیون پر واقع ہے وہ بھی ایسا
ہی واقع ہے — اسی حکیم انطیلس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پہوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور نیز عضلہ کا بھی خیال
رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرنے مین احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہین کہ ایسا نہو کوئی رگ پٹھہ عضل وغیرہ کٹ جاے اور چاہیے کہ صنع
انتظام اچہا ہو وحشی نہو کہ آسانی اوسپر گوشت بہرجاے اور ہر وقت خراج کی ہمت ہمہ تن اسی طرف مصروف رہے کہ چاک کرتے وقت
کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹہا اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جاے — بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر بط عظیم و جو مادہ پہوڑے کا ہے
اوس شگاف سے بہتا ہو پہر اوسکو اوسی مقام تک زیادہ کہولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اوسمین چاک اور شگاف درمیانی لگانا چاہیے
اوسکے بعد انگشت شہادت بائین ہاتہ کی زخم کے اندر ڈالکر جہانتک اونگلی کا سرا پہونچے چاک کر دینا چاہیے پہر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے
پہر اونگلی کو اندر ڈالکر وہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسیطرح کرتے جائین تاکہ تمام پہوڑا چاک ہو اور سب آلایش نکل جاے اگر پہوڑا ایسے مقام
مستقل مین ہو کہ اوسکی آلایش کا نکلنا اوسی مقام سے ممکن ہو — ہم اوسی جگہہ سے پہوڑے کو چاک کرینگے ابتدا کیا وس مقام کی شکل مستدیر ہو

اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلایش پھوڑے کی نکل نہ جاے گی اوس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو جگہہ
خواہ تین جگہہ سے چاک کرین جیسی تجویز اوسکی آلایش نکلنے کے واسطے مفید نظر آئے ۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل مین
خواہ کسی عضو شریف مین ہو خواہ کسی ایسے مقام مین جو ہڈی سے قریب ہو خواہ غشا کے نزدیک واقع ہوا وسکے چاک کرنے مین جلدی کرنی
چاہیے قبل اسکے کہ نضج اس پھوڑے کا مستحکم ہو جاے تاکہ ریم پڑنے سے اعضا اور اشیا مذکورہ بالا مین کسی طرح کا فساد واقع نہو ۔
مین کہتا ہون کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئین اوسوقت کی ہین جب سواے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے اور اگر اسکی امید
ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جائیگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے مین درکار ہے اوسمین کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہوگا پھر ہرگز چاک کرنے کی
جسارت کرنی مناسب نہین ہے ۔ اسیطرح اگر ادویہ مفجرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جرأت
نکرین ۔ کبھی بعض ادویہ مفجرہ ایسی ہوتی ہین کہ اونکا استعمال قایم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دوائین جلد کو بقدر چاک کرکے
پھر دوبارہ جب اونکا استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا اثر پیدا کرتی ہین اور اندر کیطرف خوب در آتی ہین **پھوڑون کی شگافتہ کرنیوالی**
دوا جو پھوڑے سلیم اور بے خطر ہون اور زیادہ حرارت اونمین نہو آب گرم سے اونکی تفتیح ہو جاتی ہے اور فقط گرم پانی سے اونکا انفجار
بھی ہو جاتا ہے اور جنمین عفونت ہوتی ہے اونکو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اسلیے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ اونکی طرف کھنچتا ہے
۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاے اوس پھوڑے کے جید ہونیکا
اعتماد کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ یہ پھوڑا خبیث المادہ نہین ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیخ نرجس کے ضماد کرنے سے
ہر ایک ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن مین پختہ کرین یا بیخ نے تر تازہ ہمراہ شہد
اور زفت یابس اور ہمراہ چرک اوس میل کے جو شہد مکھی کے چھتے مین ہوتا ہے ۔ یا مرہم او بسلسوس خواہ موم اور راتینج اور اسکا ہر واحد ایک رطل
اور زفت یابس اور شہد نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملاکر استعمال کرین اور دواے توم بہت عمدہ اور خوب
مفید ہے یا یہ کہ اشق ۴ اوقیہ موم چار اوقیہ بطم چار اوقیہ کبریت زرد تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم طیار کرین ہمارے
تجربہ مین یہ دوا اچھی ہے ۔ لب حب القطن اور جوز بخ جو مثل سیب کے پھل ہے اور خمیر یعنی فقر الیہود اور کبریت مطبوخ جو دودہ وغیرہ مین
جوش دیا گیا ہو اور بصل مطبوخ اور خردل پنجال کبوتران سب کا ضماد بناکر استعمال کرین بہت جلد توڑ دیگا ایضاً انجیلیون کو لعاب خردل
اور صابون کو تین مین ملاکر ضماد کرین ۔ منجملہ اون ادویہ کے جو قائم مقام بط یعنی چاک کرنے کے ہین ایک یہ دوا ہے کہ زفت رطب اور
عسل بلادر کو ہموزن لیکر آگ پر پکائین بعد ازان نصف یوم تک پھوڑے پر اوسے لگا رہنے دین یقین ہے کہ ٹوٹ جاے ۔ اس سے
زیادہ قوی یہ ہے کہ بھی اور چونا جو ہنوز بجھایا نہ گیا ہو ان دونون کو دیرہ گوسفند پانی مین بھگوئین اور نتھارین اور پھر بکر چونا اور بھی اوسی
پانی مین ڈالتے رہین اور صاف کرتے جائین تاکہ اثر شوریت کا اس پانی مین اچھی طرح پیدا ہو جاے بعد ازان تانبے کے برتن مین آتش نرم پر
اس پانی کو جلائین کہ بستہ ہو کر نمک ہو جاے ۔ ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر لعاب بالم مین گھولین اور کسیقدر عسل بلادر
بھی اوسمین شریک کرین اور استعمال کرین ۔ خواہ ذراریح کو پیسکر تھوڑا زیت کہنہ اوسمین داخل کرکے کوئیلے کی آنچ پر جو نرم ہو رکھین تاکہ
سب ایکذات ہو جاے بعد ازان مثل مرہم کے پیسین اور ضماد طیار کرین ۔ خصوصاً اگر اسمین باز کی بیٹ داخل ہو یا کبوتر یا کنجشک یا
ابلکی اور بعض اطبا نے کیبکج یعنی لشمری کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہے ۔ جو دواے محلل ورم ہر بین کسی عضو پر دو مرتبہ

لگائی جاے بشرطیکہ پہلے اوس عضو کی تسخیف اور تخلخل کی تدبیر ہو چکی ہو بذریعہ ایسے کمادات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہین اور اونمین طوبت حارہ موجود ہے۔ الغرض ایسی دوا کے مکرر استعمال کرنے سے اثر بین ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلل پیدا ہوا باقی ماندہ کیواسطے پھر چند مرتبہ دوا کا استعمال اور تکمید کرنی چاہیے اور جو تدبیر کیجاے اوسمین ادویہ ملینہ کی شرکت ضرور ہے کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جاے اور مدہ منجمد ہونے پاے پھر اگر مدہ کا زوال ہوجاے اور متحلل ہوجاے اور صلابت کسیقدر پھوڑے مین باقی ہو اوسوقت فقط ادویہ ملینہ کا استعمال واجب ہے ادویہ ملینہ اور محلل مدہ کی یہ ہین جیسے بورہ ارمنی خردل پنجال کبوتر نورہ زرنیخ فرفاما اور آمیزش انکی کندر علک البطم مصطکی اور دلق یعنی لاسہ سے ہوتی ہے اور جمع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے۔ جو دوا بذریعہ لہسن کے طیار ہوتی ہے۔ خواہ اقحوان سے بنائی جاتی ہے یا عاقرقرحا اور میویزج اور بورق سے شہد ملا کر طیار کرتے ہین یہ سب دوائین ایسی ہین کہ انکے استعمال سے پہلے موضع خراج کو آب گرم سے دھو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوای مارقشیشا اوسکا نسخہ یہ ہے مارقشیشا بارہ درہم انسق بارہ درہم دقیق باقلا چھہ درہم زرنیخ بارہ ملاکر جلد پر لگائین اور جہان پر مدہ ہو وہان اتنی دیر تک رکھین کہ خود بخود سوکھکر چھوٹ جاے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو فوراً استعمال کرین کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے۔ ایک دوا نوشادر سے بناتی ہین اوسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بارزد ربع جزو مرکب ایک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے لطوخ طیار کرین اور جب دواؤن سے کچھ فائدہ مترتب نہو پھر بموجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے **اندرونی پھوڑون کی تدبیر** باطنی دمبلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مرار کا ہوتا ہو اوسوقت تدبیر استفراغ کی ضرور ہے اسلیے کہ خروج مرار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون مین ردائت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہوجاے اور طبیب بحدس صناعی دریافت کرے خون جید ہوچکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور آب فاسد خون اوسیقدر باقی ہے جو بطرف خراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہے۔ پس بعد استفراغ کی نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہین جیسے شراب رقیق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جاے۔ اور زیادہ اعتماد نضج دینے پر اوس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پاے ایسی ادویہ پر ہے جو ملطف اور مجفف ہون جیسے مر او ر دارچینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق مائل بیاض کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ مین سے تریاق اور مثرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کرین **دمامیل کا بیان** دمامیل جمع دمل کی ہے۔ دمل بھی پھوڑے کی قسم سے ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا حرارت ہضم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہون۔ بدترین دمل وہی ہین جو اندر کیطرف زیادہ غائر ہون **علاج دمامیل کا** جب دمل ظاہر ہوجاے اوسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج اورام حارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کیطرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی متحلل ہوجاتا ہے مگر اکثر کمتر پیدا ہوتا ہے اور بیشتر یہی کہ اوسمین نضج پیدا ہوتا ہے۔ مگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار مین اسکے برا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس ضرر سے اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر واجب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلین۔ اور اگر دمل مین ضربان ہو اور جڑ بھی پکڑ چکا ہو اور بدون نضج کے چارہ نہو اوسپر توجہ کرنی چاہیے۔ جسکو کثرت خروج دمامیل مین مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے۔ اور حمام کے ذریعہ سے آدمی کی جلد مین تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کرین۔ منجملہ منضجات دمامیل کے تخم مرو دودہ مین کوٹ کر یا ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کرین۔ گیہون چباے ہوے انضاج مادہ دمل کیواسطے بہت

مفید ہین — اسیطرح ہیبب کو بورہ اور انجیر مین گوندہ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن مین ملاکر استعمال کرین — اور دبل کی جو دوائین مشہور ہین
اون مین سے ایک دوا یہہ بہی مفید ہے کہ باسانی تفتیح پیدا کرتی ہے مسکہ ڈیڑہ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزرقطونا ملیدا ایک
ڈیڑہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان ملہ پانچ درہم دودہ مین جوش دیکر استعمال کرین کہ دوا معتدل ہے اگر دبل بہت سخت کہ اوسمین
ریم کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اوسکی ٹہری ہوئی ہو اور ثقل اوسمین زیادہ ہو جاہیئے جس رگ سے اوسمین مادہ آتا ہے اوسی کی فصد
کہولین بعد ازان مقام دبل کی حجامت کرین اور یہ تدبیر ابتدای ورم مین نکرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جایگا اور خون غلیظ باقی
رہیگا اور اوس مقام مین قرحہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دبل مین تفتیح پیدا ہو جای اور از خود موہنہ نکرے چاک کرنا چاہیے خواہ
ادویہ حادہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے خراجات کے بیان مین — دبل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے
کہ تخم کتان اور بیخال کبوترا اور خمیر کا استعمال کرین **توثہ کا بیان** یہ ورم فرجی ہے گوشت زائد سے ایسے گوشت مین جو سخیف
اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہے — کبہی یہ ورم سلیم ہوتا ہے اور کبہی خبیث اور مولم ہوتا ہے
علاج توثہ کا جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہو اوسے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اوسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبہی جو توثہ کہ
اوسکی جڑ باریک ہوتی ہے اوسکی جڑ ریشم خواہ گہوڑے کے بال سے تنگ بندہنے سے کٹ جاتی ہے — اور کبہی دیگ بردیک اور ملیدیوں
وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین **مقالہ دوسرا**
اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ اور چیزین جو بدن مین قائم مقام اخلاط باردہ کی ہین وہ بلغم اور سوداء اور جو ریح ان دونون سے
مرکب ہو اور ان سب چیزونکا بیان فن کلیات مین بخوبی ہوچکا — بہرحال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب
ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص سے پیدا ہو اوسکو ورم رخو یعنے ڈہیلا کہتے ہین — خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو مین بہت سا
پانی جمع ہو جای جیسے استسقاء مائی مین یہی کیفیت ہوتی ہین خواہ دبلات لینہ پیدا ہون جیسے سلع لینہ یعنے بہوری جو نہایت نرم ہو
خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت بہوری خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس
اور سرطان مین جو فرق ہے اوسے ہم آیندہ ذکر کرینگے یا اورام ریحی ہون اونکی دو قسمین ہین تہبج اور نفخہ تہبج اوسوقت پیدا ہوتا ہے
جب ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدایش اوس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد مین مجتمع اور رکی ہوئی
ہو کبہی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہوجاتے ہین اور کبہی انکی ترکیب اورام حارہ سے بہی ہوتی ہے **ورم رخو بلغمی** جسکا
نام **اوذیما** ہے یہ ورم سپید اور مسترخی ہوتا ہے اور اوسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اوتنا ہی
زیادہ ڈہیلا ہوتا ہے اور اوسیقدر اونگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر ممانعت اسمین اسقدر ہوتی ہے
جو تہبج مین نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اوسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے — اکثر یہ قسم اوذیما کے بخار بلغم سے
پیدا ہوتی ہے اوسوقت یہ ورم از قبیل تہبج ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق یہ ہے کہ اوذیما کی سختی اور کمودات یعنی تیرگی
کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہے سوا مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کیطرف اور کسی مادہ
کو جذب نہین کرتا ہے اور اسی وجہ سے سوای ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تخلخل اور نرمی درد سے خالی
نہین ہوتی **علاج ورم رخو کا** استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اوس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر ضروری ہے

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا مین اس ورم کا ردع ایسی دوا سے جنمین تخفیف اور تحلیل دونون ہون واجب ہے اور ضرور ہے کہ ابتدا مین مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب سختی مالش کرین اوسکے بعد استعمال مجففات کا کرین اور پانی کا چھوجانا ابتدا ہی مین ہرگز جائز نہین ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ابتدا مین جدید اسفنج کو خل ممزوج مین خواہ ماء بورق مین ڈبو کر ورم پر پھیرین اسلیے کہ جو سرکہ اسفنج مین تخفیف اور تحلیل دونون موجود ہین اور جون جون مرض بڑہتا جاے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پرانا اور ترشی مین کمتر اعتبار کرنا چاہیے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہوا ور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرین گے اور اوسمین وہ روغن جو بقوت شدیدہ محلل ہین ملادین۔ اسی منتہی کے زمانہ مین اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ مین ڈبو کر استعمال کرین اور ضرور ہے کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم مین باندھا جاے کوئی جگہ چھوٹ نجاے ایسا نہو کہ مادہ کسی طرف خاص مین ریزش کرے۔ کبھی بروقت نملنے اسفنج کے خرقہ ہاے پیچیدہ کی دو گدیان تلے اوپر آب خاکستر ہاے مذکورہ مین ڈبو کر استعمال کرتے ہین اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اس طرح مستعمل ہوا اکثر کافی ہوتا ہے۔ آب آہک جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور خود کبریت تنہا بھی سود مند ہے اور نخود آب کبریت کے ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے تامیثا ابتدای ورم مین تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات حارہ کے جید ہے اور رباط کو باندہنا بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ نہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش مین اسفل سے شروع کرین اور بطرف فوق کے ملتے چلے آئین عصارہ اس کا استعمال زمانہ ابتدا مین خوب ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ مین اور ادویہ ملا کر استعمال کرین۔ اگر یہ ورم کسی عضو عصبی کثیف مین پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر مین عارض ہو اوسوقت دوا مین ایسی چیزین ملانی چاہئین کہ جنمین تقطیع کے ہمراہ تلئین بھی ہو اور اگر باانیہمہ کہ ورم ایسے مقامات مین پیدا ہو بوجوہات مذکورہ بالا اوسمین درد بھی ہو پہلے تسکین وجع کی زوفای رطب اور میفختج اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جائین کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرکے اوسکے بعد استعمال ماء الرماد وغیرہ کا کرین۔ بہت عمدہ ایک طلا یہ ہے کہ مر اور جعفص اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر سرکہ اور آب کرنب مین گوندہین ایضاً برگ جھاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد و طلا کرین ایضاً جس ورم کہنہ مین درد بہت دنون سے ہو بیخال کبوتر کو جوش دین اور چونہ مین قوام درست کرین یعنے اسقدر چونہ اوسمین ڈالین جیسے نرم خمیر کو گوندہتے ہین اور بعد ازان طلا کرین۔ ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کرین اور اسفنج خواہ صوف کو سرکہ مین نچوڑ کر اوسپر باندہین دوای خمیر بھی نافع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ مین بریان کرین اور رطوبت اوسکی نچوڑ کر ورم پر رکھین کہ عجیب النفع ہے۔ اسیطرح شبت اور جعفص دونون کو سرکہ مین پیسکر خواہ ماء الرماد مین پیسکر طلا کرین۔ منجملہ قوی طلا کے یہ ہے کہ سرگین گاو اور کندر اور میعہ اور اشنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور افسنتین یہ سب نافع ہین اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے مفردات ادویہ مین مذکور ہین خواہ جو قرابادین مین مذکور ہین اونکا استعمال کرین اور کبھی زنان حوامل کے پاؤن پر جو ترہل عارض ہوتا ہے اوسے زیرہ سینک کا جسکی جھاڑو بناتے ہین سرکہ مین پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کوٹنے کے بعد برامد ہوا اور قیمولیا سرکہ اور پھٹکری مین ملا کر بھی مفید ہے۔ نطولات مین آب کرنب اور شبت اور طبیخ پوست اترج کا استعمال کرین۔ جو ترہل تابع استسقا کی ہے خواہ اور امراض کے تابع ہے اوسکا بطلان اور زوال اوسی علاج سے مناسب ہے جو موافق

اوس مرض سے کہ ہے

سلع کا بیان

ٹہوری دنبلہ بلغمی کو کہتے ہین کہ اوسمین اخلاط بھرے ہوے ہوتے ہین وہ اخلاط بلغمی ہوتے ہوتے ہین خواہ بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہوکر ٹہوڑی مین بہر جاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شے غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصًا وہ ٹہوڑی جو مفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہین ہے۔ مگر ہمنے اوسے بلغمی اسیواسطے تجویز کیا ہے کہ اوسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور بوجہ عارض ہونے یبوست کے غلیظ ہوگئی ہے اور کبھی پٹہے کو لبتہ کرکے مشابہ سلع کے کردیتی ہے اگرچہ واقع مین وہ سلع نہین ہوتی اوسمین اور سلع مین فقط اسیقدر فرق ہوتا ہے کہ ہرطرف سے زائل نہین ہوتی اور سرکتی نہین ہے۔ بلکہ یمین اور یسار مین سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ لگنے کے سلعہ پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا مین بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جاے زائل ہوجاے گی اور متحلل ہوجاتی ہے

سلع کا علاج

جو سلع غددی ہو اوسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسیطرح خوشگوار علاج اوس ٹہوڑی کا جو عسلی ہو یا شل اوسکے اور اقسام کی ٹہوڑی جو مذکور ہوچکے ہین۔ انطلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اسطرح کرین کہ پہلے اوس جلد کو کہینچین جو ٹہوڑی کے اوپر ہے باتین ہاتہ سے اور جسطرح پر اوسکا کہنچنا ممکن ہو اوسیطرح اوسے کہینچے رہین اسلیے کہ اوسمین احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ ٹہوڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہونے پاے کہ اگر پہٹ جایگا چہلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بہ نرمی کہینچے کہینچے جدا ہوجاے اور اوسوقت ٹہوڑی کو بہ نرمی چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر یہ بہی ہوتا ہے کہ حجاب سلعہ کا اوسکے ہمراہ کہچ جاتا ہے۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہوجاے۔ بعد ازان جلد کو دونون طرف سے کہینچین موچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چہیلنا شروع کرین یعنے گوشت سے اوسکو جدا کرین اسلیے کہ اکثر اوسکا چہیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونے کیسہ کے گوشت سے چہیلنا دشوار ہوتا ہے اوسوقت اوسکو قماددین یعنے رائی وغیرہ سے اودہیڑ لینا چاہیے تاکہ ٹہوڑی کی تہیلی مین جو شے ہے صحیح اور پوری نکل آئی پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے۔ جب اخراج اسکا ہوچکے اور جلد وہان کی زیادہ موضع خراج سے نہو بوجہ چہوٹے ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو بوجہ کہ زخم کو ماء العسل سے دہو ڈالین اور ٹانکے لگاکر ملادین اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہوگئی ہو بوجہ ٹہوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑہ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اوسے کاٹ ڈالین بعد ازان علاج کرین اور اگر ٹہوڑی پٹہہ خواہ رگ سے تجاوز کرگئی ہے مگر چہیل جانا اوسکا آسان ہے اوسکی چہیل ڈالنے مین کچہ حرج نہین اور اگر محتاج اودہیڑ کا بذریعہ قماددین کے ہوا اور بوجہ شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سواے سلعہ کے اور بہی کوئی چیز کٹ جائیگی پس جسقدر نکل سکے اوسکو نکال لین اور جسقدر باقی رہے اوسپر دواے حاد لگاکر اتنا انتظار کرین اور زخم کو کہلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گرجاے اور کسیقدر بہی اوس سے باقی نرہے کہ پہر عود کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی ٹہوڑی نکال لینے سے گڑہا مقام سلع مین پڑگیا ہے اوسدن اوسمین روئی بہر دینی چاہیے اور بذریعہ دواے انضمار العمد اوسکا گڑہا بہر جائیگا اور اگر چاک کیا ہے اوسوقت واجب ہے کہ سارا کیسہ جسمین ٹہوڑی ہے نکال لینا چاہیے کو بذریعہ موچنے کے نکل سکے اسلیے کہ اگر تہوڑی سی مقدار بہی باقی رہ جاے گی پہر عود کریگی اور اگر اودہیڑنا اوسکا ممکن ہو اور ٹہوڑی تہیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہ جاے دواے حاد اوسمین لگاکر باقیماندہ کو بہی گرا دینا چاہیے ۔ جو سلع موٹی اور شبیہ عسل کی ہے اوسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کرین کہ اوسکا کیسہ پہٹنے نہ پاے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی لحاظ رکہین کہ سب مع کیسہ کے نکل آے اسلیے کہ ایسی ٹہوڑی کا کیسہ اگر پہٹ جایگا پہر اوسکا اخراج بہت دشوار ہوگا پہر شاید

بوجہ سوء تدبیری کے پہٹ جاے اوسکے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسمین جو باقیماندہ ہے اوس ہمیت ٹانکے لگا دین تاکہ یکجا
اور مجتمع ہو جاے۔ اور مضبوط اور مستحکم ہو جاے اور اوسی رباطات کی ذریعہ سے باندہ دین اگر اوسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور روان ہو
مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے۔ اور سوتے وقت اوسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اوسپر
غشی طاری ہو جاتی ہے۔ واجب ہی کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اوسکا علاج مناسب حال کیا جاے۔ اکثر جو
لوگ نازک مزاج ہوتے ہین اونہین تحمل سلخ اور اودیہ پڑنے کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اونکی مناسب ہوتا ہے اور کبہی
بوجہ زیادتی مرض کی بہی اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی اونہین مناسب نہین ہوتی اور سواے چاک کرنیکی
اور کوئی تدبیر اوسکی حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہی کہ ایسی بیمارون کے پہوڑے چاک کر ڈالین اور جو کچہ اوسمین سے نکل سکے
اوسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچہ مجتمع ہو جاے اوسے نکال کر نیمگرم روغن زرد ڈالا کرین
کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑیگا سلع عسلی اور شہدیکا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اوسکی شروع کرکے
بعد ازان زبیب خستہ برآوردہ کا ضماد کرین اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چہیل ڈالین بعد اوسکے اوسپر مرہم وغیرہ رکہین کبہی بعض
ادویہ حادہ ایسی اچہی طرح سے جلد کو چہیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہی اوسیقدر چہیل ڈالتے ہین۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ
کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پہوڑے کی توڑنے والی دوا دیتین ایضاً چار حصہ چونہ اور دُرد شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم
گیروا ایک درہم چند بار ماء الرماد مین جوش دین اور سیسہ کے ڈبہ مین بہر رکہین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر رہے خشک نہو نے پائے
۔ یہ دوا ثالیل یعنے مسون اور غدد کے واسطے بکار آمد ہے۔ خربق زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنے تانبے کا چہیلن جو خراد سے
پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغنگل مین ملا کر نطوخ طیار کرین یا تخم انگن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغنگل مین ملا کر طیار کرین سلع
عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پہوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہے اور اوسمین کوئی خلط بین نہین ہے۔ لاذن
فنہ یعنے شورہ اشق مقل شہد مکہی کے چہتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین۔ پگہلائی ہوئی ادویہ مین
ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہے بورہ ارمنی اور اوسکا نصف حصہ خربق لیکر روغنگل اور موم کے
ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک جزو قلقطار ایک جزو زرنیخ ایک جزو سب کو یکجا کرکے استعمال کرین۔ جو غدد
کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی نعقد اور بستگی سے پیدا ہوتے ہین اگر اونکا اخراج ممکن ہو اور مثل تہوڑی کے نکل سکین اور
اور اونکے اخراج سے پٹہے وغیرہ کو کچہ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلا تامل اونکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر غدد
ہاتہ یا پانون مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹہے کے قریب ہی پیدا ہون خواہ اوتار کا قرب غدد سے ہو اوسکے نکالنے کے درپے نہونا
چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام سے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہو جاتا ہے بلکہ اوس غدد کو پارہ پارہ کرکے کوئی وزنی
شے اوسپر باندہ دینی چاہیے کہ اوسکو منضم کر دے اور نابود ہو جاے ایسے غدد کی علامت یہ ہے کہ اگر اوسے دبائین عضو مین
غور پیدا ہوتا ہے **غدد کا بیان** کبہی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹہہ کا پہل یا مثل جوزہ کے
اور کبہی مقدار مین کم بہی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا
ہے کہ اگر دبائین جدا ہو جاتا ہے اور پہر مل جاتا ہے اور کبہی بعد منفرق ہونے کے پہر نہین ملتا ہے **علاج غدد کا** اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اوسکو توڑین اور ریزہ ریزہ کر ڈالین بعد ازان اسقدر حرکت دین کہ بہین سا مادہ او ہکا پہول جای اوسکے بعد اسرب وزنی اور لنگر وار چیز سے اوسے اونچا کرین یعنے اس شے کو اوسپر باندہ دین تاکہ منہضم ہو جاے خصوصاً اگر اسرب کے نیچے کوئی طلای ہاضم لگا کر باندہین جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور بعد منہضم اور مٹ جانے کے بہی بہت دنون تک بندش اوسپر چلی جای کہ اسکی وجہ سے دوبارہ عود نہین کرتا ہے **ثبور غددیہ کا بیان** کبہی چہوٹے چہوٹے ثبور غددی پیدا ہوتے ہین **علاج** اونکا سر توڑ کر جو رطوبت اونمین ہو نکال ڈالین اور خوب سا نچوڑین اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اوسپر کرین **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بہی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا ورم پس گوش ہو اوسی کو فوخیلا کہتے ہین ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسی اورام کے کر دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچہ ضرورت نہین ہے **علاج** فوخیلا کا علاج بہی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج اون اورام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہین۔ اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خر مہرہ کلان یعنے سنکہہ کی راکہہ پرانی چربی جو نمکسود آلودہ نہو ملا کر استعمال کرین یہ دوا بے نظیر ہے۔ ایضاً بنولے کی راکہہ روغن سوسن مین ملا کر پرانی کرین یعنے زمانہ دراز تک رہنے دین اور جب کہنہ ہو جاے استعمال کرین **خنازیر کا بیان** خنازیر بہی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا مثل تہوڑی کے نہین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے۔ اور کبہی خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدد خنزیر سے بہت سے خنازیر پیدا ہو جاتے ہین۔ اس بارہ مین خنازیر اور ثالیل یکسان ہین۔ اور کبہی گرہین سی پڑ کر مثل گردن بند خواہ گٹہلی کی ہو جاتی ہین جیسے انگور کسی ڈورے مین گوندہے ہوئے ہون خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد سقیروسی ہوتے ہین اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بہی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بہی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اوسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج مین چاک کرنی کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابہی مذکور ہو چکا ہے۔ اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہین اونمین استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض خنازیر کا شبہ اور زیر بغل ہے۔ کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکہا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل مین۔ خواہ شبہ اور فساد مین مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے۔ خنازیر کی وہ قسم نہایت اسلم ہے جو لڑکون کو عارض ہوتی ہے۔ اور زیادہ شدید اور پرخطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانون کو عارض ہوتی ہے [illegible] قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ مین ہے استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ مین عمدہ طریقہ قے کا ہے۔ اور حب مسہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بہی ضرور ہے خصوصاً حب بنام واصل معروف ہے۔ ایضاً تربد زنجبیل شکر ہموزن لیکر قریب دو درہم کے استعمال کرین یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے فصد بہی خنازیر مین نافع ہوتی لیکن قیفال کی فصد کہولنی چاہیے اور تلطیف تدبیر یہ ہے کہ غذا ہاے غلیظ سے اور اوسکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کرین اسیطرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تا امکان احتراز کرین اور جو چیزین کہ اونکے استعمال سے مادہ سر مین پیدا ہوتا ہے سب کو چہوڑ دین اور جتنی حرکات ایسی ہین کہ اونکے سبب سے سر کیطرف میلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ مین دیر تک سر کو رکہنا خواہ رکوع مین دیر تک سر جہکائے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچہونا جس سے سر بطرف

زمین کے مائل ہوا وسپر سر رکہنا ان سب امور سے احتراز کرین خواہ جن افعال سے مواد بطرف سر کے منجذب ہوتے ہین جیسے کلام کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا اونہین بہی ترک کرین حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہین ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہو وجہ اوسکی یہ ہے کہ حجامت مین اسقدر قوت نہین ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہوا وسکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو جذب کر کے غلیظ کر دیتی ہے اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہوجاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور جو خنازیر ذبول اور تحلل خود بخود پیدا کر چکے ہون اوسکی کیفیت اور حالت اولی پہر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس مرض کے مشابہ سقیروس کے ہے۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہون اکثر جراح اونکا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دوائے حادسے نہین کرتے ہین بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج مین لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہین باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تقرح خنازیر کی ہوتی ہین۔ پس ضرور ہے کہ ایسی قسم مین خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ بہ نرمی کرین۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلیخین حکیم ہے اور اوسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے۔ خنازیر قادحہ متقرحہ مین بہت موثر اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے۔ جن مراہم سے تسخین خنازیر مین پیدا ہوتی ہے جیسے مرہم داخلیون اور کبہی اس مرہم مین ایک اور دوا شریک کرتے ہین کہ اوسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے بیخ سوسن خصوصاً بنظر اوس خاصیت کے جو بیخ مذکور مین ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بہیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور زبیب کوہی اور جو انجیر قبل پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہوجاوے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائین اوس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہین۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اوسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بط کی چربی مکد یکجز و بیخ خطمی شب یمانی اصل السوسن نفت رطب نصف جزو مجموع اجزا کو زیت کہنہ مین بطریقہ معلومہ سحق کرین اور چربی اور زفت کو زیت مین گداختہ کر لین۔ ایک اور مرہم ہے۔ جو خنازیر سخت کو ایکہفتہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن مین تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس ہے کہ اوسنے قاطاجانس مین تجویز کیا ہے۔ رائی اور تخم اونگن کبریت اور ہمسند برین زراوند مقل اشق زیت کہنہ موم محلوب ادویہ سے مرہم درست کرین منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکہی جاتی ہین یہ ہے کہ زفت کو آرد جو خواہ عنصل مین آمیختہ کر کے استعمال کرین خواہ بیخ کرنب مسحوق او بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ سرکہ اور شہد کے خواہ ہمراہ اسکنجبین کے خواہ سرگین گاو یکجا یہ سب اجزا کر کے خواہ ہمراہ مین جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کر کے استعمال کرین۔ یہ دوا بہی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون ایک جزو شہد مین یکجا کر کے استعمال کرین ایضاً بیخ کریلا ورق غار ہمراہ علک البطم کے کوٹ کر خون دونون سے خالص لیکر استعمال کرین ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بہیڑ کی خصوصاً پہاڑی لڑکے پیشاب مین پیسکر نطوخ طیار کرین۔ ایضاً یہ دوا بہت مرکی دس جزو اشق سات جزو دقیق بلوط پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بہی کہتے ہین اور شہد مکہی کے چہتہ کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سب کو کوٹ کر استعمال کرین۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ مین دبق ممضوغ یا مضوغ اور ریتانج ہر واحد ایک رطل قنہ تین اوقیہ سب کو یکجا کر کے استعمال کرین یہ نطوخ بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صنوبر شحم خنزیر جسمین نمک کی آمیزش نہو فراسیون زنجار سب اجزا ہموزن لیکر نطوخ کرین ایضاً زرنیخ ایک جزو قشور نحاس دو جزو شب یمانی او زرنیخ ہر واحد چار جزو ان ادویہ سے نطوخ طیار کرین۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے دوای قطران اور دوای قثار الحمار اور دوای کندش اور یہ دوا جسکا نام اسندوس ہے

جو دوا حیات یعنے سانپ سے بنائی جاتی ہے اوسمین سے سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کر کے اوسمین رکھکر
شد وصل کر کے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہو جاے سرکہ اور نصف وزن اوسکے شہد ملا کر استعمال کرین منجملہ ادویہ جیدہ کے
وہ دوا ہے جو قردمانا سے اور حرف اور بیخال کبوتر ہمراہ زیت کے بنائی جاتی ہے اور یہ سب ادویہ جدا جدا بھی نافع ہوتی ہین اسیطرح
آرد کرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا دقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زبیب جبلی اور نطرون اور
راتینج اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کر کے استعمال کرین بیخ سوسن اور تخم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش
کے بیخال کبوتر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملا کر استعمال کرنا چاہیے کہ اوس سے بطور ضماد کے بنالین عجیب النفع ہے
پیشاب اونٹنی کا اور اوسکو بستہ کر کے لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہو چکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین سور کی چربی
وغیرہ ملا کر استعمال کرین مغات یعنے میدہ لکڑی بھی ضماد عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کی مثل ہے حکیم کندی کا قول ہے کہ گوسپند
کے سینگ کی نرم نرم ٹکڑے جو اونکے سرے پر ہوتے ہین وہ بھی اسطرح مفید ہین کہ اونکو سوختہ کر کے ہفتہ تک ہر روز دو درہم
پلائین غالباً خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہے گا واجب ہے کہ ہر مہینے مین ایک ہفتہ پلائین تا اینکہ زائل ہو جاے **یہ بھی
جاننا ضرور ہے** کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ اونمین سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب
ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا روغن گل مین ملا کر چند روز نابل کر کے استعمال کرین تا کہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جاے اور جو خنازیر
زیادہ گرم مزاج ہین اونکے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے
قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دو چند وزن اوسکے حضض جو آب کشنیز مین ترکی ہو اوسکا استعمال کرین اور آب کشنیز جزو غالب
رہے خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنی ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اوسکی کمی بیشی مناسب ہو
اوسکا لحاظ رکھین خستہ شفتالو سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ
لوہے کے ہو چاہیے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین اونہین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعصاب
کے ہین اونکو نہایت ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر اوسکے چاک وغیرہ سے کسی طرحکا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو
پہونچتا ہو بچا کر چاک کرین ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ جدید عصب راجع یعنے جو پٹھہ گردنین
بنام راجع باب تشریح مین موسوم ہو چکا ہے اوسپر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہو گی کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک
جراحت نہین پہونچتی لیکن پٹھہ کسیقدر نمایان اور ظاہر ہو جاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اوسکا مزاج نادرست ہو کر فعل خاص
عصب کو باطل کر دیتا ہے تا اینکہ پھر جب وسکی تسخین کما ینبغی کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اوسکا فعل پورا
اور درست ہوتا ہے کبھی جراح کی خطا سے نشتر وداج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ برائی جب ہوتی ہے کہ وداج غائرتک نشتر کا صدمہ
پہونچے اسواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسط اور چھیلنے کا جانب صحیح سے کرین چاہیے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہے اوسی لیے چھیلے اور
باقی کو بذریعہ دوای حاد کے ساقط کر دے اور جانب ماؤوف کے چھیلنے پر متوجہ ہو **مترجم کے مجربات** مین سے ایک نبات
ہندی ہے جسے بھبھی کہتے ہین اور وہ بیتی اکثر ٹیلا اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جس کو چوپایالی کہتے ہین اوسکے سوا ہے اس
مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے حتا کہ اگر خنازیر مین سرطانیت بھی اور ناسور کی نوبت پہونچے اور تاکل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تحریر کیا ہے اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہے **اورام صلبہ کا بیان** ورم صلب وہ ہی جسکا
سقیروس نام ہے سقیروس خالص وہ ہے جسکے ہمراہ حس نہو اور الم نہو اور اگر تھوڑی سی بھی حس باقی رہ جاے اوسکو سقیروس خالص نکہنا
چاہیے اور سقیروس غیر خالص اوس ورم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس نہو پھر دردین اوسکو حس نہوگا یہ ورم سقیروس کبھی سوداء عکر الدم
سے پیدا ہوتا ہے یا سوداء اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آباری یعنے لشبکل سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبھی سقیروس کا حدوث
سوداء مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کیطرف مائل ہوتا ہے اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے یعنے
جس بلغم مین کسیطرحکی صلابت عارض نہوئی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کی ہوتا ہے اور اوسمین تمدد شدید اور صلابت
زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی اوسمین جفتے سے پڑتے ہین اور کھرکھرا ہو جاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہین
ہے کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف ہوتا ہے اوسکا نام فونوس
رکھا جاتا ہے اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اوسمین بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جو سقیروس
ہے یا مبتدی ہوتا ہے یا مستحیل سقیروس مبتدی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس مستحیل فلغمونی موجرہ سے
پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خالی مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہے اکثر احشا مین جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد ورم حار کے
ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات بالذوجت سے کرین سرطان کیطرف منتقل ہو جاتا ہے سقیروس اور سرطان کا قرب و بعد
بموجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفاء ضربان کے اور ظہور رگون کا واگرد ورم کے یا رگون کا ظاہر نہونا اس سے
دریافت ہوتا ہے **علاج** جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اوسمین حس ہو اوسکا علاج کرنا چاہیے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اوس خلط سے
جس سے مرض پیدا ہوا ہو کرلین اور اکثر یہ تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین اگر خون مین کثرت سوداکی ہو اوسکے علاج مین اعتماد ایسی
دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلئین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اوس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے
کہ اس سے لشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تجفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور واجب
ہے کہ اوسکے علاج کی دو دورے کیے جائین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دوا سے جسمین زیادہ تجفیف کی قوت نہو اسواسطے
کہ دوای محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہے اور جس دوا مین ترطیب کا اثر ہو اوس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دوای محلل کا درجہ حرارت
دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہو اور دوسرا دورہ معالجہ کا تلئین کا کرنا چاہیے
اور یہ دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا ہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو اوسکی غذاے
خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اوسی عضو کی جانب مقابل کیطرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرحپر کہ عضو مقابل مین حرکت پیدا کرین
اور اوسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذای خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اوسکی غذا کو بھی
جذب کر لے اور جب دورہ تلئین کا آئے غذا سے عضو متورم کو پر کرین اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل
جذب غذا کا کرین اور زفت کا طلا کرین ادویہ محللہ اور ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تحلل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیے ایضاً
شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اوسمین دونو قوتین مجتمع
ہون حمام مین بکثرت ٹھہرنا ایسے بیمار کو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہو کر سختی

ایسے سقیروس سے نجات محال ہے

زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت حمام مین نہین ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے۔ جن محللات مین کسیقدر تحلیل ہے وہ یہی ہین
جیسے شحوم دجاجی اور مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاو اور نرگاوان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاے ابابیل کی چربی اور بکرے کی چربی
اور گدہے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانورون کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور چیتا اور ریچھ وغیرہ کی از قسم لومڑی اور
سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائرون کی جیسے باز اور باشہ جرّہ ۔ واجب ہے کہ ان چربیون مین مثل شیح یعنی اشق اور مقل و شورہ
اور میعہ اور مصطگی کی بروقت آماد گی تحلیل کے ملاتین اور تنہا یہ دوائین بروقت آماد گی تلئین کے مستعمل ہون سب سے بہتر
شحوم مذکورہ بالا مین شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ انمین تحلیل اور تلئین دونون کی قوت ہے
۔ واجب ہے کہ ان چربیون مین اور بھی دیگر ملینات مین نمک کی شرکت نہو اسلیے کہ نمک سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت
زیادہ بڑھتی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کی اور دھوپ کے ہو کہ جسطرح دھوپ مین موم پگھل بھی جاتا ہے اور نرم بھی
ہوتا ہے اوسی طرح ان دواؤن مین بھی یہی قوت ہے کہ تلئین اور تذویب دونون پیدا کرے اور درجہ تخفیف تک نہ پہونچین ۔
منجملہ اون ادویہ محللہ کے جنمین تلئین بھی ہے مقل صقلبی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاذن اور
میعہ سائلہ اور زوفای رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ کہنگی مین زیادہ نہو اور رطوبت مین اشد ہو مصطگی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے
ہے اور روغن حنا روغن سوسن اور انجیر اہلی اور روغن بیدانجیر مین تحلیل و تلئین سانہ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملینات
کے تل چھنٹ روغن بزر اور تل چھنٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونون کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے ابال لیں اور سپر دالین
اور استعمال کرین دوای جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہے کہ قثاء الحمار اور خطمی کی جڑ دونون کو پیس کر نطوخ بنائین
اور دونون کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جسوقت ورم مین نرمی ظاہر ہو چاہیے کہ پرانی سرکہ مین اشق کو محلول کرین بہت
دنون نمک اور نطوخ کی طرح استعمال کرین اور پھر دوبارہ تلئین کی تدبیر کرین ۔ خواہ شورہ اور جاوشیر کو پکائین یا شورہ اور اشق اور مقل
کو یکجا کر کے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملاکر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کر کے جب مثل مرہم
کے ہو جاوے اوسوقت استعمال کرین چرک حمام بھی اس بارہ مین زیادہ نافع ہے اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کرین اور اگر چرک
حمام دستیاب نہو اوسکے عوض مین خطمی اور نطرون داخل کرین ۔ اضمدہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہین جو خنازیر کی
تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نارس اور قویادن بھی مفید ہے اگر ورم مین غلاظت زیادہ ہو اوسوقت سرکہ کا
استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرے قوت مین عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ
استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیل مادہ کا اوس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ
مین اثر کرنے والا ہے اوسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ
کا اور شرکت اوسکی ادویہ مذکور مین آخر زمانہ ورم مین ہونی چاہیے اول زمانہ مین اسکا استعمال مناسب نہین ہے اور جسوقت
تلئین مین مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دورات تلئین مین تحلیل کی فترات ہو چکے ہون اوسوقت بنرمی استعمال سرکہ کا
کرنا چاہیے ۔ اگر سرکہ کے استعمال مین نرمی کا لحاظ نرہے گا ضرور پٹھے کو مضر ہو گا اور تحجر پیدا کریگا زیادہ تر جرات طبیب کو استعمال
مین سرکہ کے اوسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی مین پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ مین ورم سقیروس ہو کبھی

کبھی محل متورم پر سرکہ طلا کرتے ہین اور تبخیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہین بعد اوسکے جاوشیر کو طلا کرتے ہین بعد ازان اشق کو طلا
کرتے ہین ۔ لیکن ابتدا مین بہت کم اور ہلکا لیپ کرتے ہین اوسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہین بعد اوسکے رفتہ رفتہ تلئین تک
پہونچتے ہین ۔ واجب ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگائین جسمین قبض مطلق نہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہے خصوصا
روغن شبت جو تر و تازہ سوئے سے طیار کیا جاے اور اگر اوتار مین صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم سقیروس
پیدا ہوا ہو اوسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیے ۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ نفنیدہ سے تبخیر کرین خصوصاً حجارہ رحی یعنی
سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہے کہ سرکہ سے تبخیر کرین اوس سے بہتر یہ ہے کہ مارقشیشا پیس کر سرکہ مین ملا کر تبخیر کرین اور واجب
ہے کہ تبخیر اور تدخین مین اسقدر مبالغہ اور اہتمام کرین کہ عرق نمودار ہو جاے اور بخشیر مارقشیشا پیسکر ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہین
وہ بھی نفع کرتی ہے ۔ اور سرکہ کے استعمال مین رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور ہے ایسا نہو کہ ترقیق مادہ لطیف کی اور تصلیب
مادہ کثیف کی پیدا ہو اور ایسا نہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جاے ۔ اور حد افراط پر استعمال سرکہ کا ابتدا مین ردی ہے لہذا مناسب
ہے کہ اوسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ مین ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین تلئین کی قوت ہو
جب منتہی کو پہونچے تبخیر عضو کی ایسی دوا سے کرین جو اوپر مذکور ہوی اور طلا ادویہ مناسبہ سے کرین اور یہ ترکیب عضو لحمی کے ورم
مین انشاء اللہ تعالے بہت اسلم ہے **صلابت مفاصل کا بیان** کبھی مفاصل مین صلابت ایسی عارض ہوتی ہے
کہ اوسکی تحریک کو منع کرتی ہے اور بآسانی حرکت مفاصل مین پیدا نہین ہو سکتی ہے اور حس باطل نہین ہوتی اور کبھی یہ صلابت
عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سب کا وہی ہے جو معلوم ہو چکا **مسامیر کا** مسمار ایک گرہ گول اور سپید
ایسی پیدا ہوتی جیسے کیل کے سرے پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ
خراجات کے علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازان تمام جسم مین مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اسکے حدوث کا مقام پاون
اور پاون کی اونگلیان اور اسافل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہین واجب ہے کہ اوسے چاک کرکے نکال لین خواہ ہاتھ
سے برچھی کرتے رہین اور اسرب کو جو زنی ہو لگائین اوس مقام کو مسمار مین جہان اخراج ممکن نہو اور اکثر مسمار کا جب علاج
نہین کرتے ہین بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے **سرطان کا بیان** سرطان ورم سوداوی ہے اوسکا تولد اوس سودائے
احتراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اوس مادہ کے احتراق سے جسمین مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور بلکہ
احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سودای عکری سے یعنی جو سودا عکر دم ہے ۔ سقیروس مین اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ سرطان مین
درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہے اور بہت جلد بڑہتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اسمین زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ اس
مادہ مین جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہے ایک فرق سرطان اور
اورسقیروس مین یہ بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگین ایسی چھوڑتا ہے جیسے کینگڑے کے پاون ہون اور
یہ رگین ویسی سرخ نہین ہوتی ہین جس طرح فلغمونی مین پھیلتی ہین بلکہ سرطان کے پانون خواہ رگین
مائل بہ سودا اور کمودت اور سبزی ہوتی ہین ۔ کبھی سقیروس اور سرطان مین یہ بھی فرق ہوتا ہے
کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنے سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال

کے ورم حار سے ہوتا ہے - اور سرطان مین حس باطل نہین ہوتی اور سقیروس خالص مین حس باطل ہوتی ہے اکثر عروض سرطان کا اعضای
متخلخلہ مین ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورات مین یہ مرض بکثرت ہوتا ہے اور اعضای عصبیہ مین بھی اکثر پیدا ہوتا ہے - اول ظہور اسکا بہت
خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہولیتا ہے اور اوسکے
بعد اوسکے علامات نمودار ہوتے ہین ابتدا مین ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اور مین سے قدر
حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام مین سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام مین درد کم اور ساکن بعض اقسام اوسکے تا بہ تفرح
پہونچ جاتے ہین یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صفراوی خالص کی عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور متفرح نہین
ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متفرح کا بطرف غیر متفرح کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان مین تفرح پیدا کرتا ہے اور اوسکی بارہ موٹی
ہوئی اور سخت بوجہ استعمال حدید کے پیدا ہو جاتی ہین - اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضو مین انتشار
ورم کا تشبث اور در رنگ کرنا مثل تشبث اور پھیلنے سرطان کے اوس آلہ سے ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کرین جیسے
شست اور جال وغیرہ - یا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اوسکی صورت استدارت وغیرہ مین اور رنگ مین اور پاؤن وغیرہ مین جو گرد اس ورم کے
ہوتے ہین مثل سرطان کے ہوتی ہے **علاج** جو علاج کارگر اور جسکے نفع کی امید اس ورم کی ابتدا مین ہو سکتی ہے اور جس سے سرطانی
مادے کی روک اور ٹھہرا دینا اوسکا جسقدر ابتدا مین نمودار ہو کہ اوس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متفرح نہ ہونے پائے اور اکثر ایسی
ادویہ اگر ابتدا مین استعمال کیجاتین شاید صحت بھی ہو جاتی ہے - مگر جب مستحکم ہو جاے پھر امید صحت کی نہین ہوتی اور اکثر عروض سرطان کا
باطن مین پوشیدہ ہوتا ہے الغرض اوسکے علاج مین درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کرین اوسنے کہا ہے کہ ہرگز اوسکی تحریک کرنی چاہیے
اسلیے کہ اوسکی تحریک کرین کے منجر بہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اوسے چھوڑ دین گے اور کچھ علاج نہ کرین اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض
کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذای صالحہ کا استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور مادہ ماویہ کو یعنے جس مادہ
مین نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضہ نیمبرشت وغیرہ
اور اگر ایسے سرطان باطنی مین حرارت بھی ہو مخیض بقر جسطرح جمایا جاتا ہے یعنے اوسکا مسکہ وغیرہ نہ نکالا ہو - اور اسیطرح جو غذا بقول
مرطبہ سے طیار ہوتی ہے حتی کہ ترکاری کدو کی بھی یہی فائدہ دیتی ہے - کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہوتے ہین کہ قطع کئے
جائین - اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ مٹ جاے اور کچھ اوسکا اثر باقی نہ رہے اوسکی تدبیر یہی ہے کہ جو سرطان
شدید الاتصال ہو اوسکو ایسی طرح قطع کرین کہ جو چیزین گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق ہین وہ بھی کٹ جائین اور جن چیزون سے
سرطان کو مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہے اونکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان فنا مادہ سرطانی کا گرد بیٹھ کے عروق وغیرہ سے ہو جاے
اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اوس سے جاری ہو کہ رہا سہا باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جاے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بذریعہ
اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کے واسطے غذای جید کمیت اور کیفیت مین دینی چاہیے اور تقویت
عضو کی کرنی چاہیے - اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر شر اور فساد زیادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ لینے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور بشیر
داغ کرنے مین خطرہ عظیم ہوتا ہے جسوقت سرطان قریب اعضای رئیسہ کے ہو - بعض اوایل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب
نے ایک پستان جو متورم بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان مین پھر ورم سرطانی پیدا ہوا - میرا

گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہین ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان مین سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان مین پہلے سے مادہ
سرطانی جمع ہوتا جاتا تھا اور حسب اتفاق اس مرض کا ظہور اوس پستان مین اوسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان مین کی گئی
اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام مین پیدا ہو چنانچہ اظہر اضمحال پستان سے
ورم سرطانی کا یہی ہے **تدبیر اسہال کی** ورم سرطان مین یہ ہے کہ چند مرتبہ چند دنون تک تھوڑے تھوڑے دنون کا فاصلہ دیکے چار مثقال
افتیمون ہمراہ ماء الجبن کے یا ماء العسل کے پلائین خواہ طبیخ افتیمون ہمراہ سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہین اونکے واسطے ایارج فیقرا
کا استعمال کرین **بیان ادویہ موضعیہ کا** خاص ورم سرطان پر لگانے والی دواؤن سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتی ہین
ابطال سرطان کا اصل سے اور بیخ اوسکی مٹانی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے ۲ دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھنے نپائے
تیسری ۳ یہ کہ متقرح نہونے پائے چوتھے اگر متقرح ہو گیا ہے اوسکا علاج کرنا ۔ جس دوا سے ابطال سرطان کا کیا جاے چاہیے کہ اوسمین
قوت تحلیل کی ہو بنسبت اوس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان مین حاصل ہو گیا ہے اور قوت دفع کی ہو بہ نسبت اوس مادہ کے
جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان مین حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسی دوا مین قوت شدید نہو اور نہ تحریک شدید پیدا
کرے اسلیے کہ قوی دوائین جتنی ہین سرطان مین شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہین ۔ اس وجہ سے واجب ہے کہ ادویہ لذاعہ سے اجتناب
کرین اور بنظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیای مغسول کہ اوسمین روغنہاے معلومہ بھی ملائی جائین
جیسے روغن گل یا روغن خیری ۔ جس دوا سے مادہ کا روکنا مطلوب ہو اوسمین قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذاے مریض خواہ عضو
خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویت اوس عضو کی بذریعہ ادویہ رائحہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات معدنیہ
جیسے لطوخ برادہ سنگ آسیا اور برادہ حجر المسن یعنے جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑہ رکھتے ہین جسے سان کہتے ہین اوسکا استعمال کرین
خواہ کھرل کے رگڑنے سے کف سنگ اور اسرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلا روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کرین جیسے
صیقل گر کھرل وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہین اور اوسکا استعمال کرین ایضاً انگور کو پیسکر ضماد کرنا بھی
نہایت درجہ نافع ہے ۔ جس دوا سے منع تقرح مطلوب ہو اوسکے واسطے وہی لطوخات مذکور کافی ہین جو واسطے منع زیادتی
مادہ کے مذکور ہوئی اور جن لطوخ مین لذع نہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور نافع بھی ہونگے ۔ خصوصاً اگر ایسے لطوخ مین
کھرل وغیرہ کا پیس اور کف بھی اوسمین داخل کیا جای اور اگر ان سب دواؤن مین گل مختوم اور گل ارمنی اور زیت انفاق
اور آب حی العالم سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کاہو لعاب اسپغول سپیدہ قلعی بھی داخل کرین یہ ترکیب بہت ہی جید ہے ۔
منجملہ اون دواؤن کے جو زیادہ نافع ہین اور اوسکا نفع بعید سے یہ ہی کہ سرطان بحری تازہ کا ضماد لگائین خصوصاً اگر اوسمین
اقلیمیا بھی شریک کرین زیادہ مفید ہوگا ۔ جو سرطان متقرح ہو گیا ہو اوسکا علاج عمدہ یہ ہے کہ ہر وقت اوس پر پارچہ کتان آب
عنب الثعلب مین ڈبو کر رکھا رہے اور جب خشک ہونے لگے پھر وہی پانی اوس پر ٹپکاتے رہین خواہ آب قمح یعنے گندم اور لبان اور سپیدہ
قلعی مکدا ایک درہم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول دو درہم سب کو یکجا کرکے اگر سرطان مین رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال کرین
اور خشکی سرطان مین ہو تو بطور مرہم کے استعمال کرین روغن گل کی شرکت سے اونکا مرہم طیار کرین ۔ کبھی خاکستر سرطان اور زردی عنکبوت
کے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور راجو دسے ہے کہ ہموزن یا زیادہ سرطان کے اقلیمیا بھی داخل کرین کبھی دوا

توتیا اور توتیای مغسول آب خرفہ اور لعاب اسپغول ملاکر نافع ہوتی ہے مترجم کو بذریعہ بعض مجربین کی مرہم اکسیر جسکا نسخہ اگر لکھ چکا ہون ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ بیرشنہ او سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہے فقط اوسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ مین اوسکا استعمال افعال اور آثار لائقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات اکثر سے یہ دریافت ہوا کہ اب اس مرہم کی صحت مین کسی طرحکا تردد نہین ہوتا والحمد للہ علی منہ و کرمہ

اورام ریحی اور نفاخات عضل کا بیان

بعض اورام ریحی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہین اور وہ اورام مشابہ تہبج اور قائم مقام تہبج کے ہوتے ہین اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے ہین اوسکا نام نفخہ ہی اور اوسمین مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر ہاتہ کی ضربت اوسپر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جگہ جسقدر متورم ہے سب پر صدمہ ہاتہ کا نہ پہونچے اور عضو متورم مین کسیقدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ او امعا اور درمیانی جگہ اون جہلیون کی جو گرد ہڈیون کے ہین خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو غشا محیط ہے اسیطرح جو پردہ اور جہلی گرد اوتار کے ہے اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ اعضای متصلہ کو پہاڑ کر آپسمین جدری پیدا کرتا ہے اور بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ مین آجاتا ہے خواہ بیچ مین پیدا ہو کر اون اعضای متصلہ کو باضطرار شگافتہ کر دیتا ہے ریح کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کی محتبس بھی ہوجاتی ہے اور غلاظت ریح مین بوجہ کثافت اوس عضو کے ہوتی ہے جسپے ریح محیط ہوتی ہے اور اوس عضو کے مسامات بند ہوتے ہین کبھی کسی عضو مین جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سا محسوس ہوتا ہے جب اوسے چاک کرتے ہین فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور پھر کچہ اثر باقی نہین رہتا ہے

علاج جو ورم ریحی مشابہ تہبج کے ہو اوسکا علاج مثل علاج تہبج کے ہے اور نفخہ کا علاج یا محتاج تخلخل جلد کا ہوتا ہے اور تحلل اوس شے کا جو کہ جلد مین موجود ہے اور شاید قیام اوسکا موضع مذکور مین زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ غایت لطیف ہو تا کہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنی اجزا کے بخوبی غواص ہو کر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بلا شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت نفس نفخہ کی ہے اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغن ہای گرم مثل زیت لطیف الاجزا کہ اوسمین سداب اور کمون اور بزور لطیفہ مثل تخم کرفس و رانیسون اور نانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہون اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہیئن خصوصاً اگر یہ ورم ریحی اعضای وتریہ مین پیدا ہو خواہ اعضای عضلیہ مین لازم ہے کہ چرک کبوتر کی کسی طنجیر مین رکھکر ایک آب نارسیدہ اوسپر اسقدر ڈالین کہ اوسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کرین کبھی خمیر اور نورہ ... مرہم طیار کرکے استعمال کرتے ہین ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ یہ ہے جسکا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہے ... زوفا خشک پیس کر ایک قرص جو موم اور روغن سے بنائی ہو اوسپر زوفای سائیدہ کو چھڑکین اور اوسکا مرہم طیار کرین خواہ نطول بنائین ... جو ورم ریحی بوجہ نفخہ کے عضل مین کسی کو فتگی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اوس ورم مین ادویہ حارہ اور حریفہ کے استعمال سے اجتناب کرین تا کہ اعضا مین وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہو اور نہ استمراز یعنے ناگواری اور زبون حالی یہ پیدا ہو تا کہ اگر ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کرین اوس دوا مین مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہے جیسے تھوڑا زیت ملاکر ... زوفا اوسمین ڈبو کر استعمال کرین اور باوجود ورم کے کسیقدر حرارت بھی ہو روغن گل مین صوف زوفا ڈبو کر خواہ زوفا سے تر کر روغن گل مین محلول کرکے استعمال کرین اور یہ سب ادویہ نیم گرم مائل بہ حرارت مستعمل کرنی چاہیے اور اتنی دیر نہونے پائے کہ دوا سرد ہوجائے

اسلیے کہ برودت ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر وہ لادونعن استعمال ہون جنمین تسکین وجع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جسمین کسیقدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسیقدر خفت پیدا ہو دوا مین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اوسکے بعد بار الرماد اوسکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے **عرق مدنی کا بیان** ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اوسکی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھول جاتا ہے اوسکے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اوس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بہ سیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی وہی شے مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو در حقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے تا اینکہ بعض طبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہے اور مین نے دونون ہاتھ اور پہلو مین بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدنمین اکثر جبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر رہجائے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط اوسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جاے۔ **جالینوس** کہتا ہے کہ مجھے اب تک اوسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اوسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت کہ اوسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے آنکھ سے نہین دیکھا۔ مین کہتا ہون کہ سبب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت یبس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہرون کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوسسے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام البقول اور ترکاریون کی براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاؤن سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہین اور جسقدر مادہ مولدہ نارو حاد اور تیز ہوتا ہے اوسیقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس اور پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہین اور باینہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہین اونمین تولد نارو کا بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہین اونکے ابدان مین بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً کے باشندون کے ابدانمین زیادہ نکلتا تھا اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خورستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہے **مترجم کہتا ہے** ہندوستان مین زیادہ کثرت اس مرض کی ثردوہ گجرات اور کوہ ابو جودھپور ملک مارواڑ اور جو ایسے بلاد ہین کہ قرب سمندر کے آباد ہین انکے لوگون مین سُنی جاتی ہے **علاج** اول تو نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اون بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات مین کہ مخالفت سبب اور مادہ کے کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہان کی فصد مناسب ہو کرین اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب قوقایا سے بالخصوص اور استعمال اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاسے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اور تدابیر

جو مقامات گذشتہ مین مفصل مذکور ہوچکی ہین اونکا استعمال کرین — جب اثر نار وکا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب یہ ہے کہ اوس عضو کی تبرید ضمادات
سبردہ مرطبہ سے جیسے عصارات باردہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایضاً خاص موضع ماوف پر جونک لگاکر بھی کسیقدر
اخراج مادہ پر مدد لین — منجملہ طلاہای جیدہ کے یہ طلا ہے صبر او صندل اور کافور اور مردا ور بزر قطونا شیر تازہ مین ہیس کر لیپ کرین اگر مادہ پلٹ
نہ جای اور دانہ خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیرنی والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کی اور موجب تخفیف
ایذا او تکلیف کی یہ تدبیر ہوتی ہے کہ مریض پے در پے تین روز برابر ایک درہم شروباً صبر کو استعمال کرے خواہ ایک وزن نصف درہم اور دوسرے
روز پورا درہم او تیسرے روز ڈیڑہ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نار و کے مونہہ پر گھیکوار کے لعاب او سلزوجت
کو لگاے اور اسیطرح ابتدای ظہور مین نار و کی یہی تدبیر در کار ہے اگر کار گر نہو اور نار و نکل آئے اوسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسکی بندین
اور پیچیدہ کرنے کی در پے ہو اور کسی چیز سے برفق اور نرمی اوسے تھوڑا باندھے اور یہان تک صبر کرے کہ تمام و کمال نار و اندر سے باہر
نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نہ جاسے بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جای کہ اوسی کی بوجھ پر اقتصار کرین اور
وہی وزن اوسکو اندر سے باہر کیطرف جذب کرنے مین کافی ہوگا اور بآسانی جذب کرے گا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر مین نہین
ہے اور بآسانی نکل آنے مین نار و کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے — اسیطرح کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخین اور اوسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول
آب گرم کے اور لعابات سبردہ کے اور اوہان کے جو باردہ ہون اور حرارت لطیف بھی اونمین ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبیل ہون
کہ اونکے ذریعہ سے نار و کا اخراج بآسانی ہوجائے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نار و کا بآسانی نہین ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی
کہ روغن خیر و خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کرین اگرچہ کسی مرہم خواہ زفت کا استعمال نکرنا پڑے یعنے اگرچہ اسقدر زیادہ دشواری
نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو — اگر حدس طبیب مقتضی اسکا ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نار و کا اخراج ہوجائیگا
اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کرکے نار و کو نکال ڈالین — اور اگر اخراج نار و کا نہ بذریعہ جذب مذکور
آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اوسکا آسان نظر آئے اوسوقت نار و کے تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنے روغن زرد کے
کرنی چاہیے جیسے اور بعض اورام کی باب مین مندرج ہو چکی سڑنے کے بعد تمام او کمال نکل آئیگا — ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے
کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نکرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مآل کار اکثر بطرف آکلہ کے ہوتا ہے — اگر اواخر مین اسکے تھوڑی نمک کی بجائے
خلاف کی مالش کرین اور ہمیشہ بہ لطف اور نرمی اسیطرح ملا کرین تمام و کمال نکل آئیگا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور او ہنگی
چاک کرین اور ایک سلائی کو اوسی مقام پر داخل کرین اور اوٹھائین یعنے اونچا کرین اور ہمیشہ ملتے رہین اور نمک لگاکر تھوڑا تھوڑا
نکالین کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہین پورا نار و نکل آئیگا — اگر ٹوٹ کر نار و اندر کیطرف رہجای اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے
کوئی چارہ نہو گا چاک کرکے اوسکا پتا جب لگ جای اور پھر از سر نو اوسکا مونہہ نظر آئے پھر وہی تدبیر کرینگے اور اسیطرح نکالینگے
اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جاسے فقط

تیسرا مقالہ جذام کے بیان مین ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا

جذام ایک مرض ردی اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن مین ہوتا ہے یعنے مرہ سودا تمام
بدن مین پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کردیتا ہے اور ہیئت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور بیشتر اسکا فساد اسقدر زیادہ
بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہے وہ بھی باطل کردیتا ہے تا اینکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے

جذام کے مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن مین پیدا ہوا ہے یعنے کبھی متقرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہین بھی ہوتا ہے۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ خلط سودا کبھی ایک ہی عضو خاص کیطرف دفع ہوتی ہے اوس وقت صلابت خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے آکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف جلد کے دفع ہوئی برش پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور قوبا یعنے داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی خلط سوداوی تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے اگر اسوقت عفونت بھی اس خلط مین پیدا ہو حمی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہو کر ٹھہر جای اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو بتقدم مرض پر ہو سوء مزاج کبد کا یعنے جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون مین احتراق پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونون ملکر سبب جذام کے ہوتے ہین اسطرح کہ خون بسبب ان دونون سوء مزاج کے کثیف اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤنکا جو مولد سودا ہین اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اوسوقت ہوتی ہین جب پے در پے تخمے بعد استعمال اون اغذیہ کے پیدا ہون اور حرارت اونمین عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اسیطرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اوپر حدوث جذام کے یہ ہین کہ مسامات کا انسداد ہو جاوے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے محتقن ہوتی ہے اسیوجہ سے خون مین برودت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنے مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال مین ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نکر سکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہو سکے خواہ قوت دافعہ احشا مین ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہی اوسکا دفع عروق مقعدہ اور رحم کیطرف نہ کر سکے خواہ مسامات راہ اندفاع کی بند ہون۔ کبھی ان سب معینون کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اون سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کے ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اوس رحم کے جہان اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اوس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا ایام حیض مین ہو۔ جسوقت حرارت ہوا غذا کی حرارت کے ہمراہ جمع ہو جاوے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ یا گوشت خر کا ہو خواہ سوء غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہوگا جسطرح کہ اسکندریہ مین چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی ہو بھی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیے کہ خون مین اسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط کے بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اوسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اوس خون کی تجفیف بآسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی مجذومین کی خونکی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد اونکی کھولی جای خونکی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہین وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلہ مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور

شخص چہرے کا مشابہ سخنہ اسد کے ہوتا ہے اس جہت سے اسے داءالاسد کہتے ہین اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہین کہ
چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اوسپر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا نام داءالاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مرض
ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہین ہے۔ جب یہ مرض شروع
اور زمانہ ابتدا مین ہو اوسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہین رہتا ہے۔ جو قسم
جذام کی سوداے صفراوی سے پیدا ہوا اسمین ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اوسکی نہایت سخت اور سوزش مین شدت
اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سودا ثفل خون ہے وہ نہایت اسلم
اور اوسکے اعراض مین سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہین ہوتا ہے جو قسم جذام کی سوداے محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سوداے
صفراوی کے اعراض مین ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر مین کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج
کو فاسد کرتا جاتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنے برودت اور یبوست خلاف کیفیت مابہ الحیوۃ یعنے روح کی ہے کہ وہ حار
رطب ہے تاکہ اینکہ جب اس مادہ کا اثر اعضاے رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور
اعضاے نرم سے ہوتی ہے کہ اوس مقام کے بال پراگندہ ہوکر بالونکا اور اون مقامات کا رنگ متغیر ہوجاتا ہے اور بتدریج نوبت
تقرح کی بہی پہونچتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن مین پھیلتا اور اثر کرتا ہے۔ یہانتک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا
احشا مین ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی مین ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہین اور مادہ کا اثر قبول کرنے
زیادہ مستعد ہین بلکہ مجذوم اکثر مرجاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے بھی نہین پاتا یعنے باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا
درجہ یہانتک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہین اور اسیطرح اعضاے رئیسہ بھی سالم ہوتے ہین مگر اطراف سب خواہ
اکثر ماؤف ہوتے ہین اور موت ایسے مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے
جذام کو کہتے ہین اور جس عضو مین سرطان پیدا ہوا اوسکی صحت اور اوسکا عود حالت اصلی پر مترتب نہین ہوتا پھر جذام کہ طارئ
عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کردیتا ہے اوس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ تاہم اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام مین ایک ہی
چیز تمام بدن مین ہوتی ہے یعنے مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کرین اشتغال دفع مرض مین ہوگا اور جو اعضاے
سازجہ ہین یعنے سوداوی خلط سے سالم ہین اونمین بار نہ ڈالین گے اور سرطان مین یہ بات نہین ہوتی ہے **علامات جذام**
جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مایل بسیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھ مین تیرگی مائل بسرخی پیدا ہوتی ہے سانس مین تنگی آواز
بیٹھتی جاتی ہے اسلیے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور چھینکین زیادہ آتی ہین۔ آواز مین غنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام
لوگ ناک مین بولنا کہتے ہین اور بتدریج ناک مین سدہ پڑجاتا ہے اور خشم یعنے فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالونمین کمی اور وقت
یعنے باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف مین پسینا زیادہ نکلتا ہے بوی بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بو
منتن یعنے بدبو ہوتی ہے۔ اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہین سب نمودار ہوتے ہین مثلاً نیت فاسد اور
حقد یعنے کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہون اور سوتے وقت اوسے ایسا معلوم
ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہے اور اوسکے بالونمین انتشار شروع ہوتا ہے اور سپید ہوجاتے ہین خصوصاً جو بال

چہرے پر ہوتے ہین خواہ چہرے کے گرد جسقدر بال ہین کہ وہ ضرور سپید ہو جاتے ہین اور کبھی بالون کی جڑ و نمین شگاف پیدا ہوتا ہے اور ناخن پھٹ جاتے ہین صورت بُری اور خشن ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ بھر بھری اور ہیج کے بدنما اور بھیانک ہو جاتا ہی اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام مفاصل بدنی سے خون مین انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گرمی گرہی (جو صورت مین شبیہ اوس حیوان کی ہوں جسے یونانی زبان مین طالوس کہتے ہین) پیدا ہوتی ہین دونون ہونٹھ موٹے اور سیاہ ہو جاتے ہین ضیق نفس کی اسقدر ہوتی ہے کہ نوبت عسرالنفس کی پہونچتی ہے اور پھر ایک دمہ کی قسم خاص ہی نمودار ہوتی ہی آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ اوسکے بعد بدن مین قرحے پیدا ہوتے ہین۔ اگر جذام ساکن نہو یعنے مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہے اور اسیطرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہین اونمین بھی تاکل پیدا ہوتا ہے اور صدید بدبو یعنے رطوبت بدبو بہنے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن مین کوئی بال باقی نہین رہتا جو گر نہ جاے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین اسکے ضعف پیدا ہوتا ہی اور حاجت ترویح کی بوجہ برودت مرض کے کمتر ہے اسی جہت سے بطی ہوتی ہے مگر تواتر ضرور ہوتا ہے اسی واسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو اتر کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ فن کلیات مین ثابت ہو چکا ہے علاج واجب ہی کہ جذام کے مرض مین مبادرت اور جلدی استفراغ سودا سے کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کر ڈالین کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن مین خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کرکے اخراج اوس خون کا کرین اگرچہ دونون ہاتھ کی فصد کیون نہوا ور اگر یہ بات یعنے کثرت خون فاسد کی دریافت نہو پھر فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگونکی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اور اوسکی مضرت بہ نسبت منفعت کے بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفرق اوقات مین دینی چاہیے کہ چھوٹے رگون کی فصد کھولی جاے جیسے عرق جبہہ اور دواجین اور ناک کی رگ وغیرہ (اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بارد ظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی اسیطرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایک یہ بھی ضرورت فصد کی ہے کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہے اور کبھی وداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ بحۃ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق پیدا ہو جاے۔ جب مجذوم کی فصد کھل جاے پھر اوسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیے بعد ازان استفراغ دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغاذیا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کرین اور اون مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودوس بسفائج ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد و حجر ارمنی سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کرین کچھ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سودا کے ہو ضرور ہے کہ انکے مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کرین اور بادر یطوس ان بیمار ون کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر سقمونیا سے اوسکی تقویت کرین مجذوم کا عمدہ مسہل ہے خصوصاً اگر کسیقدر خربق بھی داخل کرین خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین گرمی کی فصل مین واجب ہی کہ ادویہ مین تخفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ مین کوئی دوا قوی الاثر نہ ڈالین تاکہ مادہ کو ثوران اور جوش مین لاے اور بعد اسکے تعدیل مین خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا اختیار کرین جو

توران خلط کا پیدا نہ کرے **مطبوخ** مجذومین کیواسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر ایک دس درہم تا نخواہ پانچ درہم بسفائج نصف درہم زبیب خستہ برادرده نصف درہم تین ابریق پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجای نچوڑ کے صاف کرین اور آٹھ درہم شہد خالص داخل کر کے استعمال کرین ۔ بدن پر مجذوم کی تمریخ روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین بیٹھے تا کہ روغن گھل جای خواہ ستر قدم ٹہلے اور داہنے بائین اوسکے لیٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بل لیٹے اور ردی شہد کے ساتھ کھائے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات روز پلانی چاہیے اور ہر روز طبخ جدید درکار ہے ۔ جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ اونکو کافی نہین ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینے مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے ۔ کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلاتے ہین کہ ایک دست خواہ دو یہ نری آجایا کرین وہ دوا اوسی قسم کی ہے کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کر کے دیجاتی ہے اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہوچکی ہیں انہین مین سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے ۔ جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دواے غیر قوی بمقدار کثیر اوسکا استعمال سال بہر مین ایک مرتبہ فصل ربیع مین اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو دو مرتبہ استعمال کرتے ہین ۔ مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اون غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین ضرور ہے اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے **نسخہ سعوط** دارفلفل ماميران شیطرج برنج کابلی ہر ایک درہم عصارہ چقندر تین قوطل پانی مین جوش دین تاکہ سب پانی جل جائے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہوچکے جس سے خشکی پیدا ہوتی ہے تو سعوط مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے ۔ یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو مجفف اور محلل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب اور غم سے بھی اونکو بچانا چاہیے ۔ اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کیطرف جو مخالف اثر ہوا اول کے ہو اونکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال تر باکرانا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ تدبیر اوسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہوچکا ہو اور جس سے پیدا ہوجانے کا خوف ہو ۔ اور صبح کو بعد قضاے حاجت اور دفع فضول امعا کی ریاضت اونسے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور مشق آوازی کرنا اونہین ضرور ہے اور آواز لگا کر اوسی پر ٹھہر رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کرین اور کشتی لڑین ۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اونکے بدن کا کیا جائے جب پسینا نکلے پونچھ ڈالین اوسکے بعد گرم سونے مین ادہان معتدلہ سے تدہین کرین اور جاڑے مین ادہان مرطبہ سے اور اکثر اوقات مقویات اور ہاضم کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ اوایل مین انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور بازو ہمراہ سرکہ کی اور منبیز تمریخ روغن کے ہمراہ عورت کی دودہ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب مرض زیادہ بڑہ جاے اسی کا سعوط بھی کرایا جاتا ہے ۔ اگر تنلی کا ہیجان ہوتے کرانی چاہیے ۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ کیجاے جب استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ روغن آس اور روغن مصطگی اور روغن قفاح گرم یعنے شگوفہ انگور سے اور روغن دار شیشعان اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیے اوسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدہے گھنٹے تک اونہین راحت دے اور پھر بذریعہ پر وغیرہ کے قے کرانے بعد ازان کسیقدر افسنتین پلائے اور اکثر اسکے بدن کی تمریخ مین حاجت لطاف کے جنہین لذرون اور کہیت پڑتی ہے اور جب الغار

اور سیر لش جو بخار بذریعہ اوسکے زندہ خواہ آہنی وغیرہ سے کے برادہ نکالتے ہین بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا موبزج اور
خردل اور صبر اور فوتنج سے کے ہوتی ہے اور انہین ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت ان لوگون کو انکے بدن سے کے اوصال پہ [illegible] چاہیے
بلکہ بشیتر احتیاج فرفیون تک کی ہوتی ہے [illegible] تدبیر اوسوقت کرنی چاہیے جب [illegible] استحمام کرایا جائے اگر اونکے فضول کی تحلیل
ہو اور پسینا اونکے بدن سے برآمد ہو اسلیے کہ پسینا مجذوم کے بدن سے نکلنا فائدہ [illegible] مجذوم کے علاج مین کبھی انکے بدن کی تمریخ
سریا اور سلیتا اور قفار غان یعنے قفطار غان سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ انکے بدن کی تیز دھوپ مین ضرور
ہوتی ہے بہت عمدہ اونکے حمام مین نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جسمین حلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو۔ مجذوم پر
واجب ہے کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائین انکے پینے کے لائق ہین سب سے بڑکر تریاق فاروق ہے جو بشرکت سانپ کی لوست کی
طیار ہوئے اور قفار غان اور تریاق اربعہ اور دیگ بردیگ چنانچہ اوسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی انہین ادویہ سے سفوف بھی
کراتی ہین اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہین بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب مین جو غلیظ ہو خواہ انہین اقراص
کو طلا آرا استعمال کرتے ہین اور اقراص عنصل بھی مفید ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جس چیز مین ہو قوت
اور اثر ایسے گوشت کا ہو بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے۔ مگر مناسب نہین ہے کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ ریگستان
سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ مین زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی اور نہ ایسا سانپ
زہر دار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کرڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہین جو
پرانے ٹیکرے پر رہتے ہین نعوذ باللہ من شرہ بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دُم اوسکی
سانپ ہی کاٹ کر ملاحظہ کرین اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اوسے ترک کرین اور جسمین
یہ صفت نہ پائی جائے اوسکو اختیار کرین کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دُم کاٹنے کے بعد دیر تک تڑپے اور
خون اوسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازانکہ اوسکا تڑپنا برطرف ہو آلایش سے پاک کرکے اوسی طرح پختہ کرین جیسا ہم آگے بیان
کرینگے اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے۔ جس شراب مین سانپ مرجائے خواہ پھپھوند پیدا ہو اوسکے
استعمال سے ایک قوم نے محض براہ اتفاق [illegible] قصد الملاک کہ ایک مجذوم کو پلایا اگرچہ مرجائے اور اوسکے گزند سے راحت
[illegible] مجذوم کو شفا [illegible] حاصل ہوئی [illegible] شراب [illegible] پیدا کرنے مرگ مفاجات کے پلائی تھی
یا اوس سانپ کو [illegible] شراب اور [illegible] اتفاقاً [illegible] کا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا
افاعی کے ساخت کی [illegible] ہے کہ سانپ کا سر اور دُم کاٹ کر صاف کرکے اندر کی
آلایش سے [illegible] اور شبت اور حمص اور تھوڑی نمک کی شرکت کرکے پکائین بہت سے پانی مین تاکہ پھرا ہو جائے اوسکے بعد بدن
اور سیلان [illegible] کو الگ کرین اور گوشت رہنے دین پہلے گوشت کھلائین اوسکے اوپر شوربا پلا دین اسطرح سے کہ معدہ کے
روٹی کا ٹکڑا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جائے۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ
کرتے ہین تاکہ خوش ذائقہ ہو جائے۔ اس کا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعتہً اسکا فائدہ
بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہو جاتا ہے۔ علامت ظہور

فائدہ سکے اس مرض مین بعد معالجہ مذکور کے اور نیز علامت یہو بخی اوسوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کی کرین یہ ہی کہ مجذوم کا بدن پھوٹنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد انتفاخ کے عقل اوسکی زائل ہوجاتی ہے اوسکی بعد پوست بدن کے گرپڑتی ہی پھر اچھا ہوجاتا ہے ۔ اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہو اور نہ بدن اوسکا پھول جاوے مگر یہی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہوجاوے ۔ اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک یہی دوا بیان کی ہے کہ سود سالخ یعنے کالا جو کینچل ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین یہان تک کہ اوسمین کیڑے پڑجاوین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہے تین دن ہر روز بوزن ایکدرہم کے کھلاوین اوسکے اوپر شراب عسل پلاوین ۔ جس چیز مین قوت سانپ کی ہے اوسکی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین ۔ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے ۔ کالا سانپ جو کینچل ڈال چکا ہے اوسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور بڑا ناسر کہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ شیطرج تروتازہ پنج لوف یعنے ازوی ایکدرہم اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب بھرا ہوجاوے بعد ازان اوسکی ہڈی پسلی نکالکر بدن کے بال ترشوا کر مالش کرین اور آٹھ دن تک یہی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہی کہ ادویہ افعونیہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گرجاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے گرتی ہے اور اوسکے بدلی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کے ادویہ مرطبہ معتدل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب یبس زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین ۔ ایضاً چربی درندہ جانور ونکی اور چربی گدھ سیاہ اور سپیدکی اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور دار شیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی ۔ مشروبات جیدہ مین سے ماء الجبن اور دوا سلاخ و دودہ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق النفس یا عسر النفس خواہ بحجہ اینصوت پیدا ہوا ہو خواہ فترا و آرام وہی دوا استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اوسوقت بھی دودہ کا استعمال مناسب ہی ۔ لیکن واجب ہی کہ دودہ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اوسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودہ زیادہ مفید ہے اور اوسیقدر پلانا چاہیے کہ ہضم ہوجاوے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنے کوئی ضرر اور ادویہ کے ترک سے پیدا نہو وہ بھی جائز ہے اور اگر پلانا دوسری چیز کا ضرر ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوای چیز نفتی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کہ تنبیر امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملاوین جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسیقدر درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودہ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لاوین کہ قے ہوجایا کرے فقط اونہین اشیا کی جہت سے تاکہ کسی اور مقی کی ضرورت نہو اور استفراغ اون چیزون سے کراوین جو اوپر مذکور ہوچکی ہین پھر دوبارہ اگر حاجت ہو دودہ کا استعمال پھر کرین اوسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہوچکا ہے اور واجب ہے کہ یہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین ۔ جن بیمارونکا مرض مستحکم ہوچکا ہے اونکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اونہین مسہلات تو یہ دینی کی ضرورت ہے ۔ اسلیے کہ مقصود اونکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اونکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فضول کا انفصال بدن سے نہین ہوتا اور نہ اونکا اخراج ممکن ہے فقط ترقیق اونکے مواد کی ہواسطے کیجاتی ہے تاکہ بطرف امعا کے

امالہ ہو لہذا مسہلات خفیفہ اس غرض کو پورا کر سکتے ہین اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتعاش اور تحلیل پیدا کرے
منشروبات صالحہ ہین سے اونکے واسطے ایک یہ دوا ہے۔ سرکہ ڈیڑہ اوقیہ قطران ڈیڑہ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب
ملاکر صبحکو استعمال کرین اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کرین خواہ
بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ عنصل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ موشیخ پانچ
درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق کے استعمال کرین۔ عصارہ فودنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک انکے واسطے مفید
ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کرین اور کل حریف اور تیز چیزون سے اجتناب کرین مگر واسطے قے کرنے
کی اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضایقہ نہین مگر ونہی چیزین جو مصالحہ گرم مین پڑتی ہین اور تیز بھی
ہین جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضاے مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درزین
سر کے اور بیخ حنجرہ صدغین اور قفا اور دونون ہاتہ کے مفاصل اور پاون کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہین۔ کہ ابتداء عرض جذام
مین مقدم سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہان بال سر کے
بطرف پیشانی نہین اوگتے ہین ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائین طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنے گدی کے
اوپر اور دو داغ نزدیک دو درزونکے جنکا قشرتین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سبک و باریک
سے لگائے جائین اور سر پر اگر داغ لگایا جاوے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی کھلجاے گو یہ بات چند بار مین پیدا ہو مگر اسکا
خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اوسکے مزاج کو فاسد کردے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتہ سبک نہین
ہوتا اکثر ونکو ہلاک کر ڈالتے **مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہین** بزرجلی اور بنتیبی جو قائمقام لحم افاعی کے ہے اس مرض
مین اور منجملہ اونہین ادویہ کے دوا السلاحة ہے بزرجلی کے نسخے بہت سی ایسی ہین کہ اونکو حکماے ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ میز
اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ہر یکدس درہم دارفلفل پانچ درہم بنتیس سپید اڑہائی درہم
کوٹکر روغن گاو مین لت کر کے بذریعہ شہد کے معجون کرین مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اسکے
ہمراہ ہموزن دواء المسک بھی شریک کرین اسکی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دواء المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے
ہے **صفت** ایک معجون کی جسکا نام بزرجلی اکبر ہے اور اوسکو جو اندران دارو کہتے ہین جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق
اور قوبا اور بار اصفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل مین ثبات پیدا کرکے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے
بھی مفید ہے اور غش کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسکو علماء ہندوستان نے اپنے بادشاہونکے واسطے ایجاد کیا ہے **اخلاط اوسکی**
ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا قشور کندر اور منور تو۔ اور فلفل دارفلفل وفلفلموبہ تار قیصر یعنے ناگیسر اور
نارمشک اور کندس اور عصارہ اسقیل سادج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بنتیس کبود بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائین
کوٹ پیسکر چھانی جائین اور بنتیس کو جداگانہ پیسنا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا مونہہ اور ناک کے نتھنے بند کرکے
اور قبل بند کرنے کے روغن گاو سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اوسکو پیسے اوسکے بعد قند جرائی بہت عمدہ خواہ قند سنجری
بوزن اڑہائی من بوزن دہلی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک نئی دیگ مین رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جسمین قند گھل جاوے اور اسقدر

فائدہ سکے اس مرض مین بعد معالجہ مذکورہ کے اور نیز علامت بہبودی اوسوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کی کرین یہ ہی کہ مجذوم
کا بدن پھولنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد انتفاخ کے عقل اوسکی زائل ہوجاتی ہے اوسکی بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہو
پھر اچھا ہوجاتا ہے ۔ اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہو اور نہ بدن اوسکا پھول جاے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر
مذکور پیدا ہوجاے ۔ اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک بھی دوا بیان کی ہے کہ سود سالخ یعنے کالا جو کینچل ڈال چکا ہو ذبح کرکے
دفن کرین یہان تک کہ اوسمین کیڑے پڑجاتین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہے
تین دن ہر روز بوزن ایکدرہم کے کھلاتین اوسکے اوپر شراب عسل پلاتین ۔ جس چیز مین قوت سانپ کی ہے اوسکی مالش بھی
مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین ۔ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے ۔ کالا سانپ جو کینچل
ڈال چکا ہے اوسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ شیطرج نزونمازہ بیخ لوف یعنے ازوی لکدمد
اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہوجاے بعد ازان اوسکی ہڈی پسلی نکالکر بدن کے بال تراشواکر
مالش کرین اور آٹھ دن تک بھی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہی کہ ادویہ افعونہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گرجاتی
ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے گرتی ہے اور اوسکے بدلے جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کے ادویہ
مرطبہ معتدل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب یبس زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط
کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین ۔ ایضاً چربی درندہ جانور وحشی اور چربی کد سیاہ اور سپیدکی
اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور دارشیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے
اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی ۔ مشروبات جیدہ مین سے بزرجلی اور دوا
سلاحہ دودہ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق النفس یا عسر النفس خواہ بحتہ البصوت
پیدا ہوا اور جو زمانہ فتر اور آرام وہی کا دو استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اوسوقت بھی دودہ کا استعمال مناسب ہی ۔
لیکن واجب ہی کہ دودہ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اوسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودہ زیادہ مفید ہے اور اوسیقدر
پلانا چاہیے کہ ہضم ہوجاے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنے کوئی ضرر اور ادویہ کے ترک سے پیدا نہو
وہ بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوای خبز نقی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کی نسبت
امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملاتین جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسیقدر
درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودہ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لاتین کہ قے ہوجایا کرے فقط اونہین
اشیا کی جہت سے تاکہ کسی اور مقی کی ضرورت نہو اور استفراغ اون چیزون سے کراتین جو اوپر مذکور ہوچکی ہین پھر دوبارہ
اگر حاجت ہو دودہ کا استعمال پھر کرین اوسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہوچکا ہے اور واجب ہے کہ یہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ
کرین ۔ جن بیمارونکا مرض مستحکم ہوچکا ہے اونکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اونہین مسہلات قویہ دینی کی ضرورت ہے
اسلیے کہ مقصود اونکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اونکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فضول کا
انفصال بدن سے نہین ہوتا اور نہ اونکا اخراج ممکن ہے فقط ترقیق اونکے مواد کی اسواسطے کیجاتی ہے تاکہ بطرف امعا کے

امالہ ہو لہذا مسہلات خفیفہ اس غرض کو پورا کر سکتے ہین اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انعاش اور تحلیل پیدا کرے مشروبات صالحہ ہین سے اونکے واسطے ایک یہ دوا ہے۔ سرکہ ڈیڑہ اوقیہ قطران ڈیڑہ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب ملاکر صبحکو استعمال کرین اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کرین خواہ بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ عنصل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ مُوتنج یعنی پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کہ مثل لعوق کے استعمال کرین۔ عصارہ فودنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک انکے واسطے مفید ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کرین اور کل حراف اور تیز چیزون سے اجتناب کرین مگر واسطے قے کرنے کی اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچہ مضایقہ نہین مگر وہی چیزین جو مصالحہ گرم ہین پرتی ہین اور تیز بھی ہین جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضای مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درزین سر کے اور بیچ حنجرہ صدغین اور قفا اور دونون ہاتہ کے مفاصل اور پاؤن کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہین۔ کہ ابتداء عرض جذام مین مقدم سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہان بال سر کے بطرف پیشانی نہین اوگتے ہین ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائین طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنی گدی کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو درز ونکے جنکا قشرتین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سے کہ وہ باریک سے لگائے جائین اور سر پر اگر داغ لگایا جاے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی کھلجاے گو یہ بات چند بار مین پیدا ہو مگر اسکا خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اوسکے مزاج کو فاسد کردے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتہ سبک نہین ہوتا اکثر ونکو ہلاک کرڈالتے **مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہین** بزرجلی اور بتیسی جو قایمقام لحم افاعی کے ہے اس مرض مین اور منجملہ اونہین ادویہ کے دوا النسلاحۃ ہے بزرجلی کے نسخے بہت سی ایسی ہین کہ اونکو حکمای ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ سے اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ہر ایک دس درہم دار فلفل پانچ درہم بتیس سپید اڑہائی درہم کوٹکر روغن گاو مین لت کر کے بذریعہ شہد کے معجون کرین مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اسکے ہمراہ ہموزن دوای المسک بھی شریک کرین اسکی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوای المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے ہے **صفت** ایک معجون کی جسکا نام بزرجلی اکبر ہے اور اوسکو جو اندران دارو کہتے ہین جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق اور قوبا اور بار اصفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل مین ثبات پیدا کر کے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظ کیواسطے بھی مفید ہے اور غش کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسے علماء ہندوستان نے اپنے بادشاہون کے واسطے ایجاد کیا ہے **اخلاط اوسکی** ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا قشور کندر اور منور قو۔ اور فلفل دار فلفل وفلفلموبہ تار قیصر یعنی ناگیسر اور ناریشک اور کندس اور عصارہ اسقیل سانج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بتیس کبود بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائین کوٹ پیسکر چھانی جائین اور بتیس کو جداگانہ پیسنا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا مونہہ اور ناک کے نتھنے بند کر کے اور قبل بند کرنے کے روغن گاو سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اوسکو پیسے اوسکے بعد قند جرائتی بہت عمدہ خواہ قند سنجری بوزن اڑہائی من بغدادی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک نئی دیگ مین رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جسمین قند گھل جاے اور اسقدر

قوام بھی پیدا ہوا وسکے بعد آگ پر سے اوتارے اور خوب طرح سفوف ادویہ مذکور چھڑکے اور اچھی طرح ملائے اور بعد خوب ملجانے ادویہ گولیان
بوزن ایک مثقال کے طیار کرین اور نہار مونہہ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کرے **صفت معجون سلاحہ کہ وہ بھی دوا**
ہندی ہے از قسم برز جلی کی اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ بالونکی پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہوجانے کو اور
بہر یعنے دمہ کو اور خفقان کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام مین اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور یرقان عارض ہو یا قلت
زرع اور ناسور کو مفید ہے اور پیری مین لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکہ اور قروح کو بھی سودمند ہے **صفت اوسکی** سلاحہ یعنے
بول بزر کوہی جو پاکیزہ اور مغسول ہو دو سو ساٹھہ مثقال اس دوا کا نام سلاحہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑی بکرا جن دنون مست
ہوتا ہے ایک پتھر پر اوس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاحہ نام ہے اسکے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہوجاتا ہے اور مثل قار کے
چکنا اور رقیق ہوجاتا ہے الغرض دو سو ساٹھہ مثقال سلاحہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دہمشت یعنی غار اور قرفہ جوز بوا بسباسہ اور عود اور بالہ
اور زنگار اور طباشیر اور کوبخوہ اور برنج اور راقیس او رنار قیسر نا یعنے ناگیسر ہر ایک چار مثقال اور مقل یعنے گوگل دو سو ساٹھہ مثقال شکر طبرزد
ایک سو چالیس خواہ ۲۴ مثقال زر سرخ چاندی خالص نحاس احمر لوہا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھہ مثقال اجساد فلزات کو جلا کر کشتہ
کرین اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانین اور سب دواؤنکو شہد کے ذریعہ سے ملائین اور کسی سبز رنگ کے برتن مین
رکھین اور ایک مثقال اسکے مقدار شربت ہے شیر گوسپند کے ساتھہ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اوسمین شہد کف گرفتہ چھ سو ستر ھ مثقال اور
روغن زرد چونتیس مثقال داخل کرین بہتر ہے اور اگر بعد ملانے شہد وغیرہ کسیقدر آنچ بھی دکھادین نہایت عمدہ ہوگا اسلیئے کہ پکانے
سے کچھ مقدار بھی بڑھے گی اور اکیس دن مین بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لائے گی **صفت احراق فولاد کی** لوہے کے
تیر بنائین اور بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانیمین جوش دین اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کرین اور تانبے کی دیگ مین رکھین اور اوسکے نیچے
نرم آنچ کرین اور فولاد کے تیرونکو اوسمین گرم کرین جب سرخ ہوجائین اوسی پانیمین بجھائین پھر دوبارہ آگ مین سرخ کرین اور پھر بجھائین اسیطرح
اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھارین جو کچھ ثفل اسمین تہ نشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے ۔ بعد ازان اوس دیگ کو پھر آگ پر پیشاب مادہ گاو بھر کے
چڑھائین اور فولاد کے ٹکڑے گرم کرکے اوسمین بجھائین اکیس مرتبہ اور اوسکا بھی ثفل جو کچھ ہو جدا کرین تاکہ آٹھہ مثقال اسکا ثفل اور آٹھہ
مثقال فولاد کا جو پہلی پانیمین اوسکا مجموع سولہ مثقال ہوجاے اسیطرح نحاس کو بھی بجھائین کہ اوسکا ثفل بھی آٹھہ مثقال کو پہونچے اور چاندی کی احراق
کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بذریعہ سوہن کے ایسا باریک برادہ کرین جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اوسکے مار الملح خواہ نمک محلول مین کسی
لوہے کے برتن مین پکائین تاکہ بخوبی جل جاے اور فقط نمک کی پانیمین پکانے سے احراق نہو کسیقدر زرد گندھک اوسمین شریک کرین
کہ اب ضرور سوختہ ہوجاےگی اور آٹھہ مثقال اسمین سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسی طرح پہلے برادہ کرکے ایک مثقال سیسا بھی
سوہن سے برادہ کرین اوسکے بعد کسی ظرف آہنی مین دونون کو رکھکر مار الملح ڈال کر جوش دین تاکہ سب پانی جلجاے اور سونا اور
سیسا باقی رہ جاے اوسکے بعد ہاون دستہ مین اسقدر پیسین خوب باریک ہوجاے اور بعد ازان ادویہ مین آمیختہ کرین **تصفیہ**
سلاحہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خشک اور بول بقر دونون کو سلاحہ پر ایسی جدید برتن مین رکھکر ڈالین کہ سلاحہ کی اوپر تک پانی
آجاے اور دہوپ مین تمازت کی رکھین پورے ایک گھنٹے تک بعد ازان خوب سالین اور پانی اوس سے جدا کرکے کسی نئے برتن
مین رکھین اور تین دن تک اس پانی کو دہوپ مین رہنے دے اور جو کچھ ثفل اس پانیمین ٹھہر جاے اوسکو الگ کرلین پھر بار دیگر

اسی طرح آب خشک اور ربوان لبقر او سپرڈالین اور یہی تدبیر جو اوپر گذری کرین حتی کہ تین مرتبہ اسیطرح تدبیر کرین اور بعد ازان اوسکو
دھوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہوجاے اور مشابہ شہد کے ہوجاسے قوام مین اور سیاہ مثل قار کے ہو **صفت سلاحہ صغریٰ** اور اوسکے
منافع بھی مثل منافع سلاحہ کبریٰ کے ہین ۔ سلاحہ یعنی ایک جزو اور کوز یعنی مقل چار جزو لیکر دونونکے ہموزن شہد خالص اور سب کے
برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاو ملاکر کسی شیشہ کے برتن مین رکھہ چھوڑین اور ایک مثقال شیر بادہ گاو نیمگرم کے ہمراہ
استعمال کرین **صفت دوائی جو نافع ہے جذام کو** ہلیلہ سیاہ خستہ براوردہ ہلیلہ زرد ایضاً خستہ براوردہ زنجبیل ہر ایک دس درہم نانخواہ
۵ درہم ہیر اہینگ تین درہم زبیب خستہ براوردہ نصف ملوک بارہ رطل بغدادی مین، جو ہموزن تین دواریق کے ہے جوش دین اور
جب وہ ثلث یعنی آٹھ رطل پانی جلجاے اور چار رطل باقی رہجاے اوتارلین اور صاف کرین او نخوب ملین اور صاف کرکے شہد بقدر ضرورت ملالین اور بقدر
ایک رطل کے مقدار شربت ہے ۔ اور جس طرح مریض میٹھا ہے بدون تحریک اوسکے بدن کی مالش روغن گاو سے کریں کہ اوسے دھوپ
مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا برامد ہو اور اگر طاقت وفا کرے ستر قدم ٹہلنے کی تکلیف اوسکو دین اور تھوڑی دیر تک
اوسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور کسیقدر پیٹ کے بل اور اسیطرح پیٹھ کے بل لٹائین اور روٹی
اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کرین **صفت طلا کی واسطے**
جذام کے کالا سانپ جو کینچل گراچکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ مین اوسے رکھکر اوس پر پرانا سرکہ آٹھہ اوقیہ اور پانی ایک
اوقیہ اور اسیطرح ہندی تر و تازہ اور بیخ لوف ہر ایک دو دو اوقیہ سب کو آتش نرم مین پختہ کرین تاکہ سانپ بالکل مہرا ہوجاے بعد ازان کپڑے
وغیرہ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہوجائین اور بعد ازان ثفل کو کسی شیشہ کی ظرف مین رکھدین جب لزوم
استعمال کا ہو کہ بالکل دونون ابرو اور سر کے بال منڈواکر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین **دوسرا طلا** سونج اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد
ہموزن لیکر زیت انفاق مین پختہ کرین ۔ اور بمقام مناسب پر لگائین ۔ لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جو پتانده ہو ہیج
اور گلنار سے اوس مقام کو دھولینے کی ضرورت ہے **غذا مجذومین کی** وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے
گوشت اون طائرونکا جو معروف اور مشہور ہین اور اونکا شوربا طیار کرکے استعمال کرین اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہوئی ہو
اور اوسکا گوشت سبک ہو اور اوسمین ابازیر کی بھی شرکت کرین جو ضروری ہین جیسے اوپر اونکا بیان ہوچکا بہتر غذا مجذوم کی
جو ہو شہر کی روٹی اور حندروس جو خشخاش کی روٹی اور حریری جو ان دونون سے بنائے جاتے ہین اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی
ہوتی ہے کہ اوس غذا مین چقندر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائین ۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً قبل
تنقیہ کے جیسے کبر اور رازیانج اور کرات وغیرہ اسلیے کہ ان دواؤن سے اونکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذا کا
تنقیہ ہوجاتا ہے اور فضول کو امادگی انتفاع پر کچھ ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال
کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس مرض مین غذای جید ہے ۔ اور ہم مریض کو زیادہ امادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جسوقت اوسے قے
کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اوسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کرنب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے
نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہے ۔ اور روٹی ہمراہ دودہ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور
انگور تازہ خشک اور بادام بریان اور ترطم اور حب صنوبر اور جو چیزان ادویہ سے بنائی جاسے وہ بھی نافع ہے ۔ اگر ہضم ہوجائے

دن بھر مین دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلیے ایکمرتبہ کی غذا انکو مضر ہے اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب
نہین ہان تھوڑی سی شراب کا مضایقہ نہین ہے اور جب ہیجان مرض مین سکون ہوا وسوقت اگر شراب رقیق سے جو بہت
کہنہ نہو مقدار معتدل تناول کرے جائز ہے جوبال بھون اور پلکون وغیرہ کے گر پڑے ہین اونکا علاج دار الثعلب یعنی بال خورہ کا
کرنا چاہیے اور جملہ وہ چیزین جو باب زینت مین ہم بیان کرینگے اونکے علاج کے واسطے مفید ہین **فن چوتھا تفرق اتصال
کا بیان** سوای اون چیزون کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہین اور اس فن مین چار مقالہ ہین **مقالہ پہلا جراحات اور زخمونکا بیان**
بیان عام تفرق اتصال کا ہم نے کتاب اول فن کلیات مین بیان تفرق اتصال کا جسقدر اوس مقام کے مناسب
تھا کر دیا اور باقی مانده کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملا چند احوال ایسے بیان کرتے ہین جنکا معلوم ہونا قبل از بیان
تفرق کے ضرور ہے سو اب ہم کہتے کہ ہمکو اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہے اور اونمین تفرق اتصال پیدا ہوا ہے
اونمین اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو اونکا اتصال برطرف شده عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اوسطرح پھر
ہوجاے اور یہ بات لحم زاید مین مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق اتصال مین اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا
ایک دوسرے سے تماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال
مین مقصود ہوتی ہے ہان لڑکونکی ہڈیان چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہین اونمین کبھی حالت سابقہ پر عود کرنیکا خیال اور اصلاح کامل کی امید
ہوتی ہے پٹھو اور رگونکا یہ حال ہے کہ بعض اطبا اونکا بھی دوبارہ جڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہین بلکہ وہ کہتے ہین کہ
اونکی اصلاح اسقدر ہوسکتی ہے کہ تماس التصاقی محفوظ رہے یعنے دو ٹکڑے آپسمین متصل ہوکر ملجاتین اور بیچمین کچھ فاصلہ باقی نرہے
یہ نہین کہ جوڑ کر شے واحد مثل حالت سابقہ کے ہوجاتین اور ایک قوم کی یہ راے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر ایکذات ہونا فقط شراین مین
ناممکن ہے پٹھے مین چندان دشوار نہین ہے جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس راے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور
کہا ہے کہ شراین کا التحام اور ایکذات ہونا مشاہده اور تجویز عقلی دونون کی مخالف نہین ہے مشاہده کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کے
نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کی خود جالینوس نے جڑتی دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت
کی ایسا عضو ہے کہ بدن مین اوس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہین ہوا ہے گویا آخر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سواے
اطفال کے وہ بھی بقلت التحام نہین قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی مین واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈیکا
اتصال محال خواه نادر ہے اوسیطرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شراین نرمی اور سختی مین ہڈی اور
گوشت کی درمیانی ہین قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت مین بھی بین بین رہین یعنے بہ نسبت گوشت کی قبول التحام مین کم ہون
اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التحام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہ ہے کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شراین مین ہو اور بدن بھی
نرم اور تر ہو جوڑ جاے اور اگر ایسا نہو التیام نہو سکے مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہین ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے
لہذا چندان اعتماد کے قابل نہین ہے اعتماد اس مقام پر فقط اوس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس مین آچکا ہے **مجملی
بیان جراحات کا** بعض اعضا ایسے ہین کہ اونمین اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی
پہونچتی ہے اور شاذ نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعاے دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

نہین

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب مین کیسی ہی خفیف جراحت کیون نہ پہونچے اوسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہین ہوتی اکثر جس
شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہے جب اوسکو اوبکائی اور ہچکی یا روانی شکم عارض ہو مرجائیگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی تو جع
اور ورم کی شدت ضرور ہوگی جیسے ہڈوں عضل خواہ عضلات اور تمامی سکے مقامات جو عصبانی ہین اور جب تک ورم پیدا نہو
یہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب مین سے کہ انصراف مواد کا بطرف اوسکے حوالی جراحت سکے واسطے کسیقدر مادہ
نہین پہونچتا ہے جو ورم پیدا کرے۔ جو احکام اور قواعد باب قروح مین مذکور ہین اونکا تامل بھی جراحات کی تدبیر مین درکار ہے
اسلیے کہ اکثر امور قروح اور جروح سکے مشترک ہین اور وہان تک اون احکام مشترکہ کا ذکر ہمنے فقط باین غرض کیا کہ مناسبت
اور موافقت دونون مین تھی **بیان عام جراحات لحمیہ کا** گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور
ذو اضلاع ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت کی کسیقدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کیطرف زیادہ
اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراحات کی خون کے بند کرنے مین یکسان ہین اور
یہ تدبیر سبکی واسطے مشترک ہی اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے۔ کبھی سیلان خون
کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اوتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم سکے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تبثیر یعنے پھنسی پھوڑا
ہونا اور تب بھی ہونے نہین پاتی اسلیے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہین کہ زخم مین ورم پیدا نہونے پائے اور جب ورم پیدا
نہوگا ہر طرحکا علاج اور ہر ایک طرحکی تدبیر ہوسکے گی۔ پھر اگر زخم کی جگہ مین ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو زخم کو درز و فتق
کسیقدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ قیح بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر اس
خون کی ممکن نہوگا پھر اسکا علاج بطور ورم سکے کرنا چاہیے۔ اگر مقام رض مین کسیقدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اوسکی مقدبہ
بھی ہو بہت جلد اوسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اسطرح پر کرین کہ اوسکا احالہ قیح کیطرف ہوجائے اور تحلیل بھی اوسکی کرنی
چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شی حار اور نرم سے پوری ہوتی ہے اور اون اشیا کا بیان اوپر ہوچکا ہے اور اسواسطے واجب ہے
کہ سیلان خون کی اعانت کرین اگر نکلنے مین خون سکے کسیقدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسیقدر
گوشت ساقط نہوا ہو اوسکی تدبیر فقط بندش سے ہوسکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کی استعمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت اس
امر کی ضرور ہے کہ دونون بالڑھون کے بیچمین کوئی شے از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جای جو مانع التحام کی ہو اور مزاج اوس
عضو کا جو زخم رسیدہ ہی بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوای خون طبعی سکے کسیطرح کا خون غیر
طبعی کا جذب اوس مقام تک نہونے پائے۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپسمین نہ مل سکین [illegible]
سے اور دور دور بوجہ پھیلنے سکے ہوگئے ہین یا اوسکی شکل مختلف ہی خواہ کسیقدر جوہر لحم کا اوس [illegible] گیا ہے اوسکا
علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے سکے ایسی تدبیر چاہیے کہ اوسمین کسیقدر کی [illegible] جمع نہونے پائے
استعمال مرادعات منعقدہ کا اور استعمال ملصقات کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو پورا کریگا۔ اگر زخم گہرا ہو اوسکی
بندش کبھی کافی ہوتی ہے اوسکے الصاق مین اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور بعضی [illegible] امکان ہوتی کبھی ہی اور یہ
ضرورت اوسوقت ہوتی ہی جب بندش باستواری ہی کچھ زخم کو فائدہ نہو چنانچہ آیندہ ہم بتفصیل بیان کرینگے جہان جہان پر درست بندش اصل غور و عمق

یعنی خاص مقام پر گڑھا ہے کی درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہونے کی انصباب مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور ضعیف
عضو کا معین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ وجع اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہین جنکا
ذکر ہم باب قروح مین کرینگے - جب کسی زخم کو کھولنے کی ضرورت ہوا اوسوقت روئی وغیرہ اوسکے مونہہ پر واسطے جذب رطوبت
خواہ زخم پوچھنے کی ضرور رکھنی چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام غور پر درست نہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہوچکا خواہ زخم کی جگہ ایسی
ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اوس زخم سے بدون پوچھنے اور صاف کرنے کی ممکن نہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم پھٹ کر
ناصور ہوگیا ہو خواہ اوسمین رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اوسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا

عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونون سرے یکجا ہوجائین اوسی وقت ہوتا ہے
جب ارادہ الصاق اور التحام کا کیا جاے لیکن اگر ارادہ یہ ہو کہ اوسمین از سر نو گوشت پیدا ہوا اوسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہے
مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اوسکے مونہہ پر ہے نکل جاے اور پھر ایکمرتبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی
ہے تاکہ دواء ملحم اوس مقام پر ٹھہری رہے اوسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو
کہ اودھر سے گمان چرک دفع ہو سکنے کا ہے اوسے کسقدر چاک کر دین اگر یہ چاک ٹھیک وسی جگہہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت
خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کر دین کہ باسانی اودھر سے
مادہ نکل کر اوسی مکان تک پہونچ جاے - وہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دئے ہین کہ اونکا گڑھا زانو مین تھا اور مونہہ بطرف
ران خواہ ران مین اونکا مونہہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ مجھے اسکی حاجت نہوئی کہ اونکے واسطے کوئی اور مونہہ پیدا کرتا جو زانو سے
نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہوگیا اور مونہہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہوئی - اسی طرح
کبھی ساعد اور کف کو مین نے اسطرح پر لٹکا دیا ہے کہ زخم کا مونہہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اوسی مونہہ کیطرف سے نکل جایا کیا
یہ قول جالینوس کا تھا - مین کہتا ہون کبھی جراحت ایسی مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کو جدا
کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہے - اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹکر نکل گیا ہوا اوسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت
پیدا کرین اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف
اور مانع ہو اسواسطے کہ جس دوا سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو ردع کرتی ہے - کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑھا تمام
بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا
ہوتا ہے - جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذای محمود جید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کرین - کبھی
دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اوسمین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کر دے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہہ سخت
گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اوسپر بال نہین اوگتے - رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر اونکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے
اونمین انبات از سر نو ہوتا ہے - بعض اقسام جراحات کے ایسے ہین کہ اونمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطراف
عضل مین واقع ہون اونکا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہین جسطرح
کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر اور صغر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی

پہونچی ہے اور قوت ساقطہ ہوجاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ زخم جو زانو کے آگے نزدیک صفحہ اوس ہڈی کے جو بطور ڈھکنی کے واقع ہے پہونچکر اسکے بعد یہی اعراض ہوا کرتے ہیں پیدا ہوتے ہین اور وہ اعراض مہلک ہین کم تر اونسے جان بری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات مین جو عضل پر واقع ہون تشنج واقع ہو اور قبول علاج کا نہو سکے اوس عضلہ کو عرض مین قطع کردینا چاہیے اور اوسکے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہوسکے اس تدبیر مین تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نکرینگے یہی حال رکبہ یعنے زانو کی جراحت کا ہے اور یہی ضرر اوسمین بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی حیتاج شق جلیبی کی ہوتی ہے یعنے اس شکل کا + چاک اور احتیاط مقتضی اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے اورام اور قروح مین فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کرین تا اینکہ دونون سرے بخوبی مل جائین اور پھر تدبیر التحام کی کرین

ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان دوا منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کرکے گوشت بنادے اگر ایسی دوا مین تجفیف زیادہ ہو خون کے درد کو موضع جراحت مین روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہوگا اور اگر دوا مین قوت جلا کی زیادہ ہوگی خون کو رقیق اور سائل کرکے جو مادہ موجود لحم ہے اوسے مفقود کردے گی لہذا واجب ہے کہ اس دوا مین نہ جلا شدید ہو اور نہ زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور کسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کردے اور زیادہ قبض معتد بہ کی ضرورت نہین ہے اور حرارت اور برودت مین یہ دوا بقدر احتیاج جراحت اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالضد کرین کہ زوال ہوجاے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اوسکا زوال بقدر معتد بہ نہوتا ہو تاکہ کسیقدر باقی رہی ہو اوسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنے جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہے اوسکا حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہوجاے گی — ادویہ ملحمہ وہی ہین جو زخم کی دونون باڑھون کو اگر پھیلی ہون ملادین اور اوس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم مین نہین ہوتی فقط زخم کے سطح مین اثر کرکے بوجہ اوسی نداوت اور تری کے جو کہ جوہر سطح مین اور دونون سرون مین زخم کے ہے وصل پیدا کردیتی ہے اور اگر کسیقدر خون موجود ہو یہ دواے ملحم خون کی تجفیف کرکے اسقدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ قیح نہین پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اوسمین زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اوسمین قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام مین ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہے کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اوسمین لس اور چیک پیدا کرے اور جلا کی دوا سے یہ خون رقیق ہوکر بہہ جائیگا اور جس مادہ کی پیدا ہوتی سے امید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہوجائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا وہ بھی کم ہوجائیگا یہ دواے [illegible] کی نقصان کے محتاج نہین ہے جلا بھی کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہو اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کرکے اسکی طرف آئے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دواے ملحمہ محتاج مادہ کی نہین ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اوسمین اثر [illegible] ہے لہذا اسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے — جو دوا مدمل [illegible] یعنے زخم مین [illegible] مستعمل ہوتی ہے اوسی احتیاج قبض کی ان دونون سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت [illegible] کی جو بالطبع خشک ہے یعنے جلد مین جو رطوبت زخم کی ہے اوسکے خشک کرنے [illegible] جب خشکی [illegible]

تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا ہے اور رطوبت اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونون کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینون اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہین اور رطوبت اصلی مین اسیقدر خشکی پیدا کرنے کی اونکو ضرورت ہے کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام غلیظ ہوجای اور جوہر اصلی رطوبت مین کمی نہونے پائے ۔ جو دوا اکال ہے اور گوشت گرادینے کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسمین جلا کی زیادہ ضرورت ہے **زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کیواسطے** جالینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اوسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو وہان نہین چاک کرنا چاہیے اور تنگاؤن کا مونہہ اوسطرف ہو جدہر زیادہ قیح وغیرہ جاری ہو کہ نکل جای اور اوسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہوچکا ہے اور چاک کرنے مین استرہ کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اوس عضو مین ہین اونکو بچاکر اور اونکے اور سیدھی تو ریب کا بچاو جیسا اوپر مفصل بیان کردیا ہے سب اچھی طرح خود ہین اور خراجات اور پھوڑی چاک کرنے مین جو جو شرط اور قواعد لکھے گئے اونکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے سوای اون مقامات کے جنکو ہمنے مستثنے کردیا ہے کہ وہان ضرورت اس حفاظت کی نہین ہے اور سب جگہ ضرور ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھین ۔ ہان البتہ ارنبہ یعنے کنج ران اور زیر بغل مین چاک اسطرح کرین کہ جلد کے ہمراہ اسیقدر اندر داخل ہو اور چاک کا اثر ہو نہ جای اجزا ان اوسپر مجففات ایسے رکھین جنمین لذع نہو اور وہ مجففات جدول ادویہ مفردہ مین بخوبی اور تفصیل تمام ہمنے لکھدی ہین ۔ دقاق کندر ایسے دقت کندر سے افضل ہے اسلیے کہ دقاق کندر مین قبض بہت زیادہ ہے ۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کرین افضل یہ ہے کہ پانی اوس مقام تک نہ لگنے پائے اور اگر مریض کو بے استحمام کئے ہوے چارہ نہو جیسے ہنود وغیرہ پس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپالین تاکہ اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل مین کپڑا ڈبوکر زخم کے اوپر رکھلین جو اب حمام اور رطوبات حمام مین اور پانی مین حائل ہو خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جسطرح ممکن ہو اوسے کرین **تدبیر اون زخمون کی جنمین ورم اور درد ہو** ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور رفق کے ہوتے ہین اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہین ہوسکتا ہے اور ورم کی تسکین اوسی چیز سے ہوگی جسمین اول تبرید اور تخفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر تحلیل کا بھی اوس دوا مین موجود ہو ۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج بعینہ وہی ہے کہ اورام کا علاج جسطرح ہوتا ہے ۔ اور خاص علاج ایسے زخمونکا ازسرتاپا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا مین فائدہ اوسکا یقین سے یہ ہے کہ ایک انار شیرین لیکر شراب عفص مین اوسے پختہ کرین اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کرین واجب ہے کہ حال ورم کا بغور تامل دیکھین کہ انجام کار اسکا کسطرف ہونے والا ہے مثلا اگر مرہم سیاہ کا استعمال کرین اور اوسکے استعمال سے سرخی اوسکی بڑھتی جای اور چھالے پیدا ہونے لگین اوسوقت مبردات کی طرف زیادہ مائل ہوجانا چاہیے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور ترہل خواہ صلابت زخم کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کرین

جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان باطن مین کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ پھٹ جانے کا اگر احتمال ہو اوسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ پھر سے التحام ہوجاے اور اندر کیطرف لہو منجمد ہونے نہ پائے اور کثرت خون بطرف خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر بلابس یعنے خشخاش زبدی کو سرکہ مین پختہ

کرکے استعمال کرین بر اندمال کار ہو جاتا یا منفعہ یون کبیر ایک رہم ذرور ک اختیار کرین جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم
ایسی شئے ہے کہ اوسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہین رہتی ۔ اور تیسری غرض یعنے منع نزف الدم
کے واسطے کُندر وغیرہ دالنا یا بزر البنج یا والعسل کے ہمراہ استعمال کرین خواہ جملہ ادویہ جو باب نزف الدم مین مذکور ہو چکین اونمین
سے جسے چاہین اختیار کرین جو زخم اور شگاف ظاہر تن ہوا وسکے واسطے قول اقراط عالم کا یہ ہے اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض
امعا باہر نکل آئی ہو اوسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر آپس مین ملائی جائینگی اور اونکے انضمام کی کیا تدبیر ہے
اور اونکے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہے اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اوسوقت اسکی تدبیر مین
خیال واجب یہ ہے دیکھین کہ استوار بندش سے اوسکی بندش مناسب ہے یا نہین اور اس بندش سے جراحت مین اتصال
ہوگا یا نہوگا اور ٹانکے لگانے کی گنجائش ہے یا نہین۔ جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح مین اوسکا
بیان کر دیا ہے جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہے کہ اگر موضع بھرہ یعنے وسط بدن مین خرق اور
شگاف عارض ہوا ہے موضع خصوصیت ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کمتر خطرناک ہے اور خطران دونو جانب داہنے اور بائین طرف
مین بمقدار چار انگشت کے بھرہ یعنے درمیان جسم سے واقع ہین ۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق موضع بھرہ مین واقع ہوگا ضرور
امعا بھی نکل آئینگی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے
تھی جو طول بدن مین اوتری ہین سینہ کی استخوان عانہ اور [illegible] جب ایک عضلہ بھی ان دونون مین سے منحرف اور کج ہو جائیگا تو
بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئینگے اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم مین تنگی اور پابندی پیدا ہوگی ۔
اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ مستقیم ہین نہ اونکی تنگ گیری سے یہ رکی ہوئی تھی اور وسط مین کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہین ہے
جو اسے روک رکھے پھر اگر ایسے اسباب آمادہ ہو جائینگے کہ جراحت عظیم ہو جاوے چند امعا باہر نکل آئینگے اوسوقت اونکا اندر
داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے ۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم مین بھی اگر ادخال امعا کا بہت
جلد نکیا جاوے پھولکر غلیظ ہو جاتے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہے اوسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتا ہے اور اسیوجہ خرق اور
شگاف اندر داخل نہین ہوتا اور اسی وجہ سے اصلی جراحات وہی ہے کہ باوجودیکہ مراق کو اوسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اوسکی عظیم اور
صغر مین معتدل ہو ۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کیطرف پھیر لیجانا
اور جو آنت باہر کیطرف نکل آئی ہے اوسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیے ۔ دوسرے یہ ہے کہ بعد اسکے اوسکو اپنے اصلی
مقام پر پہونچا دین ٹانکے لگا دین ۔ تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اوسپر دوا سے موافق اور مناسب لگا۔ چوتھے اس
امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاے کہ اعضاے شریف کو ان تدبیرات کیوجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے ۔ اب مین
کہتا ہون کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر بیٹھ نہ سکے اوسوقت معالج پر واجب ہے
کہ تحلیل اوس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اس شگاف کو بڑھا دے اور ریح کا تحلل کر دینا زخم کے بڑھانے
سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو ۔ آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اسفنج کا
ٹکڑا آب گرم مین ڈبوئین اور نچوڑ کر سینک کرین ۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اوسکو تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نفع

ہوگی اسواسطے کہ شراب مین تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور امعا کو قوت بھی دیتی ہے - پھر اگر امعا تحلیل نہو اور یہ علاج کچھ اثر نکرے
اوسوقت زخم کے بڑہانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائین وہ آلہ ہے جسکا نام مبضع نواصیر معروف ہے
اور وہ چھریان اور چاکو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہین اور اسیطرح جنکے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین اونسے
حذر کرنا چاہیے - بہت مناسب شکل مریض کی کھڑی کرنے کی بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ مین ہے یہ شکل ہے کہ اوسے اولٹا کھڑا کرین اور
اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہے اوسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کی ٹھہرانے کی یہی ہے
کہ جو انت باہر نکل آئی ہے اوسپر اور امعا کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا
مریض کو بائین جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائین جانب ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنے جانب زخم کے اوپر
اور خلاف جہہ مرکز ثقل مین ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہے اور عظیم النفع ہے - اور انت کا اوسی مقام پر
محفوظ رہنا جس موضع سے اوسے خصوصیت ہے بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کردی جاے بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کی
پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا باہر سے ہاتھ
مین گرفت کرکے دونون سرے زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونون کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتی جائین اور انت کو
اندر داخل کرتے جائین خواہ ٹانکے لگاتے ہین اور جہان ٹانکے لگا چکے ہین اوسے بھی زور سے گرفت کیے رہین ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ
جاسے خواہ ڈھیلا ہو جاسے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائین اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر تسمہ وغیرہ سے بندش نہوگی
یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی - صاحب مین اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ اوسطور سے زخم اندرونی
کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے - پس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ باہم
صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کیطرف
داہنے اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کیطرف سے کرین جب سوئی ڈوب جاے اور اوس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن مین سیدھا پہونچا ہے
اوسوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی بارہ کیطرف واقع ہے اوسمین سوئی کو زیادہ نافذ نکرین بلکہ اوس سے نکالکر دوسرا سرا صفاق کا اندر
سے لیکر سوئی کو اوسمین پیوست کرین کہ اندر ہی پھر دوسری بارہ مین مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جسطرف
زخم ہے اودھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنے جدھر زخم مائل ہے اودھر کا سرا وار پار ٹانکے مین داخل ہو جاسے ایسا نہو کہ اودھر اوچھا
ڈوب رہے کہ اوسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اوس جانب مین لگا کر باہر اطرف جلد کے سوئی کو نکال
لائین اور دونون سرے کو مع اوس جلد بیرونی کے وصل کردین جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کیطرف لیجائین اور دوسرا سرا صفاق
کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اوسے دوخت کرین اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کرین کہ جسطرف زخم مائل ہے اودھر کا
سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کی زیادہ ملاتے رہین اور اوسکی دوخت مین استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والی
اس ترکیب کو اپنی محاورہ مین کہتے کہ ایک طرف زیادہ دبا دے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیے - دو ٹانکے کے
درمیان مین فاصلہ مین ڈوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جسقدر رکھنے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہون
وہی بہتر ہے - پھر زیادہ اتصال مین یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ سوزن کے متصل ہونگے احتمال ہے کہ سبب روزن ہا کے ایک پیدا ہو جاے

اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دوخت کا برطرف ہو جاے یعنے سب ٹانکے کھل جائین اور دونون بارھین الگ الگ ہو جائین جیسے بہت
دور ٹانکے لگانے مین خوف یہ ہے کہ بخوبی وصل پیدا نہوگا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائین ۔ جس دوڑے سے
ٹانکے لگاتے ہین اگر سخت اور مفتولی ہوگا تو قرار اور دندانہ دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور مثل کچے تاگے کے
ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا دوڑا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنے کسیقدر بٹے ہوے ہون
کہ اوسمین استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح اگر پوری جلد مین سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ چھی جانے سے امن ہوگی
لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سی اجزا ایسی رہ جائینگی کہ اونکا التحام درست نہوگا اور بہت سی اجزا چھوٹ جائینگے کہ اونمین وصل
پیدا نہوگا لہذا اسمین بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے ۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے مین غرض یہ ہے
کہ صفاق مراق سے پیوند ہو جاے اسلیے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے مین دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق
عضو عصبانی ہے ۔ بعض لوگ اسطرح ٹانکے لگاتے ہین کہ جو پارہ مراق کے خارج کیطرف ہے اوسمین سوئی گڑو کے اندرونی پارہ
مین اوسے داخل کرتے ہین اور دونون کنارے صفاق کو چھوڑتے ہین اور پھر جب گڑوب پورا ہو گیا دہرا ٹانکا لگاتے ہین اور
کسی ٹانکے مین صفاق کا کسیقدر جزو شامل نہین رکھتے اور بعد ازان دوسری طرف سے صفاق مین بھی ایک ٹانکا جداگانہ اسطرح لگاتے
ہین یعنے مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہین ایسا نہین کرتے کہ چارون تہ صفاق اور مراق کی یکجا کرکے اونکی
ٹانکے مین داخل کرتے ہون اور اسطرح کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہین ہوتا ہے
زخمی کو تکلیف زیادہ اوٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چارون تہ کو یکجا کرکے انکی
ٹانکا لگاتے ہین گو وہ جلد لگا دیتے ہین مگر اوسطرح کی خیاطت مین وہی ضرر تقرر اور چھی جانے کا جو ہمنے بہت منفصل بخیہ کا حال بیان
کیا ہے اسمین بھی منظنون ہے جیسے بعض درزی کپڑا جو تہہ ایک ہی ٹوب مین ہی دیتے ہین کہ اوس دوخت کا بھی وہی حال
خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے مین کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر التصاق محکم پیدا
کرتی ہے ۔ پھر اوسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت
مین زیادہ ہے اور صوف کو شراب قابض اور روغن زیت مین بھگو کر الیتین اور حالبین پر اسطرح لپیٹین کہ چارون طرف سے لپٹ
جائین اور بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادہان اور لعابات) زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے ۔ اگر جراحت امعا تک پہونچ گئی اور
آنت نکل کر باہر پہونچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے ۔ مگر اوسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض
سے کرنا چاہیے جو نیم گرم ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہو کر معاء صائم تک پہونچی ہو اوسکے اچھے ہو جانے کا یقین نہین ہو سکتا اسلیے
کہ جرم اوسکا رقیق ہے اور رگونکی اوس مقام مین کثرت ہے اور طبیعت معاے صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب
مرار کا اوسپر ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اسلیے کہ معاے صائم بہ نسبت اور امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم
کیونکر اچھا ہو سکتا ہے ۔ اور اسافل بطن کی جراحت مین ہمکو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان
مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین
کہا ہے کہ غرض معالجہ کے بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اوسمین ایسے ٹانکے لگائے جائین تاکہ

صفاق اور مراق میں باہم اتصال پیدا ہوجائے اسلیے کہ یہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر میں قبول کرتا ہے اور یہ غرض اوسی
طرح کی ٹانکے سے پوری ہوسکتی ہے کہ ویسے ٹانکے درست اور مضبوط لگائے جائیں جو ہمنے بیان کردیے ہیں کہ اون ٹانکوں سے
جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک ڈوب میں واجب ہے کہ مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوئی رہے وہ لکھتا ہے
کہ جب کوئی آنت باہر نکل آئے شراب اسود قوی لاکر گرم کریں اور اوسمیں صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھیں تاکہ اوسکا
انتفاخ کم ہوجائے اور سمٹ جائے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو تو عفص اور سیاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہیں اونہیں استعمال
کریں اگر وہ بھی نہ ملیں فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہوجائے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہوسکے
زخم کو زیادہ چاک کردینا چاہیے **بقراط** نے کہا ہے کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی ہی دیر
باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور ثرب میں یہ بات بہ نسبت اور امعا کی زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا
اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج میں ٹھہریں گے تاہم بہ برودت خارج بھی اونمیں اثر کرکے اونہیں سرد کردے پھر بھی جب اونہیں
اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پورا جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کیطرف عود کرینگی اور ثرب کا حال ایسا نہیں
ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر جب اوسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہوجائیگی سیواسطے اکثر
اطبا نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اوسے فوراً کاٹ ڈالتے ہیں اور جو مقدار باہر نکل آئی ہوا وسکو ہرگز اندر کیطرف واپس
نہیں لیجاتے اگر کسی کے ثرب میں اس خاصیت کے خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جاے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور
غالب بھی یہی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جائے اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے
کے ہے یا نہیں اور اوسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہے یا نہیں اور اگر سیا جائے تو کیونکر دوخت کریں پھر اگر زخم بھر میں یعنی
وسط البطن میں ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اوسی جگہ اطراف اون عضلات کے ہیں جو شکم پر پوشیدہ پڑے ہیں اور شکم اون
سے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم خصرین میں ہو اور خصرین دونوں جانب میں وسط بدن کے داہنے اور بائیں بقدر چار انگشت
کے واقع ہیں یہ زخم اسلم ہے کہ اوس مقام میں اطراف عضل عصبیہ میں کوئی شے نہیں ہوتی ہے لیکن موضع بھر کے ٹانکے
لگانے بھی نہایت دشوار ہیں اسلیے کہ اکثر معا اونچی ہوجاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اوسکا
اندر کیطرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ معا کو جو چیز لائے اور گرفتہ رکھے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلہ تھے جو طول البطن
میں دراز ہو رہے ہیں اور خود لحمی ہیں اور سینے سے زہار تک یعنی استخوان عانہ تک اوترتے ہیں اسیواسطے جب اس مقام میں
جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کردیتی ہے اور اونچا ہونا معا کا اشد ہوتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ خصرین اسی معا کو گرفت
کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ کہ جو بقوت امساک عضلہ کو رہے باقی نہیں رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے
اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم موفور ہے کہ چند امعا باہر نکل آئیں اور اونچی بھی ہوجائیں اون کا اندر کیطرف داخل کرنا
بہت ہی دشوار ہوگا **کیفیت جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کی بندش کا بیان ہم کرتے ہیں اگر ارادہ
یہ ہو کہ زخم اور شگاف میں التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اوس عالم کا یہ قول
ہے اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہوجائے بشرطیکہ زخم بڑا نہوا اور شگاف بھی زیادہ واقع نہوا ہو ایک پٹی اوسکر

گرد اگرد لیسٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اوسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث درکار ہے پھر اگر مقام زخم کا سلی ہو
اور خالی جگہ نہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے نسبت بہ رفادہ
مربع کے تمام اقسام مین جراحت اور شگاف کے اسلیے کہ بندش بطور مثلث کی فقط چاک اور شگاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش
اس صورت پر ہوتی ہے اور اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے چاہیے کہ چاک کا خط
مستقیم درمیان دونون مثلثون کے ہو اور دونون رفادہ بشکل مثلث کہ اونمین سے فرض کرو ایک ب ہے اور دوسرا ج ہے
اور یہ دونون درست باندھے جاتے ہین اوسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہے۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست
ہوجاے اور دونون سرون سے رباط کی استواری ہو اوس صورت مین گرفت رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی
بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سوا دوسرے والے رباط کے اکثر جائز نہین ہے اور
انہین رفادہ مثلثہ کہتے ہین اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا
زخم کاری لگا تھا کہ اوسکا غار قریب اربنہ کے پہونچا تھا اور زخم کا مونہہ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہمنے اوس زخم کو
بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اوسکے رکبہ کے نیچے مخاد یعنی آلہ آہنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہین جیسے قلبہ
خواہ پھاوڑا رکھکر رکبہ کو اونچا کردیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اوس زخم کا مونہہ اونچا ہوگیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسیطرح ہم نے
بہت سے زخم جو ساق اور ساعد مین تھے اونکو بھی باسانی اچھا کردیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اوسے بیشک
معلوم ہوجائیگا کہ جو زخم ایسے لگتے ہین کہ اونکا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنے اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ
پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس اوس خون کا اندر زخم کے ٹھہرا رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اوس مقام پر ہے بطرف مدے کے
متغیر ہوجاے بہت عمدہ ہے اور تغیر حالت زخم کی واسطے بسرعت موثر ہے اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور کھنچے ہوئے ہون
پہلے اونکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونون سرے آپسمین مل جائین ہان اگر سرون کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہوا ہو اوسوقت
البتہ یہ تدبیر مناسب نہین ہوتی خواہ اگر زخم مین ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کرینگے اگرچہ بندش نرمی
سے بھی کیجاے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض مین ٹوٹ پھوٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہوسکے کا بلکہ اوسکے اندر
ایک فتیلہ رکھین گے اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد مین التحام اور وصل پیدا ہو یعنے عضلہ کا زخم
ہنوز بھرنے نپاے اور جلد مندمل ہوجاے اور اندر جو رہجاے پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو
چاک کرین اور بیچمین دونون سرون کے کوئی شے ایسی رکھین جو اوس چاک کو بھر دے کبھی زخم کے دونو سرون کی جلد بطرف اندر دن
قرحہ کے شق ہوتی ہے اوسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اوسکو باہر کیطرف کھینچ لاے۔ اگر جراحت طول مین
واقع ہو اوسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کردیتی ہے اور اگر جراحت عرض مین ہو
احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہو اوتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کی برابر لگانے
کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہین جبکہ وہ جراحت نیچے
کیطرف ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر اوسکو کھول نہ دینگے تو اوپر کی جانب اس زخم کی بھر جاے گی اور اندر کیطرف چرک باقی رہجاے گا خواہ

بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کی ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اوس سے نکلنا اور روان ہونا مدہ کا ممکن نہوگا اور نہ اوسکے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اوس شکل پر اسکو رکھیں جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا باین لحاظ ہم مضطر اوسکے چاک کرنے کیطرف ہوتے ہین اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہین اگر مہلا اسقدر ضرور یاد رہے کہ جو زخم عضلہ کی عرض مین واقع ہوا سکی دونون باڑھون مین بُعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونون سرون کے ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر مین اور بغیر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے چارہ نہین ہوتا ہے اور بدون استعمال رفادہ مثلث کے جو اوپر مذکور ہو چکا اسکی درستی ممکن نہین ہوتی ہے ۔ خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول مین واقع ہوا وسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہین ہوتی ہے ادویہ ملحمہ خارج کے ایسی دواؤنکا بیان ہمنے بخوبی کر دیا ہے اور اونکی قوت اور موضع التصاق کو بھی بیان کر دیا ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ جو دوای ملحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ذرور کے اوسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہین ہے بہ نسبت ادہان اور قیروطی کے اور ادہان اور قیروطی کیطرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور ادویہ معتدل قعر زخم مین در نہین آتی ہین اور نہ مسامات مین در آتی ہین جب انہین ادویہ سے قیروطی بنائین اب ونکا اثر بآسانی اندر تک پہونچ جائیگا اور سیلان دہن کا جہان تک اُس دوا کو پہونچنا ضرور ہے وہان تک پہونچا دیگا ۔ یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہین اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہین اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہین اور ہر قسم مین سے ہر طرحکی دوا ہوتی ہے یعنی نباتات مین شاخ اور برگ اور بیخ اور تخم اور حیوانات مین کوئی عضو خواہ تمام اعضاء علی ہذا القیاس معدنیات مین سے جیسے سفیدہ کو روغن اسمین اور موم مین داخل کرین اور نباتات مین اوراق یعنی برگ بلوط الذکر کا ضماد کرین خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ صنوبر نر اور پوست ریشہای باریک اور برگ سرو اور اوسکی شاخین اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے مجموع مین علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کے ہو ثمرات اور حبوب مین جوز تازہ بائیدہ یا نمکیدہ میسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض اور برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی مین جوش دین اور اوسمین اتنا فائدہ زیادہ ہے کہ مانع نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور ثوم جابلی اور غبار آسیا اور لوبی سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے پھولونمین جسکی بندھی ہوئی کلی زعرور اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب بہ جستو کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عضلات کے سرون کے قریب زخم پڑ گیا ہو حیوانات مین جسکا دود م ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات مین دوا رباردفنس اور دوای ذہبی اور دوای سقولاوس او ر دوای الخلاف ہمراہ مشکطرا مشیع کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دواؤن کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ذرور مین اتنی قوت درکار نہین ہے جسقدر مرہم مین ہونی چاہیے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اسطرحکی دوائین اوسوقت استعمال نہ کیجائین جب سطح گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہو جاوے ۔ جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ بھی ہو جاتا ہے لیکن جب اوسمین خشکی پیدا ہوتی ہے پھر نیچے کی طرف اوتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے ۔ بلکہ ایسی ادویہ کو اوس گوشت مین استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائیگا جلد کے برابر ہو جائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ دقت اسکی شناخت مین نہین ہوتی ۔ لہذا واجب ہے کہ دوای مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کرین کہ زخم مین گوشت نیا پیدا نہوا ہو اور اتنا پیدا نہوا ہو کہ

کہ اندمال زخم کا خود بخود ہوجاے۔ اس واسطے کہ دواے مدمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تا اینکہ مندمل ہوجاے اور قوت
طبعیہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے۔ بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ
شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجاے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرنے لگے اوسوقت طبیعت اتنا
گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہوتی ہے دواے مدمل اپنی انتہاے فعل کو پہونچ جاے تاکہ جلد اور گوشت دونو ساتھ ہی
اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تاہم مقدار مناسب پر بڑھکر ملجائین اور جو کوئی
جراح اسوقت اور صفت کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہوجائیگا دواے خام استعمال پہلی تری
اور رطوبت کے ساتھ کرنا چاہیے اوسکے بعد خشک دوا جب زمانہ پپڑی بندھنیکا قریب پہونچے مناسب اور ایسی وقت اوس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک
سے زخم پر پہونچانا چاہیے۔ ادویہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور تنک درخت صنوبر کا کہ اوسکی قیروطی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جاے اور زرنیخ
یابس نیسوم بریان قسور نحاس زاج کندر مرداسنج قنطوریون صغیر اور عروق یعنی ہلدی خصوصاً آنبا ہلدی بہت عمدہ ہے اسی طرح
استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہے اور پھٹکری مازوے خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے
اس دوا کو کنایۃً رجل عقعق کرکے تعبیر کی ہے جیسا بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے
وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتا ہڈیان کھاتا ہو اوسکی پلیدی اور سوسمار کی مینگنی مگر اسمین بہ نسبت کتے کے پلیدی کے
قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر
اور توتیا سے کیا جاے۔ قروح پاک کرنی والی دوا جسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اونمین پیدا ہو منجملہ
اوسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف مقعد اور مذاکیر مین اور کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگر
چہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کردیتے ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو اول یہی کرسکتے ہین خصوصاً
اگر پھٹکری کو جلاکر استعمال کرین اوسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم نہوگی اور اگر بعد جلانے کے دھو ڈالین پھر تو قوت اندمال کی
زیادہ ہوجاتی ہے۔ زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین اونکا استعمال کا بدون اصلاح اور تدبیر قوی بغرض اندمال
نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو اونہین جراحات مین جائز ہے جنمین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے
کے دھو دیا جاے اندمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور مرتک اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواونکی ساخت کی کیفیت یہ ہے
کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جاے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اقلیمیا کو جلاکر اوسمین داخل کرین
اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض مین ترکرین کہ جذب ہوجاے اور بیشتر زاج سوختہ بھی وہ
زیادہ کرتی ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اوسکا نفع عجیب
ہے پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اوسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہوجاے اوسکے بعد زیت
جو قوی العفص ہو یا روغن آس کو لیکر اوسمین تھوڑا سا شورہ ڈالکر پگھلائین اور پگھلانے کے بعد کتان سائیدہ اوسمین ملالین اور مرہم
طیار کرین اور استعمال کرین۔ یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا
زیادہ کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اربعہ مرہم اسود کے ہو اضافہ کردین۔

ذرور خفیف سپیدہ اور مرداسنگ ملکر ایک حصہ خبث رصاص اور مر اور رازورہر واحد نصف جزو پیس کر ذرور کرین **ذرور دوسرا** صدف سوختہ بارہ عدد انار کو جلک جو درخت سے سوکھکر خود بخود گرپڑین سولہ عدد قلقدیس ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا قیسور اقلیمیا اینانج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار سپید شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو پیلد رہم **دوسرا ذرور** فوہ استخوان سوختہ مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت ماميثا ایک ایک درہم **ذرور کی صفت** ورد اسفیداج رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن پیسکر **ایضاً** اصل السوسن جاوشیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال **صفت مرہم کے جو مشائخ کے واسطے مفید ہے** جو کو جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ قلعی مین مخلوط کرکے قیروطی بنائین **ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے** اوپر کے ابواب مین صفت ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے۔ یہان پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ ادویہ منبتہ لحم کا استعمال اوسوقت کرنا مناسب ہے کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنے زخم کا مقام انتہا ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کرین اوسطرح کی کمودت خواہ کسی طرح کا فساد ہڈی مین سوای کرچون سکے اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی مین ہوتی ہے اور کچھ باقی نہ رہے مگر یہ کہ اوسکی تجفیف کر چکے ہون خصوصاً اگر یہ ہڈی سر مین ہو اوسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی کی ملاست اور اوسکی رطوبت منجملہ اون اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کی ہڈی پر ہوتی ہین اور جب ہڈی کو چھیلین اور خشونت اوسمین پیدا کرین جو مادہ اوسکی طرف الیسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہیگا اور بوجہ چکنے نہ ہونے کے پھسل کر بہ جائیگا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعض دوا مین یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن مین نہین کرتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن مین زیادہ تجفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے انبات لحم نہین کرتی ہے اور یہ بات موافق مزاج دونون بدن کی پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہو چکی مانع اور مقوی ہون دوا کی قوت انبات نہ ہوتی ہین اور کبھی کوئی دوا بعض بدن مین بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن مین افراط جلا نہین پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اوس سے ظاہر نہین ہوتا ہے مگر اس دوا حاجت کسیقدر تجفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تجفیف اور جلا محتاج الیہا کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تجفیف اور جلا کے اس دوا کو ہو بخیر چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کی مختلف ہو بالضرور اوسکی تاثیر بھی ایسی چیزون مین یکسان نہوگی جنمین قوت انفعال کی مختلف ہے یعنے یہ دوا بھی اثر مختلف دو مختلف بدن مین پیدا کرے گی سو اگر جو دوا ایسی مجفف ایسی ہو کہ اوسکا اجفاف بہ نسبت اوس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدن کا علاج اوسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم مین یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوائے منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اوس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کرنا مرکوز ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات نہین کرتی جسکی یبوست درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی شئے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا بڑھ جانا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور وسخ کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے۔ اگر دریافت ہو کہ اثر تجفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اوتنی تجفیف مین انبات لحم کا ہونا دشوار ہے اوسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو دوائے

یابس کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم مین انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اوسی بحال خود اور بر قوت خود چھوڑ دینا چاہیے کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی علت بخوبی بیان نہین ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دوائین چند قسم کی اودویہ ضعیف اور قوی شامل کر کے استعمال کرین مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اوسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے کسی دوائین فقط ترطیب پر اختصار کرنا جائز نہین ہے اور نہ فقط تخفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونون فاعلی کیفیون کی رعایت ضرور ہے جسطرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہین اور نہ ترطیب اور تخفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیون کی ضرور ہے بلکہ با انہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہے کہ دوای ضعیف کا استعمال کرین جیسے دقیق کندرا ور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا کی ہے جسمین قوت تخفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اون ادویہ کے جو منبت لحم ہین یعنے جسقدر تخفیف ادویہ منبتہ کرتی ہین اوس سے زیادہ قوت تخفیف کی اوس دوامین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورۂ بالا کے رہی اوسمین متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس کبھی بعض دوا مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ اون اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تخفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف ان ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تخفیف کے اوس چرک کو خبس کرتی ہین جو زخم مین پڑتا ہے اور اوس مادہ کو جو سیلان سے مانع ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کی نوبت اسکی پہونچتی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو ۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت مین اس دوا کی ہو اسکی قوت مفرط کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اوسوقت اسی مجموع مرکب مین خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہے واجب ہے کہ زنگار جس قیروطی خواہ مرہم مین شریک کیا جای بقدر دسوین حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اوسوقت درکار ہے جب ایسی ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جسکی یبوست زیادہ ہے اور بارہوان حصہ کل کا زنگار اوس بدن کے واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہو چکا ہے اوسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے مشایخ کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جنمین حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا اصل السوس زراوند آقلیمیا چوب جاوشیر اور جسوقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے ممنوع ہو جاے یعنے کسیطرح کا فائدہ اوس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اوس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قروح کا ہے اوسکا استعمال کرنا چاہیے جراحت سحاج کا بیان ہڈی کے شجہ کی تدبیر اور جو اعراض اوس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہونے اونکی تفصیل اور اصلاح کے طریقے باب استخوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون اونکے التحام کیواسطے فقط وہی چیز کافی ہے جسمین تھوڑی سی تخفیف ہو فقط دواے اسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دوای راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہے اسیطرح دیگر ادویہ خفیفہ جو پھوڑونکی علاج مین مذکور ہوچکین اگر اوس زخم سے خونکا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکور در باب نزف الدم سے خونکو بند کردین ۔ غذا مین ایسے شخص کو دماغ مرغ بریان کرکے استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسی کا استعمال ضرور ہے کہ بنابر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مرغ کا

علمی دوا

بھیگا ہوا اقوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہین اسیطرح آب انار مع شحم
کا استعمال غذا مین کرنا چاہیے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیے ایک دوای جید کہ جراحت اور نزف الدم دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ خمیر ترش
اور خشک کو پیسکر زخم پر چھڑکین اور اوسے تر نکرین -- اور ورم پیدا ہونے کی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو جو میدہ زوفای تر مین ملا کر استعمال کرین
خواہ آرد جو اور فودنج کے ہمراہ استعمال کرین اسکو رض کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام مین بہ تفصیل مذکور ہے **دوسرا مقالہ سحج اور**
رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان مین کتاب اول مین
مذکور ہوچکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنی ہین اور وثی کے معنے یہ ہین کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسیقدر ہٹ جای لیکن تمامہ جدا
نہو اور اوسکا اوترنا خواہ زایل ہوجانا بخوبی ظاہر نہو ورنہ خلع کا اطلاق اوسپر ہوگا اور وہن بہ نسبت وثی کی بھی کمتر ٹہنی کو کہتے ہین شاید وہن
اوس اذیت کو کہتے ہین کہ رباطات مفصلیہ مین کسیقدر تمدد پیدا ہونے سے ایذا پہونچے اور اگر یہی تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہے اوسمین
پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل مین ہوتی ہے اوتنی ایذا پیدا ہو اوسکا نام وثی ہے بعض اطبا وہن کو اور اوس شی کو جس سے ہمنے وثی
مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہین اور بعض لوگ وثی کو بمعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہین جیسے ایک جانب
کعب کی جدا ہوجای خواہ رسغ یعنے باریکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو
پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہین اور اوسمین کلام کیا چاہتے ہین وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط مین عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف
مین عضل کے عارض ہو **فسخ اور ہتک کا بیان** جسوقت کسی عضلہ مین فسخ عارض ہوتا ہے اوسکے اجزا مین جیسطرحکا
تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اوسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کبھی
ضرر اوسکے احوال مین یہ ہے کہ خون مجتمع ہوکر متعفن ہوجای اسلیے کہ اکثر امید اوسکی تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصاً وہ راہین جو
صدمہ فاسخہ سے تنگ ہوگئی ہین خواہ وہ تنگی بوجہ حدوث ورم کے داخل کیطرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اوسکا تدارک بخوبی
نہ کیا جای فساد اوس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنے کوفت کے چند امور پیدا ہوتے ہین چاہیے کہ اوسکے
علاج مین مبادرت کرین ایسا نہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہوجای اور ہتک کے علاج مین دوبارہ اتصال اوس لیف کا جو منقطع
ہوگئی ہے کرنا اور اوسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے **علاج** کبھی اس مرض مین سوای
فصد کے کوئی اور چارہ نہین ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہین اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی
فصد ضرور کھول دیتے ہین اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اضمدہ مانعہ اور مشددہ کا کیا جای پھر وہ خرابی پیدا نہوگی جو محتاج علاج مخوف
اور گداختیدہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر
مین تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل مین شروع ہوجای اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اوسکے
علاج مین اس خون کا اخراج پہلے بہ ضرور ہے تاکہ یہ خون نافع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہوگا ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ لطولا
میاہ حارہ کے تحلیل کردیا جای بشرطیکہ مسامات مین تسخیف پیدا ہوجاے یا خود ہی قبل از تدبیر بدن اسکے سخیف ہون چوٹ کی مقام پر
جو چیزین لگائی جاتی ہین اونکا یہان بھی استعمال کیا جاتا ہے -- ایضاً جو ادویہ خون مردہ کے نشاف ہین اور اوس خون کو
فنا کرتے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادہان محللہ اعیاء اور ماندگی کے زوال مین بکار آمد ہین وہ بھی مفید ہین بلا کی

دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اوسکا بھی استعمال ضرور ہے اور اوسپر اقتصار بھی ہو سکتا ہے - جو شرب وغیرہ
معین تحلیل پر ہین سب جیسے فقسر الیہود اور قسط اور قنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ
تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مردار خون کو نشف کر لی ہین جیسے آرد جو اور زوفای رطب اور میدہ یا نیمین گوندہ کر او راس سے
زیادہ قوی جیسے فودنج کو ہی ہمراہ آرد جو کے خصوصاً اگر یہ صدمہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارخا اور حرارت لطیف
موجود ہو بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تجفیف لطیف بھی اوس سے پیدا ہو گی اس لیے کہ جس چیز مین تحلیل اور تجفیف شدید
ہو اوسکی تاثیر بہ عجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تجفیف کے
پس مضر ہو گی - لہذا وہی سبک دوا اوس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہان تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہو اور اندر
کیطرف غائر نہو اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کیطرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے
دور ہو اور بدون شرط کے چارہ نہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح ردی مین ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کیسی وسکی
کیفیت نہ ہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد مین تقرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصال
جس سے ہم بحث کر رہے ہین غائص اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے مطبع ادویہ خفیفہ کا نہین ہوتا ایسے وقت مین استعمال ضمادات قوی کا ضرور ہے کہ محجمہ یا شرط لگائین اور کبھی اس سے بھی مادہ شوائی اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہے اور خارج
ورم نمایان ہو جاتا ہے ایسے وقت مین واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم متقیح ہو جاوے اور ریم پڑ جاوے اور جسقدر مادہ مجتمع
ہو چکا ہے اوسکا مدہ بن جای تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہو گا اور تحلل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جایگا اسلیے کہ یہ ورم بہرحال
کبھی نہ کبھی متقیح ضرور ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیب کی متقیح ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بہ خود بعد امتداد زمانہ کی متقیح ہو
کبھی تحلیل ورم کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور
مسامات مین وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ مسقطہ اور صعوبتہ مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرلی جاتی ہی اور
جو بندش اور پٹیان فسخ کیواسطے درکار ہین اونکی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہوا ہو اوسکی بندش کرنی چاہیے
کہ باطنفس موضع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کیطرف دور تک پہونچانا چاہیے اور نیچے کیطرف بہت کم مناسب ہے اور زیادہ جبیرہ اور زفادہ کی یہان کچھ حاجت نہین ہے اور نہ اوسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ یہ عذاب
محتاج اسکا ہے کہ خون مردار کی تحلیل ہو جاتی اور اوپر کیطرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی
رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کیطرف پٹی کا لیجاتین لازم ہے کہ اوسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور نرم چند خواہ
مضبوط ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جای اور بہت جلد اتصال بطول کا اوس سے ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کیطرف اونچا کر دیں
تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتی ہین اور اوس علاج یعنے بندش کا وقت قبل
ورم کے ہی اسلیے کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سوای بندش معتدل کی کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کر سکتا ہے چہ جائیکہ اوسی
بذریعہ بندش کے دبا دین کہ اوسوقت زیادہ ضرر پیدا ہو گا اسیواسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے
علاج کرتے ہین - جو عدد تابع فسخ کے ہون اونکا علاج بذریعہ آویزان کرنے اسرب کے کرتے ہین اور اسرب کو اوسپر رکھو ...

ہین تاکہ غدد مین زیادتی پیدا نہو اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے اور چپٹا کرکے سینہ کو دور و نسی باندھتی
ہین (کبھی یہ غدد سے بڑھ جاتے ہین اور اونمین فسخ پیدا ہوجاتا ہے **پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ** سقطہ اور کوفت
کا الم اور اوسکی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہے اور اوسمین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا
ہے خواہ اوس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشا کی جھلی یا عصب یا عروق کبار مین واقع ہو ایضاً اسمین خطرہ
شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہوگا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسیواسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بارہا
گرتے ہین مگر اونہین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسی کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے — اور گرنے اور کوفت اور
ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکے تدارک مین بھی احتیاج اونہین تدبیرات کی ہوتی ہے جو ہمنے اوپر بیان
کیے ہین کبھی صدمے اور سقطے سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہوجاتی ہے خواہ معدہ کی کوئی شق
قطع ہوجاتی اور آدمی فی الفور مرجاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند
ہوجاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہوجاتا ہے اور کبھی قے الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو
عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر مین اور طحال مین ہے اوسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور
سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہوجانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہوجاے
اور اوسکا سر نیچے جھک جاے اور سانس اوکھڑ جاے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہوجاے اور چہرہ
زرد خواہ سبز ہوجاے ایسا شخص گویا مردہ ہے بمشکل زندہ ہے اور تھوڑی دیر مین مرجایا کرتا ہے — لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ اور کسی قسم
کی ضرب اور صدمہ کھلا ہوا جسے پہونچے اور فوراً قے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مرجایگا اسلم حال اوس شخص کا ہے جسے
قے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برامد ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم مین ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر یہی ورم باطن مین بھی پہونچ
جاے اور ٹھہر جاے اور بعد سکون کے قے مین اوسکے مدہ برامد ہو وہ بھی اوسی جگہ مرجایگا جہان قے کی ہے یعنے بس اوسی جگہ سے مہلت اوٹھنے
کی نہ پائیگا جس شخص کے سوراخ گوش یا خوکان مین چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہو لابد یہ ہے کہ ورم پیدا ہوا اور بعد ورم
کے ہلاک ہوجائیگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اگر اوسکا کلام کرنا بند ہوجاتا ہے اگر تیسرے روز تک اوسکا یہی حال
رہا اور کسی طرح کی کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اوسکی احتقان کی تدبیر کرین اور ساتوین روز تک انتظار کرین یعنے کسی
قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نکرین جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہوا اور موضع سقطہ سرخ نہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو
عصبی ہے **علاج** اگر کسر اور خلع عارض نہوا ہوا اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو مصدوم یعنے کوفتہ کی خواہ جس عضو کو
صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اوسکی تدبیر بعجلت کرین اور کوئی ایسی چیز اوسپر رکھین جو عضو کو مضبوط کرے اور باانیہمہ معالج کو ضرور ہے کہ
بخوبی شناخت کرے اور شبہات جاتے رہین اور باطمینان خاطر پہلے ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہین ہے
جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہوگا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہوا اور مقتضاے حال کے نظر سے فصد واجب ہو
لازم ہے کہ فصد کھولنے مین جلدی کرے — اور حقنہ لینہ رقیقہ کا استعمال کرین اوسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری موضع
کی کرسکے اور بندش بھی ہوسکے شاید کہ شفا حاصل ہوجاے بشرطیکہ اوس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بشرط اسکے امکان کے

بہت جلد ایسی تدابیر کا استعمال کرے۔ جو ادویہ ایسی جگہ اونکی حاجت ہوتی ہے وہ ہین کہ شدید ہون اور مشدد اور مبخری
بھی ہون اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخا سے کرین جیسے کہ فسخ مین درکار ہوتی ہین اور دوای لحمہ اور الصاق پیدا کرنیوالی خاجم
ہین لیکن داخل مین بھی درکار ہین جو دوائین پینے اور کھانے کی لایق اوس شخص کے ہین جسے فسخ خواہ کوفت یا سقطہ ہوچکا ہے اون
مین عمدہ مومیائی خالص ہمراہ شراب کے اور اوس روغن کے جو بنام رسق کے مشہور ہے غذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز
نہین کبھی مومیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ پلانے زراوند چینی کے مع ایک مثقال فوہ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہین
شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اوسکے بعد لائی جو خاص مٹی ہے اور ارمنی اور سماق اور عنزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ
التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اوسکا زیادہ ہے۔ زرنیخ مین قوت عجیب ہے کہ جسقدر
فوائد درکار ہین سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آیندہ سب کو مفید
ہوتی ہے بشرطیکہ اوسکا استعمال کیجاے۔ عصارہ قنطوریون کبیر اور ریوند اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب جزا مستعمل
ہون نافع ہوتے ہین۔ اطلاق طبیعت کیواسطے الماس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہین **قرص** جید ریوند چینی
تین جزر لک مغسول فوہ چار جزر گل مختوم تین جزر ان سب کی قرص طیار کرین۔ ادویہ موضعیہ مین سے زیرہ اور
مرمی اور مصطگی اور مغات سے جسوقت ضماد کرین خواہ پلائین اوسکی بھی خاصیت عجیب ہے اور خلع اور کسیر اور دنی اور فسخ اور جراحت
اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ مین مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی ہے
اور اگر بوجہ آفت کسر اور ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگئی ہو سخت اور قوی کر دیتی ہے ادویہ **مدہ** سے اقاقیا
بھی عجیب النفع ہے اور دنی الجثہ بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اور لائی اور گل مختوم اور مونگ اور سماق اور گچ اور
اور چونا بجھا ہوا اور گندم ساییدہ بھی مفید ہے **ملصقات** سے انزروت ہے اور **کمادات** سے برگ سرد پانی مین پختہ
کر کے اور نچوڑ کر زنبق ملا کر اسیطرح برگ اثل یعنے جھاؤ اور یہی فائدہ ہے اور اوسمین شب یمانی داخل کرین **صفت دوای**
مرکب مغات تین جزر خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جزر زعفران تھوڑی سی سب کو ملا کر ضماد کرین یہ ضماد عجیب النفع
ہے کہ اسکی قوت اندر تک پہونچتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوای درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسی
ورم عظیم پیدا ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تفرح کا ہو اور نہ اوس چوٹ کے
مقام پر کوئی عضو مخوف اور تہی شکم ہو اوسوقت واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ارخا کی بذریعہ زیت گرم وغیرہ سے کرین اور انتظام
کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی بسبب تسکین درد اوربدرجہ
غایت مفید ہوتی ہے **بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے** بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب
سوم مین ہم اسقدر بیان کر چکے ہین کہ اب یہان کچھ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا
ایسی تجویز کیجاے جو ملین اور مبرد ہو جیسے لبلاب اور سرمق یعنی سلمہ اور خبازی اور مغزیات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین عصارہ
مبردہ جنمین کوئی جزو ہو سین بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ الماس کے استعمال کیجاے
مجربات سے اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسغول ایک جزر لیکر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جزر اور ربع جزر زعفران

ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین خواہ اجزای مذکورہ ذیل سے یا ین
ترکیب قرص طیار کرین **نسخہ** کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیای مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھہ جزو اکلیل الملک دس جزو مصطگی
چار جزو قشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السرو آٹھہ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین مگر
یہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے **دیگر** تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین
جوش دین تاکہ پانی جذب کر کے نرم ہوجای اور بآسانی پس سکے اور اوسمین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سے بیس جزو گلسرخ
سولہ جزو سنبل مصطگی اقاقیای مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد افشردہ اور آب بارتنگ (اور آب کربرہ مجھی پسند زیادہ ہے) اوسمین
گوندہ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن سوسن ملا کر ضماد کرین **بیان حال اوس شخص کا جو کوڑی اور زیر بند سے مارا جاے**
جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جای اوسی پانی کے عوض آب نخود پلانا چاہیے اسطرح کہ چنے بھگو دین اور اوسکا پانی نتھار کر
پلائین اور جو ادویہ مصدر دم اور ساقط کو تجویز کیجای خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہے **ایضاً** ریوند چینی زنجبیل آس مجموع ڈیڑہ درہم
ہمراہ آب گرم کے پلائین چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فوراً اودھیڑی ہو اور ہنوز اوسکی گرمی
اور رطوبت کم نہوئی ہو وسی زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہوجای اور اوس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دنمین اچھا کر دیتی ہے اور دوسرے
روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اوس پوست
کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کر کے چھڑک لین کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولہے سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہے
اور اوسمین بھی کسیقدر شوریت ہوتی ہے اس کھال پر چھڑک سکتے ہین **نسخہ** مرداسنج اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین
یا قیروطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بنائین **ایضاً** کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچہ نشان باقی رہجای
زرنیخ کے لگانے سے اوسکا بطلان اور زوال ہو سکتا ہے کہ ہرتال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خون
مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اوسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل
مین واقع ہو یہ ہے کہ آلیا درمر کو اوس پر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہو جای ہم نے
ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین اور چند ایسی ہی چیزین ہین کہ وہ سب کے سب وثی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب ہذا وہان ملاحظہ کرے
اگر اس مقام پر درد باقی رہجای بعد درستی وثی کے اوسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچہ پروا نکرنی چاہیے **موزی
وغیرہ کی رگ لگنے کا بیان** **سحج** کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انقشار اور چھل جانا کسی درشت شی کے چھونے
سے اگر عارض ہو اوسیکو اصطلاح مین سحج کہتے ہین کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہے کبھی تمام
جلد مین سحج پیدا ہوتا ہے اور رگڑے سے چھل جاتی ہے اور چھلکر منقطع ہوتی ہے خواہ الگ جاتی ہے اور اوسکے الصاق اور ملانے
کی حاجت پڑتی ہے اوسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہوچکی ہین اور تا امکان واجب ہے
کہ جلد کو قطع نہ کرین بلکہ جلد پھیلاتے رہین گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر
سے الصاق پیدا نہو تو بذریعہ مراہم کے ملائی جاے گی یعنے جو مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین کھلی ہوئی جلد
مین اگر سحج کھلا ہوا واقع ہو اوسپر الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہ ہو اوسکی تخفیف

بذریعہ ادویہ ممعویت. ہوا کے کرنی چاہیے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی اعانت سے دوا مخفف کا اثر اوس پر پہونچے یعنے کھلی ہوئی رہے خفیف
سحج جیسے موزہ وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو سحج پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہے کہ ریہ یعنے بھیڑ یا کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بز کا بھیڑا
لیکر اوس پر لگادین وہی اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا نہوا ہو تو پرانی چمڑے کو جلا کر خواہ روغن گل اور ہرتال سرخ کا استعمال کرین اور کدو کی سوختہ
عجیب النفع ہے اور قابل اعتماد ہے موزہ کی رگڑ کے واسطے منجملہ ادویہ خاتمہ اور ملحمہ ورمدملہ کے کل وہ دوائین ہین جنمین تھوڑا سا قبض
ہو جیسے اقاقیا اور مازو خصوصاً مازو کی سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سی رگڑ مین کرین شاید یہی کافی ہوگا خواہ سحج شحمیہ یعنے جو رگڑ کی وجہ
شحم کے عارض ہوئی ہو اوسمین بھی ہر اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات مین فقط مرہم ابیض کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی دوا
یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب مین محلول
کرین اور ان دونون سے مرہم طیار کرین اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق کے ساتھ مجفف ہوتا ہی اور سحج اور شحمی ضعیف کر ورم کو منع
کرتا ہی منجملہ نطولات کے خصوصاً اگر شقاق بوجہ شحم کے پیدا ہوا ہو یہی کہ آب عدس کو اور طبیخ کشن یعنے اور آب دریا نیمگرم استعمال کرین
اور تضمید ورد کی خشک کی کرین لیکن تمام جلد اوڑگئی ہو اوسوقت منع ورم کی نظر سے ایسی دوا کی حاجت ہوگی جسمین تخفیف قوی اور ختم قوی بھی
قوت ہو اور اوسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہین ہے **بیان ذحر اور خرق اور کانٹے کا کرنا خواہ پیکان اور ہڈی کو**
کرچ چبھنا ذحر یعنے نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونون قریب قریب ہین اسلیے کہ دونون
صورتونمین ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اوسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہی فرق اتنا ہی
کہ کوئی شے باریک چبھی گی اوسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہے اوسوقت شگاف موٹا پیدا
ہوتا ہے پس ذحر اصطلاح اطبا وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہوا اور چھوٹا ہو اور خرق بڑا زخم وہ ہے جو عظیم ہو اور جسکا
حجم بڑا ہو اور شاید ذحر با وجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کی مقدار طول مین چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنے
چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد بڑھ کر گوشت تک نہ پہونچے اور ایسا ذحر ضرر کم رکھتا ہی اگر اوسکے درپے نہ ہون اور چھیڑ چھاڑ کرنا ترک کرین اگر
اوسی بحال خود چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد مین واقع ہو ہان اگر وہ گوشت شدید الذکاوت ہوگا تو اوسوقت
البتہ ورم اوس مقام پر پیدا ہوتا ہی اور ضربان بھی عارض ہوتا ہی خصوصاً اگر غور اور ذحر شدید ہون اور لطوبہ چبھنے کے ایسی واقع ہوئی
کہ اوسکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت مین بڑا علاج از روی فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کیجاے
اور تدبیر جراحت کی چندان حاجت نہین ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہی اور جراحت کی تدبیر کے
ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر
کافی تدبیر ہے سب کا ذکر باب جراحات مین تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہے تدبیر ذحر اور خرق سے وہ یہی
بات ہے کہ بدن مین جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئی وغیرہ کے اوسکا پہلے اخراج ضرور ہے اس کو
کا نکالنا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہون جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لین جیسے اخراج نصول
کا یعنے تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے ہوتا ہی جسکے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہین تاکہ اچھی طرح گڑ جاے اور قاعدہ عام یہ
جس آلہ سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہین اوسکی نوک ٹوٹ کر رہجانے کا خوف نہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہے وہان تک راہ اوسکا

اگر کہ پہونچنے کی وسیع ہو کہ اسکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنے کیطرف اوسی سہل ترین کو اختیار کرین اور اگر دونون طرف سے نافذ ہوئی ہے اوس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جدھر سے اوسکا نکلنا اولی ہے اور بقدر حاجت اوسکو پھیلانا چاہیے اس انی کا خواہ موچنے کا ٹوٹ کر نہ جانا اوسکا حیلہ یہ ہے کہ دفعۃً اسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو پکڑ کے جسقدر اوس نوک کا چبھنا اندر کی طرف ثابت ہو اوسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش مین آکر سیدھی نکل آئے۔ اور اگر یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اوسے نہ چھیڑین تاکہ خود اپنے مقام مین جنبش پیدا کرے اور بعد ازان نکل آئے اس صناعت کے بعض علما نے اس بارہ مین جو کچھ کہا ہے ہم اوسی بعینہ بیان کرتے ہین وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت کرین اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض کی ساخت نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہے اور کانسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیون کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور سینگ وغیرہ کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ کانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہے اور کسی مین ایک ہی انی خواہ دو تا تین ہوتی ہین اور کسی مین ایک سی انی نوک دار ہوتی ہے اور کسی کی انی مین نوک نہین ہوتی اور نہ کانسی مین نوک ہوتی جیسے تعلیم تیر اندازی خواہ تعلیم نیزہ بازی مین خواہ ناک سکھانے کی ــــ کہ اوسکی نوک نیچے کیطرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر بعد در آنے کے جسم مین اوسے کھینچین چربی تک نکل آوے اور بعض کی نوک آگے کیطرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اوسکا ہوسکے اور بعض کی انی مشابہ لولب کے ہوتی ہے جب اوسے باہر کیطرف کھینچین انسداد پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اوسکا کنارہ بقدر تین اونگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہین اور بعض کی بقدر ایک اونگل کے ہوتی ہے اور اوسکا نام زنانہ یعنی دنبالہ دار ہے اور بعض کی انی خواہ کانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہین کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزہ کی ڈانڈ نکال لین یہ گچھا لوہے کا اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئین مین گری ہوئی برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہین اوس شکل کی یہ کانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی کانسی خواہ نیزہ کی انمین سری خواہ ڈانڈ پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی انی خواہ کانسی سری اور ڈانڈ مین پیوست ہوتی ہے بعض کی ساخت مین استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ مین استواری نہین ہوتی اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جب بدن مین گرجائے اور باہر کھینچین سری اور ڈانڈ نکل آوے اور انی وغیرہ پیوست رہجائے بعض انی اور کانسی کو زہر مین بجھاتے ہین اور بعض مسموم نہین ہوتی الغرض جب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت پر ہوا مجملاً اوسکے نکالنے کے دو طریقہ مقرر ہین ایک بذریعہ جذب اور کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج مین جسقدر کہ چبھے اوسکا نکالنا بذریعہ جذب کے ہوتا ہے اسیطرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمق جسم مین در آئے اور جس مواضع مین تیر کی پیکان ہے اگر نکالی جاوے نزف الدم مہلک عارض ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اوسوقت نکالتے ہین جب گوشت مین پیوست ہو اور جن اجسام مین اسکی گرانی پیدا ہوئی مقدار مین کم ہون اور اوس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور شریان وغیرہ کے نہو پھر اگر ہڈی مجروح ہوئی ہو اوسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور سہم ظاہر مین نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اوسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے۔ کہ اگر زخمی کو اوس شکل پر باقی رہنا دشوار نہو جس شکل پر زخمی ہوا تھا اور اوسی صورت پر صبر کر سکے جسوقت انی خواہ کانسی وغیرہ نکلنے کی یعنی بروقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کی ہاتھ

پانو

بانون سے مٹیا اور تیرنما وغیرہ اوس سے صادر نہو پس مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اوسکی
جلد کرین اور جہان تک ممکن ہو اوسکی شکل ایسی درست رکھین کہ نکالنے مین حرج اور دقت نہو بعد اوسکے کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ مبانی
اور نچوڑنے کی تدبیر کرین اور اگر گوشت مین پیوست ہو گئی ہو چاہیے کہ ہاتھون سے خواہ لکڑی سے جذب کرین بشرطیکہ وہ لکڑی یعنے تیری خواہ
دانڈ الگ نہ ہو گئی ہو خصوصاً اگر دانڈ اور تیری کی نوک پھر اگر لکڑی گر پڑے چاہیے کہ بذریعہ موچنے یا منسی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے انی
اور گانسی نکالتے ہین نکال لین اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارا زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے
سے نکلنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جدہر سے پیوست ہوا ہے اوس طرف سے نکلنا ممکن نہ ہو واجب ہے کہ وہ
مقامات چاک کرین جدھر کو توڑ کر نکلا ہے اور اسی طرف سے نکالین بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو
اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس دستی کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالین اور مناسب یہ ہے کہ اوسکے دفع کرنے
مین کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کرین اگر پیکان دوہرا ہو اور ٹٹولنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اوس آلہ کے انبوبہ مین
داخل کرین جس سے کہ نامر کوز ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اوسے دیکھین کہ اوسمین چند مواضع محفور ہین یعنے گڑھے گہرے پڑتے ہین ایسا ہو
اس سے زیادہ حار اور نوکین اوسمین جو باریک باریک ہون جو نظر نہ آتی ہون اوسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش
کرکے اوسے نکالنا چاہیے - اگر ان نوکون مین سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ کھرا نظر آئے اوسے بھی نکالنا چاہیے اونہین چالون اور تدبیرون
سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین - پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہون اور نکلنا اوسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائین
بشرطیکہ قریب اوسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جب خوب منہ کھلجائے باسانی ہم اوسے نکال لین
بعض آدمی اس چاک کو ایک نل مین داخل کر دیتے ہین تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل نہ آئے - پھر اگر زخم مین سکون اور تورم نہ ہوگیا
ہو اور ورم گرم نہ ہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگادے اور اگر جراحت مین ورم گرم عارض ہوا ہو
مناسب ہے کہ اوسکا علاج نطول اور ضمادات سے کرین زہر مین بجھائے ہوئے تیر وغیرہ کی تدبیر اولی یہ ہے کہ جہانتک گوشت
مین اثر زہر کا پہونچا ہے اور جدہر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالین اور کاٹ ڈالین اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم
کا رنگ یعنی گوشت کا رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ
گیا ہو اوسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لین گے اور اگر اوس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اوسے تراش
لین اور شق کرکے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالین اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر مسدود سا
ہوتا ہے اور جنبش نہین کرتا ہے اور جب ہم اوسے ہلاتے ہین کسیطرف کو نہین جھکتا ہے لہذا ہمپر واجب ہے کہ پہلے ہم اوتنی ہڈی کو [illegible]
جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اوسکے گرداگرد اوسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کرین کہ تیر کا نکلنا دشوار نہ ہے اور یہ ترکیب
اوسی ہڈی مین کرنی پڑتی ہے جو ہڈی ثخین اور گندہ ہو - اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس مین در آئے جیسے دماغ خواہ قلب خواہ ریہ
یا امعا اور رحم یا جگر مین پیوست ہوا ہو اور علامات موت کی نمودار ہون لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کرین اسلیے کہ ایسے
وقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زائد پیدا ہوتا ہے اور باہم محل ملامت جہان کی نہون اور با انہمہ کچھ نفع بھی نہ بنسبت
مریض کبھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہین ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہون ایسی تدبیر اختیار کرین گے کہ جس امر مخوف کا ہم کو

ازقسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہے اوس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوسکا ذکر گذشتہ سطور مین کر چکے ہین اور جو امور مہلک اور ایذا دہندہ عارض ہوتے ہین اون سبکا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہین اوسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہین اور اگرچہ زخم عضاء رئیسہ مین ہی لیکن اکثر لوگ ایسے زخم کھاکر اچھے بھی ہوجاتے ہین اور جانبر ہوتے ہین اگرچہ سلامت نہین ہوتی ہے اور نہایت تعجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسیقدر صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر اور شرب اور رحم پر واقع ہی اور اوسکی وجہ سے موت واقع نہین ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا مین بعینہ چھوڑ دین فقط اوسکی باقی رہنے سے کبھی پر موت بہرحال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہین عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہین اور اگر اسکا خیال نکرین اور پیکان کو جسطرح ہوسکے نکال لین اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہے **ادویہ جاذبہ** واجب ہی کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا ہے وہان جگہ پر اشق کو رکھین کہ وہ جاذب قوی ہی خواہ سرکنڈے کی جڑ پیسکر ضماد کرین اور کبھی روئی اور شہد مین گوندہ کر استعمال کرین۔ ایضاً برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزر النبج خصوصاً ہمراہ فلفلیس کے اوسیطرح نرگس کا پیل مسلم اور اسیطرح خیری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل النرجس **ادویہ حیوانیہ** بہت سی ہین مثلاً سیڑک کہ اوسکی کھال اوتار لی ہو ہڈی مین چبھے ہوئی پیکان کیلیے عجیب النفع ہی اسیطرح داڑہ کے اوکھیڑنے مین نہایت سود مند ہے اسیطرح سرطان کو پیسکر استعمال کرین اور دونون قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کی انفحہ بعض کی رای یہ ہے عضایہ جو ایک جانور مشہور ہے اور شاید بدنش بھی چھپی ہوئی چیز کی جذب مین بہت موثر ہے **ادویہ مرکبہ** مین عصایہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکنڈہ کی جڑ و بصل نرجس آپس مین ترکیب دیکر استعمال کرین اور خاص فاسد ہڈیون کے نکالنے والی دوا قروح منداملہ کے نیچے سے جسقدر ہین اونکا ذکر ہڈیون کے بیان مین آتا ہے **قانون علاج آگ کے جلنے کا** آگ کے جلنے کے علاج مین دو غرضین متعلق ہوتی ہین اول تو یہ ہے کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہے اوسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کے مانع دوا وہی ہے جو تبرید کرکر اور لذع پیدا نکرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہے جنمین جلا بھی کسیقدر ہو اور اوسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اوس دوا مین لذع کسیقدر ہونی چاہیے اور باانیہمہ حرارت اور برودت مین معتدل ہونا ضرور ہے اور جب احتیاج دونون قسم کے علاج کی ہو یعنے چھالا ابھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے پہلے مبردات سے تدبیر کرین بعد ازان اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی رہے اوسے بھی استعمال کرین ورنہ کچھ حاجت نہین۔ لیکن اگر جلا ہوا مقام پختہ ہوجاے اور چھالا پڑجاے اوسوقت دوسرے قسم کے علاج کا استعمال واجب ہی اور اوسکے واسطے ادویہ یہ ہین کہ قیمولیا اور جو مٹی کہ اوسکا حجم سبک ہی جیسے چولھہ کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی سبز روشنائی جو ہندوستان مین طیار ہوتی ہے اور اسی قبیل ادویہ کا استعمال کرین اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہین رکھتی اسلیے کہ بعض ان ادویہ مین سے نہایت گرم ہین اور قوت لذع سے خالی نہین ہین اور بعض مین رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے **ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول** سنگ صندل اور نوفل اور خشت سپید جدید خواہ ٹھیکری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب و گلاب مین مخلوط کرکے ضماد کرین یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم طیار کرین ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اوسکے بعد چونے کو خوب سا دھوکر سپیدہ اور

افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر دودھ بھی شیر نیک کرین ایضاً برگ خبازی لیکر میٹھے پانی مین اوبالین اوسکے بعد جو جزین
اوسمین از قسم دردہ نشین ہین اونسے پاک کرین اوسکے بعد مرداسنگ پروردہ اور سپیدہ قلعی ہر ایک ڈھائی جزو اور روغن گل چار
جزو آب برگ کنول اور آب برگ کشنیز ایک جزو داخل کرکے استعمال کرین **ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم** سے کے عمدہ اشیا
اس غرض کے واسطے مرہم چونے کا ہے اوسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھوین تاکہ اوسکی تیزی اور حدت
دور ہوجاوے اوسکے بعد روغن گل اور زیت مین گھسین اور تھوڑا سا موم بھی ملادین اگر اوسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیمولیا بھی ان اجزا
پر اضافہ کرتے ہین اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا سرکہ شراب بھی داخل کرتے ہین **دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا** چونے کو بدستور
مذکور خوب دھو ڈالین اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موم ملاکر طیار کرین اسمقام کے مناسب خواہ جہان
آبلہ اور تنفط کا خوف ہو ایک دوا یہ بھی ہے کہ جھاؤ کی پتی اور خرنوب جلاکر چھڑکین اور گوبر سوکھا ہوا اور پوست درخت صنوبر
مشکطرامشیع ہر ایک دس درہم مرداسنگ تین درہم خبث رصاص چار درہم خبث فضہ چار درہم آہک مغسول آب سرد سے چند بار پانچ
درہم قیمولیا پانچ درہم طین قبرصی اور رومی اور ارمنی اور سپیدہ قلعی ہر ایک سات درہم عصا الراعی کوفتہ دس درہم مداد فارسی خواہ مداد
چینی چھ درہم توتیا سبز سات درہم بہیڑکی گٹھلی دانہ لبلاب خواہ برگ لبلاب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر ایک
دس درہم سوسن آزاد اور سنبل سوسن آسمانگونی زعفران ہر ایک پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور حرام مغز بارہ سنگھا اور اوسکی چربی بقدر
حاجت ملاکر مرہم طیار کرین ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الحرارت مین اوسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہے کہ برادہ نحاس
اور برادہ آہن کو طین خر خواہ طین احمر سے گل حکمت کرکے کسی تنور خواہ بھٹی مین جلائین اور قرص بناکر رکھ چھوڑین اور جسوقت
تجفیف کی حاجت ہو بطور ذرور کے چھڑکین خواہ روغن گل ملاکر طلا کرین سازین قبل یہ دوا ہے پنجال کبوتر پارچہ کتان مین
لپیٹ کر جلائین تاکہ جل کر خاک ہوجاوے اور روغن گل ملاکر طلا کرین عجیب النفع ہے جن مقامات مین بعد جل جانے کے قرحہ پڑ جاوے
اونپر کراث یعنی گندنا اور ملا ہوا خواہ بقلۃ الحمقا ہمراہ سویق اور ورق آس کو پیسکر ذرور کرنا بہت نافع ہوتا ہے اگر اسکا نفع ظاہر نہو
جھاؤ کی پتی خواہ خرنوب نبطی کی پتی جلاکر استعمال کرین اور اس سے کچھ فائدہ ظاہر نہو تو ادویہ مدملہ قروح خبیثہ کا استعمال کرنا
واجب ہے **پانی سے جل جانا** کبھی کھولتے ہوئے پانی کے دیگ خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے
اور وہ اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے تدبیر صائب یہ ہے کہ اسکے علاج مین عجلت کرین قبل ازانکہ اوسمین آبلہ پڑ جاوے
اور صندل اور گلاب اور کافور کو طلا کرین اور دوا کو خشک نہونے دین بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف
مین بھگوئے ہوئے کو پھیرتے رہین کہ یہ تدبیر آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی بعض اطبا مبادرت کرکے اوس مقام پر آب زیتون
خواہ آب رماد کو چھڑکتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ ان دونون پانی مین سے کسی ایک کو آرد جو مین ملاکر استعمال کرین اور مرہم نورہ
بھی مفید ہے اور جو دوا پنجال کبوتر سے بنائی جاتی ہے اور نسخہ اوسکا ابھی مذکور ہوچکا ہے عجیب النفع ہے اور ایسے جلنے سے جو قرحہ
پڑ جاتے ہین اونکا علاج کراث مسلوق خواہ کراث مجفف سے کرتے ہین اور یہ سب سے بہتر دوا ہے اور اسیطرح جتنی ادویہ آگ سے
جلنے کی اوپر کے باب مین بیان ہوئے ہین وہ سب بکار آمد ہین **نزف الدم اور حبس دم کا بیان** فن کلیات مین بیان
ہوچکا ہے کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا مونہہ کھل جاوے بسبب ضعف اوس رگ کے خواہ اوس رگ مین

امتلا ہو خون زیادہ حد معین سے ہو جاے خواہ کوئی حرکت قوی ہے جیسے کہ چیخنا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا مونہہ کھل جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی حاصل ہو جو برودت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جاے اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا قساخ خواہ کسی طرح کی سُرایت اندرونی خواہ بیرونی اعضا مین ہوئے یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلا کے حادث ہو یا رگ سے خون اطور ترشیح کے ٹپکے بوجہ اسکے جرم اوس رگ کا ڈھیلا ہو جاے اور صفاق جو اوس رگ پر ہے اوسمین تخلل پیدا ہو نہایت اولی اور اقدم واسطے سیلان خون کی تنگی ملنے راہ کی ہے رگون مین سے شریان ہے کہ اوس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوسکا جرم متحرک ہے اور جو کچھ شریان مین سے کبھی ہمکتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان مین شریان کی تنگی واقع نہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا ہو انجام کار بور سما کیطرف ہوتا ہے جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اوس قسم مین سے ہے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے اوسکا التیام ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان ملتحم نہین ہوتی ہے اور جو چیز گرد شریان کے ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور جب گرد کی چیز مین بوجہ التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان مین تنگی پیدا کرکے جریان خون کو مانع ہوتی ہے اور زیادہ اور بقوت سیلان خون کا نہین ہونے پاتا ہے بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت پتلی دھار جسقدر رسائش باقی رہجاتی ہے اور ملتحم نہین ہوتی ہے اوسیقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہے جب اوسکی تدبیر بہ نرمی بذریعہ غمز اور دبانے کی کرین پھر خون کا سیلان رک جاتا ہے اور جہان کا تہان ٹھہر جاتا ہے جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور مشتبہ وہ رگ تنہا زیر جلد ٹھہر جاتی ہے اور بذریعہ نبض کے اوسکی جنبش سے معلوم ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان کو اندر کیطرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہے اور جلد بدستور مسلم رہتی ہے اوسوقت جلد کے نیچے بور سما پیدا ہوتا ہے اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے ہوتا ہے اور اوس ورم کا سکون بوجہ غمز اور دبانے کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ارنبہ یعنے کش ران مین عارض ہوتی ہے اور ربالبض مین بھی خود بخود بھی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اسکا عروض بسبب کسی امر خارج کے ہوتا ہے اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہے اکثر اطبا نے گمان کیا ہے کہ ہر ایک فتق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہین ہوتا ہے بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور بہ بور سما پیدا ہو جاتا ہے اور خود شریان بعد شق ہونے کے کبھی نہین جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع مین نہین ہے کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جوڑ سکتی ہے۔ جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہین اونکی دلیل قیاسی بھی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہے کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہے اور غضروف کا التحام نہین ہوتا ہے پس بحکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہین ہو سکتی اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے کبھی کسی شریان کو جوڑتے نہین دیکھا جالینوس نے ان لوگون کا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کیا ہے خطالی ہے یعنے اوسکا صغری از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہے صورت اوس قیاس کی یہ ہے کہ شریان بین بین ہے گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہے اور ہڈی مطلق نہین جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے مین بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہے کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگون کا علاج کیا کہ اونکی شریان کا التحام ہو گیا اور شاید یہ بحث ایسی ہے کہ ہم اسکے بیان سے فارغ ہو چکے اور اوپر کے ابواب مین اسکو ذکر کر چکے ہین لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت امعات خون کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہے اور جب وہ عضو شگافتہ ہو جاے خون بکثرت جاری ہے جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے

ہین کہ اوسنے کم نکلتا ہے اور ان دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہین ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برامد ہوتا ہے پھیپھڑے کا خون نکلنا پرخطر ہے اور ناک کا کسیقدر خون برامد ایسا ہو خطرناک نہین ہے اور جیسے برامد ہونا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برامد ہوتا ہے بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام بدکیطرف پہونچتا ہے رگون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتین ہین کسی شریان کے خون برامد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے شرائین کہ انسے اگر خون جاری ہوا اکثر نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہین ہوتا ہے اور بعض شرائین کا خون ایسا پرخطر نہین ہوتا جیسے شریان قحف یعنی جو استخوان سر کے پاس ہے کہ اوسکے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندہ دینا اوسکا کافی ہے اور اکثر چھوٹے چھوٹے شرائین سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہو جاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہین کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون وریدکے نہین ہوتا ہے اور نہ اقتم ہوتا ہے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جس شخص کو استفراغ دموی موخصوصًا استفراغ دموی شریانی اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جاے اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہے اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہے اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون کے مہلک اور ردی ہے اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہوا اکثر قاتل ہوتا ہے **قانون علاج نزف الدم** کا نزف الدم کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازان اگر قرحہ پڑ گیا ہے اوسکا علاج کرین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اوسکا بند کرنا ممکن نہین ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجرای خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اوس سبب کا نہ کرین گے کیونکر بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ سے اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلین بعد ازان حبس خون کرین جو حبس خون کے ذریعہ سے ناچار اوسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول مین ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسیقدر ذکر کرینگے — واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض ایسے ہین کہ جہت خروج کو بدل دیتے ہین خواہ ایسے ہین کہ جسطرف سے خون جاتی ہے اوسی طرف آنے کو روکتے ہین اور مقام جریان تک پہونچنے نہین دیتے اور بعض حابسات ایسے ہین کہ خاص مقام جریان خون سے اوسکو نکلنے نہین دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہین اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہین خواہ تینون فائدون کے جامع ہوتے ہین پہلی صورت یعنے جو حبس خون نکلنے کی جہت بدل دے اور خلاف جہت کیطرف مائل کرے اوسکی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بطرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری راہ برامد خون کی جہت مخالف مین جدید پیدا نکرے جیسے جگہ پر وضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کرین داہنے نتھنے سے رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہین ہوتا اور کبھی ایک نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رعاف کی اوسی ہاتھ کی فصد کھولی جاے جو محاذی اوسکے نتھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم یعنے روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اوسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اوسمین یا بسبب احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تبرید کے ہوتی ہے اور تبرید زیادہ ہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدنکی جیسے

غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی واقع ہونے کے حبس نزف الدم کیلئے پیدا ہوتا ہے تیسری قسم یعنے جو خاص موضع نزف دم پر
خون کو روسکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کردے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں
بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کپڑا وغیرہ بھر دین یا فقط رخنہ بندی کرین اور سوراخ مین کچھ نہ بھرین خواہ موضع نزف الدم میں خشکریشہ
پیدا کرین داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائین جس سے پپڑی پڑجاے خواہ جمود اور بستگی ایسی پیدا کرین کہ خون رگ جاری
خواہ کوئی دوا اسفری او چسپندہ لگائین خواہ تجفیف پیدا کرین خواہ ادویہ ملحمہ کا استعمال کرین خواہ اوس گوشت کو جو گرد رگ کے ہے
اوسمین تنگی پیدا کرین تاکہ اوسے بند کرسکے تربتہ مسدود بکرد ہے ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے کہ اگر جراحت کی ہمراہ ورم بھی ہو
اکثر یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہوچکے ہین اونکا کرنا دشوار ہوگا اسلیے کہ اوسوقت نہ بندش بذریعہ ڈورونکے ممکن ہوگی
اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑیگا اور نہ دشواری سے بندش ہوسکے گی ہان اوسوقت استعمال ادویہ مغریہ کا ضرور ہوسکتا ہے
اور قبض اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسیقدر غلیظ اور خاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ
کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم مین درد زیادہ ہوگیا جاے وہ نہایت ردی ہے اور جو نشست بر خاست ایسی واقع کہ
جسکی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اوٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دو باتونکا ہو اول تو درد نہونے پائے دوسرے
جسطرف خون کا میلان ہے اوسکی جہت مخالف مین بلند کرین پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیے
یعنے ایسی طرح اوس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہین ہے کہ اخراج خون کا بآسانی ہوجایا کرے اگر ان دونون غرض کو حاصل نہوسکنا
بند ہو یعنے درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اوسی شکل پر اوٹھانے مین منحصر ہو کہ جس شکل مین خون بآسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ
برعکس او سوقت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اوسی اختیار کرین اور جسکا تحمل مریض پر آسان تر ہو اور سرکو
درست جو مفید زیادہ ہو اوسی کا لحاظ زیادہ کرین اب اسوقت ہمکو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہے بعد ازان کہ ناظر
کتاب ہذا اس امر کا احاطہ بخوبی کرلے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہین ہے بلکہ ورید ہے اور وہی علامات
جو اوپر جہندگی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہوچکی اوسکے ذریعہ سے اطمینان کرلے تاکہ اگر شریان سے اجرائے خون کا احتمال خواہ
یقین ہو اوسکی تدبیر مین توجہ زاید درکار ہے اور ورید کی نزف الدم مین چندان اہتمام زائد نہین ہے بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ
جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم نہو اوسکی تدبیرات مختلفہ مین سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مجروح کو الم اور ایذا بذریعہ دلک
اور بندش کے پہونچانی چاہیے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کیطرف جذب کرنا ہی واجب ہے کہ وہ عضو
عضو ماؤف کا مشارک اور دونون ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہون اور دونون جہت عرض اور طول مین جو
دور تر ہو بہ نسبت عضو ماؤف کے اوسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کیطرف مناسب نہین ہے جیسے اگر جذب مخالف
سر کے دونون طرف کا کسی ایک جانب سر کے خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اوسی ہاتھ کے دوسری جانب مین کہ
دونون جذب قریب مین انکا چندان فائدہ ظاہر نہوگا اور پورا انحراف اور جذب نہوگا اور یہ قواعد ایسے ہین کہ بروقت انکے
سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہین ہم نے کتاب اول فن کلیات مین ذکر کیا ہے جہان پر
قوانین استفراغ کے بیان کیے ہین ۔ بندش خواہ دلک وغیرہ جو کچھ کرین واجب کہ اوس عضو کے قریب ہی واقع ہو جسسے

خون کی روانی ہو رہی ہے پھر اوس سے اوتر کر دوسرے مقام پر کرین اور شرائین کے شگافتہ ہونے مین ان تدابیر سے
اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہین اور حبس خون فقط انہین تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو
معین ٹھہراکے استعمال کرین اور یہی حال فصد جانب مخالف کا ہے جو البعد قطرین مین کھولی جائے دوسری قسم کی ایک صورت
یعنے خون کے غلیظ اور جائز کرنے کی صورتو نمین ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اوسی
اغذیہ غلیظۃ الکیموس کھلائین جو خون کو خاثر اور غلیظ کر دین جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ مخدرات اور
اب سرد کا استعمال کرین اور بدن پر اودیہ سردہ رکھین اور کبھی غشی جو خود بخود واقع ہو خواہ کسی تدبیر سے پیدا کیجائے ایسی مفید ہوتی
ہے کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہے۔ قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اوسمین فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت ذرکار ہے یعنے مثلاً کبھی
کوئی شریان متصل قلب کے ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونون جانب اوسکی متصل نہین ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے
کر دین روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جائے بلکہ بیشتر دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا کہ آمیز
ڈوب جاتا ہے اور خون اوسکی طرف پہونچتا ہے اور جس راہ کو بند کیا ہے اوسکی دوسری جانب سے خون اوسمین پہونچتا ہے اوسوقت
دوسری بندشین کرنی پڑے گی اور قبل از بندش اوس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جدھر اس رگ کا مبدا ہے اور جہان
سے یہ رگ پیدا ہوئی ہے بعض مواضع مین مبدا اوسکا اسفل کیطرف ہوتا ہے جیسے عنق مین اور بعض مقامات مین مبدا شریان
کا اوپر کیطرف ہوتا ہے جیسے ران اور بازون مین جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاوے اوسوقت شد اور ربط کا استعمال کرنا
چاہیے ایک تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالین اگرچہ اوسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سے گوشت
ممکن نہ ہو اور گوشت سے مراد وہ گوشت ہے جو محیط اوسی رگ سے ہے اور اوس رگ کو چھپائے ہوئے ہے۔ اوسکے بعد اون ادویہ کو جنکا
ذکر ہم کرتے ہین استعمال کرو۔ اگر یہ رگ ضارب ہو یعنے مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اوسکی حرکت محسوس ہو مناسب ہے
یہ ہے کہ خرقہ کتان سے اوسکی بندش کرین اسیطرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اوسمین سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہوتا ہو
اور جب تدبیر کرنے کے فراغت حاصل ہو بعد ازان استعمال دوا نکالین اور تین دن پٹی نہ کھولین خواہ چار روز تک اور اس اثنا مین اگر دوا
سری کو دیکھین کہ خوب چسپان ہوگئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پھر اوسے ہرگز چھوڑنا مناسب نہین ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام
کرکے اوسکے گرد اوسی قسم کی دوا لگا دین جو کسیقدر پہلے دوا کے خشکی کی وجہ اپنی رطوبت کو کم کر دے۔ اور اگر دوا کے اوپر پٹی
خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کی چھوڑانے سے وہ دوا بھی اوکھڑ جاوے موضع دوا کو اونگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کرین کہ خون
کا اوچھلکر نکلنا رک جاے اور جسقدر دوا چھوٹ کر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اوسے جدا کر دین اور اوسی جگہ پر
اوس دوا کو وہ ٹکڑی کرکے گرا دین اور دوسری دوا اوسکی جگہ پر بدلکر رکھین اور بروقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو اسی
طرح اوٹھاتین جیسا اوسکی نسبت مناسب ہو اور وہی شرائط ہین جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہے کہ زخم کا منہ
مونہہ مبدا رگ سے اونچا ہو مثلاً اگر پنجے کے اعضا مین ہو خواہ رحم مین ہو ایسا فرش بچھایا جاوے کہ اوپر کے اعضا کو اونچا کر دے اور
اوپر کے اعضا پست کر دی اور باایں ہمہ اس شکل کو پیدا کرنے سے درد پیدا نہو جب ایسا عنوان اوسکی لیٹنے خواہ بیٹھنے کا درست
ہو جاے پھر تین روز تک مریض کو اوسی انداز پر رہنے دو تا اینکہ خون بند ہو جاے۔ گودڑ وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر

داخل کرکے جو تدبیر ہو اوسی وقت چلی گی جب کہ شریان عظیم ہو اوسکی ترکیب یہ ہو کہ پشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا پورانا کپڑا کتان کا لیکر اوسپر ادویہ مغریہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکین اور فتیلہ یعنے بتی سی بنا کر شریان کے اندر داخل کرین اور اوسکے اوپر پٹی باندھین اور کبھی فقط پشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہین رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جب تک التحام پیدا نہو کھل نہ جاے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اوسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کرلیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورتا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی سمٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ ردم بلا القام یعنے زخم کا مونہہ بند کرنا اور اوسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نرکھنا اوسکی صورت یہ ہو کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے مونہہ پر رکھین اور اندر رگ کے داخل نہ کرین اوسکے اوپر گدی رکھکر باندھین خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھین اور خوب کسکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے ہونے کا نہو۔ اور صب کے واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلے اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا مونہہ بہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہان پر یعنے جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہون اکثر اوس سے ضرر شدید یعنی جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت سد کی یعنے حبس اور ردم کی حاصل نہین ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اوس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جاے نہ اینکہ الم اور ایذا پہونچے ہان اگر پہلے ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ سختی سے بندش کرین بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائین۔ اکثر احتیاج اسکی بھی ہوتی کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سیین اور دونون باڑھین یکجا کرکے اوسکے بعد پٹی وغیرہ باندھین اور بیشتر فقط دونون باڑھونکا ملادینا اور ایسی گدی اور پٹی وغیرہ جو زخم سے ملے رہنے کی حافظ ہون جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے۔ بعد اوسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو ملحمہ ہین اگر کوئی رگ مثل وداج کے پھٹ جاے واجب ہو کہ اوسے ابتدا مین ایک ہاتھ کی انگلیون سے ملاکر ادویہ اور پٹی وغیرہ اوسپر دوسرے ہاتھ سے چڑھائین اور لگائین۔ ردم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ یعنے لٹکنے والی چیز کے جو مونہہ پر شگاف کے لٹکی ہو اور ہر وقت اوس مونہہ کو سمیٹتی رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سمیٹتا ہو کہ آخر کار مین خون کو بستہ کردیتا ہو اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہو خواہ کوئی شے زیادہ تبرید پیدا کرے اور خون کو منجمد کردے اور اوسی مقام مین گوشت پیدا کرکے شگاف مین تنگی پیدا کرنیکا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ مثلاً رگ کو عرض مین قطع کرین پس دونون طرف سے وہ سمٹکر پہلے ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کرینگی کہ اوسپر گوشت دوڑ جاے گا اوس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اوسی مقام مین درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کی کنارہ سے ہوتی ہے تاکہ دخول اوسکا اندر کیطرف باستواری ہو بعد ازان اوسپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التحام مجری کا بدون ام الدم کے ہو جاتا ہے پیدا ہی پڑنے کیوجہ سے استواری زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہوسکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ مثل چونہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کی اقسام اور اقسام زرنیخ سے اور کمون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہین کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہین اسیطرح زبد البحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اکثر یہ دوائین چھڑک کر موضع ماؤف کی بندش کردیتے ہین۔ پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اسمین خطرہ یہ ہے

کہ اس تدبیر سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے بآسانی الگ ہوجاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اوسنے تفاوت سے کسی جسم کی پپڑی
اودھڑ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جسوقت روانی پر آکر پپڑی کی مدافعت کرتا ہے فقط اوسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ پپڑی الگ
ہوجاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی سبب سے بھی اس خشکریشہ کا زوال ہوجاتا ہے اور اسکے گرجانے کی بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی
ہے اسیواسطے اطبانے تجویز کی ہے کہ آگ کی سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی مطلوب ہو چاہیئے کہ کسی لوہے کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت
زیادہ ہو اوس سے داغ دیکر سینکیں تاکہ خشکریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہوا اور اوچھا اور کم زور نہو اور بآسانی گرنسکے اور بہت دنوں میں
گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اوسپر ثابت ہو گیا ہے اسلیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہین اوس سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے اول
تو ضعیف کہ اوسنے سبب سے گرجاتا ہے اور باینہمہ مادہ کثیر کو جذب کرلیتا ہے اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے ۔ اور جو داغ بقوت لگاتے ہین اوسکا ورم
اور رخنہ بندی خشکریشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کردیتی ہے اور اگر شگاف وسیع ہو اوسکو چھوٹا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے
منجملہ داغ لگانے کے تدابیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ کی آہک آب نارسیدہ سے ملاکر پشم خرگوش وغیرہ اوسمین
آلودہ کرین اور مقام شگاف پر رکھین اور باندہ دین اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہے ۔ کہ زیرہ اور چونا پیس کر بمقام شگافتہ پر رکھین اور ان
دونون مین قلقطار بھی اضافہ کرتے ہین زاجیات یعنی جملہ اقسام پھٹکریون کو بھی ازین قبیل ہین کہ اونمین قبض اور گی دونون کی قوت
ہی اور چونہ مین فقط گی کی قوت ہی اور قبض کی قوت چونہ مین بہت کم اور معتدبہ نہین ہے ۔ جو خشکریشہ ایسی دوائی کا دی خواہ
محض گی ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اوس دوامین قبض بھی ہو ایسا خشکریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے کہ دم
کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ باوجود کی بجدت کی نفریہ کی بھی قوت رکھتا ہی ۔ سوراخ کے بند کرنے والی دوائین
جیسے جبسین مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صموغ اور کندر اور رتیانج ایضا زبیب عنب اور ضفدع یعنے
مینڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیساکہ کہتے ہین ایضا گوکب ساموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہی جو دوائین بذریعہ تجفیف اور التحام کے
حبس خون پیدا کرتی جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پیسا ہوا اور مازو ہمراہ روغن کے کہ اوسی جلاتین اور جب
شعلہ دینا موقوف ہو جای بجھا ڈالین اسیطرح بردی سوختہ اور رتیانج اور صدا الحدید بریان یعنے چرک آہن اور گھوڑے کی لید اور گدھے
کی لید دونون جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیون کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھوکر انکا نمک جدا نہ کیا ہو اسلیے کہ
دھونی کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہوجاتی ہے اسیطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب مین ڈبویا ہوا اور ڈبونیکے
بعد اوسے جلا ڈالین اسیطرح بالو کو جلا کر استعمال کرنا **بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم
کرتی ہین** اور جالینوس نے اونمین ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اونکے وصف مین کیا ہے اور جالینوس کی بعد اور لوگون نے
اونکا تجربہ کیا درحقیقت اونکا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ اون ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہی قلقطار بیس جزر کندر سولہ جزر صبر علک البطم خشک
اور فلفل اور علک البس ہمکدا آٹھ جزر زرنیخ چار جزر جبسین بیک پیسکر چھانین اور بیس جزر داخل کرین اور کل ادویہ سے ذرور طیار
کرکے فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کرین خواہ موضع نزف پر چھڑکین عجیب النفع ہے ۔ یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو
پیسکر فتیلہ پر چھڑکین اور باستواری باندھین ۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے استعمال
کرین ۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے استعمال کرین ۔ اور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور صبر

خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کرین ۔ یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کرین ۔ خواہ قلقطار مین جزو اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزو اور زاج آٹھ جزو جبسین محرق آٹھ جزو خواہ قلقطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور پھٹکری بریان ہموزن استعمال کرین ۔ عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہو یہ ہے کہ صبر ایک جزو اوس مدقین جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اوس شخص کے واسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور قرطاس کندر برابر خشک مین ایک جزو اور خود کندر چرب بدن لینے مین ایک جزو اور اونہین دونون پر اقتصار کیا جاے خواہ انکے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کرین اور شب کو سپیدہ بیضہ مین گوندہ کر پشم ارنب کے ہمراہ خواہ موضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کرین مقالہ تیسرا قروح کے بیان مین

بیان عام قروح کا

قرحہ جسے ہندی مین گھاؤ یا خواہ زخم گہرا کہتے ہین اوسکی پیدائش زخم سے ہوتی ہے اور پھوڑون کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیون کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے خواہ زیادہ بڑھ جاے اور اوسمین قیح پیدا ہو اوسوقت اوسکا نام قرحہ رکھتے ہین ۔ قیح پڑنے کیوجہ یہی ہے کہ جو غذا اوس مقام تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف ضعیف ہو جاتا ہے اور اوسکے ضعف کی وجہ سے جو غذا اوس تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر افساد غذا کے اوسکی طرف فضول اعضاے مجاورہ یعنی قریب کے منجذب ہوتی ہین اور متحلل ہو کر اوس عضو کیطرف آتے ہین ۔ خواہ علاج اوسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہمون سے کیا گیا ہو کہ اون مراہم نے عضو کو ڈھیلا اور متبلد کر دیا ہے اور اون مرہمون کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو ماؤف کی ضعیف ہو گئی ہے اسوجہ سے قرحہ پیدا ہو گیا ہے ۔ قیح کی جو قسم رقیق ہو اوسکو صدید کہتے ہین اور جو قسم غلیظ اوسکو وسخ کہتے ہین اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل میدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بہ سواد ہوتی ہے یا مثل دردی کی ہوتی ہے ۔ صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظہ سے ہوتی ہے ۔ صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور محتاج مجفف کا ہوتا ہے اور وسخ کو حاجت بطرف دواے جالی کے ہوتی ہے ۔ قروح کبھی ظاہر مین زیادہ اور بھری ہوتی ہین اور اندر کیطرف زیادہ نہین غائر ہوتی ہین اور کبھی اندر تک گڑھا پڑ جاتا ہے ۔ جو قروح غائر ہوتے ہین اگر اونکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اونکا نام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹے نل عضو کے اندر سما گئی ہے اور اگر اونکے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اوسکا نام مخبئی و رکہف یعنے غار رکھا جاتا ہے اور بعض اطبا اوسکا نام مجن اسواسطے رکھتے ہین کہ زیر جلد اونکا نفوذ ہو گیا ہے اور جلد اوس سے جدا ہو گئی ہے اور کہف اسواسطے کہتے ہین کہ بدن کی ہڈی کے بیچ خواہ زیر لحم وہ قرحہ پیچیدہ ہو گیا ہے اور اوسکی وسعت بڑہ گئی ہے ۔ اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہین اور جو قرحہ تنگ ہے اور عمیق ہو اوسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے مین کچہ نزاع نہین ہے جسوقت صلابت اور سختی گوشت وغیرہ کے قرحہ ظاہری مین ہو اوسکا نام قرحہ خرقیہ ہے ۔ ناصور برا وہی ہے جو نظر نہ آئے اور جسقدر حس بصر سے دور ہے اور اوسکو چور کہتے ہین اوتنا ہی زیادہ برا ہے ۔ ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہے ۔ اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اوس ناصور کے سلائی وغیرہ سے چھوئین اوسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا ۔ کبھی جس عضو مین ایسا ناصور درد پیدا کرنیوالا پڑتا ہے اوس عضو کے فعل مین دشواری

پیدا ہوتی ہے اور اوسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اوس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک پہونچا ہو یا کہ ہڈی مین پیدا
ہوا ہو۔ جب ناصور کسی رباط تک پہونچتا ہے اوس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی یعنے رقیق اور لطیف
مگر ہڈی اور رباط کے ناصور مین درد زیادہ نہین ہوتا ہے۔ جو رطوبت اوس ناصور سے نکلتی ہے کہ ہڈی تک پہونچا ہے رقیق اور
مائل بہ زردی ہوتی ہے۔ اور جو ناصور ورید اور شریان تک پہونچا ہے اکثر اوسکی رطوبت دردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور
ورید تک پہونچا ہو اوس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک پہونچا ہے اوس سے خون اکثر بطور
نزف کے برامد ہوتا ہے خواہ بطور نز اور دوڑنے کے یعنے اوچھلتا ہوا۔ اور جو ناصور گوشت تک پہونچتا ہے اوس سے رطوبت
چسپندہ اور غلیظ با کدورت اور خام برامد ہوتی ہے۔ کبھی ایک ناصور کی بہت مونہہ پیدا ہوتے ہین اوسکے علاج مین دشواری
زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یہ نہین دریافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہین اور کسی مونہہ سے اوس ناصور کی
رطوبت رنگین برامد ہوتی ہے۔ اسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سوراخون سے ایک ہی
رنگ کی رطوبت نکلیگی اور اگر چند ناصور مجتمع ہین رطوبت بھی چند اقسام کی نکلیگی **مترجم کہتا ہے** اگر ناصور مختلف سے
رطوبت واحدہ نکلے اوسکا ذکر شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد اون سب کیواسطے کافی ہے **اقول** ناصور کا رنگ بھی مختلف
ہوتا ہے کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہے۔ قروح کے بھی اقسام بہت سے ہین
بعض قرحہ مین درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ مین درد مطلق نہین ہوتا ہے کسی مین ورم ہوتا ہے اور کسی مین ورم نہین ہوتا ہے
کوئی قرحہ آلایش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور گیلی ہو اور اوسمین
خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہو۔ بعض قرحہ مین وسخ ہوتا ہے اور بعض ہین صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا
ہے اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہین ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بہی نہایت
مضر ہے (جیسے ہمارے بلاد ہندوستان مین پوروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ مین خرابی پیدا ہوتی ہے اور مزاجون کو کسقدر زحمت
اوسوقت عارض ہوتی ہے) بعض قروح متاکل ہوتے ہین یعنے سڑ جاتے ہین اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہین سرد ہون
خواہ گرم ایسے نرم قروح مین جو بال اونکے متصل ہوتے ہین اونکے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی بعض قروح
رشاحہ ہوتے ہین یعنے اونسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت نکلتی ہے
اور اسقدر گرمی اوس رطوبت مین ہوتی ہے کہ اوس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہے۔ یہ قرحہ مہلک اور
ردی ہے۔ بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہے جو قرحہ متعفن ہے متاکل نہین ہوتا اگرچہ دونون پھیلتے ہین اور اوس جگہ
کو خراب کر دیتے ہین اور کبھی کوئی قرحہ ایسا آکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو وغیرہ کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہے اور عفونت اوسمین
نہین ہوتی اور نہ گرمی اوسمین یقیناً ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اوسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتی
ہے اور یہ حرارت اوس سے جدا نہین ہوتی **جالینوس** مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متاکلہ کا نام رکھتا ہے اور
قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہے اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان
کرینگے۔ جو قروح صلب و سخت ہون اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہون اور اسیطرح

— اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہون اونکی راحت اوس سخنہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو سخن اور حار بالفعل ہون اوران قروح کی رنگت سرخ مائل ہو جاتی ہے اور یہ بارد ہ سے اور ہوای بارد سے انہین راحت پیدا ہوتی ہے — قروح ردیہ کے ہمراہ اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہو جاے مثلا سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو جاے فساد مزاج کبد اور فساد پیدا ہوس خون کی دلیل ہو گا جو قرحہ کی طرف آتا ہے اور اسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہو گا — جس قروح کی جڑین باریک اور تیز ہون اور اونمین کھجلی بھی ہو وہ فصل گرم مین پیدا ہوتے ہین اور جنکی جڑین چوڑی اور سپید رنگ ور کھجلی اونمین کم ہو اونکا مزاج سرد ہوتا ہے — جو قروح بعد امراض کے پیدا ہون وہ بھی ردی ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اون قروح کے دفع کیا ہے — جو قروح اپنی گرد کے بالون کو پریشان کردین وہ بھی ردی ہین **علامات موت کی جو سریع ہونے والی ہے** اونمین سے بعض اطبا نے یہ علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اورام اور قروح لیتہ ہون اور اوسوقت اوسکی عقل زائل ہو جاے فوراً مر جاےگا — قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پانی ہے بدتین خواہ کوئی تدبیر مفسد اوس بدن مین ہوئی ہو بعد اوسکی جراحت پیدا ہوئی ہو کبھی قروح خبیثہ تابع شور ردی کی ہوتی ہے اونمین کوئی قرحہ بہت جلد متفرح ہو جاتا ہے بعد نشتر کے یعنے بعد فصد خواہ داغنے پہنے کے — خباثت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اوسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدشواری اچھا ہونا باوجودیکہ علاج مین خطا نہ ہو یہ سب امور دلالت کرتے ہین **افضل دلائل** جو سلامت قرحہ پر دلیل ہون خواہ پھوڑے کے اچھے ہونے پر دلالت کرین انجام کار مین مدہ کا پڑجانا ہے چاہیے وہ مدہ بذریعہ استعمال دوای منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اوسکو پیدا کیا ہو — اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا مقتضای مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہین ہوتا ہے اور مدہ کے ہمراہ بری اعراض قروح ردیہ کی پیدا نہین ہوتی خصوصا اگر مدہ محمود وہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اوسکا نضج تمام ہو چکا ہو اور اوسمین بوی بد نہو اسلیے کہ عفونت اوسمین نہین ہے اور کبھی کسیقدر بوی بد بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیے کہ مدہ کی پیدائش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اسکا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہے — جو قرحہ تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ جیرونیہ اور قرحہ متاکلہ نیز ازین قبیل اور قروح ہین کہ اونمین مدہ پیدا نہین ہوتا ہے — بلکہ جس وقت قرحہ مین مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اوسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نکرنا چاہیے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا مین ہو جہان کے قرحہ مین خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہے جیسے **اگلے پچھلے اعضا** — ہان باوجود ظہور ورم اور مدہ کے پھر تشنج کا خوف اوسیوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہوا اور حد اعتدال سے تجاوز کر جاے کہ اوسکا تحمل بہ نظر عادت کے نہو سکے اگر کسی قرحہ کا ورم دفعتہ غائب ہو جاے اور بوجہ قیح نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور بھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضای عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قرب مین صلب و نخاع کے ہوتے ہین خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم مین پیدا ہوتے ہین یا مقدم رکبہ یعنے زانو پر حادث ہوتے ہین کہ یہ قروح بھی اوس عضلہ عصبیہ پر ہوتے ہین جو ان اعضا مین واقع ہے لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے — اور اگر قروح رگدار اعضا مین واقع ہون اور اکثر یہ قروح مقدم مقور بدن مین ہوتی ہین ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اسفل مین مقور بدن کے واقع ہون اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب وغیرہ تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف مقور بدن مین واقع ہون تشنج

سکے معنے ابتداے کتاب سوم یعنے فن اول کتاب معالجات مین بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم مین اختلاط شکل
کا بھی ہوتا ہے **منجملہ علامات جیدہ قروح** کی یہ ہے کہ اونکے گرد کے جو بال ستر اور پوشیدہ
ہو گئے ہون وہ بال اوگ آئین بہت لایق اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہین جنکا مزاج اچھا ہوا ور جنمین رطوبت
فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی اون ابدان مین موجود ہو اور جن بدنون مین زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اوس مین یبوست زیادہ ہو اوسکا
قرحہ علاج کو بدیر قبول کرتا ہے - علاوہ یہ ہے کہ جس بدن مین رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکون کے بدن اوسمین قابلیت
اثر پذیر ہونی علاج کی بہت کم ہے بہ نسبت اوس بدن کے جسمین یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی
بھی خشک ہو اور اوسمین خون پاکیزہ اور عمدہ نہ ہو اور یا نہ وہ بدن ڈھیلا ہو اور اس جہت سی جو لوگ مرض استسقا مین مبتلا
ہون اونکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہی اور حاملہ کے قروح بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ اونکے فضول بوجہ بند
ہونے خون حیض کے محتبس اور رُکے ہوتے ہین اور مشایخ کے قروح بھی اسی وجہ سے اور کبھی بوجہ قلت خون جید کے قبول
نہین ہوتی - اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہو کر پھر اوسمین کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہو جاتی
ہے اسلیے کہ اوسمین چونکہ گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہے ہوا ضرور
ہے کہ جو اتصال نیا پیدا ہوا ہے اوسمین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جاے - کبھی نواصیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ
اچھی ہو گئی اور ایک خشکی سے پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مسامات اور کرفتگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہی اور اکثر کو
طبیب معالج کی ایک قناعت سی پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب یہ صحیح اور درست ہو گیا اسلیے کہ اوسوقت اوس
نواصیر کیحالت بالکل ایسی ہوتی ہے جو مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آیندہ اوس حالت بیان کرینگے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت
کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے ملنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کیوجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ
پہونچنے سے خواہ بُری طرح پر لیٹنے سے پھر اوس نواصیر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت عود کرتی ہے جو قبل
گمان صحت کے تھے یا اوس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے - جس قروح مین گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زاید از حاجت
پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہے - اور شاید جس قروح مین گوشت زائد پیدا ہوتا ہی وہی قروح ہین کہ بدون تنقیہ
کے استعمال ادویہ مدملہ کا اونپر کیا جاے - اور جن قروح مین گوشت زائد پیدا نہین ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہین کہ اونکا تنقیہ
کرکے استعمال مدملات کا کیا جاے - جب کسی قرحہ کے بقا کا زمانہ دراز ہو جاے اور سڑ جاتین اور متعفن ہو جاتین اور جوہر اصلی سے
عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اوس قرحہ کا اندمال متوقع نہین ہوتا ہی - ہان اگر جوہر اصلی موضع متقرح کا بطرف غور اور عمق بدن کے
کم ہو گیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اوسکے اندمال کی امید البتہ ہو سکتی ہے خصوصاً یہ امید بہ
نسبت اندمال قروح کے اوسیوقت زیادہ ہو گی کہ قرحہ کہنہ ہو جاے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا اینکہ وہ
قرحہ منحرف ہو یعنے اوسمین ناصور پڑنے لگے - اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہے ضرور اوسکی بزرگی اوس ہڈی سے تجاوز کر جاتی ہے جو گرد اوس
قرحہ کے ہے - قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہان اگر ایسے قروح سوداویہ مین جسقدر ریشے فاسد مجتمع ہے سب کی سب
نکال ڈالی جاے اور جو فساد انکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کر ڈالا جاے اور گوشت اور ہڈی دونو صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہو جاوے

اوسوقت اونکے صحت کی امید ہوسکتی ہے جو اسباب ایسے ہین کہ اونکے عروض سے قروح مین فساد پیدا ہوتا ہے اونہین اسباب مین سے ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے برا ہونا اوس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور برائی اس خون کی یا کیفیت مین ہو یا کمیت اور مقدار مین کیفیت مین خون کی ردادت بجہت خراب ہونے مزاج کبد کے ہے اور اس وقت خون کا رنگ سپیدی مائل رصاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہے ۔ خواہ ردادت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج کہال کے ہوتی ہے اوسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہین سپید اور کہین سیاہ ہوتا ہے یعنے نقطہ ہای سپید اور سیاہ قطرات خون مین نمودار ہوتی ہین اور ایسے وقت مین خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت نہین بن سکتا ہے اور اوسکا استحالہ بطرف لحم کے نہین ہوسکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے چرک زیادہ پیدا ہوتا ہے ۔ کمیت خون کی ردادت یہ ہے کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو ۔ کم ہونے مین یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا نہوگی جس سے قرحہ مین گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف اور پاک رہیگا کہ قبل از وقت مناسب کے ایسی پپڑی پڑے گی اوس سے ہشکاری حاصل نہوگی اور جب تک کہ زخم پورا بھر نہ جای یہ خشک ریشہ ٹھہر نہ سکیگا بلکہ اوکھڑ جایگا اور یہ ضرر اوسوقت پیدا ہوگا جب ان مین مواد ردی کی زیادتی نہو اور خون بھی اوسمین بقلت پیدا ہوتا ہو ۔ تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ تحرف ہے یعنے قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ مین عارض ہو ۔ چوتھا سبب اون رگونکا اتساع اور پھیلا ہونا جو اسمین واقع ہین اور منتشر ہین اور ان بدبون کا ہے جو متصل قرحہ کے واقع ہین خواہ فساد قروح کا اسطور پر کہ اونکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی مائل ہو جای ۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اوس قرحہ کے ہے اوسکا مزاج فاسد ہو ۔ ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہے اور اونکی صحت مین دشواری ہوتی ہے جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہوچکی اگر لڑکون کے بدن مین پیدا ہون قاتل ہوتی ہین اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہین ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کرسکتے اور نہ صعوبت قروح کی اونہین برداشت ہوسکتی ہے

قانون علاج قروح کا پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہین سوای اوس قرحہ کے جو رض عضل سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب کا ہوتا ہے اور باوجودیکہ قروح اولا محتاج تجفیف کی اکثر احوال مین ہوتے ہین پھر بھی کبھی اور احوال کیطرف بھی اونکو حاجت ہوتی ہے جیسے تنقیہ خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہوجای اور بیرونی عوارض کیوجہ سے یہ اسباب پیدا ہوتی ہے نفس قرحہ کچھ ان احوال کا محتاج نہین ہوتا ہے ۔ جسقدر کہ قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تجفیف کی اوسمین زیادہ ہوگی اور اوسکے اجزا منتشرہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ پر تجفیف دوا مین ہوگی اور اوسی سے جراحت کا منضم ہوسکے اور ٹانکے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی مگر مقدار حاجت کا لحاظ کرکے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر مین کوشش کرنا چاہیے اور اونہین قواعد کی رعایت جو باب جراحات مین بیان ہوچکے ہین یہان بھی کرنی چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج مین کبھی محتاج ادویہ سیال نافذہ کے ہوتے ہین جو بذریعہ تقطیر خواہ پچکاری کے پہونچائی جاتی ہین اور مگر راست بھی ہون ایسے وقت مین ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہے ۔ پھر چاہیے کہ ظاہر مین وہ دوائین مجفف کامل ہون یعنے اثر خشکی کا پیدا کرین خصوصا جو دوا قروح ناصوریہ کے علاج مین مستعمل ہو

اونکے پیوست کی قوت رطوبت جرم پر زیادہ غالب ہونی چاہیے۔ کبھی ان قروح کی دواؤن مین حاجت آمیزش ایسی چیز کی ہوتی ہی
جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لزج اور التصاق پیدا کرنے والی پیدا کرے
اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ قروح محتاج پٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہین ۱ اول چرک کو بہانا ہے اور روان کرنا
لہذا واجب ہی کہ استواری بندش کی انتہا اور بطرف اندرون قرحہ کے ہو یعنی ہوا دہ ونہ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ نچوڑنا
اور نشتر دہ ہونا چرک کا آسان ہو ۲ دوسرا سبب انکی بندش کا یہ ہے کہ دوا کو مستعمل کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور بوقت
التحام اور گوشت پیدا کرنے کی دواؤن سے بوجہ التزام محل کے اوسمین کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج استواری
بندش کا نہین ہے ۳ تیسرا فائدہ بندش سے یہ ملحوظ ہوتا ہے کہ قرحہ کے دونون سرے آپسمین ملکر یکجا ہو جائین اس فائدہ کی وجہ سے
وجہ سے لازم ہے کہ دونون بارحون کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونون سرے بخوبی ملجائین اور بہت اچھی طرح
اتصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہین ہے کہ اوسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو معالج کو
واجب ہی کہ ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہونے پاوے اور جو چیزین مانع ورم ہین اونسے طبیعت کی اعانت کرنا ہے اسلیے کہ بعد
ورم کے تا زوال ورم قرحہ کا علاج نہین ممکن ہے پھر اگر ادویہ مانعہ ورم کا استعمال ممکن نہ ہوا اور ورم ظاہر ہو جاوی اوسوقت علاج ورم کا
کرنا چاہیے مگر مراعات قرحہ کی بھی چلی جاوی تا اینکہ علاج سے ورم کی فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اسیطرح اگر اسکے
گردمین کی چیزین فاسد ہوجائین مثلاً سبز ہوجائین خواہ سیاہ ہو جائین اوسکا علاج بذریعہ پچھنے کے کرنا چاہیے اور خون کا
کو نکالڈالنا ضرور ہے بعد ازان اسفنج خشک اوسپر چسپان کرینگے اوسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کرین۔ جب قرحہ خالی رہے
یا قرحہ ساذج بلا مادہ ہو پہلے تامل کرنا چاہیے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہی یا نہین کرتی ہے بلکہ جو طریقہ
قرحہ کے کرتی تھی اب اوسکا انصباب بے طرف ہوگیا ہی اگر اوسکا انصباب موقوف ہوگیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ابھی انصباب کسی رطوبت وغیرہ
کا بطرف قرحہ کے ہورہا ہے پہلے اوس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے ۔
اسلیے کہ قے ایسیوقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہی اگر قروح کے اندر کی کرچین
ہڈی کی خواہ ٹکڑی جھلی وغیرہ کے ہون خواہ اور کچھ پڑگیا ہو اوسکے نکالنے مین عجلت نہ کرنی چاہیے ہان وہ تدبیر کرنی چاہیے جو باب
عظام مین بیان ہو چکی ہے۔ پہلے جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ یہی ہے کہ اوسمین قیح پیدا ہو جاوی بذریعہ استعمال دوا کے
پھر اوس قیح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد ازان انبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک وصاف ہو جاوے
واعوجاج کجی اور ناہمواری اوسمین نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اوسکا اندمال کافی ہے مگر ایسی ... اوسمین ...
نہو۔ اور جو قرحہ چرک آلود ہے دوای جالی اور لاذع کا استعمال اوسمین ضرور ہے اور پہلے جو علاج اوسکا کیا جاوی لاذع کا
محتاج ہوگا اسلیے کہ حس اوسکا ادراک بخوبی نہین کرسکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لذع مین کمی کرنی چاہیے جون جون حس ادراک کرتا
تا اینکہ جب انبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا مستعمل ہو جسمین کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال اور
اہتمام اسکا ضرور ہی خصوصاً اگر قرحہ مین حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہوئے تو پھر خود اسباب شیوع التہاب و درد
کے ہین اونکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہین جنہین ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو جداگانہ ذکر کیا

کہ وہ سبب قرحہ کو مائل بہ رداءت کرتے ہین اسلیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن علاج نہوگا اور اگر کارگر نہوگا — اکثر جو چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہی وہی اصلاح قرحہ کی بھی کردیتی ہے اور اگر جب قرحہ منفعل اور ڈھیلا ہوتا ہے اوسپر گوشت ردی پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بسرخی اور سخونت ہوتا ہی اوسکا علاج ادویہ مبردہ لحمیہ سے جو گرد قرحہ کے ہے کرنا چاہیے جیسے آب برگ مکو گل ارمنی اور سرکہ اور طلای صندل خواہ وہ طلا جن مین کافور کی شرکت ہی اور برف سے ٹھنڈا کرکے استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ مندمل ہوتا جای اور چھوٹا ہوتا رہے — جو قروح ایسے ہون کہ اونمین درد شدید ہوا وسکے علاج مین پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد مین کرنا ضرور ہے اور درد کی تسکین اونہین ادویہ سے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کرچکے ہین اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی اضداد بھی ہون اسواسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہون گے اور جب درد مین سکون پیدا ہوجای تدارک اوس ضرر کا بھی کرلین کہ جو ان ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہو — چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہین یہ وہی قروح ہین جنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اونمین رہتا ہی — کبھی شہد کے ذریعہ سے ایسی قروح کی صفائی پیدا ہوجاتی ہی اور کبھی ذرورات کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جبتک قروح چرک سے پاک نہو جائین اونکی دوا اونکی خاص جرم تک پہونچ نہ سکے گی خصوصاً جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتے ہین کہ اونکی رسائی بہت دشوار ہی لہذا اول ہر کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اونکی کرنی چاہی پھر انبات لحم یعنے گوشت اوگانے کی دوا کا استعمال کیا جاے — جو دوا منقی ہے یعنے رطوبت کو پاک کرتی ہے اوسمین جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اوسمین جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب اور ردی بھی پیدا کرتی ہی لہذا واجب ہی کہ کھانے کی دوا اور تیز اختیار کیجای اور طلا کی دوا خارج بدن مین مبردات ادویہ مین سے اختیار کریں پھر اس طلا کو اونہین تدبیرون سے چھوڑ دین جن سے خشکریشہ اور پپڑی کو چھوڑاتے ہین بعد ازان علاج مناسب کرین اور یہی نظیر ہمارا تواصیر کے علاج کا بھی ہے اسلیے کہ ہم کو احتیاج پہلے اوسکے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین — ایک ہی دوا بہ نسبت بعض بدان کی منبت لحم ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدان کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے اور نہ منبت لحم اسی واسطے دوا کی قوت کا زور خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اوسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اوسکی قوت کم او رتیز کیجای خواہ کسی دوا کی مقدار گھٹائین خواہ اوسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اوسمین تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا اکال ہوجای یہانتک کہ اوسکا وزن کم ہوجای خواہ اوسکی ذہنیت زیادہ ہوجای خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اوسی دوا پر اضافہ کرین — زیادہ تر لائق دوای قوی کی وہی قروح ہین جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہی کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اوسکو چھوڑا دین اسلیے کہ اب اگر یہ دوا پھر استعمال کرینگے کچھ اثر نکریگی — روغن کو قروح سے متصل نکرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہو روغن بید انجیر اور روغن آس اور روغن مصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرحکی خرابی نہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اوسمین قرحہ پڑگیا ہی بہ رفق اور نرمی علاج اوسکا کرنا چاہیے اور دوای قوی سے اوسکو ایذا نہ پہونچائین — اور جس عضو کی حس بلند ہو اوسکے معالجہ مین جو واجب ہی درگذر نہ کرنا چاہیے — جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑی خواہ کسی عضو شریف مین واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ جدید پیدا ہو خواہ وہ عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول آفات کو جلد کرتا ہو بسبب قسمین عضو کی الحس کے حکم مین داخل ہین اور انکے اضداد کا حکم بلید الحس مین

داخل ہے خواہ ضعیف الحس مین اور اسی وجہ سے قروح باطنی متحمل دوای سخت کو نہین ہوتے جیسے زنگار وغیرہ خصوصا جو دوائین زیادہ جذب ہو جاتی ہین اور بدن کی اندر ڈوب جاتے ہین ۔ اور یہ قروح باطنہ مقربات ادویہ کے زیادہ محتاج ہین جیسے کتیرا اور صمغ عربی خواہ وہ دوائین جو اندر محتقن زیادہ ہوتی ہین خواہ جنکی خاصیت درزبانی ہے ۔ صواب علاج قروح مین یہ ہے کہ اعضای متقرح ساکن رہین اور حرکت نہونے پائے اور حرکت دئے جائین اگرچہ بعد زمانہ مین حرکت ملائم اور خفیف دیجای اوسکی مضرت بہت کم ہے بہ نسبت اسکے کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل اوسے کرایا جائے خصوصا اوس بدن مین جسکے اخلاط ردی ہون ۔ واجب ہے کہ علاج قروح مین اسکا خیال رہے کہ قریب کے اعضا مین التہام پیدا نہو جائے جیسے لفصق جو ایک قسم کے قروح زائد درمیان آنکھ اور پلک کے پیدا ہو جاتا ہے خواہ دو انگلیونکی مابین جو گوشت اکہال پیدا ہو کر انگلیونکو متصل کردیتی ہے ۔ کبھی اپنے عار کا قرحہ اور جو قرحہ اطراف ناصور کے زیادہ مستحیل ہوتا ہے اور جو قروح خنازیر اور اورام سے بحال کئے گئے ہین اونکی جہت سے قریب کے گوشت نرم وغیرہ مین ورم پیدا ہو جاتا ہے جیسے کش ران مین ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پس گوشت بھی سبب جیسے خارش کا اثر وہان تک پہونچ جاتا ہے اور بعینہ یہی علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصا اگر بدن مین حرارت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اسوقت درد مین شدت ہوتی ہے اور نوبت قرحہ کی پہونچتی ہے ۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بدنکا بذریعہ تنقیہ کے کرین اور جو تدبیر اپنے مقام خاص مین مذکور ہو چکی ہے اوسکو استعمال کرین اور جب تک ورم کا تنقیہ نہو گا اوسکے علاج کی امید نہین ہو سکتی ہے اور اس علاج مین اسکی بھی حاجت ہے کہ باسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہین اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کرلی وقت بھی ایسی تدبیر کرین کہ ایذا قرحہ کو نہ پہونچنے پائے ایک وصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جس دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہے یا تو موافق ہوگی یا غیر موافق اور دوای موافق اگر فی الحال اوس سے کوئی فائدہ ظاہر نہو لازم ہے کہ اوس سے کسیطرح کی مضرت بھی پیدا نہو ۔ اور غیر موافق یا اسی وجہ سے کہ اوسکا عمل ضعیف ہے اسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہین کہ غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اوسکے ضد کا ظاہر ہو مثلا اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہے افزونی مادہ کی اور رطوبت زیادہ ہوتی جای خواہ کوئی اور فساد سوای ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اوس دوا کی قوت بڑھائی جای ۔ یا مخالفت اس دوا کی اور وجوہ سے ہو مثلا اوس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جہت سے حمرت اور التہاب پیدا ہو جائے اوسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جلے اور اوسکے التہاب کو فورا بجھا دینا چاہیے کسی مرہم سرد کی ذریعہ سے خواہ اس دوای ناموافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کمودت کو مائل ہو جاتا ہے اوسوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرحہ مین تبرید پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہین ہوتی پس لازم ہے کہ اوسکی تسخین کی قوت زیادہ کیجای ۔ خواہ وہ دوای ناموافق ترہل اور ڈھیلا پن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اوسوقت واجب ہوگا کہ اوسکی قوت قابضہ زیادہ کیجای جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اوس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اوسکا تدارک ایسی دوای کرین جو ہم آگے ذکر کرینگے خواہ دوای ناموافق قرحہ مین تاکل پیدا کرتی ہے اور عمق اوس قرحہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آیندہ سطور مین اوسکا ذکر آتا ہے لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت بلا توڑ ڈالی جای اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص مین حد افراط کو پہونچا ہوا ہے اوسوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا مقام پر مستعمل ہو اوس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اوسکا معتدل

ہو جاوے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو **علاج قروح صدیدیہ کا** یہ قروح محتاج استعمال ادویہ مجففہ کے
ہوتے ہین کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جاوے اوسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ لحم کا کرنا چاہیے اگر یہ قروح ڈھیلے ہون اور گوشت
اوگانیوالی دوا کا استعمال کیا جاوے زیادہ زخم غائر ہو جاوے گا اور عفونت بڑھ جاسیگی اسلیے کہ مسام ان قروح کے ضعیف ہوتے ہین
بلکہ واجب ہے کہ پہلے انکی تجفیف کر لی جاوے تاکہ اندر کے سختی پیدا ہو اوسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنیوالی لگائی جاوے
اگر ایسی دوا کا استعمال ہوا اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جاوے اوسوقت یہ دریافت ہوگا کہ اس دوا مین
اتنی قوت نہین ہے کہ اس بدن مین جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اوسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی
جلا کی قوت بھی اسمین بڑھانی چاہیے مثلا شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت روغن کی
بہت کرنی چاہیے ۔ اور اگر کوئی روغن اوسمین پڑے تو ایسا ہو جسمین قوت تجفیف کی ہوتی ہے ۔ اسیطرح اگر قرحہ کی خشکی
حد افراط کو پہونچی ہوا اور تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے اور جلا اور قبض کی قوت مین کمی کرنی لازم ہے اور اس صحبت
کو جملہ ادویہ منبتہ لحم مین یاد رکھنا چاہیے ۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال مین شدت اور تغلیظ نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود ظہور غلط
اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اوسکی مثل اثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیے مثلا دوا مین قدر حاجت سے زیادہ
جلا نہ ہو اور اگر ہوگی تو منفرج کو کھا جاویگی اور اوسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کریگی جو مثل اوس صدید کے ہے
جو قرحہ مین پیدا ہو رہا ہے اور باوجود ظہور اس ضرر کے پھر معالج قوت جلا کی بڑھاتا جاوے یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی مذکور ہوئی ہے
اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ ورم کے اور مشابہ بیٹھے ہوئے خواہ ترچھے ہونے کی کر دیتی ہے اور جلیل کو
اس دوا کا استعمال [illegible] واضح ہوگا ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہین اونمین سے بعض
ادویہ مین تجفیف زیادہ ہوتی ہے جیسے [illegible] اور انیسون اور پنج تفاح اور بعض ایسی دوا ہین تسخین زیادہ ہوتی ہے جیسے ریتیانج
اور زفت پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور بحسب مقابلہ مزاج جزوی مرض اور دوا کی قوت
مرکب کرے ۔ [illegible] خواہ زخم کا تنقیہ کرتے ہین وہی دوائین ہین جو خشکی پیدا کرسکین جیسے پھٹکری اور مازو اور پوست
انار اور [illegible] گلنار اور مردا سنگ اور [illegible] خواہ سوختہ جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البعوض یعنے درد اور اگر برگ جوز تازہ
خواہ جوز تازہ کا چھلکا [illegible] پیسکر لگاتین خواہ اوسکو شراب مین جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور رطوبت
کو خشک کریگا [illegible] مردا سنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کے صاف کرین تاکہ سپید ہو جاوے
بعد اوسکے سرمہ اور [illegible] اور مازو اور [illegible] اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیا نقرہ سب کو ہموزن لیکر خوب
کوٹین اور باریک پیسکر مردا سنگ [illegible] حصہ یا مردا سنگ مذکور ملا کر سب کو استعمال کرین ۔ وہ ادویہ جو قرابادین مین ذکر کیے
ہین اونکا استعمال کرنا چاہیے ۔ اکثر زخم وغیرہ دھونی کی حاجت سیال چیزون سے ہوتی ہے چنانچہ اوسکا بیان قروح غائرہ
کے علاج مین ہم کرینگے [illegible] اون سیال اور رواں چیزون سے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی
جیرک [illegible] تجفیف بھی پیدا کرتا ہے یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہین بروقت ورم کے مفید ہوتی
ہین ۔ [illegible] کی دھونی مین استعمال کرین تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جو شاندہ ہلیلہ بلیلہ آملہ کا اور

جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے **علاج قروح وسخہ کا** وسخ کے معنے اوپر مذکور ہو چکے
ایسے قروح کے علاج مین ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کرین جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ
پیدا کرے جسطرح قانون عام مین ہمنے بیان کیا ہے بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹاتی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد
کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اوسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاؤ ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ
اور گیاہ جاوشیر **مرکبات** مین سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کے مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہون یا اوسمین اشق وغیرہ داخل
کیجاوے اور مراہم قلیسوریہ اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنے سبز جو بنام فرموحالس مشہور
ہے خفیف ادویہ مین سے ایک یہ دوا ہے دردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر ہموزن لیکر استعمال کرین خواہ سپیدہ اور جعدہ یعنے
عنبر بید ہموزن اور جب وسخ زیادہ پڑنے لگے اوسوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ حبیبہ کے زیتون ملح
یعنے نمک ملا ہوا اوسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ مین مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے
دوا کی سیال کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائین بوقت ورم
قرحہ کے مضر ہین **علاج قروح غائرہ اور طوف اور مخابی کا** قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور طوف بمعنے
غار کے ہے اور مخابی یعنے چور زخم جو نظر نہ آئے یہ تینون اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہین اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی
غذا کے ممکن نہین ہے اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دواؤنکی ہوتی ہے جنمین
تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کرین اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جائے بلکہ بسہولت جاری
رہے اگر ایسا مقام بحسب اتفاق بہم پہونچے اور قرحہ کی جڑ عضو کے اوپر کیطرف ہو اور موہنہ قرحہ کا نیچے کی جانب ہو یہی مطلوب ہے
اور اگر اسکے برعکس ہو اور الٹا ہوا ور مریض کو تبدیل وضع بے تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جاوے
جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اوٹھانا اور بٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہو
اوسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اوسکی جڑ تک چاک کرین او چاک پورا کرین تاکہ کہف یا غار پھر کسیقدر ایسا باقی نرہجاوے
کہ اوسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کرین اوسکی جڑ مین اور جو موہنہ اوسکا پہلے
سے ہے اوسکے علاوہ دوسرا موہنہ پیدا کرین بعمل جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید موہنہ کے پیدا کرتے وقت حال
مین عضو کے تامل کرین کہ اسلیے موہنہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہین ہوتا ہے جب یہ موہنہ بنا چکین قرحہ کی
بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح کرین کہ موہنہ کی طرف سے شروع کرین اور جڑ کیطرف پہونچین یعنے وہ مقام جو نیا کھولا ہے
اور پہلی صورت کی قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنے جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہین ہے اوسکی بندش جڑ کی طرف سے
شروع کرکے موہنہ تک باندھے جائین اور زیادہ استواری بندش کی دونون صورتون مین اوپر کیطرف درکار ہے اور اتنے
زور سے بھی نہ باندھین کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جاوے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا موہنہ نکالنا ممکن نہ ہو تو
قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کرین اور وہ فتیلے جو منبت لحم ہین اونکو اندر داخل کیا کرین اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے چرک
وغیرہ کو بھی پاک کر دیتے ہین اونکا استعمال کرتے رہین تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اونکی قوت انبات باطل نہو جاوے

اسلیے کہ دونون قوتونکا اجتماع اونکی قوت کو روکے رہےگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے
اور یہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور قنطوریون اگر قرحہ مین بھر دی جاے عجیب النفع ہے اگر اوسکے بعد سعو قوطون بعد اوسکے ایرسا
اوسکے بعد آرد کرسنہ سا گر ممابی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ نکیا جاے کبھی اونکی جلد مین التصاق پیدا نہین ہوتا لیکن اتنا
ہوسکتا ہے کہ جلد مین خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کردین کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہوجاے گہرے قروح اور چوڑے زخم اونکا
کا تنقیہ کامل دواون سے نہین ہوسکتا ہے اور نہ اونمین گوشت پیدا ہوسکتا ہے ہان اگر تر چیزون کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ مین بھر کر دھویا
کرین خواہ اونمین ہر وقت فتیلہ او رتی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے اونکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جاے
خواہ نچوڑنے سے وہ ریم اور چرک نچوڑ جاے خواہ دھونے کیوجہ سے اونمین صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اونمین شراب ملائین خاکستر کا
پانی بھی بہت قوت سے چرک کو دھوتا ہے مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ متحمل اسکا نہین ہوسکتا ہے آب دریا بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی دھوتا ہے
اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور باانیہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اوسکا مانع بھی ہے۔ اگر ورم ہوگا انمین سے
کوئی چیز قابل استعمال کے نہین ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی۔ ان سب قروح کی دواکو مناسب یہ ہے
کہ پٹی کے اوپر پھاہے ڈبو کر رکھی جائین ایسی دوائین جسکی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح مین محتاج ہوا اور ان مرہمون کی قوت
کی مقاومت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہین تاکہ مونہہ پر قرحہ کے وہ پھاہا رکھا جاے جسمین وہ دوا ضروری الاستعمال
لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اوسمین سے کم برامد ہو! نیز اوسکے جو اعضا ہین اونمین آرام اور سکون پیدا ہو اور
اکثر قرحہ سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہے دفعۃً رطوبات کثیرہ برامد ہوتے ہین بعد
ازان خشک ہوجاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے **قروح کے کیڑون کا علاج** عصارہ فودنج نہری قروح کے کیڑون کو بہت ہی
نافع ہے اور جو دوا مین کان کے کیڑون کے واسطے کتاب سوم مین مذکور ہوچکین اونکو اوسی مقام پر ملاحظہ کرو **قروح مین گوشت
پیدا کرنے کی تدبیر** جب تک تنقیہ قروح کا نہوئے ہرگز گوشت اوگانے والی دوا کا استعمال جائز نہین ہے اور جبتک بطرف قرحہ کی غذاے
جید کا جذب نہوئے اور اگر غذا قرحہ کی بمقدار قلیل ہو اوس تک پہونچیگی جب قرحہ چرک وغیرہ سے پاک ہوجاے پھر کوئی دوا الذاع او رجالی
لگانی درست نہین ہے۔ کیسے ہی قروح کیون نہون اور کسی مقام پر کیون نہ ہون واجب ہے کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم مین وہ صفتین جو
ہمنے اوپر بیان کی ہین سب کا لحاظ رکھین کہ زیادہ رطوبت پیدا ہونے پاے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو جو تدبیرین قروح صدیدیہ
کے باب مین مذکور ہوچکی ہین اونہین پر عمل کرین مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہین ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہوجاے اور اونمین خشکی
پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونون باتون کے یہ بھی غرض ہو کہ اوسمین گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہوگی گوشت
کیونکر پیدا ہوگا منجملہ ان چیزون کے جو قرحہ مین خشکی زیادہ نہ کرین اول تو یہ ہے کہ اوسے بہنے دیا کرین اور روغن اور موم زیادہ کرین اگر
دوا بطور مرہم کے مستعمل ہو اور اگر تغلیظ مادہ کی کرین خواہ اوسکے خاشر کرنے کی تدبیرات کرین اور چکنائی دوا کی کم کر ڈالین اور مقدار دوا کی
زیادہ کردین ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان ادویہ مجففہ مین زیادہ کیا جاتا ہے۔ گوشت پیدا کرنے کی غرض سے
مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر مین پیدا کرتا ہے اور ذرور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا
ہوتا ہے تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونون تدبیر یکجا کرین پہلے ذرور چھڑکین

اور گرد اوسکے مرہم لگائین اور شراب خصوصًا شراب قابض **دوای جید جمیع قروح کی** جن دوا سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا چرک وغیرہ کا اور تقویت پیدا کرنا سب فائدہ اوس سے ہوتے ہین اونکو ہمنے باب جراحات مین ادویہ منبتہ لحم کے ذکر کر دیا ہے اور اب مناسب ہے کہ اونمین سے جو جو ادویہ اچھی اور اس مقام کے لایق ہین اونکو بیان کرین ــ سرمہ سوختہ اور انزروت اور سریشم ماہی اور حلزون مائیہ اور توبال سار بورقان اور الابان محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اولوف اور سعد خصوصًا واسطے چرک کے ناکرمیوتھا اور جعدہ بہت قوی ہے اور قنطوریون سے بڑھ کر کوئی دوا نہین ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اوس سے حاصل ہوتا ہے **علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ** کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکل اور خبیثہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین یا اوس عضو خاص کا تنقیہ جسمین قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسد سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح ہے کہ اوسمین پچھنے لگائین اور جونک لگائین اور اوس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذای صالح اوسکی تجویز کرین اور اسمین سیقدر تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دین اسلیے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح مین فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہے ــ جس قرحہ مین تاکل اور عفونت نہ ہو اوسکو آب سرد کی تطیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ مین حرارت نہ ہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرحہ کی اسیطرح اور بھی میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت مین سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات مین قوت تجفیف کی بھی ہو ــ اگر قرحہ مین عفونت ہو آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اور چیزین جنکا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان مین اونسے نطول وغیرہ کرین پھر بانہمہ عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہے جو تبرید بھی پیدا کرین جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطکی اور تخم گل اور شوکہ مصری اور حب الآس اور وہ نطولات جنمین یہ ادویہ داخل ہون اور انکی تقویت سیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض کی شاخون کا شراب مین جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین مین گوندھکر یا کدوی خشک سوختہ اور بازنگ وغیرہ ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ مین ملاکر **علاج قروح متعفنہ ردی کا** ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہے کہ بدنکا تنقیہ کرین اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کرین وسکی تنقیہ خاص ہو جو از قسم حجامہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے بموجب بیان بالا کے کرین اور غذای جید کا استعمال کرین اور اسکے علاج مین سستی نہ کرنی چاہیے جتنا یہ قرحہ کہنہ ہوگا اوسیقدر اسمین فساد اور شر زیادہ ہوگا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھین تسکین ایسی قرحہ کی بنگ اور سویق وغیرہ سے بھی اچھی طرح ہوسکتی ہے اور ایسی قسم کے قروح مین جب فساد بافراط پیدا ہوجاے کبھی اونکا استیصال اور بیخ دین سے دور کرنا بذریعہ آگ کی داغ دینے سے ضرور ہوجاتا ہے خواہ کسی دوای حاد سے یا کاٹ ڈالنا کہ سوای گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سوای اوس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہے اور رنگ بھی اوسکا گوشت صحیح کا ہے اور سوای استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیون سے پاکیزہ ہے کچھ باقی نہ رہے ــ دوای حاد جمیع خرف یعنی گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہے اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہے اور اس دوا سے جو الم اور ضرر پیدا ہوا اوسکا تدارک بروغن زرد وغیرہ سے کیا جاتا ہے کہ وقتًا فوقتًا رکھتے ہین اور بدلتے ہین ایسے قروح اگرچہ بجہ نواصیر نہ پہونچے ہون اور پھیلے ہوئے ہون جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہین اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہین کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالین تاکہ عفونت سے محفوظ رہے ــ جو نطولات ابھی مذکور ہوچکے اونمین سے آب دریا اور جو باب نواصیر مین مذکور ہین ان قروح کے واسطے بکار آمد ہین یہ قروح وغیرہ

اور اقسام قروح کے سب مین بہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دین تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور
بار بار اسکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو ادویہ خاص قروح متعفنہ کی ہین جیسے دقیق کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا اوسمین کسیقدر پھٹکری یا گوشت
مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنے نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر لُب خبز اور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر بیخ قثاء الحمار تخم کتان
جو ہمراہ قلقدیس یعنے سبز پھٹکری اور حاشا کے پیسی جای خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا نطرون اور ذریرہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد
بصل الفار یعنے پیاز کی جڑ شہد مین اور کرنب تنہا شہد مین خواہ کدوی خشک اور برگ زیتون تازہ **دوای مرکب** زراوند عصارۂ
شفنالو ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤن سے لطوخ پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کرین کبھی احتیاج اسکی
تقویت کی عصارہ قثاء الحمار اور سوری یعنے سرخ پھٹکری سی ہوتی ہے اور خشک کرکے اوسپر ڈالتے ہین **ایضاً** زراوند اور مازو اور زیت برابر
لیکر لطوخ اسطرح طیار کرین کہ اوسکو پورانی سرکہ مین بوزن نصف توطولی سے پختہ کرین تاکہ تمام سرکہ جل جای بعد اوسکے اوسکی سلائی سی بناکر قروح
پر لگائین **ایضاً** قلقطار اور زاج ہر ایک سو بیس جزو افیون چہار جزو سولہ جزو مازو جسمین سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جزو خواہ نمک حرشف یعنے کنگر
سوختہ کا نمک ایک جزو پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیسور سوختہ نصف جزو **مرہم حبید انزروت** اور سنبج اور مازو اور زنگار
اور زراوند کسیقدر علک البطم کے ہمراہ طلا کرتے ہین تاکہ اوسمین لزجت اور چپک پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قرحہ کے استعمال کرین
یہ دوا نہایت مجرب ہے زاج سرخ چوبیس جزو نورہ حیہ یعنے آہک آب نارسیدہ سولہ جزو پھٹکری سولہ جزو پوست انار سولہ جزو
کندر اور مازو ایک سو تیس جزو موم ایکسو بیس جزو ایک طولی زیت کہنہ **دوسری دوا** یہ بھی بہت عمدہ ہے قلعی سوختہ جسکو گندھک
کے ذریعہ سے خاک کیا ہو تانبا جلا ہوا اسپیدہ قلعی کندر مرداسنگ مرکی اقلیمیا اشق جاوشیر مصطگی ہر واحد دو دو درہم گردہ گاو کی چربی
ریتانج علک الانباط روغن آس ہر واحد تین درہم پگھلنی والی چیزونکو بمقدار مناسب سرکہ مین پگھلاکے اور جو پیسنے والی دوائین ہین اونہین پیسکر
طیار کرین جالینوس وغیرہ نے **اس دوای سفید کے اجزا جمع کیے ہین** توبال نحاس ایک اوقیہ زنگار محلول
ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ بطور مرہم طیار کرین یعنے پیسنے والی چیزونکو پیسکر اور پگھلنی
والی چیزونکو پگھلاکر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اوسی طرح کرین۔ اس جگہ اطبا نے پسند کیا ہے کہ روغن
دعا تبس کو مخلوط کرین اور جالینوس نے اسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام
ذکر پر واقع ہون اونپر دوا کاغذ سوختہ اور دوای اندرون اور کدوی خشک جلاکر اور صوف و سنج جلاکر یا ضماد برگ سدر
خواہ برگ ولب بنجی چنار سوختہ کا استعمال کرین **علاج قروح عسیرۃ الاندمال اور قروح خبیثہ کا** پہلے واضح ہو کہ عموماً
جو قروح بدشواری مندمل ہوتی ہین وہی قروح ہین کہ متاکل و متعفن ہوتے ہین جیسے ہر ایک عام چیز بدون خاص کے متصور ہوتی ہے اسلیے کہ قروح متاکلہ اور متعفنہ پہلے بتائین اور
یہ قروح عسیرۃ الاندمال پہلے نہین ہین اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتی ہین اسطرح یہ قروح نواصیر سے بھی الگ ہین لیکن یہ قروح ضرور کسب ہوئی ہوتی ہین اور خلاصہ یہ کہ
جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ بطور ناصور کے ہو عسیرۃ الاندمال ضرور ہوگا اور کچھ ضرور نہین ہے کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن و نواصیر
بھی ہو قروح خبیثہ وہی قروح ہین جنکا فساد درجہ غایت کو پہونچ جاے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسی قروح کے علاج کا قاعدہ یہ ہے
کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہین پس غذا ایسی
تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت مین اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کی ہو غذا مین

کثرت کرنی چاہیے اور غذائے جید مین غور کرنا چاہیے - پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہونیکی وجہ سے یہ ورم
پیدا ہوئے ہون جو علاج خاص ترہل اور وسخ کا وہی کرنا چاہیے اور اگر بسبب یبوست زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہے اور ابھی تک حد
ناصور کو نہین پہونچا ہے بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم سے بخارات عضو منقرح
مین پسینا پیدا کرین اور اوسکی تکمید اور نسرخنگ کرنا اور انتفاخ یعنی پھلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اوسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے
اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہے اور نہ مناسب ہے کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرین گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھچ
آئیگا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کے دوا ایسی لگائین جسمین تخفیف کم ہو کبھی فقط نیم گرم پانی مین تر کیا ہوا کپڑا اسکا کافی ہوتا ہے اور
کبھی احتیاج قرحہ کی کھجلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اوس عضو سے اور اوسی عضو کی مالش اور استعمال مراہم جاذبہ جسمین زفت یعنی
رال پڑی ہو - اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گرد پیش کے گوشت وغیرہ کی ہو اوسکا علاج بذریعہ پچھنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہے اور خون
فاسد اوس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ پڑنے کا از قسم دوالی کی ہو اوس قرحہ کو
قطع کر ڈالین اور خون اوس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور امتلاء بدنی ہو
ابتدا فصد سے کرین اور خلط سوداوی کا استفراغ کرین اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہون اور
سے بھی خون بقدر امکان نکالین تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالیہ سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکور کے ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت
زیادہ ہے بعد اوسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اوسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے
اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سوء مزاج کے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین ہو سکتا
ہے بلکہ وہی سوء مزاج جو بحد افراط ہو اور اوس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اوس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت
سے جو چیزین تابع مزاج کے ہوتی ہین تخلخل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنی تخلخل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت
کے ہوتا ہے اور تکاثف بنسبتہ تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج
کیا جاوے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اوسکا استعمال کرین اگر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو
جذب کرے خواہ مادہ کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج مین احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب قرحہ
کا ناصور ہوا اوسوقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اوس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہے ہڈی کو کھولکر
اور نمودار کرکے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کی ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث دوام قرحہ کا ہوا اوسی جھیل
ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اوسکی الگ کر دین گے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالین گے اور
اور وہی تدبیر کرین جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے ایک لڑکے کے
سینے مین ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنی وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہے پہونچ گیا تھا مین نے
استخوان سر سینے کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد و عروق وغیرہ جو گرد اوسکے ہین سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آ گیا
تھا اب ضرورت ہوئی کہ اوس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اوس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ علاقہ قلب
اوسپر مستقر تھا اس بات کو دیکھنے سے نہایت درجہ رقت قلب عارض ہوئی اور اوس فاسد ہڈی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

کو بہ نظر ہمدردی قلب سے کہ ہرگز جی نہ چاہا اور دردو والے نے اجازت نہ دی اور جو جھلی اوس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے مجھ کو اوسکے
بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ یہی تھا اور مجھکو مرکوز خاطر تھا کہ جس طرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور محاق خود سلامت رکھی جاسکے حالانکہ جو چیز
اس ہڈی سے بطرف استخوان سر سینے کے ملی تھی وہ بھی سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جب مین قلب کیطرف دیکھتا تھا اوسکا تجلی ی
ہی تھا جو بنظر ظاہری استخوان سر سینہ کا دیکھا گیا تھا آخر بہ ناچاری مین نے اوس ہڈی کو مع متعفن چیزون کے کاٹ کر جدا کر ڈالا [illegible]
ستے اگرچہ گمان غالب بھی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ رہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہان پر تھوڑا سا
گوشت صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہو کر قلب کو بھی اوس نے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سر غلاف قلب کا دل کے چھپانے
اور پوشیدہ کرنے مین کام دیتا تھا اسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کچھ
اون جراحات سے بڑا اور خوفناک زیادہ تھا جن زخمون سے سینے مین سوراخ پڑ جاتا ہے (مراد اوسکی شاید یہ ہوگی کہ اون زخمون کے
بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہین) **اور مین کہتا ہون** جب قروح متعفن ہوجائین اور کہنہ ہوجائین رای نہایت یہی ہے کہ سینگی کے
ذریعہ سے خون اونکا بہا دیا جاوے جسقدر مناسب اور لایق اونکے ہو جو دوائین مختص واسطے عسر اندمال کے ہین اور اکثر حالات
مین بکار آمد ہوتی ہین وہ یہ ہین توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال سابورقان اور توبال سائر الحدید یعنی لوہے اور
لعاق ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بنائین اور قلقطار اور زاج اور چیزین
اسکے مشابہ ہین مع اون چیزون کے جو مانع گھٹنے مادہ کے طرف عضو منقرح کے ہین اگر مادہ کچھ گیا ہو جیسے پھٹکری اور باز دا ایک جو
دوا ایسی ہے کہ اوس سے قروح عسیرة الاندمال کا علاج کرتے ہین اقلیمیا اور لراق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا
کرکے چھوٹے اور شب یمانی ہر ایک سے آٹھ جز زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جز صمغ سرو چار جز موم اور روغن جتنا مناسب
حال اور وقت کے ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریای شور مین سپرد کر کے خواہ آب انگور مین یا جس پانی مین سرکہ اور چونا جوش دیا ہو
مگر خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو منقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اس پانی مین ڈالین اور دھوپ
مین رکھین گرمیون کے دنون مین اور چند روز کے بعد صاف کر کے جدا کرین مگر اسکا خیال رہے کہ آب دریا خواہ کسی
کے پانی کا نمک اوس پر جم نہ جاوے ورنہ شوریت سب جدا ہو جاویگی ایضاً نحاس محرق اور ریتانج اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو اوقیہ موم اور روغن
بقدر کفایت کہ ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہین جسوقت وہ ادویہ خشک ہو کر پیس کر ڈالی جاتین ازانجملہ مہر کا آٹا اور ایسا
زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی یا دوران مختلف جیسا ہر ایک بدن جس وزن کے لائق ہو وہ دوای جید برادہ مس
اور برادہ آہن پھٹکری کے پانی مین ڈالین اور سرخ مٹی جیسے گیرو وغیرہ سے گل حکمت کر کے تنور مین جلائین اور بعد جلانے کے نکال کر
خوب سا پیسین اور بطور ذرور کے استعمال کرین یا مرداسنگ ملا کر مرہم طیار کرین **صفت مرہم ذہبی** اور یہ مرہم بھی جید ہے
مرداسنگ ذہبی ایک من اور موم اور ہیج مانند ریون چھتیس ۳۶ مثقال زنگار سولہ مثقال اور برادہ چالیس مثقال برادہ سول دکا خوب بسیا
رائحہ مرداسنگ ذہبی چالیس مثقال (دیکھو مفردات اور قرابادین کو اوسمین رائحہ کے معنی مفصل بیان ہو چکے ہین) روغن کہنہ تین
رطل پہلے مرداسنگ اور ذہب ورنہ زنگار کو ڈالین بعد ازان باقیماندہ ادویہ کو داخل کرین۔ ایضاً تنور کی ٹھیکری اور خاکستر شبہ پیلے
ردی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اس سے مرہم طیار کرین روغن آس ملا کر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیے۔

اوسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ بہ نرمی ملا کر اسقدر حرکت دین کہ مرداسنگ اسمین آمیختہ ہوجاے اور گاڑھا ہو کر ملجاے اور سوختہ خواہ اور قروح حبر نبہ کے واسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار ایک مغسل جو اچھی طرح دھو یا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کرین خواہ شب یمانی سے بیکر ذرور طیار کرین یا زوفا چار جزو انظرون دو جزو اس سے ذرور بنا لین اور پہلے زخم مین شہد آلودہ کرین اوسکے بعد اس ذرور کو چھڑکین قشور نحاس دو جزو شب یمانی دو جزو قیر وطی دس جزو اور شاید قیر وطی سے مراد ہو جسے زبان رومی مین سور کہتے ہین) دھوپ مین مالش کرین اور بعد ازان استعمال کرین یا سپیدہ بھٹکری آٹھ جزو قشور نحاس ملح اندرانی کندر زنگار پوست انار سے ہر ایک سے دو جزو نورہ ایک جزو موم دس جزو اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت کے ایضاً مرداسنگ بیت ایک ایک اوقیہ نیدوانہ مازو جسے سوراخ کیا ہوا ایک ایک وقیہ التیع ایک وقیہ دقاق کندر دو اوقیہ آگ پر چڑھا کر نطوخ طیار کرین اور سرکندہ کی جڑ سے ہلاتے جائین

علاج نواصیر کا اور اون جلد زخمونکا جو پسیدہ ہوں

نواصیر کی ماہیت اور اوسکے احکام جو مقام حدود مین مناسب تھے وہ سب بیان ہو چکا اسیطرح اوسکی علاج مین در کار ہو اور اوسکی صدید اور زخم کا نیکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر سے بہ نکلتے ہین اونمین بطور ثقبیہ یعنی اونکا کر نیکے خواہ چاک کر کے اوجسطرح باسانی اونکا اخراج ہو سکے اوسکا ذکر بھی کسیقدر اوپر کے بیانات مین کیا گیا ہے - اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہین نواصیر کا علاج بھی مختلف طرح سے کیا جاتا ہے اسیلیے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہین اور بعض کہنہ اور سخت ایسی ہوتے ہین کہ اونکے دارا اور تسکاف گوشت تک پہونچ جاتے ہین اور زیادہ تر اونکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے بدشواری قبول علاج کرتے ہین ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر رخار اور پوسیدگی اکی جہت سے واقع ہوئے ہین پہلے اوسکو بذریعہ قطع برید کے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالین چھری وغیرہ سے خواہ آگ مین جلا کر اور داغ دیکر خواہ کسی دواے تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر اصو قریب پٹھہ کے واقع ہو خواہ کسی اوعضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان خاطر اسی طرف ہوتا ہے تا انکہ یہ علاج کیا جاے اور جسقدر ایذا اور تعب پہونچتی ہے اوسکی برداشت کرتا ہے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف کرین اور جسقدر چربی بڑے گوشت کی ہے اوسی کو اندر کیطرف دور کر دین اور گوشت کو باقی رکھین اور خشکی اوس مردار گوشت مین پیدا کر کے اندمال کی تدبیر کرین اور تھوڑی دیر تک اوسے بحال خود ساکن رہنے دین اور اس زمانہ مین اگرچہ اندمال تام ظاہر نہ ہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر نہ کرین جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کرین اور جو جزو اوسمین بطور حرشف کے فاسد نظر آتی ہو اوسے الگ کر کے اوسکے اندر خشک دواؤن کو بھر دے اور تھوڑے دنون تک اوسیطرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اوس تک نہ پہونچے خواہ سیلان کی شکل ایسی بڑی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہونچائے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب رطوبت بطرف زخم کر ہوجاے خواہ کوئی ایسی بیقراری سے طور پر اوٹھے یا جنبش بدن مین ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچائے نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور نسبت مواد سکی دوا سے سوای قطع بد گوشت وغیرہ کے خواہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہین ہے چنانچہ ہم آئندہ بیان کرتے ہین اور جو نواصیر ترچھی اور سکی سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہین اوسے چاک کر دینا چاہیے اور داغ لگانی مین شناخت اسکی بھی امر ضروری ہے کہ یہ داغ کہان تک پہونچے گا اور اسمین احتیاط اور حذر بھی ضروری ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ داغ لگایا جاے کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنجار

کشتہ پارہ بھی انہین ادویہ مین داخل ہے اور انہین ادویہ مین داخل کیا جاتا ہے اور برادہ آہن اونصف وزن اوسکی صبحی اور اوسکی نصف
چونا ایک قدر الاثال مین تصعید کرتے ہین اور اس تصعید سے پارہ اوڑ کر قریب گردن اوس دیگ کی جو شدوصل کرکے آگ پر چڑہائی گئی
سے متعلق ہوجاتا ہے اور بارہ ریخ خواہ پارہ تصعید و نیز جب ادویہ محففہ مذکور ملاکر تصعید کرین خاک ہوجاتا ہے جیسے ارباب اکسیر کی کتب
مین مفصلاً اسکا بیان ہے اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے خصوصاً نواصیر کے علاج مین کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا
ہے داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہین کہ اونکا ذکر مبالغہ سے خالی نہین بہرحال اجزای مذکورہ بالا مین یہ خاک سیماب کی بھی داخل
کرکے جب استعمال کرتے ہین ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کرکے خصوصاً وہ چیز جو مثل چربی کے شری اور زخم کے
گرد گوشت کی ہوتی ہے اوسے جلادیتا ہے اور گوشت سے جدا کردیتا ہے پھر اوس فاسد چیز کو کلتین کے ذریعہ سے پکڑکر نکال ڈالین اور
ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہین جب تک کہ سب فاسد چیز نکلجاے اور فقط گوشت مردار باقی رہجاے اور ہمیشہ روغن زرد اس
عضو پر چھڑکتی رہین تاکہ درد مین تسکین پیدا ہوا اور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کرین جو ناصور تر و تازہ ہو چاہیے کہ پہلے اونکو ادویہ قویہ سے دھو
ڈالین اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے مین مستعمل نہین ہے اور اب خاکستر اور آب دریای شور اور آب صابون جسمین زرنیخ اور نوشادر
ملا ہوا اور جو پانی رسنجنج اور نوشادر سے بذریعہ تصعید کیا جای بوقت خشک ہونے دونون کے خواہ دونون کوفتہ اور تر کئے ہوں مگر نہ اسقدر
کہ سیلان مین آجائین اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسیطرح جسمین سجی اور چونہ پوست ہلیلہ کا اور نورہ یعنے چونا کہ اس سے بھی تنقیہ
ناصور کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد چرک وغیرہ سے ناصور پاک ہوجای اوسپر دوای خروعی یعنے جسمین مغز ارنڈ شریک ہوا اور مرہم
زرنیخ موردغرب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوای جالینوس جسمین کاغذ پڑتا ہے اور جو ادویہ مرکب اج اور قلقدلیس اور نحاس
محرق سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سوموسفوطون ۔ تجربہ مین اسقولوقندریون کی جڑ بھی
مفید ہوئی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھردین فوراً ابھر جاتا ہے اسیطرح اگر خربق سے ناصور کو بھردین اچھا کردیتی ہے بشرطیکہ تین
روز تک دوا کو اوسیطرح بھری رہنے دین اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ علک البطم یا عصارہ بیخ محروث یعنی بیخ الحذر
اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ انجبج اور قلقدلیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ اگر کو نکا بول جو سن صبی کو پہونچے ہوں
یا سن طفولیت کو پہونچے ہین اور ایک ظرف مین پیتے پیتے قلعی کے دستہ تا اینکہ گاڑھا ہوکر سوکھ جای ایکدم اکوا بل اسکندریہ
استعمال کرتے ہین بیخ جاوشیر پھٹکری بریان اور قلقطار اور زنگار اور سب یمانی ہر ایک سی ایک جزو ذراریح نصف جزو اس سے
ذرور طیار کرین خواہ مرہم بنائین یا ہمراہ خل یعنے سرکہ کے جسمین ذراریح کو لگایا ہوا اور بعض نسخون سے ذراریح کو حذف کردیا ہے اور داخل
نہین کرتے اور کبھی اوسکے ہمراہ شہد ملاتے ہین ایضاً صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور بیضہ اگر اسکو جلا کر خاکستر کرلیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا
اور آلیمین مخلوط کرکے استعمال کرین ایضاً اور یہی ادویہ قوی ہین جنکو ہمنے قروح عسیرۃ الاندمال کے باب مین ذکر کیا ہے جب گوشت جیدہ
اور اچھا نمودار ہوجای اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو سپیدگی پیدا کرین اور گوشت نیا اوگائین اور اگر اوسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد
ہوگئی ہو واجب ہے کہ اوسکی اصلاح کرکے علاج کرین اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہوجائین اور بطور مدہ کے رطوبت برامد ہونے لگے اب
شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا **جراحات پر گوشت زائد کا بیان** جو گوشت زخمون پر زائد ہوتا ہے اوسکا علاج محتاج ادویہ
جالیہ محففہ کا ہوتا ہے اور جسقدر ان دوا ونمین لذع کم ہوگا اوسیقدر خوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کم کرنے مین طبیعت

بدنی سنے معاونت طلب کی جای جسقدر سنے گوشت کے پیدا کرنے مین طبیعت کو اعانت درکار ہوتی ہے اسلیے کہ نیا گوشت پیدا
کرنا خود فعل طبعی ہے اور اوسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہی فقط دوای اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون شرکت
دوا کے مخالف فعل طبیعت کے صادر ہوتا ہی اسیواسطے واجب ہی کہ ایسے وقت زیادہ اعانت بر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے - یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیے جاتی ہین جب تک پورانی نہون اور تازہ رہین جب ہی تک اونکا اثر باقی رہتا ہی
اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکین چاہیے کہ اونکی حفاظت بذریعہ تقسیر یعنی اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ مین
کی جاے - اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہین اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہین ہے
اور نہ مین اس رای کو صحیح جانتا ہون بلکہ اوس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیان اوسکی طیار کرنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور
وافی ہے - اور جو بعض آدمی کہتے ہین کہ بقای قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زرنیخ خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی
ہے یہ تجویز اولی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہوجاتی ہے اور ہوای مفسد ادویہ کو افساد قوت پر معین ہوتی ہے - جو دوا
زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح باقی رکھتی ہے - وہی دوا اس کام مین زیادہ مفید
ہی اور یہ فائدہ کچھ بلحاظ قوت اوس دوا کے نہین ہے بلکہ اسلیے کہ قوت مین کبھی دوای لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دوای غلیظ چونکہ ہوا اور اخلاط
مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اسمین تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اوسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ ادویہ جیسے قشور نحاس اور صدف
سوختہ اور دونون قسمین قنفذ یعنے خارپشت کی جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قنفذ کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو
مقدار مناسب سے گھٹتی زیادہ ہے منجملہ ادویہ معدودہ کی زہرۃ النحاس جو مسمی باسپیداج ہے اور اوس سے زیادہ قوی سرخ ٹھیکری اور غر لذیذ
اور قلقطار اور زاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونون کم ہوجاتی ہین اور لطافت زیادہ ہوجاتی ہے اور زہرہ نحاس
بھی اس عمل مین قوی ہی لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جاے سچ بھی گوشت
زائد کو بخوبی فنا کردیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دریای شور مین کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت
زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی مین کڑوا نمک گھولا ہو وہ بھی اسفید رسفید ہے کبھی بھی اور آہک ناب نارسیدہ کو سات گونا پانی ملا کر
دھوپ مین سات دن برابر رکھتے ہین اور ہر روز کسی وقت خاص مین اوسکو ہلا دیتے ہین تاآنکہ غلیظ ہوجای اور مثل کیچڑ کے گاڑھا
ہو پھر اوسکی قرص طیار کرکے رکھ چھوڑتے ہین اور بروقت حاجت اونہین اقراص کو استعمال کرتے ہین اسیطرح سے قرص بنطلقوس
اور مرہم سبز عجیب النفع ہی اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہو اور جس مرہم کا نام اسقریطاطی ہے وہ بھی گوشت زائد کو بغیر لذع
اور گزند کے اوڑا دیتا ہے اور دوای دردیا اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہی اور دوای ذفاق کندر اوس گوشت کی اصلاح کرتی ہے
جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو - اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونون [illegible] کے پھول جانے اور بڑھ جانے
کی اصلاح مین مستعمل ہین وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہین **تدبیر اون قروح کی جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین**
جو قروح بعد اندمال کے پھول جائین اونکا علاج یہ ہی کہ جسقدر گوشت بڑا ہی او جسقدر ہڈی بڑی متصل ان قروح کی ہی پہلے اوسی دور کرین اوسکے بعد قروح کے
خشک کرنے کی تدبیر کرین جیسی اوپر بیان ہوچکی ہڈی نکالنے والی چیزین کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہین جیسے برگ خشخاش سیاہ کو
جسوقت ورق سرو اور سویق بزر البنج کے ہمراہ ضماد کرین اور ہموزن ہر دو اکے قلقدیس بھی داخل ضماد مذکور کرین بعد قروح

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہون بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہین خواہ زخم کی صحت
کے بعد جو نشان رہ جاتا ہے اوسکو دور کرنے مین حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت
اونمین زیادہ ہو اور اونکی قوت کو قابل قوت اوس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کے واسطے اونکا استعمال کیا جاے۔ اور جس دوا
مین قوت جلا کی کم ہو اوس نشان کے رفع کرنے مین مستعمل ہوگی جو بہ نسبت اون کے کم ہو اور ادویہ منقیہ جو قوی ہون وہ بھی قوی
نشان کے واسطے درکار ہوتی ہین اور اونکی مثال ایسی ہے جیسے سحالہ آہن ہمراہ لک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقی
ماندہ پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب ہے کہ لوہے کا زنگ اوس سے بہتر ہے اسیطرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے
سوراخ کر کے اندر پہونچائین اور اوسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کرین اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصارہ فوتنج اور سپیدی انڈے
کی اور جو نشان زخم کا دور تک پیوست ہو اوسکے مٹانے کے واسطے ہرتال اور تخم فلفل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیف اور سبک ہین
اونکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور ریہ یعنے پھیپھڑا اور طین رخو یعنے چکنی مٹی جو نقصان
اور بودی ہو اور پوست خربوزہ کہ ہے کی چربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب وسمین بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہین شریک کرین
خواہ انہین ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کرین مارنے سے جو نشان پڑ جاتا ہے اوسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا
کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے اب ور دوائین جو باب
زینت مین مذکور ہونگی اونہین بھی دیکھنا چاہیے **چوتھا مقالہ** بیچ کے تفرق اتصال کے بیان مین اور ہڈیون کا تفرق اتصال جو درست
نہین ہو سکتا ہے **فصل بیان مین جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح اونہین اجسام کے**
پٹھہ مین چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اسکی جراحات سے درد ہاے شدید عارض ہوتے ہین اور آلام عظیم
پیدا ہوتے ہین جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اوس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زیادہ
محسوس نہین ہوتی اور اسکی جراحت مین ضرور ہے کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کی عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھہ
کے زخم سے عارض ہون یہی ہین کہ حمیات پیدا ہون اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع مین عارض ہون جہان زیادتی حرارت
نہین ہوتی اور پیاس اور سہر یعنی بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اوس جگہ ورم پیدا ہو جاے ایسا ہی حال اوتار عضلہ کا
ہے خصوصاً جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جسوقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہو جاے اور اوس مقام پر برودت کا
اثر پہونچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اوس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائیگا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسی عضو کیطرف بہت جلد پہونچ
جاتی ہے اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہے اور برودت ذاتی سے متعفن کیا ہے اور ایسی چیز کیطرف عفونت
بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کی پہونچتی ہے اور اوسمین پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت
کے مضر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بنسبت پٹھہ کے ہے
لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کی ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی
مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنے روغن کی ترطیب کو ضرر سے حفاظت وہی ادویہ جنمین روغن کی شرکت
ہوتی ہے کر لیتی ہین اور ادویہ پختہ سے یعنے جسکے استعمال سے ہم نہین کانٹے سے جنھین وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہین کبھی مجروح جراحت

عصب کے بدن مین ظہور ورم کا دیر مین ہوتا ہے اور اسیطرح اوس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح عصب کے
التحام اور نضج دیر مین قبول کرتے ہین جو زخم پٹھہ مین لگے یا بطور نخس کے ہوگا یا بطور شق کے اور شق ہوجانا کبھی اسطرح ہوتا ہے کہ پٹھہ کھل جائے
اور نظر آئے اور کبھی پٹھہ کھل نہین جاتا ہے اور یہ سب زخم یا طول عصب مین واقع ہون یا عرض مین جو زخم پٹھہ کے طول مین واقع ہو وہ زیادہ اسلم
ہے بہ نسبت اوسکے جو عرض مین لگے اسلیے کہ زخم عرضی کی اذیت لیف صحیح مین پہونچکر بوجہ اتصال عصب کے ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے
اور دماغ مین پہونچنے سے خوف تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا ہے بہ نظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنی جو ریزہ ریزہ ہوگیا ہے اوسکے کاٹ ڈالنی
کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اوسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جتنے اعراض ردی ہوتے ہین خواہ جنکے پیدا ہونے
کی امید ہو سب دور ہوجاتے ہین جھلی کے زخم بہت خفیف ہین بہ نسبت اوتار کے زخم کے سیطرح پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت
ہے یعنی نہایت خفیف ہونگی جھلّی کا زخم ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور باب تشریح مین جو امور متعلق جھلّی کے بیان ہوئے اونسے بھی جھلی
کا حال بخوبی عیان ہے اور چونکہ جھلی طلی ہوئی ہے اور اوسمین طولاً مسالک لیف کے دکھائی نہین دیتے ہین اس سے اور بھی جھلی کے
زخم مین چندان ضرر نہین ہے اور وتر غشائی مین مسالک لیف کے طولاً نظر آتے ہین اور وتر غشای سخنی مین زیادہ ہے اور جھلی اسقدر
سخت نہین جھلی کو تحمل خیاطت اور ٹانکے لگانے کا ہے لہذا اوسکی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ پھٹ جانا اون رباطات کو پہونچے
جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہین اوسمین چندان قباحت نہین ہے اور سخت سے سخت علاج کا تحمل اوس جراحت کو
ہوسکتا ہے ۔ جو تفرق اتصال عصب کا بطور تبر کے یعنے عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت تشنج یعنے طولی تفرق اتصال کے اوسمین زیادہ
خوف نہین ہے اور اسیطرح یہ انقطاع بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض مین واقع ہو اوسکی بہ نسبت بھی تبر مین خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح
بوجہ تبر کے از کار رفتہ ہوجاتا ہے مگر اور اعراض مہلک پیدا نہین ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب کا** دوا پٹھون کے زخم
کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت مین اسقدر ہو کہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اوسمین
جذب مواد اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو ۔ جس چیز مین حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب
سے خالی نہوگی اور قبض کے اثر سے جراحات عصب کے علاج مین پرحذر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ مین ہان اگر قبض ہمراہ جلا کے پایا جائے
جیسے روسختج اور توبال نحاس وغیرہ مین ہے اوسکی تلطیف بذریعہ پیسنے کے ایسے سرکہ مین جو زیادہ قابض نہو پیدا کرکے استعمال کرنا کچہ برا نہین
ہے اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اوسکی تلطیف خاص سے کسی دوای کثیف حرارت کامنہ کا اظہار مترقب ہوجاتا ہے اگر کبھی دوای قوی الحرارت کی
حاجت علاج عصب مین ہوتی ہے اوسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اوسکا الا
ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کردے پس سخونت بڑھای بہ نظر مقدار کے اور تجفیف پیدا کرے بہ نظر قوت کے اگر عصب مجروح کھل
گیا ہو اوسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی نہوگی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اوس سے زیادہ پہونچیگا اور اسیطرح جو دوا دیر تک
لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھہ کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہین اور بارد بالفعل ہوتے ہین اونکا ضرر بھی عصب
زیادہ پہونچتا ہے ۔ جب زخمی پٹھہ مین کسی قسم کی جراحت پیدا ہوجاے اوسکے التحام التیام مین جلدی مناسب نہین ہے مگر ابتدای تسکین
وجع مین البتہ کرنی چاہیے یعنے گرم کپڑون سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغنہای گرم سے یا زیت الفاق سے تکمید کرین کہ اوسمین کسیقدر
قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اوسکی سخونت نیمگرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلیے کہ آب نیمگرم قسم بارد مین داخل ہے

اسیطرح کرسنہ یعنے ہتڑا و بخود اور ترمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائین بھی قبل ازانکہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہئین اور کبھی کو جہ استعمال دوای خفیف کی بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہی جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو چکی اور نیز انصباب فضول کیطرف سی بوجہ کھولنے فصد اور کرنے استفراغ کی اطمینان حاصل ہو جای اوسوقت تدبیر الحام کی کرنی چاہیے۔ ان زخمون کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز نہین ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سی تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزا ہو اور اوسمین کسیقدر قبض نہو اور وہ روغن گرم بحد افراط نہو اسلیے کہ جو چیز بافراط گرم ہے خواہ بارد بحد افراط ہی یہ دونون ٹھنڈھ کو مضر ہین اکثر زخم ٹھنڈھ کا قریب عصب ہوتا ہی اور کسیطرح برد کی مضرت اوسی پہونچتی ہے پس اوسمین درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اسوقت فی الفور محتاج اسکا ہوتا ہی کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا کرین اور بذریعہ ادہان گرم تنطیل کرین۔ پھر یہ پٹھہ طول کیا ہو اور قطع جانب طول مین واقع ہوا ہو اوسکے چھپانیکی تدبیر گوشت کے ذریعہ سے کرین اور وہی دوائین اوسپر رکھین جنکو ہم اوپر بیان کر چکے اور چوڑی پٹی سے اوسکو خوب مستحکم باندھین کہ دونون سری زخم کے مل جاین اور بندش کے وقت کسیقدر صحیح موضع جو قریب مجروح کے ہے اوسی بھی بقدر ضرورت شامل کرلین اگر زخم مذکور عرض مین ہو اوسمین ٹانکے لگانی کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے دینے مین درد ضرور پیدا ہوتا ہے جب اس عظم اور کار دشوار واقع ہو اور عرض مین عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اوسوقت اوسی کاٹ ڈالنا عرض مین ضرور ہے اور جہانتک ہوسکے ورم سی اوسکو بچانا چاہیے اور عفونت سی بھی اوسکا محفوظ رکھنا ضرور ہے اسلیے کہ ورم اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہی اسواسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے پہل جوڑنا اور درست کر دینا اچھا نہین ہوتا ہی جب تک کہ اندر سی زخم بالکل اچھا ہو کر بھر نہ جای اگر زخم مین تنگی ہو اور اوسکا کشادہ نہ ہو پھیلا دینا چاہیی اور کشادہ کر دینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہی چونکہ اوسمین اجتماع صدید کا ہو کر ایک مقدار زائد کیا ہو جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہی اور باوجود متعفن ہو جانے کے درد بھی اوسمین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ مواد جذب ہو اوسطرف زخم کی ہو کر تعفن زیادہ پیدا کرتی ہے پس چاہیے کہ تدبیر الحام کی بدون کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اوس خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سی ہو جائے بایں نظر پٹی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھول دیا کرین گو دوسری جگہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہین اور رات دن مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوسی دن کی رات مین خواہ اوسی رات کی دن مین پٹی کھول دین جسوقت شبانہ روزی مین پٹی باندھی گئی ہے لیکن بلکہ بارہ گھنٹے سے شب و روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصاً اگر اس مقام پر لذع بھی ہو اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہو پھر اسکی چندان ضرور نہین ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی کا کھولنا کافی ہوگا واجب ہی کہ اوسکی دوائین رعایت اسکی رکھین کہ نہ حاجت سی زیادہ تسخین کرنے پائے اور نہ تسخین مین اوسکی کمی درجہ ضرورت سی ہو اور اسیطرح جلا اور تخفیف اور ان دونون کی ضد مین اعتدال اور بقدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جای فوراً تبرید سے اوسکی اصلاح کر دینی چاہیے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جای اور بقدر ضرورت باقی رہجای۔ کبھی فیر وطیات فربیونی کا تجربہ ساق انسان پر لگا کر کرتے ہین لیکن بلکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اوسکا اور مریض مجروح کا مزاج یکسان ہو اور سحنہ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر یہ فیر وطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کرکے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن میں استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کرین سگر بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اوس پر تجربہ کر کے اوس دوا کا ایک تخمینہ سا حاصل کر لیں اور سکے بعد مریض پر تجربہ کرین اسلیے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کرکے پھر استعمال مریض پر کرنے مین زیادہ تغییر اور اصلاح کی حاجت باقی نرہیگی۔ بااینہمہ پھر بھی اگر پٹھہ کھل گیا ہی اور زخم چوڑا اور وسیع ہی اشیاء حارہ قویہ مثل افربیون وغیرہ کے متحمل نہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اسطرح جو آہک مغسول سے فوراً طیار کیجای اور دیر مین چونا دھویا نہ گیا ہو اسلیے کہ دیر کے دھونے سی حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہی کہ جو روغن قیروطیات مین عصب کے خواہ لطوخات مین مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کی ہو اور نمک کا لگاؤ اوسمین نہوا ہو اور علک یعنی گوند وغیرہ چسپندہ اشیا کا اوسمین استعمال کیا جای وہ بھی مغسول ہون اور توتیا کو مغسول کرکے استعمال کرین اور اسیطرح کا لذع اوسیقدر حدت باقی نرہی اور کھلے پٹھے کے علاج مین اگر اسیقدر قبض ہو اسکا مضائقہ نہین ہی بشرطیکہ اوسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو۔ سرد چیز اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اوسی پٹھے کو بچانا واجب ہی جو کھل گیا ہو اسلیے کہ ان اشیا کی مضرت اوس پٹھے مین بہت کم ہے جہانپر اثر ان اشیا کا بواسطہ پہونچے۔ بخلاف اوس عصب کی جسپر بلا واسطہ یہ اشیا پہونچ جائین اور گرد و پیش کی چیزون کے ذریعہ کو کچھ ان مضرات کے پہونچنے مین دخل نہو لیکن اگر ایسے کھلے ہوئے پٹھے پر بدون پہونچای برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کی اعصاب خلقت اصلی مین قوی ہون بے خطر اقراص بولیداس اور اقراص قلفطار اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون ہمراہ میفختج خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہئین جاڑونمین تو ہمراہ زیت لطیف کی اور گرمیونمین روغن گل اور کندر اور علک البطم اور بارزد لیکن مقدار مین بہ نسبت کھلے پٹھون کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے۔ کسی قسم کی جراحت کیون نہو تدبیر صائب یہی ہی کہ پہلے دوا لگائین اور اوسکے اوپر نرم سر لنتہ زیت مین ڈبو کر تعمیر دین جسطرح سے کھلا ہوا پٹھا لائق بچاؤ اوسکے بھی ہے کہ دوا مین نرمی کیجای اور سخت قسم کی دوا اوسپر نہ پہونچے۔ اسیطرح رباطات جو ہڈیون کے درمیان ہیں اوگتے ہین لائق یہ حال اونکے یہی ہے کہ اونپر دوای قوی کا تحمل کرایا جای اور جو رباطات متصل بہ عضل ہین اونکا حال بین بین ہے اسیطرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہی جو عصب مین پہونچے اور اسیطرح سردی اور گو بہت کم سردی کیون نہو پٹھہ کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اوسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہین بجز تسکین درد کہ اوسوقت گرم کرکے لگانا جائز ہے۔ پٹھہ کے زخم کو پانی خواہ روغن سی دھونا بھی ضرور نہین ہی بلکہ اکثر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اوسکو کپڑے سے پونچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف سی جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر ڈالین اور میفختج سے بھی اوس زخم کو دھونا ضرور نہین ہے ہان اگر طبیب کے ضرر سی اطمینان ہو جای اوسوقت کیا مضایقہ۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پٹھہ کے اوپر پہلے میفختج لگا کر پھر زیت کا استعمال کرین جالینوس نے حکایت کی ہی کہ ایک شخص کو صدمہ رض اور کوفت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جسکا سر باریک تھا پہونچا اور جلد پھٹ کر کسی قدر پٹھہ تک ہاتھ کے گز ند پہونچا اور ایک طبیب نے اپنا مرہم مجرب جس سے چند زخمونکا التحام اور پورا زخم کا مشاہدہ کر چکا تھا اوسپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت کر اوس مرہم سے درست کر چکا تھا اس مرہم کے رکھتی ہی مقام زخم مین ورم پیدا ہوا پھر اوس طبیب نے ادویہ مرخیہ جیسے آرد گندم اور پانی اور زیت وغیرہ کا

استعمال شروع کیا اس واسطے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اوسکا ہاتھ شل ہوگیا اور مرگیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے۔ اگر یہ قروح کو تشنج عارض ہو لیکن بشرطیکہ جلد مین شگاف ہوگیا ہو اوسے زیادہ کھولدینا چاہیے اور جو دوا ان قروح کو بالخصوص نافع ہوں کہ اونمین تجفیف پیدا کرین اور لطافت زیادہ رکھتی ہوں اونہین کا استعمال کرنا چاہیے اور تاامکان یہی کوشش رہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جاے اور اگر جراحت بطور چبھنے نیزہ وغیرہ کے ہو اور اوسمین تنخس بھی پیدا ہوا اور ورم نہ ہوا اوسوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضع علاج کرین اور حرارت اور تجفیف مین قوی ہونا چاہیے بہ نسبت اوس زخم کی جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہو اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کیطرف باسانی پیوست ہوتی ہے۔
واجب ہے کہ تدبیر عصب مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو پھر طعام وغیرہ اقسام اغذیہ سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہین ہے خصوصاً اگر جراحت عرض مین ہو کہ اسوقت فصد رگ کی بلاخوف اور بدون توقف ضرور ہوتی ہے۔ اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے۔ اور واجب ہے کہ بستر خواب اوسکا سمور کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہوں اونکی عنایت تدہین وغیرہ سے ضرور کرنی چاہیے۔ اسیطرح سر گردن اور زیر بغل کی بھی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہو۔ اسیطرح پیڑو اور کش ران کی تدہین واجب ہے خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ مین ہو اور اطراف ساق مین واقع ہو اور یہ علاج

عصب اور قروح عصب کی علک البطم نہایت اچھی دوا ہے بچہ کی جراحت کے واسطے لڑکے اور عورتین خواہ جنکا مزاج مرطوب ہے اور بشدت رطوبت مزاج کی اونمین موجود ہے ایسے لوگونکو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہے کہ اوسمین تھوڑا سا زیت اسقدر ملائین جو اوسے نرم کردے اور کسیقدر سپیدی کی اجزای دوا مین پیدا کردے اگر خشکی زیادہ ہو اور بدلے اس دوا کے راتینج بھی بکار آمد ہے لیکن جس شخص کا مزاج سبک ہو اور اوسکا گوشت زیادہ سخت ہو اوسکے علاج مین تھوڑی سی فربیون بھی ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فربیون کوئی اور دوا لینا ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بدنکا ہو اور جسقدر لائق سمجھنے بدنکے ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اوسکی مقدار بارہوان حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنے اگر ۱۲ اجزو قیروطی ہو ایک جزو یہ دوای قوی اور تازہ اوس قیروطی مین ڈالی جاے جسکا استعمال کرنا مرکوز ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے اور زیادہ سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اور مرہم وغیرہ جسمین دوای مذکور کی آمیزش کرین۔ کبھی ایسی قیروطی یا مرہم مین سوای فربیون کے اور شیر دار ادویہ بھی مثل بناتیہ بھی شریک کرتے ہین اوسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی ہے۔ ضعیف الاثر دوا ایسے وقت مین جیسے بورہ ارمنی اور اوسکا کف اور کبریت زیت مین گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ حجر اسیوس اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کہ بطرف خارج کی جذب کر لائے اور اسیطرح زاج اور خاکستر جس سے نانبا جدا کرتے ہین اور اسرنج اور لصاق ذہب اور کبھی ابتدای جراحات مین سوای خمیر کے اور کچھ اختیار نہین کرتے ہین اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہے اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کرکے باہر کیطرف لاتا ہے۔ اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون بہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہین اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شلیم یعنے چینچ جو گیہوں مین برآمد ہوتا ہے اوسکا استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کہ راکھ کے پانی مین پیسکے ضماد کرتے ہین۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہین اوسکے بعد مرہم باسلیقون کو ادویہ محتاج الیہا سے قوی کرکے خواہ اوسی سے اوپر کی دواؤن کو قوی کرکے استعمال کرتے ہین۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ مین بغرض تجفیف کے چونہ بھی ملادیتے ہین۔ لیکن واجب ہے کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ آب دریا سے اوسکو دھویا ہو اور خوب گرم اور تیز دھوپ مین

دھوکر خشک کیا ہوا اور جسقدر زیادہ دھوئین گے اوسی قدر نفع اوسکا بڑھتا جائیگا۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہے جسکو جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فربیون اور زفت یعنی رال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف جزو اور زیت ایک جزو ۔ روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہے مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا ہے **مین کہتا ہون** اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت متحلل ہو جاتا ہے اسیوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہے۔ اگر زخم بطور چھپنے اور گڑنے کے پیدا ہوا ہے اور اوسمین ورم یا عفونت نہین ہے اوسوقت مرہم افربیون اور بیخال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہے اوسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کے واسطے بیخال کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کی ہوتی رہیگی اور بموجب سحنہ اور مزاج کی تغیرات مین اختیار ہے اور باوجود زخم گڑنے اور چھپنے کا مونہہ بند ہونے نہ پائے اور پر گوشت ہونا مونہہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر مونہہ تنگ ہو بڑھا دیا جاوے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اوس زخم کے جو بطور پھٹ جانی کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہوا اوسوقت سکبینج اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہوا اوسوقت آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کہ اونکو یکجا کرکے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو اور آرد کرسنہ اور آرد باقلا بھی آب خاکستر مین پختہ کرکے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکبینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال مفنجع کا اوسپر عوض کرنا چاہیے اور دوا کو اوسی مین بھگو کر گرم کرکے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین **بیان اون اورام کا جو عصب کو بحالت جراحت عارض ہوتے ہین** اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کی علاج کا کیا ہے اور اگر اوسمین ورم پیدا ہو اوسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہے لیکن اب ہمکو منظور ہے کہ بہ شرح وبسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے کتاب قاطاجانس مین لکھا ہے اوسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراحات عصب مین ہون خواہ اعضاے عصبی مین ورم فلغمونی پیدا ہوا اور اوسمین التہاب زیادہ ہو مناسب ہے کہ اوسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جنمین سرکہ اور احجار معدنی داخل ہون اور وہ احجار اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کی مذکور ہین لیکن کتاب قاطاجانس کے دوسرے مقالہ مین اونہین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلقدیس ایک درہم اور ربع درہم زاج پونے دس درہم توبال نحاس دو اوقیہ اور اڈہائی درہم قشار کندر ڈیڑہ اوقیہ بارزد ایک وقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا دو رطل خشک دوائین مینکہ سرکہ مین دس دن تک بھگوئین اور پگھلانے والی چیزونکو پگھلا کے سرد کرین اور کسی دیگ وغیرہ مین سب کو ملا کر ہلائین اور خوب ہلا کر جب سب اجزا یکذات ہو جائین اوتار لین۔ عضو مجروح اور متورم پر دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ زیت کو ٹپکائین اور جسوقت یہ دوا مذکور اوسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین تر کرکے گرم گرم رکھین بشرطیکہ اوسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت نہو اسلیے کہ پٹھے کے حقمین خصوصاً جو پٹھہ مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑھ کر کوئی چیز مضر نہین ہے۔ پھر اگر کسی حال مین ایسے اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اوسمین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہے کہ لیب کو پکا کر استعمال کرین اور آٹا اوسمین سٹر کا داخل کرین اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اوسکی جگہہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملائین **پٹھہ کا کوفتہ ہونا اور پچ جانا اور بیکار ہو جانا** کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہوا اور ورم بھی پیدا نہ ہوا اوسکا علاج تسکین وجع سے کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو تشنگافتہ کرتی ہے اوس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اوسکا

بھی علاج کرو اسی طرح واجب ہے کہ تنطیل کرین اوس عضو پر روغن گرم کی اور پیہم نطول کرتے رہین اور جس روغن سے نطول کرین
چاہیے کہ اوسمین قوت ارخا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہے
— اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہون — اور خطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کر عصب کوفتہ پر رکھین اور صدف کا گوشت
بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس مہرا سے بھی اسکا علاج کرتے ہین — پھر اگر ورم پیدا ہو گیا ہے اوسکے تسکین درد کی آسان تدبیر
یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کی خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کرین اور معتدل گرمی بھی اوس عضو کو پہونچاتین اور
میلا صوف اسی دوا مین ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اوس پر رکھین اور اگر یہ صدمہ اور الم مواضع مفاصل مین پہونچا ہو وہان
کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جنمین قوت تحلیل اور تنضیج دونو
کی ہو لیکن اسقدر قبض بھی اوسمین ضرور ہو کہ مقابلہ ورم کا کر سکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے — پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور ورم کا
خیال کرنا ضرور ہے ان دونون مین جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اوسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے — اور اگر درد مطلق نہ ہو تو تنہا
استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر ورم مین طول ہوا ہو دوای قوی کا علاج کرین اور قوت تحلیل کی دوا
مین زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگاتین کہ اوسمین قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رمادہ سے بنائی جاتی ہے — خواہ جو دوا چرک کبوتر
صحرائی سے بنتی ہے — اور اگر جلد مین زخم بھی ہوا ہو اوسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمین قوت تجفیف اور جمیع اجزای متفرقہ
کے اوسے ہموار کرنا اور ملانا اجزای کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے — پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو اور
زخم کا بھی اثر جلد مین نہ ہو اوسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتین اونکا استعمال کرنا لازم ہے اور یہی
دوا یعنے ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے — اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اوسمین زیادہ داخل کرنا
چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھادین اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اوسکی طرف التفات
کی کچھ ضرورت ہی بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جاویگا فقط پٹھہ کا علاج ایسی قسم کا کرو جو اوسکے ورم کو نافع ہو اور جسم کے علاج کی طرف ہرگز التفات
نکیا چاہیے — اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے — اور اکثر علاج ایسے وقت اوس قیروطی سے کرتے ہین جسمین نمک
کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد بھی دونون حالت مین عموماً نفع کرتے ہین اور اگر ان دونون صورتون کے ہمراہ درد شدید
بھی ہو تو واجب ہے کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کرین اور گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہے کہ پٹھہ کے جمیع اقسام وثی ہین یا نکا کسیقدر لگام
ہونے دین گرم پانی ہو یا سرد بلکہ وہان قویہ کا استعمال کرین جنمین پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پڑے ہون اور جسکے مزاج مین
سخونت ہو یا دہ دوائین گرم اور خوشبو جنہین گرم مصالحہ کہتے ہین کہ اونکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی نوک
مین ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کیوجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اوس نوک کو نکال ڈالین جیسے
بازو کو نکال ڈالتے ہین **عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا** یہ ضرر اکثر چوٹ لگنے سے یا گر پڑنے سے پیدا ہوتا
ہے اور اگر زور سے دبانے سے سن سا معلوم ہوگا علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اورام سخت کی اور تشنجات کی ہم
جدول ادویہ مفردہ مین اور قرابادین مین خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی بہ تفصیل بیان کی ہین اور اس مقام پر جسقدر دوائین ہم
مذکور کرتے ہین وہ سب مجرب اور خفیف المؤنت ہین جیسے مقل الیہود بوزن دس درہم کے پانی مین گھول کر خواہ گھول کر استعمال

کرین یا گوندہ کر استعمال کرین مثل اسی کے خطمی کی جڑ نیز کہ ضماد کرین یہ بھی بہت خوب ہے اسیطرح بیخ سوسن کو دوشاب انگور مین
معجون کرکے اور اسیطرح اشنج اور شورہ اور فربیون اس سب کو روغن زیت کے ہمراہ جمع کرین ایضاً تخم مرو ہمراہ تمنجنج کے ضماد کرین ایضاً
داخلیون اور اوسکی نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے **ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان** ریح شوکہ کا سبب اخلاط
حادہ ہوتے ہین جو ہڈیون مین نفوذ کرتے ہین اور ہڈی کو سڑا دیتے ہین کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ
مادہ وجع مفاصل کا گوشت مین ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان مین پیوست ہو جاتا ہے اور اوسکے پیوست ہونے
سے ہڈی تھوڑی فاسد ہوکر سڑتی جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ شوکہ تمام بدن مین تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرحہ کے
اور اس قول کی کچھ اصل نہین ہے **علامات فساد استخوان کے** جسوقت کسی ہڈی مین فساد عارض ہوتا ہے اوسکے اوپر کی
ہڈی مین ترہل اور بودا پن پیدا ہوتا ہے اور سرخی ہو جاتی ہے اور بدبو آنے لگی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ اوسمین
باسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اوسکی بندش بھی اوسکے فساد پر دلالت کرتی ہے اسطرحپر کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اوسکی گرد پھیرین
دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہین ہے جو چکنی ہو کہ اوس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اوس سے کسیقدر چمٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز
غیر ثابت سی معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پیدا ہو گیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کبھی بالکل بودی اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی
نہ ہو اسلیے کہ ابتدا مین بذریعہ موچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا ہے بلکہ بتشبیر افراط ریق سے اوسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرحپر
کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اوپر سے الگ ہو گئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض
ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اوسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اوسکو کھول دین اوسکا رنگ اصلی رنگ
سے متغیر نظر آئیگا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اوسکی پہلے سے ہو جاتی ہے
بعد ازان ہڈی کا فساد دوڑتا ہے **علاج ہڈی کے فساد کا** علاج یہی ہے کہ اوسے کھجلا دین اور چھیل ڈالین اور جسقدر فاسد ہو چکی
ہے اوسکو دور کردین اور کاٹ ڈالین اور پراگندہ کردین ناصور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اوسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا اسطرحپر
کہ بمقدار فاسد پوست ہو کر گر پڑے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہجاے اور کبھی ہڈیون کے پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گرائی
جاتی ہے جیسے سر کی ہڈیون کے پوست گرانے مین خواہ اور مقامات کی ہڈیونکی یہی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند ایرسا
مر صبر ریشہ برگ جاوشیر قلیل سوختہ توبال نحاس قنتو صنوبران سب اجزا کو یکجا کرکے استعمال کرین عجیب النفع ہے کہ پوست
ہڈیون کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اوسکا
کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام مغز تک فساد پہونچ گیا ہو اوسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سوای
قطع اور نشر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہو سکے اوسوقت موضع اور اوس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے
جہان تک کہ فساد کار ہے اور اوسکی شناخت اسطرح کرین کہ جاکو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیرین تاانکہ جہان پر ہڈی گوشت سے ملی ہوے
وہان پہونچ جاے بس وہی حد انتہائی فساد کی ہے اور اوسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر یہ ہڈی مہران خواہ راس رگ کی خواہ مہرہ
پشت کی ہو اوسکے علاج سے تغافل اور دست کش ہونا بہتر ہے اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہین ہو سکتی ہے اور اگر
ہڈی کی فساد سے اوس گوشت کا فساد مظہر اس امر کا ہو کہ تابع اوس گوشت کی فساد کی ہے جہان یہ ہڈی واقع ہے اوس گوشت کا

جدا کردینا پس یہی اوسکا علاج ہے۔ واجب ہی کہ تبرید عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے اونہین طلاؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین کرتے رہین جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور اسیطرح جو گوشت کھلا ہوا ہے اوسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیے

صفت نشتر عظیم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سے اوپر اوٹھائین اسطرح کہ ہڈی کے کنارہ میں ایک ڈورا باندھکر اوپر کیطرف اوسے کھینچین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اوس عضو کو کھینچین نیچے کیطرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اوس عضو مین نہ لگین بعد ازان تراشنا شروع کرین اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کے ہو جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہی جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع اوسوقت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھہ لین تاکہ دندان ارہ کا گزند اوس شریف تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنی پوری شکل مستدیر کھلا ہوا ہو اوسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالین اسواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہے پر اوسپر گوشت نیا نہین اوگتا ہی اور اگر اجزای گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل سے اونکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جای اوسکا علاج نہین ہو سکتا ہے بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور ریزہ

جو قروح مندملہ مین رہ جاتی ہین بہتر یہ ہے کہ اونکے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی اعانت تھوڑی سی جذب کی ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کردے اور بذریعہ دوا خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک نہ کرین اسلیے کہ کرچ باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اوسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑجاتا ہی اور جب طبیعت اوسکو خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچا دے اور نکلنا اوسکا شروع ہوا اور کسیقدر جدا ہوتی معلوم ہوا اسوقت گوشت کسیقدر جدا کردین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کی زخم کا التحام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ جھلی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجای کہ اوسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالین گے خطرہ تشنج کا رہے گا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر خود ہی جھٹکر نکل آئیگی اوسمین چندان مضرت نہین ہے ایسی باقیماندہ چیزون کی نکالنے والی دوا گو اوسکا استعمال بعجلت ممنوع ہی اگر اوسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریونکا میل اور چرک اور یہ دونون برابر زیت کے وزن مین ہون اور پھر سبکو پگھلا کر ایک جزو فربیون اور ایک جز شیر یتوع اور تین حصہ زراوند ان سب اجزا سے مثل قیروطی کے طیار کرین۔ ایضاً اشق اور مقل کے دو قبلبان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو پیس کر مرہم درست کرین اور اوسی جگہہ پر رکھین جہان کرچ وغیرہ رہگئی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد باہر آجاتی ہے

ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اسکا ہے اوسے ہم آیندہ سطور مین لکھین گے اور اور دوا کے ذریعہ سے جو علاج ہی اوسی ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مغاث یعنے مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جزو صبر خطمی سپید اقاقیا ہر واحد پانچ جزو گل ارمنی پیس مرہم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر ورم گرم ہو۔ ایضاً برگ طرفا یعنی جھاو کی پتی اور برگ سرو و آس برگ بیدسب تازی اور ہری ہون اور سبکو کوٹ کر عرق نچوڑین اور مشک اور ورد اور بصل نرجس اور مر

اور بافیلون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اور فوفل برادہ چوب طرفا خطمی مونگا اقاقیا اکلیل الملک مرزنجوش اور ورد انمین زیادہ کرین اور
اگر حاجت تسخین کی ہو مرزنجوش اور آس اور سرو کو اضافہ کرین اگر ہمراہ کسر اور وثی کے ورم حار ہو یہ دوا ہے ۔ مونگا بیس درہم مغاث جلنار اقاقیا
انہین کا ضماد کرین کہ یہ زیادہ قوی ہے منجملہ ادویہ کے ایسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور سنگ دسے زعفران اور طین ارمنی ہے ایضاً
وثی اور رض دونون کے واسطے جید ہے اور رہن یعنے سستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور وثی کو نافع ہے اور خلع یعنے ہڈی اوترجانے کو مفید
ہے مغاث ماش اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر مر آب آس کے ذریعہ سے طلا کرین **فن پانچوان** جبر کے بیان مین اور اسمین تین مقالہ
ہین **مقالہ پہلا** خلع کا بیان **بیان عام خلع کا** خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جائے
اون چیزون سے جو ہڈی کے قریب اور گرد و پیش کی چیزین ہین اور نکلنا اوس ہڈی کا پورا ہو یعنے کسیقدر اپنی اصلی موضع اور وضع طبعی پر
باقی نہ رہے اور اگر تمام و کمال نہ نکلے گی اوسے زوال مفصل یعنے جوڑ کا سرک جانا خواہ ٹل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کیطرف
اور بذریعہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنے بیکار ہو جانے
کے ہین اور اگر فقط ایذا ہوا اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اوسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہوا اوسکا نام رہن ہے
اور رہن قسم مین وثی کے داخل نہین ہے کبھی مفصل مین ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول اوسکا زیادہ ہو جاتا ہے
اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچتا ہے لیکن اوسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہے
بعض آدمی براہ خلقت کی خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑھے اونکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اوتھلے ہوتے ہین
اور گرفت جوڑون کی بخوبی اونکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو تقم یعنے جوڑون کے پاس کے غدود اور رباطات وغیرہ جنکے اندر جانے سے وصل
اور جوڑ کی بنا ہے وہ بخوبی اندر نہین جاسکتے اور نہ گنجایش انکو جانے کی ملتی ہے ۔ اسطرح رباط وغیرہ کی بندش اونکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ
خلقت اصلی مین ضعیف اور نا استوار ہوتی ہے اور باریک اور رطب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہے اونہین مقامات کی طرف رطوبات لزجہ
فریقہ گرا کرتے ہین اور نوکین گٹھون کی ٹوٹ لوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا
ہے وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اوترجانے مفاصل کی
ہین اونکے جوڑ وہمین نہین ہوتے ہین اسوجہ سے اکثر اوسکے جوڑ اوترجایا کرتے ہین مفاصل کا اپنی اصلی خلقت مین حال تین طرح ہے
ایک تو ابھی بیان ہوچکا کہ اونکا انخلاع اور اوترجانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ اونکا اوترنا سخت
دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے یعنی جو مفاصل بآسانی اوترجاتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے رباط
چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین جو کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہوچکے اسوجہ سے زانو کا مفصل بآسانی
اوترجاتا ہے اور اسی سبب سے معین فلکہ کا ہوا اور جسطرح سے یہ جوڑ بآسانی اوترجاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی
آتا ہے ۔ اسلیے کہ بآسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل بآسانی اوترجانے کے ہے یعنے جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی بآسانی قبول
کرے گی اور جسقدر دشواری ایذا دینی ہوگی اور جس شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین پڑے گی اونہی ہی اصلی ہیئت سے پھر جاتے
مین ہوتی ہے مفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہین اونکے مونڈھے کا جوڑ ایسا
نرم اور نازک نہین ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے اوترتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے اونگلیون کے جوڑ کہ یہ اوترتے ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اوترنے کے بعد اور اسیطرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اوترنے کے پھر اونکا اصلی حالت پر
واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ جو بعض مفاصل انخلاع اور اوترجانے مین متوسط ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل
آسانی سے نہین اوترتا ہے کسی امر خارج کیوجہ سے اوسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ باسانی اوترجاتا ہے اور درست بھی آسانی سے ہوجاتا
ہے جسطرح حق الورک یعنی ڈھکنی ورک کی رطوبت زائدہ سے بھرجاتی ہے اوسیوجہ سے اونکا اوترجانا آسان ہوجاتا ہے اور پھر چڑھانا بھی
اوسکا آسان ہوتا ہے اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ ہر وقت اوسکا ورک اوترا اور چڑھتا رہتا ہے اور تھوڑی
سی حرکت خواہ دوڑنے سے بھی کیفیت اوسپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ
کیفیت زائل ہوجاتی ہے بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہے جسمین کونے پٹھے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اوسکے سرے منقطع
ہوجائین اور ایسے خلع کے بعد مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہے اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد
راس عضد مین اور دونون پاؤن کے گٹون مین کہ بعض کے نزدیک اوترجانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ اوترنے کے بعد پھر
اصلیت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر ہوسکے **علامات خلع کلی** کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوترجاے اوس جگہ پستی اور گڑھا سا پایا جاتا
ہے اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہے جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر مین یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت
نظر آتی ہے اور اس سب سے زیادہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ سے اسطرح ہوتا ہے
کہ جو مفصل اوسکے مقابل ہے اوسے اور اس اوتری ہوئی کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ
کی حرکت موقوف ہوجاے اور حرکت نہ کرسکے اوسوقت ضرور تعین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات
مین جیسی ہمیشہ کرتا ہو اوسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے بقین کامل ہوگا کہ زوال
اور اوترجانے کا مرض نہین **علامات میل** یعنے جھک جانے کی علامات وہ یہ ہے کہ تقعر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری
جانب مین نظر آئے اور حس لامسہ سے جو بلندی اندوار مثل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات
بھی عضو زائل سے صادر ہوسکین **مفصل کا طول زیادہ ہوجانا بدون خلع کے** اوسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصلی
لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اوسی مقام طبعی کیطرف دبائین بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جاے پھر جب دباؤ کے زور کو برطرف کرین
اوسیطرح نادرست ہوجاے اور جو شکل بالعرض حاصل ہوئی ہے وہی پھر پلٹ آئے اور ایک گڑھا سا پیدا ہوجاے کبھی اوسمین اونگلی
سما جاتی ہے جہان گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہے **علاج میل اور خلع کا** خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی
اوسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہے مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اوسوقت خیال کرو
کہ خلع اتنا خفیف ہے کہ تھوڑی سے دبانے سے اوترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کیطرف پلٹ جاتا ہے اور قرحہ وغیرہ مین درد
بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہو اوسوقت خلع کی درستی
پہلے سے کرلینی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج قرحہ اور
زخم کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جو بڑے بڑے جوڑ ہین اونمین یہ مرض
لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اگر ایسے اعضا

کے مفاصل مین ہو جو قریب اعضای شریفہ کے واقع ہین اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہون۔ انحصار تدبیر اسیوقت اسی مین ہے کہ ہم تجربہ کرین اگر امر آسان ہو یا اوس سے درد وغیرہ کا ہیجان نہوتا ہو اور بدشواری ردکرنا خلع کا نہ ہوتا ہو جبر اور رستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نکرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی اولادرپے نہ ہونگے اور اگر ہم تدبیر کرینگے ہین ابطال رطوبت کا بشرطیکہ موجع ہو اور درد پیدا کرتا ہو ضرور کرینگے اور اگر آسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی کرینگے اور قرحہ کا بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھ ہی عارض ہون اور کوشش ایک ہی جہت مین ہو اور دونون کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونون تدبیر ساتھ ہی کرین عالم صناعت نے حکایت کی ہے کہ ایک پتھر کسی مرد کی منکب پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونون جدا ہو کر کنارہ عضد کا جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اوسکے نیچے سے چنبر گردن کا سرا اوتر گیا اور بعض جہال نے جو کہ جبری اور بیبا زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کرکے گوشت اور جلد وغیرہ اوسیطرح ہموار رکھکر اور ملاکر بندش کر دی اوسوقت تو کچھ معلوم نہوا آخر اوسکا حال یہ ہوا کہ گوشت مین بڑا اینڈھہ پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اوسکی قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہو گئی اور رنگت ہڈی کی سبز ہو گئی اوس جاہل بدتمیز کو یہ بات دریافت نہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ پہونچے اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور مقام ماؤف کو زیت کہنہ سے داغ دینا چاہیے تھا۔ اسیطرح اگر ہمراہ خلع کو ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کرلین اوسکے بعد درستی خلع کی کرین اگر خلع مفرد اور شارح یعنے کھلا ہوا ہو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اوتر گیا ہے اور جدھر سے زایل ہوا ہے اوسکے برعکس دوسری جانب کھینچین تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجاوے بعد ازان اوس مقام تک پھیرین جہان سے نکل گیا ہے پس اسی تدبیر سے چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر عود کریگا اگر چڑھ جائیگی بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اوسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جاوے پھر بندش رباط سے کرین اسلیے کہ پٹی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا ہونے پر معین ہوتی ہی اور احتیاج منع ورم عنیف اور درشت کی زیادہ ہے اسلیے کہ درستی اوتری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کی ممکن نہین ہے۔ خشک کپڑا قریب اوترے ہوئے عضو کے لیجانا مکروہ اور ناپسند ہے اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہے اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ جو کپڑا اسکی اصلاح اور درستی مین مستعمل ہو واجب ہی کہ قیروطی سرد سے تر کیا ہوا ہو خواہ شراب مازو سے بھگو لیا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ بقراط کی وصیت مین یہ امر ہی کہ اوتری ہوئے عضو کا چڑھانا اور کھینچنا تین دن خواہ چار دن تک جائز نہین ہے گر چند اعضا ہین کہ اونہین مستثنی کرتا ہے۔ میل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہی یعنے اونمین بھی تاخیر اسقدر درکار ہے اوسکے بعد پھر پٹی کی بندش کرنی چاہیے۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت مین اوتر جاتا ہو اور جب وسی چڑھاتین اور درست کرین پھر نہ ٹھہرے اور اوتر جاوے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگانے کی تدبیر کرین۔ اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجاوے اور مثل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا استعمال کرین جو ملین ہون اور ابتدا مین حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کرین اور عورات کے علاج مین روغن گرم کی مالش جو مقوی ہون اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے ہو جو مقوی ہے اور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرنا واجب ہے اوسی صورت بوجہ تقویت کے کر دیتی ہے **علاج طول مفصل کا** واجب ہی کہ استخوان مسترخی کو اندر کیطرف پھیرین اور جس جگہ سے مسترخی

ہو کر طولانی ہو گئی ہے اوسیطرف پھیر لیجائین اور ایسی دواؤن سے ضماد کرین جنمین قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا وغیرہ کو ملاکر استعمال کرین کہ اونمین کسیقدر جند بیدستر اور قسط اور شونیز بھی داخل ہو ایضاً بوزالسرو اور رامبل پر اقتصار کرین اسیطرح وہ سب ادویہ جو ضماد عنق مین پڑتی ہین بعد اوسکے بندش ایسی کرین جیسے مرکی بندش ہوتی ہے جبڑہ کا اوترجانا کبھی نیچے کا جبڑہ اسپنے رقبہ سے اوترجاتا ہے اوسوقت مونہہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اگر شاذونادر واقع بھی ہوتی ہے پوری واقع نہین ہوتی ہے لیکن اوترجاتے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف اوس استرخا کے جو اکثر جمائی سلینے سے عارض ہوتا ہے اور نیچے کا جبڑہ اوترجانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اون عضلات کے ہے جو جبڑے مین آئے ہین وہ حرکت معدوم نہین ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اوترجاتا ہے اوسوقت اوسکی شکل اور ہیئت اسپر دلالت کرتی ہے یا جھکاو جبڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہی یعنے اوسے اپنی حالت اصلی کیطرف بہت جلد پھیرانا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے مین ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کیطرف بدشواری عود کرتا ہے اگر بآسانی اپنی شکل کیطرف واپس آجاے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور تانتے کھنچ جائین اور پوری تدبیر نہ کرین سخت ہوجائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کھچ جائین گے اور حمیات لازم اور صداع مستحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہین اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسوین روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور محض فضول صفراوی دستون مین دفع ہوتے ہین اور قے صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسیواسطے علاج مین مبادرت واجب ہے اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سرکو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اوسکے مونہہ مین ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہہ بہت سے عضلات واقع ہین کہ اگرچہ جبڑا اوترگیا ہے جب بھی اونمین تعرض بشدت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کردیا ہو کہ اوسکے مونہہ کو داہنے بائین حرکت دین پھر دفعتہ اوسکے مونہہ کو کھینچین بعد ازان جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کردین یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہو گیا ہے اور اوترگیا ہے اوس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کرنے کے ایسی طرح اوسے اوبھارے کہ جب ٹھہرانے لگین پیچھے کی طرف آکر بیٹھ جاے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور شناخت یہ ہے کہ رباعیات یعنے چار دانت جسمین چار چار نظر آتے ہین وہ برابر اور سیدھے ہو جائین اور مونہہ بھی سیدھا ہو کر بند ہو جائے اسکے بعد پٹی سے بندش کردین اور قیروطی موم اور روغن گل لگائین پھر بہت جلد درست ہو جاے گا اگر بسبب اتفاق جلد اسکے چڑھانے کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جاے اب اسوقت واجب ہے کہ پہلے اوسکے نرم کرنے کی تدبیر کرین اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم اور روغن سے نطول حمام مین کرین اور نطول بھی بہت زیادہ کرین تاکہ نرمی پیدا ہو جاے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہو کر چڑھ جاے اور استوار ہو جاے اور اوسکے بعد مریض کو چت لٹائین کسی ایسے بچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہوا اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اوسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جاے اور کسیطرح کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے **چنبر گردن کے اوتر جانے کا بیان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ ترقوہ

اندر کی طرف سے جدا نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اوس سے جدا نہین ہے اور یہی وجہ ہے
کہ اوس طرف اوسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جو کھم پہونچے اور نادرست
ہوجاے اوسکی درستی ہوسکتی ہے اور وہی علاج اوسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہے ہان وہ
کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہے اور اوس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہین اوترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اوسکے دوسرے
ہین اوسکو اوتر جانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اوسے اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض
نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہے تاکہ سینہ مین تفریق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہوجاے اور اسی
واسطے سواے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ پیدا نہین کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اوسکے
خواہ اور کسی طرح سے پھر اوسے درست کردینا اور اپنی اصلی موضع پر رکھ دینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہوجاتی
ہے خواہ گدی اور پٹی سے بندش کرکے درست کرتے ہین اور جیسی بندش اوسکے واسطے لائق ہے اوسی بندش سے باندھتے
ہین یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کیطرف پھیر لایا
جاتا ہے جس چیز سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک ہڈی غضروفی ہے کہ دبلے بدن مین موٹی ہوتی
ہے اور جب وہ ہٹ جاتی ہے تا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سرا بازو کا جدا ہوگیا اور اپنی جگہ سے الگ ہوگیا اسلیے کہ سرا شانہ کا
اوسوقت بہت باریک نظر آتا ہے اور جس جگہ سے انتقال اوسکا واقع ہوتا ہے وہان گہراؤ سا نظر آتا ہے مگر واقف کار ہوشیار
کو چاہیے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہے اور اسیطرح
مناکب کا بھی حال ہے **منکب کے اوتر جانے کا بیان** کبھی مونڈھا اوتر جاتا ہے اور شانے کے اوترنے مین
کسیقدر شک ہے اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اوتر جاے ہان کبھی عضل مناکب...
عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اوتر جانے ہین اسلیے کہ انفراد رسناک ان عضل کا زیادہ گہرا نہین ہے اور رباط اوسکے... موثق
ہین بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوئے ہین اور ایسی خلقت نرم اونکی فقط بغرض آسانی حرکات کے ہوئی ہے اور اس عضو کا
اوتر جانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت مین دریافت ہوتا ہے اور اوسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیے کہ اوپر کیطرف اسکا انخلاع
نہین ہوتا ہے اسلیے کہ بلندی بازہ مناکب کی اوسے مانع ہوتی ہے اور نہ پیچھے کیطرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اودھر کتف اور شانہ اسکو
روکتا ہے اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیے کہ عضلہ دوسرے والا آگے کی طرف سے اسے مانع ہوتا ہے اوسی طرح سے جیسے راس منکب نع ہوتا ہے
عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال و مناکب مانع ہوتا ہے اور جانب اسفل مین خروج کثیر خصوصاً جو لوگ بہت لاغر
اور نحیف ہین کہ ان لوگونکے عضد مین خلع بھی باسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ پر تھوڑی آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے اور موٹے آدمیون مین دونون باتین دشوار
ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنی جو ولادت دشواری سے ہوتی ہے جیسے کہ معلوم ہے خواہ بروقت چاک کرنے جنین کے اور جسپیٹ درست کیا جاے
پھر بعد اس صدمہ کے نشو و نما اس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرغوب تیار اور دقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ اصلاح بھی اوسکی کردیجاے اور کبھی بعض لوگ مندمل قبول اصلاح نہین
کرتا ہے بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہے اور عضد اور ساعد دونون باریک رہجاتے ہین اور اکثر اونکی بہتری قبول اصلاح کرلیتا ہے اور اچھا خوشنما ہوجاتا ہے لیکن ایک صورت کوتاہ
اور مشابہ قائمہ ابن العرس یعنی نیولا کی ہوتا ہے ران کی کیفیت ہے کہ سب طرح کی بہتری نہین خالی از نقصان نہین ہوتی ہے اور جس وقت عضد مین

بجانب عنق کے عکس پیدا ہوا ہو اسکے بعد درست کیا جاوے پھر بطرف خلقت اصلی کے روکرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہو سکیگا **علامت عضد کے اوتر جانے کی** یہ ہے کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور تجویف بھر جاتی ہے اور ایک گہرو سا واقع ہوتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہین ہے بلکہ بسبب بدل جانے اور پلٹ جانے اوس کتف کی بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ ہنسلی کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اوس کنارہ کو زوال کسی طرف کا عارض نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑی اسکے سرے پر ہے اور سے صدمہ کسی طرح کا نہ پہونچا ہوا اور جب بذریعہ علاج کے اوس صدمے مین سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہین رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے اوسکا سر البطور کرہ کے بلند ہو جاتا ہے بطرف ربط کے اور عضد کا الصاق بھی خوب نہین ہوتا ہو اور اوسکا پہلو بھی ٹھیک نہین بیٹھتا ہے جیسے کہ صحیح اور درست ہاتھ مین الصاق پیدا ہوتا ہے اور نہ اوسکے قریب ہوتا ہے بدون گردن کے سہارے کے اور بدون وجع شدید کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کرین اوپر کیطرف خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اوسی میسر نہین ہوتی اور اسطرح اور قسم کی حرکات بھی ہم اوسکی واسطے تجویز کرکے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے ہین یہ سب علامتین کبھی بوجہ وثی یعنے بیکار ہوجانے اور ورم سے یا بوجہ کھچلانے کے بھی پیدا ہوتے ہین **علاج** لڑکون کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہین چونکہ اونکا علاج آسان ہے فقط ہاتھ سے کھینچکر اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کردینا چاہیے بلکہ اوس مقام کی گرفت کرکے خواہ اوسکے قریب بگڑے کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کیطرف کھینچنا چاہیے اور بیشتر بعض اطفال کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو بیچ کی اونگلی سے برابر کرکے اسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہین پس فقط اسی طرح سے درست ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہین اور خلع شدید اونمین پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اونکے عضد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست کرنے والا اپنا پاؤن پہلو مین علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے مثل سرے خواہ کوئی چکنا گولا مثل کریکے جسپر تیل لگا ہوا یا روغن کیا ہوا ہے وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اوسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کہ گویا اوسکو اوکھاڑنا چاہتا ہے کہ شانے پر سے اوکھڑ جاوے اور اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا اندر کیطرف جھکاوے جہان پر عضد کے کھلنے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقون سے اصوب اور عمدہ ہے۔ ایضاً ایک ایسا آدمی جو نسبت علیل کے قد آور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو اپنے مونڈھے علیل کے بغل کے نیچے رکھکر اوسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھاوے اسطرح کہ اسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اسے لٹکائے رہے مگر اوسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سبک اور ہلکا بہ نسبت اوس اوٹھانے والے کے بدن کے ہے۔ اسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ اور ثقل اوسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اسکے ہاتھ کے سہارے سے لٹکا رہے گا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہین اور اوسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کمال وغیرہ لپیٹ دیتے ہین اور اوسی جگہ پر جو آدمی کے مونڈھے کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہین اسیوقت مجبر یعنے جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پانون کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہو اور جب عضد کا چڑھانا دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اوسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے نطول اور استحمام وغیرہ تلیین بخوبی کرکے ایک ڈنڈا مثل بیراہ کے بناتے ہین جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے سرے پر گول گول

بناتے ہین اس شکل سے اور آسان یہ ہے کہ یہ گول مونہہ کپڑوں وغیرہ سے بناتین کہ اوسمین نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کو مندیہ بھی
اور اس گول شے کو نیچے بغل کے رکھکر اس اوترے ہوئے کو چڑھاتے ہین جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہو
چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہراوہ کو پکڑ کے اوسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اوسے اوپر کیطرف کھینچتا ہوا خواہ وہ آدمی مجبر یعنی درست کرنیوالا
زور سے مقاومت کرین جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک آدمی اوسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعۃً اوٹھ کھڑا نہ ہو
خواہ اس دوسری مونڈھے کو مجبر یعنی درست کرنیوالا اونچا کرے اسطرح کہ اوسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے
ہاتھ کو دوہرا کر دے خواہ دوہرا کرکے اوکھاڑ ڈالے اور اندر کیطرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اوسوقت عضد اپنے جوڑ مین
آجائیگا پھر اوسوقت اوسی گول مونہہ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اوسے دبایا ہو یعنی راس کے
عضد کیطرف یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کیطرف ہو ورنہ عضد
ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اوسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہین ہوتا جیسا معلوم ہوچکا کبھی تسلیم کے ذریعہ سے
تدبیر کرتے ہین اور تسلیم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبۃ السلم یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہین اور اوس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب
گدگدی اور نرم کر لیتے ہین اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اوسکی صورت ایسی درست کر لیتے ہین جو قابل کام کے ہوجاے اور آدمی دوسری جانب
سے اوس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع مین داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے لٹکنا اور عتبہ
یعنی سوراخ بازو کی سلم یعنی چوکھٹ کے بازو کا سوراخ کا قریب راس عضد کے ہو تاکہ ٹوٹ نہ جاے۔ اور کبھی بدلہ عتبہ اوسکبہ کردیکی
ایک سی جو یہی کام دے تجویز کرتے ہین اور اسی مقام خاص سے اوسکا بھی استعمال کرتے ہین اور اس مقام سے اوترکے دوسری
جگہ سے علاقہ نہین رکھتے ہین کہ اس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے۔ اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن اون
طریقون مین تعب اور مشقت زیادہ ہے اونمین طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہین ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا
گیا ہے۔ جب عضد اوترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جاے اور اچھی طرح بیٹھ جاے اوسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھے
کے ہمراہ باندھین اور چوڑی چوڑی پٹیان الٹی باندھین جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہوجاے
اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری اربار کرکے دوسرے شانہ تک لیجائین اور خوب
سخت اور کھچی ہوئی رکھین اور اوسکی سختی خواہ گرہ اوس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازان عضد کو پہلو
کے ہمراہ نیچے کیطرف کس دین اور جکڑبند کرین اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کیطرف بجانب گردن کے خوب کھینچکر باندھین اور
ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولین اور غذائی مریض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہوچکی ہے۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست
کرنے کے بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہہ کو باستواری گرفت نہ کرسکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوتر جانا اور اسکا بیان تو ہم
ہوچکا ہے کہ ناممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہین **چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوتر جانا** کبھی
وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب ہوتی ہے اپنی جگہہ سے اوتر جاتی ہے پس ایک گڑھا سا پڑجاتا ہے جیسے خلع مین اسی طرح کی تقعیر پیدا
ہوتی ہے **علاج** اسکا یہی ہے بمقدار کھینچنے اوٹھے ہوئے کے اسے کھینچنا چاہیے مگر تنگ کرکے اور اونگلیون سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہہ پر
اسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنی چنبر گردن پٹی اور گوسلے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اوسی طرح اسے بھی

درست کرنا لازم ہے اسلیے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہ پر پھیر لاتی ہے اور وجہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کی ہوتا ہے مراد یہ ہے
کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہ پر نہین آتی ہے بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہ پر عود کرتی ہے اور بندش کیسی ہی سخت کیون نہو کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے
کہ ترقوہ کی بندش مین خوف ہوتا ہے **مرفق کا اوتر جانا** یہ جوڑ ایسا ہے کہ اسکا اوترنا بھی دشوار ہے اور بعد اوترنے کے پھر درست
ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہے اسلیے کہ اسکے رباطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہین اور نقرہ
یعنے گڑھا جو اسمین ہے وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہے اور کبھی مرفق مین زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی انخلاع تام پیدا ہوتا
ہے مگر یہ بعض اوقات مین ہوتا ہے اور جب اوتر جاتا ہے اسکے اوترنے پر ایک جانب کا محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری
جانب کا دلالت کرتا ہے بہت برا وہی اوترنا ہے جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہین ہوتا ہے اور اکثر جو پہونچا اوترتا ہے
وہ زند اسفل مین صدمہ پہونچاتا ہے اور یہ اوترنا بہت ہی بدقوارہ اور بدشکل ہوتا ہے اسلیے کہ اسے تردد اور نکلنا بیٹھنا زیادہ عارض
ہوتا ہے اوسکا اوپر کا زند کمتر اوس سے خلع عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اوتنا بدنما اور بدقطع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوس سے اتصال کف دست
سے زیادہ ہے اور حرکت اوسکی بعید ہے اور یہ بھی غیر ممکن ہے کہ زند اعلی خواہ اسفل اوتر جاے اور بہ نسبت پہلے کے اوسی دوری اپنے
مقابل کے زند سے ہو یعنے اوپر کا زند اگر اوترے گا نیچے والے زند سے دور ہو جائیگا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کے اوپر کے زند سے دور ہو جائیگا
علاج گٹے کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ ورم حار اس جگہ بہت جلد عارض ہوتا ہے اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار
ہو جاتا ہے اور اگر بعد ورم بغرض چڑھانے اور درست کرنے کے کھینچین اذیت شدید ہوتی ہے اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور پھر درست
بیٹھ نہین سکتا ہے جب تک ورم موجود ہے کبھی اپنی جگہ اصلی پر عود نہین کرتا ہے اگر گٹا تھوڑا سا ہٹ جاے اوسکے درست کرنے کو ادنی
زور کرکے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہے اور اگر بالکل اوکھڑ جاے اوسکی دو صورتین ہین یا تو آگے کیطرف ہٹ جاے اوسکی تدبیر اوپر
اور اگر پیچھے کی طرف اوکھڑے اوسکی دوسری تدبیر ہے جو گٹا آگے کی طرف اوتر گیا ہو اوسکے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر یہ ہے کہ اوسکے ساتھ
مونڈھے پر چوٹین لگائین تھپڑ خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب مونڈھے کو پہونچائین اور ہاتھ کو خوب دبا کرین اور اوپر کو اوٹھائین اور دونون
ہاتھ سے اوٹھانے مین مدد چاہین اسی تدبیر سے اپنی جگہ مین درست بیٹھ جائیگا اور اگر گٹا پیچھے کیطرف اوتر جاے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے
خوب سا کھینچین بعد ازان پیچھے کیطرف چوٹ لگائین اگر یہ تدبیر کارگر نہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو چند آدمی جو قوی اور زور آور
ہون خوب گرفت کرین اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک
پہونچ جاتا ہے اور ہڈیون اور اعصاب وغیرہ مین نرمی پیدا ہو جاتی ہے گٹا درست بیٹھ جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے
مستعمل ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارخاے لطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور جب
گٹا درست اپنی جگہ پر بیٹھ جاے لازم ہے کہ بندش اوس مقام پر اچھی طرح کرین اور ایک ایسی بندش تجویز کرین جو کہنی مین ایک
زاویہ پیدا کرے اور وقت بوقت اوس دوڑے وغیرہ کو تنگ کرتے جائین تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جاے

مفصل رسغ کا اوتر جانا رسغ مقام باریک جو قسم پر حیوانات کے ہے خواہ مقام جو ہاتھ اور پاون کے جوڑ پر ہے
اونکا بعد خلع کے اپنی جگہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چندان دشوار نہین ہے مگر بٹھانے کے بعد انکا ٹھہرنا دشوار
ہے اسلیے کہ اگر ایک عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائین تو آسانی آجاتا ہے مگر اسکا داخل ہونا دوسرے مین جسطرح چاہیے

دشوار ہے اور دشواری کی وجہ یہ ہے کہ قریب جو اجساد واقع ہین اونہین بعد زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہوجاتا ہے اور ورم کی وجہ سے بخوبی دبانا ایک ہڈی کا دوسری مین دشوار ہوتا ہے اور جابجا رک جاتی ہے — طریقہ کھینچنے کا یہ ہے کہ ایک آدمی گٹہ کو پیچھے کیطرف کھینچے اور بٹھانے والا جراح وغیرہ کف دست کو خلاف مین اوس کشش کے کھینچنے سے یعنے آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک اونگلی کو اسیطرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جاے اسیطرح سے کھینچتے کھینچتے درست ہوجائیگا بعد اوسکے ضماد مناسب کرکے بندش کردے **اونگلیون کا اوتر جانا اور اوسکی علامات کا بیان** جب کوئی اونگلی اوتر جاتی ہے باطن کف کی جھکتی ہے اور اوسی جگہہ اندر وار ایک بلندی سی پیدا ہوتی ہے اور بطرف مخالف یعنے پشت دست کے گڑھا سا پڑجاتا ہے اسیطرح رسغ کی ہڈیون کا حال ہے بروقت اوتر جانے کے علاج اونگلی بعد اوتر جانے کے پھر اپنی جگہہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہے اور واجب نہین ہے کہ برابر کھینچتے رہین اور بٹھایا کرین بلکہ چاہیے اوسکو پکڑ کے اور سبابہ کو اونچا کرکے اوسی ہاتھ سے جو اوسکی جڑ کے نیچے اوسی جگہہ ہے جہان سے گرفت کیا ہے اور اوپر کیطرف اس طرح اوٹھاتین جیسے اونگلیون کو اوکھاڑنا منظور ہے اسی ترکیب سے وقت اوتری ہوئی اپنی جگہہ پر درست بیٹھے گی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اوس آواز سے شناخت اوسکی درست بیٹھنے کی کیجائیگی **انفکاک رسغ کی ہڈیون کا** واجب ہے کہ جہان تک ممکن ہے اونکے درست کرنے کی تدبیر کرین اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اوسکے خلاف جہت مین درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہین اوپر رکھکر بندش کرنی چاہیے اور بندش کرکے چھوڑ دین اور سیسہ کا لنگر جس سے ہمواری اور درستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر اون ہڈیون کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اوترنے سے منع کرے لٹکانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے سے پہلے واجب ہے کہ ضماد مقوی سے لیپ کرلین جیسا کہ اوسکا فائدہ اوپر کے ابحاث مین بخوبی بیان ہوچکا ہے اور کسی قسم کی حرکت نہ پہونچائین **مہرہ گردن کا اوتر جانا اور ٹل جانا** فقرہ پشت اور گردن کی اگر بالکل اوتر جاتین پھر ہلاکت مریض مین کچھ شبہہ باقی نہین رہتا اور اگر بالکل اوتر نہ جاتین مگر اپنی جگہہ سے زائل اور دور ہوجاتین اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتی ہین وجہہ یہ ہے کہ نخاع مین اونکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہے اگرچہ کوئی شخص جوانمردی کرے اور اوسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اوپر گردن کا خواہ اوسکے متصل کا فقرہ اوتر جاے سانس کی آمد و رفت بند ہوجائیگی اور وہ ذی روح فوراً مرجائیگا اسلیے کہ عصب نفس مین اوسوقت تنگی پیدا ہوتی ہے اور اپنا فعل نہین کرسکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اوتر گیا ہو اوسکا بھی علاج ممکن نہین ہے اور بہت جلد مہلک ہوتا ہے شاید اگر کسیکو کچھ سی مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا مانع نہو بول و براز بند ہوجائیگا اور اسی سے بھی قتل کریگا پھر اس ضرر کا بھی تحمل ہوجاے لیکن نخاع مین تا وہ تنگی پیدا ہو خواہ تنگی تو ہو مگر ورم پیدا نہو خواہ ورم ہو مگر کسی قدر سکون ہوجاے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع مین اور بھی اوس جگہہ جدا اس مقام کے واقع ہو ضرور پہونچیگی اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اوسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچیگا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہوگا اور جو عضو اسکے نیچے ہین اونمین ضعف ضرور پیدا ہوگا اور پاؤن مین ضعف عارض ہوگا اور عضل مثانہ اور مقعد مین ضعف عارض ہوگا اور قوت قوی اور دفع شدید کیطرف اس فقرہ کی رد کرنے کے ہمین حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکے لگانے پڑینگے اور اتنا ٹھوکنا درکار ہوگا کہ شاید جو شاخین گرفت کی کانٹے اس فقرہ کی جب تک یہ فقرہ اپنی جگہہ پر بیٹھے بیٹھے اوس سے پہلے ٹوٹ کر بکھر جائینگے اور پھر فائدہ اس تدبیر کا کیا ہوگا بلکہ ابھی

یہ فقرہ اپنی جگہ پر نہ پہونچیگا اور ان ٹھوکرون کے صدمہ سے سناسن وغیرہ ٹوٹ جاینگے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے اوکھڑجاتا ہے اور
یہ امر عارض ایسا ہے جسکا بیان شاید ہمنے حدب اور کوز پشت کی مرض مین اچھی طرح کردیا ہے اوسی مقام سے اسکی تفصیل دریافت
کرنی چاہیے اور اسکا حکم تنگی عصب اور بدشواری رد کرنیکا ویسا ہی ہے جیسا اوس مقام پر مذکور ہوچکا **علامت** فقرات کے
خلع کی یہ ہے کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑجاتا ہے اوس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیع یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہے اور ایسا
معلوم ہوتا ہے جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے مین اتنا خوف نہین ہے مگر فقرہ کے اوترجانے مین خوف ہلاک کا ہے
علاج اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوترجاے اوسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر
پشت کی طرف اوترجاے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ دونون گھٹنے جماکر اور خوب طاقت اور قوت کو کام مین لاکر درست کرین جس طرح حمامی
مشت مال کرتے وقت زور کرتا ہے اوسیطرح اوسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بھل لٹکاکر
اوسکے اوپر چڑھین اور مالش کرین سرہوزی سے جس طرح نان پزآٹے کو زور زور سے گوندھتا ہے اور مشت زنی کرتا ہے اور اس تدبیر سے
کشود کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو بقراط کہتا ہے ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کی جسم کے برابر ہو تلاش
کرین خواہ دوکانچہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اوسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے
نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اوسکا دیوار کیجانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہو اوس ایک پر بچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائیں
اور علیل کو حمام کراکے اوسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پاون پھیلاکر مونہہ کے بھل لٹائین اور سینہ پر اوسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اوسکے
اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی
شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھین اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اوس تختہ
کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا ہے خواہ اوسی دوکانچہ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک خادم جو سرہانے
علیل کے کھڑا ہو اوسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے
اسے لیکر کہ اسکا نیچے والا کنارہ کسی ایسی ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اوسکو وہ خادم کھینچے رہے اور
جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اوسکے کھینچنے کا آتا ہے اوسوقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونون پانون علیل کے ساتھ ہی
اور پورے پورے ایک اور نہالچہ سے باندھے جائین اوپر رکبہ کے اور اوپر کعبین اور اسی طرح جو موضع بلند ہے اوس مقام پر جہان انکا
اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اوس موضع کو باندھین اور ان سب رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کرکے کسی
اور لکڑی سے باندھ دین جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنے جیسا دستہ ابھی مذکور ہوچکا اور نزدیک کنارہ اوس لکڑی کے جو قریب
علیل کے پانون کے ہے اس دستہ دوسری کو اوسیطرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اور اوسکے اعوان
اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اوترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعض آدمی اس کھینچنے کیواسطے اور
اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اوسی لکڑی پر چڑھتے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی
ہے خواہ اوس دوکانچہ کے قریب یعنے وہ دونون کنارے جو متصل اور دونون پانون کے ہین جب یہ سہام اور نوکین گھومتی ہوئی
حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہوکر کھچ جاتے ہین۔ اور سزاوار ہے کہ کشمکش اس درجہ پر پہونچے کہ مدبر کا یعنی جسقدر

کوبڑ کا دبڑ ہے اصل کتفین سے دفع کیا جاوے اور اگر احتیاج اوسی کوبڑ اور مقام تحدب تک پہنچنے کی ہو ضرور ہے ہم اس فعل کو کرین گے اور کچھ خوف اونسے تنفس
سے نکرینگے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر نہ بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہ ہون اور علیل کو تحمل تنگ گیری اور حفظہ کا بھی ہو
مناسب ہے کہ ایک گڑہا کھودین کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پرنالہ کے ہو ساتھ اسی کو پشت کر او طول اوس گڑہے کا بقدر ایک ذراع کے
ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ چاہیے کہ گڑہا جیسا اور معلوم ہو چکا ہے ویسا ہی ہو اور بعضے اسی جگہ
سے اوپر بھی کہا ہے کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خواہ تختی جسکا طول و عرض معتدل ہو
لیکر ایک کنارہ اوسکا اسی گڑہے مین داخل کرین جو دیوار مین بنایا گیا ہے اور اوسکے وسط مین رکھین خواہ جس مقام کی رسائی اس
کو پشت تک ہوتی ہے اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا نیچے کیطرف رکھین تا اینکہ فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جاوے کہ درست ہو گئی اور خوب سیدھی
ہو گئے ہین **بقراط نے ذکر کیا ہے** فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کر دیتا ہے اور یہ بھی اوسکا مقولہ ہے
کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہے پھر کیا حاجت
ہے کہ ہم ویسی کشش جیسی بیان کر چکے ہین ابتدا مین اوس قسم کی استعمال کرین جسکا نام زوال فقار ہے اور اسقدر استعمال اوس کشش کا جسمین
تختہ بندی کی نہ پہونچے کرین۔ اور بعد درست اور برابر ہونے کے ایک تختی لکڑی کی جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اوسکا اوسقدر
ہو کہ کو پشت پر برابر بیٹھ جاوے اور صحیح فقرات کو محیط ہو جاوے بناوین اور اوسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی مشاقہ اور روئی کے بعد
لپیٹ کر باندھین اور اوس لکڑی کی رگڑ جلد مین خراش پیدا نہ کرے اور گرہین پر اسی تختی کو رکھ کر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذا ہے
لطیف کھلاوین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجاوے اور کسی قدر حدبہ یعنے کوبڑ باقی رہے سزاوار یہی ہے کہ استعمال علاج کا ایسی دوا
سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی باندھین رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے
ہین بجاے اس لکڑی کے تختہ کے اور اگر خلع ایک ہی جانب مین بذریعہ بیرونگے درست اور برابر کیجاوے گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہون اور
جبارہ اوس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی ہڈیون کی درست اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہین اور اونسے بندش کیجاتی ہے۔ جو خلع
فقرہ کا عنق مین بطرف خلف کی ہو اور یہی قسم ایسی ہے جسکا علاج ممکن ہے۔ پس واجب ہے کہ مریض کو مستلقی کرین اور اسکے بعد سر کو
اوپر کیطرف کھینچین اور بہ نرمی فقرہ منخلع کو برابر اور درست کر دین دبا کر اور مالش کر کے جب برابر بیٹھ جاوے اوسپر ضماد مقوی رکھین اور بذریعہ
حرقون کے اونچا کر کے اوسپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کے ہو اور طول مین بھی گردن کے برابر ہو پھر اوسکے
بعد سر اور سینہ تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچا دین اور بہت دنون بعد اس بندش کو کھولین اور جن ڈورونسے اسکی بندش ہو
مناسب ہے کہ وہ کپڑے کے کناری اور حاشیہ سے نکالے ہون جو گندی اور استری کرنے سے چپٹے ہو جاتے ہین اسلیے کہ گول ڈورا اذیت
زیادہ پیدا کرتا ہے **عصعص کے اوتر جانے کا بیان** عصعص استخوان سرین کو کہتے ہین جس پر زور دیکر آدمی بیٹھتا ہے یہ ہڈی
جب اوتر جاتی ہے بذریعہ حس کے اسکا اوتر جانا دریافت ہوتا ہے اور ہڈی کا اوتر جانا کبھی بذریعہ حس بصر دریافت ہوتا ہے اور اسطرح بھی
دریافت ہوتا ہے کہ علیل اپنا پاؤن پھیلا نہین سکتا ہے نہ موضع خلع مین اور نہ قریب رکبہ کے بلکہ دوسرا زانو کا اوسپر بہت ہی شاق
اور گران ہوتا ہے تدبیر اسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ بیچ کی اونگلی مقعد مین داخل کر کے اسقدر درست اور ہموار کرین
کہ سامنے مقام خلع کے اونگلی پہونچ جاوے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کیطرف اونگلی کو دباوین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی حالت

رہین اور دباتے جائین تاکہ ہڈی عصعص کی برابر ہوجاے۔ خواہ اوسپر ضماد لگائین اور بندش کرین اور غذاے علیل مین تقلیل کرین
تاکہ براز بھی کم برامد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائین جس سے قوتین طبیعت مین بنی رہے **ورک کا اوترجانا** کبھی ران مین بھی وہی
صدمہ پہونچتا ہے جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اوترکر مثل مسترخی کے ڈھیلا ہوجاتا ہے اور جب ران اوترجاتی ہے پاؤنکا
دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہی نہ اوس مقام کے قریب سی جہان خلع عارض ہوا ہی اور نہ زانو کے قریب سی بلکہ زانو کے قریب سے
زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کیطرف بھی اوترجاتی ہے اور باہر کیطرف بھی لیکن اکثر اسکا انخلاع باہر کیطرف ہوتا ہے اور اندر کیطرف
کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کیطرف بھی اوترجاتی ہے اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہین جو اور اعضا کے خلع مین بیان ہوچکے ہین
اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کرکے نکالتے وقت اوترجاے اوس پاؤن کی خلقت کوتاہ ہوجاتی ہے اور ساق
یعنے پنڈلی باریک ہوکر بدن کے بوجھ اوٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہین ہوتی۔
علامات ورک کے اندر کیطرف خلع سے کبھی وہ پاؤن جسکا ورک اوترگیا ہے بہ نسبت دوسرے پاؤن کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو
نرم ہوجاتا ہے کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک کشش ران کی نہین ہوتا ہے اور اربیہ یعنے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہے
اسلیے کہ سر ورک کا اوسمین دھسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کے اوترجاے پاؤن چھوٹا اور قصیر ہوجاتا ہے اور کش ران مین عمق
اوسکے مقابل پیچھے کیطرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے کہ باہر پڑا ہوا ہے اندر کیطرف اور اگر آگے
کی طرف اوترجاے پاؤن اطول ہوجائیگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤن کو دراز کرسکتا ہے مگر دوہرا
کرنا پاؤن کا بدون الم شدید کے اوسی ممکن نہین ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اوس سے نہین ہوسکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤن مائل
ہوجاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کش ران مین ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول مین احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوترجاے
پاؤن اوسکا قصیر ہوجاے گا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونون متعذر اور دشوار ہوتے ہین لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوہرے کرنے
کش ران کے ممکن ہوتا ہے **مترجم کہتا ہے** مراد شیخ کی دوہرا کرنے اربیہ سے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہے کہ
کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہین ہونا بطرف کش ران کے ایسا نہین ممکن ہے جس طرح صحیح لوگ
خواہ جو لوگ ران کو آگے کیطرف دوہرا کرلیتے ہین جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کرلیتا ہے اور یہ نقصان اس مریض کو لاحق
ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا لیتا اور اب اسوقت اسی قدرت نہین ہے
کہ ساق کو بدون دوہرانے ران کے دوہرا کرسکے **متن** ران کی جڑ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سر فخذ کا کسیقدر کج ہوجاتا ہے
علاج بہت جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست نکرین گے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھی تو اکثر اوسکی
رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متعفن ہوکر فساد عضو تک نوبت پہونچاتے ہین اور تمام عضو کو فاسد کردیتے ہین
اور اسکے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہین ہے ران کے پیچھے کیطرف اوترجانیکی درستی اسطرح کرنی چاہیے کہ پاؤن کو کھینچ کر
اوسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤن کو داہنے اور بائین اسقدر ہلائین اور حرکت دین تاکہ سامنے اوس مقام کے
آجاسے جہان پر اس کا بیٹھنا مطلوب ہی اور تنگ اسپ کیطرح ایک تسمہ خواہ دو ورتک کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر مثل رکاب کر ایک چیز
بنائی جاوے اور ساق کے اوپر استوار باندھی جاے اور پھر ران پر مضبوط کرکے بندش کرین اور چند پھیرے اسیطرح باستواری لگائین

اور ایسی طرح مضبوط باندھین کہ منکب یا ران کو لٹکا دین ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا بعد اس تعلیق کے ممکن نہو اگر خلع ورک اندر کیطرف
ہوا ہو اوسے رکوع کرنے کی اجازت دین سگے اور ایک آدمی قوی اوسے تھامے رہے ایک طرف سے اور مجبّر یعنی ران کا بٹھانے
والا اپنے دونون ہاتھ ران کے سرے پر نزدیک انوک کے لائے اور اندر کیطرف اوسے کھینچے اسطرح پر کہ دوسرے کنارے کو اوپر کیطرف قائم
مین دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دینے مین کرے اور کسی شئ خواہ ریسمان کی سہارے
سے قادر اعانت پر ہوا ہو یہ بہت ہی خوب ہوگا اور بعد ازان کہ جڑ جانے کے بندش کر دی جاوے اگر ران بطرف خارج کے
اوتر گئی ہو درست کرنیوالی کو چاہیے کہ ران کے اوس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک انوک کے ہے اور اوسے حرکت دے
خلاف جہت خلع مین اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت شغل اول کی حرکت دے اور
سہارا اس دوسرے کو رستی اور عصابہ وغیرہ سے ملا ہو ران اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنی آگے کیطرف اوتر گئی ہے خواہ کچھ کیطرف
اوکھڑی ہے مجبر کو چاہیے کہ بیچ ران کو کسی تہا لچہ وغیرہ سے مضبوط باندھ کر اور مونڈھے کو اوس جہت مین لے جا کر ران بوجہ خلع کی
مائل ہوا ہو یا دون علیل کا دونون کنارے تہا لچہ سے گرفت کرے اور پھر سب کر سب جتنے آدمی رستی پر لگے ہوں اور ایک جتنے
سنبھالے ہوئے رہین یکبارگی کھینچین اور زور کرین اور علیل کو ہوا مین معلق کر دین اور اسی ترکیب سے اور صورتین خلع کی جو اوپر مذکور
ہونگی ہین اونمین بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ برم کے جو ایک آلہ خاص ہے اوس سے بھی درستی انکی اوترجانے کی کیجاتی
ہے برم کی کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھی بیان کی ہے اور کہا ہے اوسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھودین
اور وہ گڑھا مستطیل ہو کسی لکڑی مین کھودا جاوے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑھے کا
تین انگشت سے زیادہ نہو اور جسقدر گڑھے اسی لکڑی مین کھود دی جاتین اونمین آپسمین دوری چار انگشت سے زیادہ نہو تاکہ برم انہین
گڑھو نمین سے کسی ایک گڑھے مین رکھا جاوے اور باندھ دیا جاوے اور دفع ہوا اور ہٹ جانا برم کا اوسی طرف ہو جدھر اوسکا دفع کرنا
مناسب ہے اور وسط مین اوس لکڑی کے خواہ کسی دوکانچہ کے بیچ مین ایک اور لکڑی نصب کیجاوے اور عمود علی الافق ہو اور اس
لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اوسکی بقدر چوب دستی تبر کی ہو تاکہ جب علیل بیٹھ کے بل لیٹے یہ لکڑی درمیان
رودہ ہای معلومہ اور اس فخذ کے گھوم جاوے اسلیے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاون کیطرف سے کھینچتے ہین
اونھین جھکنے خواہ گرنے سے روکتی ہے اسلیے کہ اکثر حاجت اوپر کیطرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے اور باانہمہ پھر جسوقت نیچے کیطرف
کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لایق اور سزاوار بھی ہے کہ نیچے کیطرف اوسی طور سے کھینچین جیسے
اوپر بیان کر چکے ہین خصوصاً پاون کو اوسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ پر
داخل نہو اور درست ہو کر بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکال کر دو اور لکڑیان دو طرف اسی لکڑی
کے نصب کر ہر طرف ایک لکڑی مثل شتیبان دروازہ کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اور اسکے بعد ان دونون
لکڑیون پر ایک اور تیسری لکڑی لگائین تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خشبہ سلم یعنی چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینون
لکڑیون کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اوس حرف کی پیدا ہو جیسے یونانی مین نبطا کہتے ہین اسلیے کہ یہ شکل اوسیوقت پیدا ہوگی جب
تیسری لکڑی بیچ مین دونون کنارے کے رکھی جاوے گی بعد ازان علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائین اور جو ران صحیح اور جو خلع

اوسسے کھینچین انہین دونون پشتیبان کے درمیان مین جو بیچ اوس لکڑی کے ہین جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہے اور جو ران علیل ہو اسی پشتیبان کے اوپر رہے کی تاکہ سر ران کا پشتیبان کے اوپر سوار ہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کر کے بچھا دین تاکہ لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ران کو چھلنے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہ ہو اوسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور طول اوسکا اسقدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جاوے طیار کر کے ساق کے نیچے طول مین رکھین تاکہ سر ران کا کعب تک اس ڈنڈی کی گرفت مین آجاوے اور خوب طرح اس سے پاون کو باندہ دین اوسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اوس لکڑی سے جو مشابہ دستہ ہاون کے ہے جسکا استعمال کوبڑا در حدبہ کے مقام مین لکھا گیا ہی خواہ اوسطرح کھینچین جو ہمنے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے لیکن یہان پر مناسب ہی کہ ساق کو نیچے کیطرف مع اوس ڈنڈی کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہی کھینچین تاکہ سر ران کا اپنے موضع اصلی پر اس مد شدید کی وجہ سے آجاوے ایک اور بھی قسم درستی کی ہی کہ جس سے راس فخذ اپنی جگہ پر درست ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی پر علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہی جسکی مدح بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونون ہاتھ کسی نہالچہ وغیرہ سے باندھین اور دونون پاون بھی اوسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنے نہالچہ وغیرہ سے باندھین مگر یہ کپڑا کعبین اور رکبتین پر نہ پہونچے اور ہر ایک کو بعد بہ نسبت دوسری ہاتھ یا پاون کے چار انگل سے زیادہ نہو اور جو ساق اوتری ہوئی ران سے ملی ہے بہ نسبت دوسرے پاون کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنے چار انگل اسکا پھیلنا زیادہ ہو اور اوسکا کم ہو اور زمین سے بقدر دو ذراع کے اونچی ہو اوسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود مین لے اور زور پہونچائے اوتری ہوئی ران مین اوس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور وہین پر ران کا سر بھی ہے اور علیل کو دفعۃً لٹکا دے کہ اگر یہ حرکت بیمار سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنے اصلی موضع مین درست ہو کر بیٹھ جائیگی اور داخل ہو جائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہے اسلیے کہ اسمین اور اعمال کی ضرورت نہین ہے جو جو باتین اور ترکیب مین درکار ہوتی تھین اسصورت مین کسی کی حاجت نہین ہے پھر بھی اگر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہین کرسکتے اور خوب مشاقی سے اسکا عمل درست اونسے نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ وہ سستی اور تہاون کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اس سے باز رہتے لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کیطرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران کو جسطرح کہ ہمنے کہا ہے دراز کرے بعد اوسکے طبیب کو چاہیے کہ بذریعہ برم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے برم کے سرے کو کسی گدے وغیرہ مین رکھدین تاکہ تکیہ اس جگہ پر ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کیطرف سے ہون کہ ادھر سے بھی دفع کیا جاوے اور تھوڑا تھوڑا تاکہ زیادہ دفع نہو جاوے اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جو ران اوکھڑ گئی ہے اسی کو کھینچین اور بعد ازان ایک مرد قوی زور اور اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی جڑ کش ران علیل پر رکھکر اوسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب الو کے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو اوسوقت بیمار کی ران کو نیچے کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو بلکہ اوسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اوکھڑا ہو اوسوقت بھی اسیطرح سے سخت چیز پر رکھکر دراز کرے جیسے ہمنے حدبہ اور کوز پشت کے دفع کرنے مین بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دو کانچہ وغیرہ پر رکھکر کھینچے اور رباطات خواہ ڈورے وغیرہ جس سے بند شکرنی منظور ہو اوسے ورک پر باندھین بلکہ ساق پر باندھین جیسے ابھی ہم یہانپر بیان اور مناسب ہی کہ استعمال کبس یعنے خاک آلودہ ہونے اور لوٹنے کا اوسی تختہ پر متصل رہے دون کے ہو اور متصل اوس مقام کے ہو جسپر مفصل

نکل گیا ہے پس ہمکو اسیقدر اقسام خلع مین ورک کی بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہے جو ورک کو کسی ایسی علت سے عارض ہوتی ہو جو اوسمین ہو اور پہلے ہوے لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کی بھی ورک اوتر جاتا ہو جیسے کتف بھی اسی وجہ سے اوتر جاتا ہو ایسے وقت مین لازم ہے کہ داغ دینے کا استعمال کرین جس طرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہو **خلع رکبہ کا** رکبہ یعنے زانو بہت جلد اوتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب قوی کے بھی اوتر جاتا ہو اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑی سے پھسلنے سے بھی اوتر جاتا ہو جیسے کہ کبھی اکثر بلا سبب اوتر جاتا ہو بدون انگڑائی لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اوتر جاتا ہے سواے آگے کی جانب کی بسبب فلکہ یعنے چپنی کے اور اوسکی معاوق ہونے کی **علاج** یہ ہے کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کی دونوں پانون اوسکے تھوڑے سی اوٹھائین اور بلند کرین بعد ازان اوسکی دونون ہاتھ اوپر کیطرف اور نیچے کیطرف اوٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سی کھینچین اور درست کرین اور المفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف اوسے پھیری جو اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہو اور بعد ازان اوسپر بندش کر دین **رضفہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈبہ ہو** جب اسمین خلع عارض ہوتا ہو واجب ہو کہ پانون کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لائین اوسکے بعد زانو کے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھر دین جو دوبرے ہونے سے منع کرین اور اوسپر جبیرے اور لکڑیان جو مانع میلان کو جہت میل مین درستکر کے باندھ دین جب خوب درست اور استوار سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرے پھر زانو کو جلدی دوہرانا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنون بعد اسمین خم دینا لازم ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہو کہ دوہرانے سے پھر اوکھڑ جاے **پاشنہ یا کا جوڑ کعب کی نزدیک کا اوتر جانا** کبھی کعب یعنی ٹخنا پانو کا بھی اوکھڑ جاتا ہو اوسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت تمام مڑتا ہو تب جاکر وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہو پھر جب عود کرآئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہو کر بیٹھنا چاہیے تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ نہ جاے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اوسکے واسطے تھوڑی سی کشش کافی ہوتی ہو اور اوسکے بعد اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اگر تمام وکمال جدا ہو جاے اور اوکھڑ جاے۔ پس واجب ہو کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور مطیع بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر واپس آئے جیسے حکماے اوائل نے کہا ہو اوسی طرح تدبیر کرین اونکی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر بٹھا کے بھل زمین پر دراز ہو جائین اور تکیہ لگائین اوسپر جو درمیان دونون ران کے ہے اور وہ دونو کے ہے اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گڑا ہوا ہو تاکہ اوسکے بدنکو بروقت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہو اور جسوقت اوسکا پانون کھینچا جاے یہ تکیہ جسم کو ہلنے سے روکی اور چاہیے کہ اس تکیہ پر اعتماد قبل از استلقاے علیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنے جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہے جو اوسپر بطور ٹیک اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہو کہ اور کوئی مددگار ران کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانون کو اپنے دونون ہاتھون سی کھینچے خواہ کسی تسمے وغیرہ مین باندھکر خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اوس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسری پانون کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت قدم کی ہڈیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انہین دونون مقام پر انکی بندش کر دینی لازم ہے اور جو پٹھہ پاشنہ پا پر واقع ہو بندش کیوقت اوسی بچانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اوسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ پٹھہ آجاے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور چالیس دنون تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ مین شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے اسلیے کہ اگر

یہ لوگ قبل صحت تام کے چلین پھرین گے اچھی طرح سے عضو درست نہوگا اور علاج مین یا فساد پیدا ہوگا اگر ہڈی پاشنہ کی بوجہ کودنے خواہ
اوچکنے کے زائل ہوا اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اوتر جانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہے کہ اس عضو کو اسطرح
درست کرین کہ مریض کو موتہ کے بھل لٹا کر اور عضو ماؤف کو کھینچین اور برابر کرین اور جو نطولات اورام مین تسکین پیدا کرتے ہین اونکا استعمال
کرین اور استوار اور مضبوط پٹیون سے بندش کرین اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دین اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جاے
کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دین اور اونگلیون تک یہ بندش کرین مگر پاشنہ
کھلا رہے **قدم کی ہڈیون کا اوترجانا** اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیون کے اوتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی مین فقط
اسیقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب خود یا جراح اپنے قدم سے اونکو روندے اور بیچمین کپڑا حائل کر لے پس اسطرح پامال کرنے سے درست ہوجاتی
ہین بعد درست کرنے کے ضماد کرین اور بندش باستواری کر دین جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے واللہ اعلم **دوسرا مقالہ قواعد کلیہ** کسر کے
یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان مین **بیان عام ٹوٹ جانے کا** کسر اوس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہین جو ہڈیون مین پیدا
ہوا اور کبھی شکست استخوان کی [illegible] مقامات مین جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کرچین بوجہ اس کسر کی ٹکڑے ہو جائین
اوسے رض کہتے ہین اور کبھی متفرق نہین واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہین ہوتا اوسکی بھی دو قسمین ہین کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی
متشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض مین واقع ہوتا ہے اور کبھی طول مین اور عرض مین جو واقع ہوتا ہے وہ کبھی بھی
کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہین ہوتا ہے طول مین جو کسر واقع ہوا اوسکو صدع کہتے ہین اور قصم اوس کسر کو کہتے ہین جو بخوبی ظاہر
نہوا ایک قوم نے اصناف کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کیے ہین پس جو کسر عظیم ہوا اور عرض اور عمق مین دور تک پہونچا ہو
اوسے نجلی اور مومی کہتے ہین اور جو طول مین فقط دور تک پہونچے اوسے مشطب کہتے ہین اور جو کسر طول مین پیدا ہوا اور اوسمین استعراض
بھی اسیقدر ہوا اوسے ہلالی اور قضوی کہتے ہین اور جس کسر مین ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائین اوسے سویقی اور جرنشی اور جوزی
کہتے ہین جب کسی ہڈی مین انکسار پورا پیدا ہو پھر دونون ہڈیون وسی محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھی نہین رہ سکتی بلکہ وہ دونون
ہڈیان بالضرور جدا اور ایک ہو جائینگی اور اونمین محاذات مذکورہ باقی نہ رہے گی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اور حجاب
اس ہڈی کو محیط ہین اونمین ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس نخش کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کے ورم ہوجاتا ہے
پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہوا اور اوسمین کوئی شظیہ یعنی نوک وغیرہ پیدا نہوا اوسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چندان دشوار
نہین ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے۔ اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جاے یہ بہت اچھا ہے بنسبت اوسکے
کہ اندر کیطرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت مین یہ ہے کہ اندر کیطرف میلان کرنے سے عصب کو زیادہ
متصل ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ایذا اور الم اندرونی کے میلان مین زیادہ رہتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جو جوڑا جڑا
یعنی زرد کی چیزین اور حروف یعنی باریکی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہین جنمین جوڑ کے سرے در آتے ہین اور جو گڑہے جوڑ پر ہوتے ہین
جنمین مہرے اور گریبان جوڑ کی نہائی ہوئی ہوتی ہین وہ سب پس جاتے ہین اور سب مین کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد انخلاع اور
اوتر جانے کو ہو جاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوا اور پھر درست ہو جاے اور جڑ جاے تاہم دشواری حرکت ہر طرف نہین
ہوتی بسبب اوس صلابت اور سختی کی جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور بسبب اوس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اوس جوڑ کو

کھینچنے کی اسقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیون کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے
اور اسیطرح اگر جوڑ اصل خلقت مین تنگ ہو اوسکے انکسار مین بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری
درستی اور التحام مین اوسی کسر کی ہوتی ہے جو بشکل تدویر واقع ہو اوسکے بعد جو کج اور مائل ہو کہ وہ بھی چسپیدہ تو ہو جاتا ہے لیکن بہت دنون تک ایک
بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی جو بشکل عجیب ہو اور یہ بندش بہت دنون تک بدستور رہے جب چلی جاے اوسوقت اوسکی درستی
اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح بہت دنون تک وہ غذائین اور ادویہ ایسی تخصص کی دینی پڑتی ہین جنکا بیان ہم آیندہ سطور مین
کرتے ہین تب کہین نوبت جوڑنے کی آتی ہے۔ بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کے جھک جاے اور باہر کیطرف
مائل نہ ہو جیسا اوپر ہمنے مقولہ بقراط مین ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ مغز استخوان کا قطع ہو جانا مہلک ہے اس بات کے کچھ معنی مفصل
ہماری سمجھ مین نہین آتی اسلیے کہ مغز ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ پگھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہین ہو سکتا ہے کبھی بعض اقسام کی
شکست مین اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہین اور نزف دم یعنے خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنے پس جانا اوس گوشت کا
جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اوسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہے نہ کیجاے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جاے اوس سے
اکالہ و ٹیڑھا پن عضو ماؤف کا پیدا ہو بڑے آدمی اور سن رسیدہ کی بدن کا موضع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ واقع ہونے اوسی چیز کے جسمین
پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے۔ اور چھوٹے لڑکے کی زبان کی بدن مین شکست اور
کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اوس مقام مین درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے **احکام انجبار اور ضد انجبار**
کی احکام انجبار کے معنے درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ ہے کہ دوسرے نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جاے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی
وضع اصلی کیطرف اوسی درست کر کے پھیر لاین لڑکون مین خواہ جنکا سن قریب سن طفولیت کی ہے ممکن ہے کہ پھر از سر نو وہ ہڈی جوڑ جاے
اسلیے کہ ایسے سن مین ابھی قوت اولی یعنے وہ قوت جو اصل خلقت مین تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی
ہوتی ہے اور چونکہ اوس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہے لہذا اس سن مین ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپسمین پیوند ہوتے ہین اونکا
وصل و پیوند از قسم اوسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہین جوڑتی ہے کہ ایک ذات
ہو جاے بلکہ بیچمین ایک لعاب عضروفی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کیوجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے دفتین گر
وغیرہ سے ٹوٹی ہوئی نانبے کو جوڑ دیتے ہین اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونون کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اوسقدر فرق ضرور ہے جو اصلی
جوڑ اور مصنوعی مین ہے۔ سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو قابل ہے اور اوسکے بعد ساعد کی ہڈی اور چنبر گردن کی
اور ترقوہ اگر اندر کیطرف ٹوٹ جاے اوسکا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قبیح اور بدنما وہی کسر ہے جو زندین مین نیچے کیطرف ہو اور دلیل
وہی ہے جو ضلع مین مذکور ہوئی۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اوسکا کسر آسان ہے اور چندان دشواری انکی ٹوٹنے مین
نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انبساط موقوف نہین ہوتا اعضاے بدن کا حال مدت انجبار اور درست
ہونے مین مختلف ہے کوئی بہت دیر مین درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے۔ مثلاً ناک دس دن مین درست ہوتی
ہے اور پسلی بیس دن مین اور ذراع یا جو قریب اسکے نرمی اور سختی مین ہے وہ تیس دن مین یا چالیس دن مین جوڑتی ہے اور ران پچاس دن مین
اور کبھی مدت زیادہ کھنچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ران مین وصل پیدا ہوتا ہے۔ جوڑنے کی تدبیر مین اگر خطا ہو کیوجہ

سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ امر بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل ہو اور جھکاؤ اوسکا تفصیل جانب مین ہو
جو اسباب ایسے ہین کہ اونکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہین ہوتے منجملہ اونکے ایک سبب یہ ہے کہ کثرت نطولات کا استعمال کیا
جاوے یا بہ کثرت پٹی وغیرہ کھولا کرین اور پھر بار بار باندھا کرین - خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا
خون لزج اور چسپندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر مین جڑتی ہے - جڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہے
کہ خون ایسا برامد ہو اور اسقدر کم برامد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا ہو بوجہ کثرت اوس چیز کے جیسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے
قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچین اور دراز کرین اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب
سے کھینچین تو تشنج پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہین اور کبھی اسی وجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات یعنے
زیادہ کشش اون ابدان مین جو رطب ہین ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہین کشش کی قبول کی استعداد اونمین زیادہ ہے
اور اگر زیادہ نہ کھینچین بلکہ بمقدار مناسب سے کم کھینچین اوس سے خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست نہوگا یہ ضرر
کم کھینچنے کا خلع اور کسر مین برابر ہے اور جب وجہ مناسب بقدر ضرورت کشش کرین دونون ہڈیون کے برابر اور سیدھی ہو جانے کی تدبیر
کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزین جیسے چاہیین اوسی اسلوب پر سب درست رکھینگے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کے اور
جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کرین --- واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کرین یعنے اوسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے
پائے ہان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جاوے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضائقہ نہین ہے بلکہ بہت
مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہین تا کہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جاوے اور واجب ہے کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے
کے درد شدید پیدا کیا جاوے خواہ کسر کیواسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کیواسطے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر مین کھولنے اور
اوسکی نگاہداشت مین کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشدود کی قوت باطل ہو جاتی ہے اور گویا اوسکی حیات خاص فنا
ہو جاتی ہے اور متعفن ہو جاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کو کاٹ ڈالین - غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ دشبد
حاصل ہو جسمین یہ وصف نہین ہے جیسے سر کی ہڈیان کہ انمین نہین پیدا ہوتا ہے واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ دشبد نہ تھوڑی مقدار
پیدا ہو اور زیادہ غلیظ بھی نہ ہو یعنے جسقدر غلظ محتاج الیہ اور ضروری ہو اوس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے
کہ بڑا ہونا اوسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آئندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے
اوس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جاینگے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ سے دریافت ہوگی جہان
غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہان پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہان سے بھی دریافت ہو جائیگا - جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہے
کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کردین اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کرین اوس سے خون رقیق ہو جاتا ہے اور مقام گرم
مین نہ ٹھہرے اور سرد مقام مین ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہین اور اونمین حرارت بھی کسیقدر ہو اور تغذیہ بھی
ہے اونسے اعانت کرے پس ضمادات مین ایل اور حب الاس اور کثیرا اور ادویہ قابضہ داخل کرین کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی مین یہ بات
پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جو مقتضیہ اوسمین پیدا ہو اوسکی اصلاح مین وہی تدبیر چھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح مین بیان ہو چکی
ہے یعنے وہ قروح جو بدون چھیلنے کے اچھے نہین ہوتے ہین اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونون ہاتھ سے اسقدر مالش کرین کہ جو لزوجت بری اوسپر

ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جای گویا وہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہین ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہو جائے
اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہو گی خون جدید اور اچھا اوس مقام سی آئیگا اور اوس پر لعاب سا پیدا ہو کر دشپذ مذکور پیدا ہو گی اور پھر
گرفت قوی ہو گی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اوس سی پوست پوست کی شکل پر چھلکون کا دفع ہونا پھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے
ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ مین جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہین ہے اور اگر ضرور ہو اور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک رباط جید پر اقتصار کرین گر
اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کرین یہ بات اچھی نہین ہے اسلیے کہ ہڈی سخت
ہو جاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جوڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہو گی اور بہت سی احوال عظیم
اور کیفیات خطر انگیز پیدا ہونگے اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہو گا اوسمین اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہے اگر
ترچھا ہو جاے وہ بہتر ہے بنسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی مین زیادہ مبالغہ نہ کیا جاے اور
اگر ہمراہ کسر کے رض بھی ہو اسمین اور بھی خطرہ ہے عضو کے سڑ جانے کا لہذا واجب ہے کہ مقام ورم شکست مین پچھنے لگاوین تاکہ
جو خون مقام ماؤف پر ہے سب نکلجای اور اگر یہ خون باقی رہے گا عضو کی موت واقع ہونیکا خوف ہو گا اور اگر خون جاری ہو
بعد ٹوٹ جانیکے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اکثر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب گر کرین گے
تو فساد واقع ہو گا پس اسہال اور تلطیف غذا کرین کبھی بندش کر سبب سی ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کی
کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کرین تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جاے اور بقراط کی راے
یہ ہے کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اوسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا
عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب ہوا اندر کیطرف ہو گا اور جالینوس خربق کے استعمال کو
جائز نہین رکھتا ہے بلکہ غاریقون پینے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمین کسیقدر اثر خربق
کا داخل کیا گیا ہو پلانی چاہیے مین کہتا ہون اگر جواز استعمال خربق کا مخصوص زمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ مین وہ کیفیت
قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سی جالینوس ناجائز کرتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا کہ مقام
تعجب ہے کہ ایسے قرب زمانہ مین کسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے دونون تجویزون مین ایک کی
تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی راے غلط ہے یا جالینوس کی اور جو لوگ دونون تجویزون کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہین
اون پر شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط و جالینوس مین تھا جو یہ اختلاف جائز ہوا متن جب کسی ہڈی کو
درست کرین اوسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اوسوقت راے صائب یہ ہے کہ اوسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کرین اور جسقدر درست
کر چکے ہون اوسے بھی ہلاک کر ڈالین کہ اکثر مریض اس وسیلہ سے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اوسی تسکین
مل جاتی ہے طول مین جو کسر ہے اوسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کرین اور بہت سخت اور شدید بندش
بہ نسبت اور اقسام کسر کے اسمین درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کیطرف دبانا چاہیے اور جو شکست عرض مین واقع ہوئی ہے اوسکی
درستی مین لازم ہے کہ دونون ہڈیان بہت سیدھی کیجائین اور جہانتک ممکن ہے رعایت وضع اجزای سلیم کے کرنی چاہیے
یعنے جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہین جسطرح کی وضع اونکی ہے اوسی طرح اس ٹوٹے ہوئے ہڈی کو بھی درست

کرکے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھین کہ یہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہین اگر ہو تو اوسی کی وضع اور محاذات پا سے بھی دیکھین اور درست کرین اور اسکے درمیان مین اور بھی بہت سی چیزین نظر کرنی چاہیین از انجملہ شظایا یعنے نوکین اور ٹکڑے ہڈیون کے اور زوایدیعنے زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کی بہ نسبت ہوتی ہے اور از انجملہ ثلم یعنے سوراخ جو ٹوٹنے کے بھی مین شظایا کا حال یہ ہے کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہہ پر نہ بیٹھین گے درمیان ہڈی کے اور اوسکی درستی کے مانع ہونگی اور اگر یہی نوکین ٹوٹ جاینگی دونون بارہ استخوان کے ٹھیرین گی یعنے بیچ دونون سرون کے آجاینگے اور اس وجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہین سکے گا اور اگر شظایا اپنی جگہہ سے ہٹ جاینگے ایک گڑہا ایسا پڑیگا جسمین ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا بھی متعفن ہونگے اور عضو اوف مین عفونت پیدا ہو جایگی پھر جسپیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلیے کہ استواری اوسیوقت پیدا ہوتی ہے جب نوکین اور زوائد سب کے سب اپنے اپنے مقام خاص مین درست بیٹھین اور وہ مقامات وہی ہین جو ان کے سامنے دوسری استخوان مین بنے ہوئے ہین اور جب اپنے اپنے گھرونمین یہ چیزین درست ہو کر نہ بیٹھین گی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ مین استواری نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ بوقت جبر اور درستی کی خوب درستی بذریعہ ہاتہ یا رسیون خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچین اور جہان تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز ہو سکے اوسیقدر اسے کھینچ کر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھرونمین درست بٹھائین جب یہ تدبیر پوری اوترے گی دونون حصے ہڈی کے جو ٹوٹی ہوئی ہین وہ اپنی اپنی سیدہ مین آجاینگی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہہ مین پیوست ہو جاینگی اور جو مقامات محاذی ہر ایک نوک اور زوایہ کی تہی وہ بھی ہر ایک سامنے آجاینگے تب جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچکر ہر ایک کو اوسکی محاذی کر چکین اور خوب یقین ہو جائے کہ اب ہر ایک شی اپنی محاذی ہو چکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جاینگے اور جس وضع سے سامنا ہوا ہے اوسکی محافظت رکھین ایسا نہ ہو کہ داہنے بائین آگے پیچھے ترچھا کرنے پر محاذات اور سامنا باطل ہو جائے اور از سر نو پھر وہی زحمت کرنی پڑے جب ایسی آہستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہہ مین سماجائے اور بیٹھ جائے از سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتہ سے دریافت کرنا چاہیے اگر کسی جگہہ بلندی خواہ اونچائی خلاف حالت صحت کی نظر آئے اوسے از سر نو ہاتہ سے درست کر دینا چاہیے پھر بعد جبر کے پٹی ایسی ضرور باندھنی چاہیے جو عضو مجبور کی حفاظت سکون پر کرے اور یہ پٹی سخت نہ ہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ورنہ حرکت سے اور زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی وخیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان مین ہو۔ واجب ہے کہ بندش اوس جگہہ ہو جہان میل اور جھکاو زیادہ ہے پھر اگر کسر تام ہو یعنے پورے دو ٹکڑے ہوگئے ہون ضرور ہے کہ جسطرف جھکاو ہے اوسیطرف برابر کر دیا اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہوا اور کسی طرف کم جدہر زیادہ ہے اودہر بندش بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور ٹوٹی ہوئی جگہہ مین کوئی شظیہ یعنے نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اوسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اوسکی اصلاح ضرور ہے جسطرح پر ہو سکے اور اگر اوس کریچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہین ہوتا ہو پھر اوسے چھیڑنا کچھ ضرور نہین اور اگر اوسکی کھڑکھڑانے کی آواز سنائی دے امید ہے کہ آخر اوسپر تیلی جھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائیگی اور درست بیٹھ جائیگی اور اگر کسی طرح کی آواز اوس کریچ اور نوک کی سنائی نہ دے اور نوک کی درستی سے بنظر اسی قرینہ کے خواہ کسی اور قرینہ کے یاس ہو اوسوقت اوسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب نہین ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اوس سے درگذر نہ کرنا چاہیے اگر بوجہ نوک یا کریچ وغیرہ کے گوشت مین خرق اور شگاف پیدا ہوا ہو مناسب نہین ہے کہ اوسکے ملنے کا انتظار کرے اوس شگاف کو زیادہ بڑہائین مگر واجب ہے کہ دونون سرے ہڈی کے اسقدر درست

کھینچین دونون طرف تاکہ سطلق کسی جانب کجی نہ ہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہو گی فساد عظیم پیدا ہو گا جب دونون سرے خوب سہی کھچ جاتین اوسکی شظیہ یعنے نوک خواہ کرچ کیطرف توجہ کرنا چاہیے کہ اوسے اپنی اصلی جگہ پر پھیر لاکر اوسکے بعد بندش کرنی چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہے اب زیادہ شگاف بڑھانا جائز نہین ہے بلکہ ایک ٹکڑا نمدی کا لیکر اوسمین اتنا بڑا سوراخ کرین کہ شظیہ اوسمین پھنس جای اور اوس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کردین بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے مین بھی سوراخ ویسے ہی کرین جیسے نمدے کے ٹکڑے مین سوراخ بنائے مین جیسے نمدہ اور چمڑا درست ہو چکا اسی مین اوس نوک کو پھنسا کر نمدی اور چمڑے دونون کو اسقدر دبائین کہ ہڈی کھل جای اور وہ نوک خواہ کرچ ہڈی کی اس سوراخ مین بخوبی بیٹھ کر پھنس جای اور جنبش نہ کرسکے اوسکو باریک آری سے اسی نوک کو تراش ڈالین اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہین ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اوسی شی مین سوراخ پے درپے بذریعہ برمی وغیرہ کے کرتے ہین جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنے شظیہ خواہ کرچ مین ہڈی کے سوراخ کرکے جب اوسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین پھر اوسے نکال ڈالتے ہین لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہین ہے کسلیے کہ شاید اوس نوک خواہ کرچ کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اوسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اوسمین سوراخ ہو گیا پھر کیسی خرابی برپا ہو گی تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہین اور ہلاہلاکر اوسے نوک خواہ کرچ وغیرہ چن لیتے ہین یا قطع کرتے ہین کہ اسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہین ہے کبھی سوراخ کرنین بھی ایک ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہین کہ اوسی برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہے زائد بقدر حاجت نہین ہوتا ہے یعنے اوسمین ایک اڑا اور روک ایسی بنی ہوتی ہے کہ بمقدار حجم اور وزن اوس کرچ کے سوراخ ہو کر پھر وہ برما نیچے نہین اوترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت آلات ہزارہ یعنے ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کے اگرچہ پہلی تدبیر نمدے کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہے کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہین اور جنہین اس کام مین دستگاہ اچھی ہے اونکے پاس چند اقسام کی برمی وغیرہ طیار اور درست موجود رہین اور برمی کی نوک وغیرہ خوب درست ہوے اور صاف اور زنگ آلودہ نہون۔ کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرچ وغیرہ ظاہر نہین ہوتی لیکن ریم اور صدید ضرور رہتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صدید اور ریم کا بذریعہ تجفیف کے کیا جاتا ہو اور اونہین دواون سے خشک اور بند کردیا جاتا ہے اوسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہین اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا شمیر ہو اسطرح پر کہ عضل مین گڑتا ہو اور بوجہ گڑنے کے درد پیدا کرے اوسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اوسکی نکالنے کی جسقدر نکل سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر تراشنا واجب ہو کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ہوگئی ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہو اوسوقت سب ٹکڑون کا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہو اور اوسکے کاٹنے خواہ پھاڑنے سے زیادہ جگہہ پر صدمہ پہونچتا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ماؤف ہو گیا ہے اوتنی ہی جگہہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جای اور باقی ماندہ کو چھوڑ دین کہ اسمین کچھ زیادہ مضرت نہین ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے مین البتہ مضرت زیادہ ہے چند وصیتین مجبر کیواسطے مجبر وہ شخص ہے جو شکست وغیرہ کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان مین یہ پیشہ اکثر کمانگر کرتے ہین الغرض واجب ہے کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹ گئی اوسکا میلان اور جھکاو کس طرف ہے اور

اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے ادہر حدبا اور کوبڑ سا پیدا ہوتا ہے ۔ مراد یہ ہے
کہ جدہر سے میلان پیدا ہوا ہے ادہر تحدیب ضرور ہوتی ہے اور جس طرف کو جھکاو اور میلان واقع ہوا ہے ادہر تقعیر اور گڑھا پڑتا ہے
اور اکثر اس امر کا احساس و ادراک بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کی ہوتی ہے ۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان ہے ادہر درد
زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اوسیطرف زیادہ ہوتی ہے انہین علامات پر بنا کر کے کارروائی کریگا ۔ ایضاً
مجبر پر واجب ہی کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت بار بار پھیرتا ہے اور اوپر اور نیچے دونون طرف ہاتھ پھیرتا ہے اور بہت نرمی
اور آہستہ آہستہ نیچے کیطرف ہاتھ پھیرا کرے تا اینکہ اوسکو ٹل جانا خواہ سرک جانا ہڈی یا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور نیچی
خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہوجای تا کہ دوبارہ اوسے بجا کر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہو اوس سے
اوس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس اور دیدہ حاجت معلوم ہو اور جب
ذریعہ نہو جای اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہوگیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت پوری
پیدا نہ ہو اور اوسکے سب آثار ظاہر نہوجاتین ہرگز اطمینان نہ کرے اسلیے کبھی ورم کیوجہ سے بامر صحت مخفی رہجاتا ہی اور موضع انکسار
مین راستی بوجہ ورم کے دباؤ کی پیدا ہوتی ہے اور حس بصر اوسوقت خطا کرتی ہے اور قبح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہوجاتی
ہے ۔ اگر مجبر بنظر تامل اوس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہین کرتا ہے بد قوارا اور بدشکل ہوجاتا ہے اور اگر بالکل درست
کرتا ہے تشنج اور رحمی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہی کہ اوسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اوسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے
اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے مین ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہوا اور اپنی اصلی سوراخ
وغیرہ مین در نہ آسکے مجبر کو چاہیے کہ بہت سختی اور درشتی اوسکی جوڑنے اور درست کرنے مین نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو اوسکو
درست کرنیکی درپے نہو اسلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہو گی تاہم مریض مین ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی
جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی بہ نسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے ۔ اگر کسی عضو
کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہو اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اوسے پھیر سکے
اسمین بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیون کے بہت سے عضلے واقع ہین جیسے ران اور قحف یعنی کاسہ
سر وغیرہ واجب ہی کہ درست ہو جانے پر عضو شکستہ کے سوای عمل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزون سے اعانت کرین اور وہ چیزین
وہی ہین جو تدبیر مین درستی پیدا ہونے کی ضد ہین اور سب کا ذکر خلع کے باب مین ہوچکا اور سب سے زیادہ خون بالزوجت کا پیدا
کرنا معین کامل ہی اور بہت درستی پیدا کرتا ہے **نصبہ مجبور کا بیان** یعنے جس عضو کو درست کرین اوسکے اوٹھانے اور اونچا
کرنیکا طریقہ کیا ہے ۔ جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہین اوسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اوسکے درست ہونیکے
موافق ہو اور درد پیدا نہ کری اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اوس عضو کی ہی اور جس طرح اپنی حالت صحت مین
اوٹھا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کر [illegible] زاویہ پیدا ہوتا ہی کہ یہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کے واسطے
خلقی اور اصلی ہی اور پاون کے واسطے دراز کرنے مین جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اوسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی
اسمین دیکھنی چاہیے (کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کی ہوتی ہین کہ اونکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہوجاتا ہے

جیسے بعضے ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہوجاتے ہین کہ دونون پاؤن گردن پر چڑھا کے ہاتھون کے بھل زمین پر چلنا اونمین دشوار نہین ہوتا ہے ایسے آدمیونکے واسطے پاؤن کو دراز کرنے سے جو نصب اور اوٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مفید نہوگا اور جس طرح کی تعلیل مین لٹکانا برابر اور بشکل مستوی مناسب ہوتا ہے اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہے کہ اوسے نہ لٹکائین لازم ہے کہ اوسکے تکیہ کا ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر جو پیچیدہ اور لپٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اوس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنے جو عضو شکستہ تو بل آ گیا کے نہین ہے اوسے ایسی ٹیک اور آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جسمین خوب دبا ہوا اور سمٹا رہے ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائین کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹکے پھر عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اوٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جبتک کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتون مین عضو مذکور پیچیدہ ہوجائیگا اور اوسمین گرہ پڑ جائیگی اور کجی اوسمین اوسیقدر پیدا ہوگی جسقدر اوٹھانے اور اونچا رہنے مین خطا ہوئی ہو اور جسقدر علاقہ یعنے وہ رسی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعہ سے وہ عضو اوٹھایا گیا اور اوسکے سہارے پر ٹھہرا ہے **رباطات اور زوائد کا بیان** رباطات پٹیان جن سے بندش کیجاتی ہے اور زوائد دھجیان جو بندش مین مستعمل ہین خواہ ڈورے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے چھیپرے صاف اور پاکیزہ ہونی ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتا ہے اور باریک اور رتیلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جائے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اوسکا نفوذ باریک میں خواہ کدین بخوبی ہوجاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسری یہ ہے کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اوسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہے اور اوسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی اور بندش کی جگہہ موضع صحیح سے کسیقدر تجویز کرنی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر فقط بندش نہ دے کیونکہ یہ ہوسکتی ہے لیکن لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام کے ہٹ کر بندش مین داخل کرلین کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنے عضو شکستہ کے حق مین بہت مفید ہے اور اوسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی مناسب نہین ہے اسلیے کہ اوس عضو کو تنگ ہونہ پر کردیگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کس جائیگا چونکہ غذا اوسی طرف سے آتی ہے اوسکے آمد کی راہ بند ہوجائیگی لہذا با فراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے ــ پھر بھی ایسی بندش کرنا جسمین کسیقدر عضو صحیح بھی داخل رہے ــ عضو علیل کیطرف جو رطوبت گرتی ہے اوسے بھی نچوڑ ڈالتا ہے اور کسیقدر روکتا بھی ہے ــ چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہے اور جسقدر ضرورت ہو اوسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین ــ لیکن چوڑائی اوسکی اوسی قدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ مین گنجایش ہو مثلاً سینہ مین جسقدر چوڑی پٹی کی گنجایش ہے اوتنی ہاتھ کی بندش مین کہان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہے اوسمین چوڑی پٹی کیونکر درست بندھے گی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہوسکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئیگی ــ بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اونگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اونگل کی نہو اور یہ حکم زند یعنے کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کی ہے اور ترقوہ یعنے چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہے ــ کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ نرمی نہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرین اسلیے کہ ترقوہ مین گنجایش عریض رباط کی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین رباط عریض کی گنجایش نہو نہین بندھتے پیچ اور بہت سی پھیرے درکار
ہین اور زیادہ لپیٹنا قایم مقام چوڑی پٹی کے ہوجای گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے مین بکار آمد ہوتا ہے اوسکا عرض
فقط تین اونگل کافی ہی خواہ چار اونگل تک اور طول اوسکا تین ہاتھ کا ہونا چاہیے - رفائد یعنی گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی اونکے رکھنے سے غرض
یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر معین ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ رفادہ یعنے گدی کی دو قسم ہین ایک قسم سے غرض
یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف مین جو گڑہا پڑگیا ہو وہ بھرجاے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونون سرون ٹوٹے ہوئے
ہڈی کے بیچمین خواہ پٹی اور گدی کے بیچمین فرجہ اور ڈھیلاپن نرہے اور نہ زیادہ اسقدر تر برتہ ہوجای کہ مثل پتھر کے سخت اور درست ہوجاے
اور جسقدر فرجہ پڑا ہو وہ پٹی کی بندش سہی درست کردیا جای اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی
اور ہمواری اور استحکام اوسکے ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران
اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑین اور برابر ہر جگہہ سے گرفت کری اور کسی جگہہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہہ ڈھیلی نہو اور خرین جو اوسپر
رکھی جاتی ہین اونکا لزوم اور اونکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے - اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتی ہین اور دوسری کو جبیرہ اور نیچے
کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو نافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے - واجب ہی کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت
اور تہ گدی کی اوسی جگہہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرحکا عضو مستدیر ہے اور جسقدر استدارت عضو
مین ہے اوسیقدر استدارت پر گدی بھی چھوڑی جای بہتر ہے اور اسیقدر عدد زوائد کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہوجای جس سے
عضو کے استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اوسے بند کیے رہے اور طول مین
یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماؤف پر واقع ہے - جو پٹی کہ اوسے دوسری اور دو مونہہ کی کہتے ہین اوسکا استعمال اسطرحپر
ہوتا ہے کہ وہ حدبہ اور کوز جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے بیچمین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ
کی رکھکر دونون آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کی لپیٹی جاتی ہین اور دونون بایہ سی اوسے لپیٹتے ہین جسطرح سی مشہور
ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہے کہ ہر شخص اسے جانتا ہے **بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل** دونون بندش مقام شکستہ
کے شروع کرین اور اوسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اوسی جگہہ سب مقام سے زیادہ بندش مین
استواری درکار ہے اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہانپر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے - خلاصہ یہ ہے کہ مقام
شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہی وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اوسکی وضع ہی اوسکی محافظت
بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سی اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ورم کی تحلیل بھی ہوجاتی ہی اور باوجودیکہ
ورم اور تعفن استخوان سی امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اوس صدید کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہوکر
مغز استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کردیتا ہے لہذا احتیاج کسر اور لتین کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی
تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے - سب سی زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع
ماؤف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہے کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو بجالی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہے جسوقت عضو عالی
بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو - پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہے کہ غذای عضو کو آنے سے منع کرے

یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہوگی بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم کے دفع کرنے پر آمادہ
ہوتا ہی قیروطیات برادعہ ہی بندش کی اعانت کرتا ہی یعنے بندش بھی کرتا ہی اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت انفاق اور
موم کے کبھی رباطات کی ترید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ پانی سے اونکو سرد کرین تاکہ ورم حار پیدا نہ ہو اور کبھی تسکین
ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہین کہ اس سے ورم مین تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہی
- اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑگیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے - اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل بھی ہو
جیسے زیت اور مصطگی اور اشق حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہوا اور چوٹ تازہ ہے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہین
گذرا ہی ورم پیدا نہوگا اوسوقت مناسب ہی کہ رباطات کتان کے ہون اور کوئی چیز سرد اور ربوع بھی اوسپر لگائی جای اور کبھی
فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو تبھگونا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر پٹی
کی بندش بعد ورم کے ہو اولی یہ ہے کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہون اور کسی روغن محلل مین ڈبوکر جسمین تسکین ورم
کی بھی خاصیت ہو باندھین اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس پٹی مین قیروطی وغیرہ لگائین وہ سب نیچے کی تہ اور پرت مین لگائی
جاسکے کہ اوس سے درد کی ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہی اور اگر اوس مقام پر قرحہ پڑگیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہین کہ ایسی وقت
مین اگر استعمال قیروطی کا کرین اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کہنہ لگا بتر
اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہین ہوتا ہی اسیواسطے واجب ہی کہ قیروطی کا استعمال نہ کرین اور اوسکے عوض شراب مذکور کو
استعمال مین لاتین اور وہ لابنی جٹ گدی کے نیچے والی شراب سے تر کردین ہمکو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو طلا وغیرہ ٹوٹے ہوے
عضو پر لگاتے ہین اونکو ایک جداگانہ فصل مین قرابادین کے ذکر کرین جب بندش کی ابتدا کرین چاہیئے کہ مقام واجب اور
موضع مناسب سے شروع کرین زیادتی اور کمی لپیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو
پھر اوسی لفافہ کو اوسی مقام پر دوسرے پیچمین بندش کرین اور اسیطرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچین یہ پہلی بندش ہے
پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری سے کہ مقام کسر پر دو خواہ تین پھیرے اولپیٹ کر نیچے کیطرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اوترین اوسکے بعد تیسری
پٹی کو اوپر کیطرف اوسی طرحسے اوپر کیطرف ڈھیلا کرتے ہوئے لپیٹین اب یہ دونون پٹیان دفع فضول پر عضو مکسور کے ایک دوسری کی
معین ہونگے اور اوسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو ش اس شکل بندش کی ہے اوسکے پورے کرنے پر دونون آپسمین معین
ہونگے - اور اوپر نیچے دونو جانب اور تنگ بھی بندش کرنی مناسب نہین ہی نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیے کہ دو رنگ کی بندش
سے عضو کی رگین بند ہو جائینگی اور عضو مکسور کو غذا اوسکی نہ ملیگی اور بیشتر ایسی بندش مفرط سے عفونت بھی اوس عضو مین پیدا ہوجاتی
ہے کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہی نہین کرتے ہین بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہین پھر دوسری پٹی
کو نیچے اوترتے ہوئے باندھتے ہین اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اوترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کرکے اوپر چڑھنے والے کے اوپر تک
پہونچاتے ہین گویا یہ تیسری پٹی دونون رباط صاعد اور نازل کے محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماؤف پر بندش
مین کرتے ہین ان دونون رباط صاعد اور نازل مین دو غرض مختلف ملحوظ ہین اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب
ہوتا ہے اوسکی بندش مین سختی اوس مقام سے سیدھے نیچے کیطرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماؤف کے پہونچتی ہے ڈھیلی کے

جاتے ہین اسی کو رباط مخالف بھی کہتے ہین یہ وہ رباطات ہین کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہین ملو رسب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہونی چاہیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کر اسقدر یکجا کرے جیسے قطعہ واحد بے حس حرکت ہوتا ہے ایسا ہو جاے اور اوسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم ہونے سے منع کرے اور اگر شکست جہت عرض مین ہو اور پوری ہو اوسوقت جو پٹی باندھی جاے چاہیے کہ اوسکا احاطہ اور استواری بندش اور سختی ہر جگہہ سے برابر اور یکسان ہو اور اگر شکست کسی جانب مین زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عہون کہتے ہین واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اوسی طرف زیادہ ہے جدھر کسر زیادہ ہے اور بندش گوناگون بدل بدل کر اوسپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہین ہے اسلیے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہو جاتی ہے یعنے وہ لعاب اور دشبد جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور ایک قسم کا درد ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التواے عضو پیدا ہوتا ہے بہت بڑی بندش وہی ہے جس سے تشنج پیدا ہوا اسلیے کہ زیادہ تنگ اور سخت بندش کیجاے گی درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کجی پیدا ہوگی اور بقراط کے نزدیک تدبیر صائب یہ ہے کہ ایک دن پٹی کھولین اور ایکدن نہ کھولین پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے اسمین مریض کو دل تنگی بھی نہین ہوتی اور نہ اوسے عبث اور بیکار کھجلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت رقیق موذی پہونچتی کہ اوسکو صدید اور ریم بنجانے کا خوف ہے اگر پٹی کھولکر اوسکا اخراج نکیا جاے بندش کی درستی اور اوسکی محافظت شرائط ضروری پر کرنیکا سب سے زیادہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ مین دشبد اور جوڑ کے ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرے بعد اوسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام بندش کی سانس رہنے دین تاکہ تنگ ہوکر دشبد کی پیدایش اور اوسکے فعل الحام کو مانع نہ ہو اور سواے مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بکار آمد کو جذب نکرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے تاآن جسوقت دشبد پیدا ہو کر اسقدر بڑھنے لگے کہ اوسکی .... کچھ ضرورت نہین ہے اور افراط اوسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اوسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کرین اور قوابض کا استعمال بھی مانع اوسکی زیادتی کا ہے اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذاے ضروری کو مانع ہوتے ہین اور دشبد کو مضبوط کرتے ہین کہ پھر اوسمین نفوذ غذا کا نہین ہوتا ہے یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب مین نددینا چاہیے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے **کیفیت بندش کا بیان** واجب ہے کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت کرنی منظور ہے ایسے جوہر سے ہو جسمین سختی اور نرمی دونون ہون اور لازم ہے کہ قنے یعنے خوشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل کرین انمین سے جو لکڑی نرم ہو اوسی کی کھپاچین یعنے جبائر بنائین **مترجم کہتا ہے** ہندوستان مین چیڑ کی اور کٹھہ اور تن اور لوبان کی لکڑیا اس کام مین بکار آمد ہین **متن** یہ جبائر خواہ کھپاچین زیادہ تر گندہ اور موٹی اوسی جگہہ پر ہونی چاہئین جہاں پر عضو مین شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارہ اور پہلو جبائر کی پتلی اور باریک ہونی چاہئین اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہون کہ اونکے چھونے مین کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبالے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر اور کھپاچین چارون طرف سے رکھی جائین انمین احتیاط زیادہ ہے اور کوئی مقدار اونکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اسمین کچھ خوف نہین ہے اور نہ کچھ اسمین مضرت ہے کہ جوڑ کے قریب سے تا مقام فصل اور جدا ہونے کے سب کا سب جبائر کے نیچے داخل کرلین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کرین

کھپاچونکی طولانی جانب وہی ہے جدہر عضو مکسور زائل بہ حرکت ہو یعنی جا بہر جہک کر حرکتکرے اوسیطرف کھپاچ کو لا ابنا رکھنا مناسب ہے کہ اوسکے سیلان کو منع کریگا پھر اسقدر بھی طولانی ہونا اچھا نہین ہے کہ اسکا بوجھہ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور ڈھیلا کر کو جبائر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہین ہے ورنہ جبائر مین اوسوقت مزاحمت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب انمین کوئی نقصان نظر آئی فوراً اسقدر کمی کردینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہین ہے کہ جبائر اور کھپاچین اوس مقام سے ملاقی ہون جو عاری یعنی رگ دار ہی اور اوسپر گوشت نہین ہے بلکہ ایسے مقام کا انصال چاہیے جو عصبانی اور عظمی ہو **تفصیلی کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اوسکی** پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سی زیادہ تا اینکہ اور آفات سے امان حاصل ہو جاوی اور جتنا کسور بڑا ہو اوسیقدر جبائر کی بندش مین تاخیر مناسب ہی اور اکثر کھپاچونکی جلد باندھنی مین ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہین کہ مثلاً ورم اور کھجلی اور نفاطات پیدا ہوتے ہین لیکن جب جبائر کے باندھنے مین تاخیر کیجاوی اور نہ باندھی جاوین قائم مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہے اور اگر بدون جبائر کے یہ فوائد پیدا نہون پھر ضرور جبائر کو لگانا چاہیے گو اول ایام مین کیون نہ ہو واجب ہی کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور تسمے وغیرہ اسقدر چسپان باندھی جاوین کہ خوب طرح سے گرفت کرین اور سبک ہون اور خوب درست اپنی جگہہ بیٹھین گندہ جگہہ اوسکی نزدیک مقام شکست کے اور زیادہ دباؤ اوسپر نہ پڑی بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑہائی جاوی کہ اوسمین علیل کی حال کا بچاؤ خود ہوتا رہی تدارک سا اور اگر بارطات خواہ پٹیان اور گدی اونچی اور بلند ہون پھر اونمین زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نہ کرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہی کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہے اور جو رباطات اور پرانی [illegible] ہون کے اوپر ہین اونہین اسطور سے نہ باندھنا چاہیے کہ جبائر یعنی کھپاچونکو پیچیدہ اور ترچھا کرکے اپنی جگہہ سے ہٹادین اور دور کردین اور درستی وضع سی اونہین زائل کردین سوا جب ہی کہ پٹی کھولنے مین ضرورت کا لحاظ کرین اور حالت اختیاری مین ہرگز نہ کھولین یعنے دوسرے دن ایکدن درمیان دیکر بشرط ضرورت کے پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتدای علت مین ہی اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اسوقت یعنی بعد پیدا ہونے خارش کے وہی تدبیر جو پہلے اوپر بیان کی ہے کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سی زیادہ گذر جاوین پٹی کو دیر مین رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک چوتھی اور پانچوین دن کھولنے مین امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہے اور اوسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کردینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہہ پر درست بندھی رہین اور کھولی نہ جاوین اگرچہ بیس روز تک زمانہ گذر جاوی اور کچہ ضرر نہو پھر ہرگز اونہین کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات مین جبائر کا کھولنا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہین ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط کے اور نیز بخیال اطلاع اس امر کے کہ اتنی دنون تک بندش سی کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ جو مقدار گوشت کی کھل گئی ہے شاید اوسکا رنگ اور حال کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو مکسور کے ہو اسلیے کہ شکست کی درستی بدون پہونچنے خون صالح کی نہوگی اور جب تک وہ غذا جسمین چسپیدگی اور لس ہوتی ہے نہ پہونچیگی ہرگز اتصال اجزای عضو مکسور مین پیدا نہ ہوگا ـ جبائر کے اوٹھانے اور جدا کرنے مین عجلت نہ کرنی چاہیے اگر قرینہ سی کسیقدر التصاق اور پیوستگی جوڑ کی دریافت ہو ایسے وقت جبائر کو کھولنی اور ڈالنا کو نسی اگر چہ ابھی خسیدہ مین استحکام نہین ہوتا عضو مکسور ترچھا ہو جاتا ہی اور جبائر کا بعد درست ہو جانے عضو شکستہ کی بندھا رہنا اوسے ہے بہ نسبت

اسکے قبل از استغنا کے کھول دی ہین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے **کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر**
جب کسی عضو کی ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جاے لازم ہے کہ مجبر یعنے درست کرنے والا جراح خواہ کمان گر بندش اور درست
کرنے مین نرمی کرے اور جبایر یعنے کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جسمین زفت یعنی رال
شریک ہو اوسی رکھے ایک گروہ کی یہ راے ہے کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر
اوسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اوسے کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اوسکو ہوا
سے بچاے اور پوشیدہ رکھے۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہین پر زخم بھی اوسوقت ایک حیلہ بندش
کی تشبیک یعنی جابجا ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہہ سے مضبوط اور کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسیقدر ڈھیلی رہے
اور ایسی ڈھیلی اوس مقام پر ہو جیسا اوسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ کھٹی مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش
کا طریقہ یہ ہے کہ سرا پٹی کا زخم کی باڑہ پر رکھکر پیچھے کیطرف تو ریب کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری باڑہ پر
زخم کے نیچے کیطرف سے تمام بندش کو ختم کرنا چاہیے اور جیسی بندش درست اور مناسب ہے اوسی طور سے پوری کردینی چاہیے اور پھر ایسی
توریب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سواے محل زخم کے سب جگہہ استوار اور مستحکم بندش پاجاے اور اوس مقام سے
پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پاجاے اور مقام زخم ایسا کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض
سے اوسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچین اور جبایر مستعمل
ہوئے ہین اونمین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کردینی چاہتین ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انہین سوراخونکی راہ سے زخم تک
پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ اونہین کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہوجانے زخم کے
اگر چاہین سب کو بند کردین اور پوشیدہ کردین خواہ اثناے علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کردین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو
کھولین اسلیے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہے خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ
بندش نہ ہو اور رات کیوقت اوسے چھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہو جاے اور کچھ اوسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبایر کا بوجہ
عدم امکان کی حالت جراحت مین نہ ہو اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی ایسی مقام پر اگر گنجایش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل
جبایر کے نہ ہو اوسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اوسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولتے
وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نرہے اور بے لگاو بندش کے کھل جایا کرین ۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے
کرنی چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد تفنج کے پیدا ہوئی ہے اوسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے
تاکہ وسط تک پہونچے عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کی متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہے زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی
اور سیلان مین کچھ کمی نہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش
زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بہ ترتیب اونمین نرمی بڑھتی جاے اور ڈھیلی ہوتی جاتین اور اگر زخم مین گڑھا
پڑا پیدا ہوا ہے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش
سخت حاصل ہوجاے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کرچکے اور اگر یہ گڑھا زخم کا مقام شکست تک

پہونچ گیا ہو اوسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برامد کرنا ریم وغیرہ کا آسان رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہی اور گرمیون مین اوس پٹی کا سرد کرنا ضرور ہے جو متصل اور گرد زخم کے ہے تاکہ ورم کی منع پر معین ہو اور اوس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگایا چاہیے بلکہ اوسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیون مین کہ بیشتر عضو باوف متعفن ہوجاتا ہے اگر احتیاج کسی رادع کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے ۔ اگر ہمراہ کسر کے رض یعنے کوفتگی بھی ہو اور عضو شکستہ کی حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اوسوقت پچھنے لگانی چاہیئن ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور استوار بند ہوگا اوس بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین بندش بخوبی نہوگی اور لوسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی ۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برامد ریم وغیرہ کی بند ہوجای نہ صدید کا اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اوس تک پہونچیگی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑدین گے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچیگی اس سے موت اوس عضو کی واقع ہوگی اور نوبت ایسی ایسے درد اور حمیات کی پہونچیگی جس سے ضرر شدید پہونچینگے ۔ لہذا طبیب کو لازم ہے کہ من بین تدبیر بندش کی کرے اور لحاظ رکھے کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اوسکی تلافی پہلے سے کردے کہ ابھی ضرر مستحکم نہونے پائے اور تدارک ہوجای کسر عظم **ٹیڑھاپن** ٹوٹی ہڈی کج ہوکر جڑ جانا اور ترچھا ہوجانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر پہونچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہوکر رہ جاتی ہے اوسوقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے ۔ ایسے وقت مجبر کو حال دشبد کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنے جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین پڑتا ہو اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہے اسلیے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہی ہوتی ہے کہ جہان سے جھک گئی ہو وہان سے نہین ٹوٹتی ہی بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہی بوجہ شدت گرفت اوسی دشبد کے جو پیدا ہو رہا ہی اور اگر مدد ون یا توڑنے کے چارہ نہو پہلے اوسکی نرمی کی تدبیر کریں تاکہ دشبد مذکور مسترخی ہوجای اور نرمی پیدا کرنیوالی وہی ادویہ مین جو باب صلابت مین مذکور ہو چکین اوسی مقام پر جیسی حلبہ البیہ والیہ اور تمر اور ڈرد روغن کی اور املات یعنی وہ ایک خاص قسم کا شوربا ہی اور مخ اور لبوب حب القطن وغیرہ اور جب نرم ہوجاے تب توڑنا چاہیے اور باانہمہ ہر وقت نطول آب گرم کے اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ مداومت رہی اور اگر یہ تدبیرات نافع نہون اور تجربہ اور بلانا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہی کہ اوسنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی دور تک دشبد خواہ چھلی اور لعاب دار شے سخت پیدا ہوتی ہی چھیلنے کی ضرورت ہی اور جتنی دور وہ گڑھا جسمین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہے اوسکے نکالنے کی ضرورت ہی بعد گوشت کے کھولنے اور چاک کرنے اور دشبد کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین اگر ایسی ترچھی ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اس طرح بھی ہوسکتا ہی کہ پہلے دشبد کو نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کمپاچ اور جبیرہ کے ایسی بندش اولٹی ایسی جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہوجای جب سیدھی ہوجای اوسپر جسقدر دشبد پیدا ہوئی ہی وہ بھی درست اور سیدھی ہوجاتی اور جو بدن نرم ہین جیسے لڑکے وغیرہ اونمین فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہے **کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سی مفید ہین** یہ بیان بموجب عدہ سابقہ کے کیا جاتا ہے بعض اقسام سے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش مقام کسر مین پیدا ہوتی ہی اوسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوئی ہے اونکو دفع کرین طلا مانع ورم اور **دافع خارش** ہمنے باب بط اور بندش مین چند اشارات ... باب مین مذکور مین کردی ہین اور چند اقسام کی قیروطی اور نطولات ہمراہ شراب عفص کے مذکور ہوتے ہین اب ہم پھر اونہین چیزون کے بیان کیطرف عود کرتے ہین اور کہتے ہین مناسب ہی جو قیروطی وغیرہ

ایسے وقت مستعمل ہوا اسمین کسی طرح کی خشونت نہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا استعمال
جائز نہیں ہی اور نیز اگر اجزا کسر کے جیند ہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسطرح کی نکمت اسے مواد پیدا کرتی ہے جو مورث عفونت
کے ہوتے ہین اسلیے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کی ہوتی ہے۔ اور البار حارہ یعنے گوشت پستان اوسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور اوسکی
صفت بھی درج کی ہی کہ اونکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہین اور اوس غذا کو جذب کرتے ہین جو اوس عضو کے واسطے
آتی ہی کبھی انکی احتیاج اوسوقت ہوتی ہے جسوقت عضو کی بندش ڈالی اوسمین خشکی پیدا کی ہو اور تخفیف ظاہر ہون اور مقدار اسکا معلوم ہے
اوپر کے بیان سے۔ **بیان اون طلاؤنکا جو دشید مین صلابت پیدا کرین** اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ نطولات ہین
جو قابض اور لطیف ہون اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کے ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا
برگ آس کی اور حب الآس کی اور طبیخ یعنے جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی مین کیکر یعنے ببول کہتے ہین۔ اور جوشاندہ بیخ درودار اور اوسکے برگ کا
جوشاندہ کہ یہ ادویہ بر گوشت اور سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو پیس کر بناتین خصوصاً جب اوسمین زعفران اور مر داخل کر کے شراب ریحانی
سے اوسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور پوست بہار خرما یعنے جو شگوفہ ایام بہار مین ابتدا پیدا ہوتا ہی وہ بھی بہت عمدہ ہے **بیان تدبیر تعدیل**
دشید کا زمانہ ابتدا مین جب تک تازہ ہی تو العش مذکور کے ذریعہ سے اوسکی تعدیل کرنی چاہیے کہ یہ قوابض اوسکے اجزا کو جمع کر کے مضبوط کر دین
اور اوسکے حجم کو چھوٹا کر دینگے اور اس زمانہ کے بعد خصوصاً جب زیادہ پیدا ہو سے علی الخصوص جو دشید قریب مفصل کے ہو پھر اوسکو چاک کرنا اور چھیلنا
ضرور ہے کہ اسی تدبیر سے اوسمین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات اونہین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئین جو لین صلابت ہون اور
اونکی ساخت لعاب اور صموغ سے اور چربیون اور ادہان سے ہو اور اگر اونمین سرکہ تازہ اور نیا داخل کرین زیادہ پیوست ہونگے اور اسی کے
قریب استعمال تمر اور الیہ کا ہی اور شسرج بھی اسیقدر مفید ہی کہ یہ سب ملا کر ضماد بناتین بہت عمدہ اور سبک ہوگا ایضاً تخم ارنڈ کو پیس کر نصف اوسکا
روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملا کر استعمال کرین اور بیشتر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہی اور کبھی ہمراہ انکے ہمراہ جمیع وہ ملینات جو باب
سقیروس مین مذکور ہوئے ہین وہ بھی داخل کیے جاتے اور جسوقت مزاج مین کسیقدر برودت محسوس ہو دوا مین جند بید ستر اور سکبینج اور جاوشیر کو ڈالنا
چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہی۔ دردروغن کتان اور دسبرج کا اور مینھی کو پکا کر دودہ مین اور اہال الیہ ملا کر استعمال کرین۔ دوسرا نسخہ یہ ہے
کہ بیخ خطمی و بیخ قثاء الحمار اور مقل و اشق اور جاوشیر اوسی سرکہ مین محلول کر کے طلا کرین مرہم داخلی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہی لعاب حلبہ اور لعاب
بزرکتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن زوفای رطب روغن سوسن بط کی چربی مقل یعنی تبرزد خالص مخ عجل یعنے بچہ گاؤ کسی
روغن محلول کر کے استعمال کرین **صفت مرہم جبدی کی** جو لین صلابت اسی مفاصل کی کرے۔ نسخہ اوسکا یہ ہے اشق ایک جزو
مقل الیہود نصف جزو لاذن نصف جزو روغن حنا چربی بطکی ہر ایک سے ربع جزو صمغ میعہ سائلہ ربع جزو موم زرد نصف رطل سب صمغ
کو گھلا کے اجزا اکٹھا کرین اور ملا دین **مرہم مجرب** اشق ۶ ۳ موم ۶ ۳ صمغ البطم مقل فتہ ہر ایک سے آٹھ اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ صموغ کو پیس کر
سرکہ مین تر کرین پھر ایک روز ہاون مین جو روغن سوسن سے چکنی کر لی ہو اور اسیطرح اوسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کر لین تب اوسمین ملا کرین بعد ازان ہم بناکر
۔ اور جو شستگی مثل غدد کے پیدا ہوتی ہے کہین کیون نہ پیدا ہو ریہان وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہین ہم نے بیان کر دئے ہین اور
اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو جند بید ستر اور قسط اور پیخال کبوتر اور خردل کا ضماد کرین کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مند ہے **ملین جید تل جھٹ**
روغن سوسن کی ایک اوقیہ عکر البر ایک اوقیہ میعہ سائلہ و زوفا اور جاوشیر اور اشق ہر واحد کی نصف اوقیہ مقل یعنی ایک اوقیہ بچھ کی چربی

خواہ بط کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی اوسکے واسطے جسکے لیے شرع مین رکھیہ اور سور حلال ہے نزدیک فقہاء اسلام کے بنظر ضرورت دوائی
کی سے ہر ایک ان چربیون مین سے دوا وقیہ اس سے مرہم طیار کرین **مترجم کہتا ہے** لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ مس اشیاء
بروقت بدن پر ہین سے گے خصوصاً شموم وغیرہ دہنیت کی چیزین پھر نماز کیونکر پڑہے گا اور حلال ہونا ان اشیاء کا موہم اسکا ہے کہ انکا استعمال مراد
ہو اوسکا قائل اہل اسلام بشرط انحصار علاج کر خاص دوای حرام مین آٹھ بعض فقہا ہین لیکن شرط زیادہ مشکل ہے اور مطلب شیخ کا یہی ہو جو
لکھا گیا ہو **بیان ایسی چیزونکا جو استرخاء دور کرین** اعتماد اسکے معالجہ مین قوابض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ابہل اور سرو وغیرہ اور قوابض
کثیفہ کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ اوسمین مثل زعفران اور دارچینی اور مر کو ملادین اور راشن بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اوسکو سانہ ورج ترکی
کو جوش دیا ہو اور خاکستر درخت انگور ہمراہ چربی کہنہ اور پوست بہار خرما اور سب چیزین جو درشید سے کے تحت کر ذہین مذکور ہو چکین یہان مکی یکا راتہا
ہین **استعمال آب گرم اور روغن کا** یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بروقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین
اسلیے کہ یہ جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین ہان قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونو انجبار پر امادہ کرتے ہین اور بعد انجبار
کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اوسے دور کردیتے ہین اور جس دشید کو
رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہمراہ اوسکے آسان نہو اوسے بھی مفید ہین جو اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور
چربیون کا اور نیز استعمال مخ کا ہوگا ان آفات سے محفوظ بھی رکھیگا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے
جسقدر زمانہ ہے اوسمین آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع ہے کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہو خواہ جو لوگ نرمی
اندام مین قریب اطفال کے ہین اونکو ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اوسوقت کرتے ہین کہ ضماد اونکے بدن پر خشک
ہوجاتی ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آجای پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اوسکی پٹی بھی باندہی
جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہو اوسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے اطبا
کبھی بروقت کھولنی پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اونکی مراد ایک منفعت
خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کیطرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ سیل کر بعد
وہ حرارت مین معتدل ہو اور اوسکی برداشت کرسکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اوس
بدن مین جو مواد سے پاک ہو اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہو اوس سے جذب
مادہ بیش از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہو کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور تریڑا بھی اتنی دیر تک کرین
کہ عضو پھول کر اونچا ہو جای اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے باب
خلع مین مفصل بیان کردیے ہین اون احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھکو تو اس مقام پر پسند ہو کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک
نہ لاتین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سوائے اوسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتدای کسر مین بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد
جبر اور درست ہونے کے سخت ہوجاتین خواہ اونمین صدمہ وثی کا پہونچا تھا یا رض کا اونپر ضماد تمر اور الیہ کا کرنا بہت مفید ہے **مجبور کے تغذیہ
کا بیان اور تقیہ کا یعنے** کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہئین اونکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عضو کے
انجبار کی تدبیر کرنی ہے اوسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اوس خون مین لزوجت بھی ہو تاکہ اوس سے دشبد نرم پیدا ہو اور بہت

ضعیف اور بودا اگر کمزور نہو جیسے پائے اور ہریسہ اور اوجھہ اور کلہ اور اوس کی کھال اور بچہ گاو جو پختہ کیا جاوی اور اس قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتے
ہین اور شربات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور نقل مین شاہبلوط اور وہ ربوب جنمین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین
سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہی خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب
رقیق اور جو چیزین کہ اونمین مصالح گرم پڑی ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ ایسی غذا اور شراب کی یہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر
اوس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اوسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہی جسقدر اوسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا وصف ہی اور جسقدر خوف
اوسکی ایذا کا ہی اوسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہوجاوی اور اوسکے ضرر سے امان اور اطمینان
حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہی دینی چاہیے اور شربات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئین۔ جو شخص تدبیر مین احتیاط کا
پابند ہی اوسکو لازم ہی کہ تدبیر لطیف سے شروع کری تاکہ تدبیر غلیظ کی ضرر سے بیخوف رہی اور اسکی صورت یہ ہی کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال سے
ہوتی ہی بعد چند روز کے انکے استعمال اوسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہی کہ تدبیر غلیظ کو ترک کری جسوقت وشید زیادہ پیدا ہوجاوی پھر
اوسوقت غذای غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے **صفت غذای موافق کی جسکا استعمال بوقت التحام کسر کے**
کیا جاتا ہے میدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گای کی اور دودہ ان سب کو لیکر ہریسہ ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوائی
قسم ایسی قریب ہے کہ اوسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جبر اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہی کہ ایسے لوگونکی واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور
تابع کسر اور جبر کے ہے اور اون سب کا تدارک ضرور ہے ایسی فوائد مومیائی مین موجود ہین کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہوجاتا ہی
کہ پھر اوسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اوسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کردیتا ہی مثل ہڈی وغیرہ
کی لہذا اوسکی عفونت روکنی کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہی اور بقوت رض شدید گوشت مین
عارض ہوتا ہی کہ مثل قیمہ کے پس جاتا ہی اوسکا علاج بجنجی وغیرہ سے کرنا پڑتا ہی خواہ اون دواوں سے جو عفونت کو مانع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر
نہ کیجاوی انجام کار اکلہ اور سڑنے کی نوبت پہونچیگی۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہی کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہی کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری
ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتی ہین اونکی تدبیر جیسے بیان ہوچکی کرنی چاہیے کبھی وشید زیادہ حد احتیاج سے پیدا ہوتا ہی کہ انجبار کسر
مین اوتنی مقدار کی ضرورت نہین اوسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار وشید کی پیدا نہو اور تدبیر اوسیر کرتی ہین
اوسی قسم کی جو مذکور ہوچکے تاکہ مقدار متولد کم ہوجاوی۔ کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنے کی استرخای مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی
سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہی اوسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی
بند کردین **تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین بیان عام قحف کی ٹوٹ جانے کا** کاسہ سر کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا
ہی کہ جلد نہین پھٹنے پاتی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم کے علاج مین مشغول ہون اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین
اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ ہڈی فاسد بھی ہوجاتی ہی اور قبل نزف خواہ بعد اوسکے چند امراض ردی ایسی پیدا ہوتی ہین جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل اور سبات اور چند امراض ردیہ
اوسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر جس مقام سے استخوان سر شکستہ ہوتی ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اوسے باربار چھوا
کرتا ہے اور اوسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھر لانا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ جلد کو چاک کردینا
چاہیے تاکہ اوسمین احتباس صدید کا نہ ہونے پائے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ ریم

اور صدید کا اضماع اندر نہ ہونے پاسئے ہان اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جائے اور ورم کم ہونے لگے او سوقت چندان اہتمام نہ کرنا چاہیے
چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیون نہ ہوا ور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنے استخوان مختلف اگرچہ
متعدد مقامات سی ٹوٹی ہوتی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہین یا اینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام
کسر کو ظاہر کردی کہ ایسے وقت مین زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ یہ ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا
نہین ہوا ہے — اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے — بعض تدبیرات جو حدس طبیب کو مائل
بطرف صواب کی کرتی ہین اونہین سی ایک تدبیر یہ بھی ہی کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کرین یعنے کس سبب سی ٹوٹ گئی ہی اور کہان تک
اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شی کتنی بڑی ہی اور کسقدر قوت رکھتی ہی اسکی خیال کرنی سی بھی کیفیت کسر کی
اور مقدار اوسکی دریافت ہوجاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے — اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتی ہین
وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہین مثلاً سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اوسکے اختلاف
پر دلیل ہوتی ہی کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب مین یعنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند
مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہین ہے اسلیے کہ اکثر جلد شق نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر ہڈی اندر
کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہین ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے او سوقت بالضرورت احتیاج
شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجای اور ایسے احوال مین جلد کے
کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے او بشکل صلیب جلد مین شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کے جلد کو پھیل کر ہڈی کو ظاہر کرکے دیکھین کہ یعنے
جو ہڈی ریزہ ریزہ ہوگئی ہے اوسکا حال مفصل دیکھین اور اگر جلد مین شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو پر کر دین کچے
سوکھے ہوئے کپڑون سے اور اوسکے بعد رفادہ اور پٹیان باندھین گے مگر اونکو شراب مین ڈبوکر اور دوسرے دن تک نہ تو نہین بندھی رہنے دین اور
نہ کھولین — جو شجہ یعنے چوٹ حد موضحہ تک پہونچی اور اندرونی عضو کو کھولدے اور نمودار کردی اوسکا علاج باب قروح مین مذکور ہوچکا اور اوس سے
پہلے بھی اسکا ذکر ہوچکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب اقسام کی چوٹین جنکا بیان اوپر کے ابواب مین ہوچکا ہے اور یہان بھی اونکے علاج کا
طریقہ مذکور ہوگا کمتر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جای اور شگافتہ ہوجای اور دوسری جانب جلد کی بطرف اندرون کے نافذ نہو
بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رای بھی ہے کہ اوپر کیطرف جلد مسک کر رہجای اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہین سکے بلکہ آنکھ سے نظر آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہی جیسے بال سا پڑجای ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ اوسے اسقدر چھیلین کہ جہان تک صدمہ چوٹ کا
پہونچکر چھیل گیا ہی وہ اثر اور نشان مٹ جای اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اوس مقام پر گر گئی اور مقام رگڑ کا منصبغ اور
مستحکم ہوکر سیاہ پڑجای گا او سوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نرہی — اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ
موجود ہونی چاہئین اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سی پہلے چوڑی اور اوسکے بعد اوس سی کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیل ڈالین
اور چھیلتے وقت دوای راسی یعنے چھپانے والے کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا اور یہ راسیہ یہ ہین جیسے ایرسا اور مٹر کا آٹا اور دقاق
کندر زراوند پوست بیخ جاوشیر اور مر اور انزروت دم الاخوین اور جو مجفف ہو اور اوسمین لذع نہو اوسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے لیکن
اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کی اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سی کچھ فائدہ معتدبہ نہوگا جب تک ساری جلد کو

نہ جاے گی اوسوقت ہرگز جرات تمام جلد کی رگڑ ڈالنے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نکرنی چاہیے بلکہ ٹھہر کر خیال کرو کہ کہان تک صدمہ پہونچا ہے
اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہین اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کہ اوسمین کچھ تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہین ہے اوسوقت
آفت کم ہوگی اور بیخوفی اور امن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی مقدار مین چھوٹی ہوگی اور
ظہور قیح نضج کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جدا کرنا صدمہ کا استخوان سے جسمین خطرہ زیادہ ہے بہت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی
طرح اور اعراض جو ایسی صدمات کو عارض ہوتے ہین وہ بھی کمتر پیدا ہونگے اور ہڈی کا تغیر لون بھی کم ہوگا یعنے جلدی ہڈی بغیر لون کو قبول نہ کریگی
اور سیلان قیح صدیدی رقیق کا اوسمین زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اوسمین
زیادہ ہوگا اور دوا رقیق زیادہ ہوگی اوسمین اور بھی زیادہ ہوگا ۔ ہر اوجاع ایسے اوقات مین عارض ہوتے ہین بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہین اون
سے کھے برودت سے بچانا واجب ہے اگرچہ گرمیون مین بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے اسلیے کہ سردی کے
صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے ۔ جو کسر صادع ہے یعنے اوسکا صدمہ فقط اسیقدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہے اور کچھ نہین لیکن اگر اس قسم
کے چوٹ مین سمحاق یعنے پتلی جھلی سر کی کھل جاتی ہے ۔ پس اکثر ایسے صدمے مین فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد مبردات کا اور تدبیر
نہایت یہ ہے کہ پہلے روغن گل کو مقام شگاف پر ٹپکاتین اور اوسکو نیم گرم کرلین اوسکے بعد دونون کنارے زخم کے ملاکر ٹانکے دین اگر احتیاج درخت
کے ہو اور ٹانکے لگانے کے بعد جو ذرور اسی یعنے چھپا ہوا لاہوا اوس پر چھڑکین اور اوسکے اوپر کتان کا کپڑا اسپیدی بیضہ مرغ مین تر کر کے
رکھین اور اوسکے اوپر گدی جو شراب قابض مین تر کردی ہے اور شراب قابض مین زیت بھی ملا ہوا ہے رکھین اوسکے اوپر پٹیون سے بندش کرین
اور تسکین اور خوشوقتی اور ارام رہے تحلیل کی تدبیر زیادہ کرین اور اوسکو سولانے کی فکر زیادہ رہے ۔ اور اگر حاجت ہو فصد بھی کھولے جاسے الہ
ہر ایک صدع اور کسر مین اسکی ضرورت نہین ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجاے اسلیے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہین
ہے لیکن وہ وصیت جسے ہمنے باب جبر اور کسر مین لکھا ہے اوسے بیان بھی ذکر کرتے ہین علاوہ یہ ہے کہ اکثر آدمی ہڈیون کو سرون سے کاٹ
ڈالتے ہین اور اونپر گوشت اور کھال بھی نہین اوگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہین باشمہ اور اوسکے بعد حس کا درجہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیے
کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیون سے مخالف ہے بروقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جاے پھر درست نہین ہوتی ہے بنظر
اپنی الطبیعت کے جو اوسپر غالب ہے اور دواسیر وشید قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیون کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اوگتی ہے ۔ بلکہ ایک شے
ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہین ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب اندر کیطرف ہونا نہ چاہیے
بلکہ اوسے باہر کیطرف نکالنا ضرور ہے اگر شجہ تامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تام نہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ۔ گرمیون مین سات
دن سے زیادہ اسکی تدبیر مین تاخیر جائز نہین ہے اور جاڑون مین دس سے زیادہ درست نہین ۔ اور جسقدر جلد تدبیر کرین اوتنا ہی بہتر ہے اور
اور اوسیقدر آفات کے عروض سے دوری رہیگی اس اہتمام اور بسرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب مین سے ایک یہ بھی سبب ہے
کہ اور ہڈیون سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شے ہے بہ نسبت تمام بدن کے ہڈیون کے اس لیے کہ اور مقامات کی ہڈیان کے
مواد نقطہ بندش سے دور ہوجاتی ہین اور بٹ جاتی ہین اور سر کی ہڈی پر بندش اوس قسم کی ممکن نہین ہے اسواسطے جو شکست ایک مقدار
معتدبہ پر ہو اوسمین ہڈی کو اصلاح لینی کی ضرورت ہے کہ صدید بقدر حاجت نکلتا رہے یہ بھی ایک ضرر ہے کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے
پیدا ہوگا پس یہ بندش بطور رابط عاجز کے ہوئی ہے ۔ یعنے وہ بندش ایسی ہے کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہے پس اس مقام سے

ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچ گا پھر اوسوقت ہمکو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اوسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کرین پھر جب خاص ہڈی
عضو مین صدید پیدا ہوا اوسکا کیا حال ہوگا لہذا اوس ہڈی کو چھیل ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اوسکے التیام اور ملجانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے
تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوف سیلان صدید کا اندر کیطرف نہ ہو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرینگے۔ لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان کا
ایک مقام مناسب سے کرین اور مناسب مقام وہی ہے جہان سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برامد ہونے کا اور گمان غالب ہو
کہ ایسی جگہ سے ریم کا برامد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنیمین بھی سہولت ہوگی اور جبر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور ازالہ کرنے اور ہموار
کرنے کی بھی حاجت نہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے بعید ہو جیسے یافوخ اسلیے کہ اوسکا وسط منبت اعصاب سے ملاقی نہین
ہے اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ پہونچنے پاوے کیونکہ یہ بہت ردی ہے اور خطرہ اسمین زیادہ ہے اور تلطیف
تدبیر کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ نیمگرم [illegible] رکھنا چاہیے۔ اور اگر حجاب پر کسی طرح کی سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر حجاب مین ہوتی ہے
اور اسمین چندان ضرر نہین ہے اور کبھی فقط بوجہ دواؤن کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح کہ شہد مین تھوڑا اوسکا روغن گل
ملا کر اوس سیاہی کو دھوئین تاآنکہ سواد برطرف ہوجاوے اور بعد دھونے کے اوسی مقام پر دوائین جو اوپر مذکور ہوچکین چھڑکین اور اگر وہ سیاہی
حجاب کی خوب جم گئی ہو اور چھڑانے خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اوس سے ڈرنا چاہیے۔ جسوقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پراگندہ
کرنے کی ہو خواہ اوسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر کچھ مضر نہو خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح
قیح اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ انتظار اوسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اوسیوقت پسندیدہ ہے جہان کہین وہ
جھلی جو بنام ام موسوم ہے اوسمین تنگی خواہ ضغطہ پیدا نہو یا اوسمین کچھ گرتا نہو اسلیے کہ اگر اس جھلی مین نخس پیدا ہوگا فی الحال ورم آجاوےگا اور
تشنج بھی پیدا ہوگا اور کبھی منجر بسکتہ ہوگا لہذا اس ہڈی کا فی الحال اخراج کردین کہ سکتہ سے نجات ملے اور سکتہ کی بھی زائل ہوکر حسب حال
خود پلٹ آوے اور اگر ہڈی مین سوراخ پڑ گئے ہون اسوقت عجلت کا زیادہ موقع ہے۔ اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپڑی شکستہ ہوئی ہو اور
حجاب نمایان ہو اور ورم پیدا ہوا اسکا نام قطرہ ہے اوسمین بھی اسقدر عجلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضروری ہو
دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہین ہے لیکن اکثر اسکا علاج دوسرے دن سے کرتے ہین کاٹنا ہڈی کا باریک آرے ہی سے ہوتا ہے جسکا ذکر اوپر
ہوچکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کرکے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہین اور سوراخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہین کہ ہڈی گر گر کر
ٹوٹ ٹوٹ کر گر جاتے ہین اگرچہ اسطرح ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہین ہے۔ اسلیے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا ہے
یعنے وہ جھلی جسکا نام ام رکھا ہے۔ ہان اگر وہ حیلہ جو اوپر ہمنے ذکر کیا ہے کرلین پھر غشا کی ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے
جو قدما و اطبا نے ذکر کیا ہے اوسے ہم بیان کرلین پھر اوسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کرین۔ قدما نے کہا ہے کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالین اوسکے
بعد دو چاک سر مین متقاطع وایائی نامہ پر کرین اور ایک چاک بشکل چلیپا یعنے صلیب کے کرین اور اس چاک کرنیمین ایک چاک تو وہی ہے
جو ضربت اور شج سے پہونچا ہے بعد ازان چاک کے نیچے کی جلد الگ کردی تاکہ ہڈی کھل جاوے یعنے وہ ہڈی جسکا خالی کرنا منظور ہے۔ پھر اگر اس چاک
کرنے سے خون جاری ہوجاوے کسی خرقہ وغیرہ سے اوسکو بھردی اور بند کردی اور [illegible] کہ اور پانی مین ڈوبا ہوا ہو۔ اور اس سے بھی خون
بند نہو خشک کپڑے سے بھر دین اور اوس پر ایک گدی شراب مین ڈوبی ہوئی اور زیت مین رکھین اور گدی کے اوپر پٹی جو اوس
جگہ کے مناسب ہو تاآنکہ دوسرے روز تک اگر کوئی امر تازہ حادث نہو از قسم اعراض ردیہ کے پس مناسب ہے کہ استخوان شکستہ کی تقویر کی

کرین اور تقویر اس طرح پر کرین کہ علیل کو بٹھاتین خواہ اوسے لیٹنی کا حکم دین جسطرح پر لائق بحال وسکے ہو اوسکے بعد دونون کان اوسکے کسی
صوف خواہ روئی سی بند کرین تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچی اور زخم کی بندش کو کھولین اور جب چھیچھڑے اور گدی وغیرہ
جو جو بنے ہین اونکو الگ کرین اور مقام ماوف کو پونچھین اوسکے دو خادم کو حکم کرین کہ پارچہ کپڑونسے مضبوط اوسکو تھامین اور وہ کپڑے باریک
اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہو چکی زوایای قائمہ پر اوسی اوپر کیطرف کھینچین مرا دہماری اوس جلد سے ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہو اگر
یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کی بودی اور کمزور ہے خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اوسمین پیدا ہوا ہے اوسکے
لیے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جای اسطرح کہ بعض آلات سامنی بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سی زیادہ چوڑا ہے اوس سے
شروع کرین اوسکے بعد باریک آلات کا استعمال کرین اوسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شعریہ نام رکھا ہی اونسے کام لین اور
ہڈی ادبھارنے اور چن لینے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرماتین تاکہ سر مین کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچی اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال
اوسکے یہ ہے کہ پہلے برمہ وغیرہ سی سوراخ کرین لیکن شرط یہ کہ وہ برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچی اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ اونمین
کسی مقام مین مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہی کہ اوس مقدار معین تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہین اور وہی فرونی
صفاق اور پردہ تک پہونچنی کو مانع ہوتی ہے۔ پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ مین گڑھا پیدا کرین اور اوسے اوکھاڑلین اور ایک ہی
مرتبہ نہ اوکھاڑین بلکہ تھوڑا تھوڑا اوپر اگر ہمکو ممکن ہو کہ اونگلیون سی اوس ہڈی کو اوکھیڑ لین اس سی بہتر کیا ہے اور اگر زنبور یا موچنے سے اور کمینے
سے خواہ اور کسی آلہ سے اوکھیڑین۔ مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہون اور اونمین فاصلہ بقدر سلائی جانی کے ہو تاکہ قرب
استخوان داخلی سطح کی ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کی بیخ کسیقدر رجگہ ایسی باقی نرہے جو پردہ سے ملی ہو اور اوسمین سوراخ نہ ہونے پای
اور اسیواسطے واجب اور ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جای اور یہ بات بدون اسکے نہین ہوسکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر
حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے مین چند قسم کے برمے کا استعمال کرین
جہان جیسا موقع ہو اور اگر شکست اونہین مقامات مین ہو جو انتہاے استخوان ہین یعنے جو مقامات ہڈی کی
درمیانی مقامات کے ہین اوسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ انتہای استخوان مین ہون فقط تاکہ جس وقت
ہڈی کو کھینچین مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کرین مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اوسے درست کرین
اور یہ کہاین بذریعہ سوہن کے دور کرین خواہ کسی اور رانپی وغیرہ آلات آہن سے جو اسکام مین مدد دے سکتے ہین۔ لیکن اوسی آلہ کے
نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لین جو حجاب اور صفاق کو چھپا دی اور اسکا اثر چھیلنے مین اوس پردہ وغیرہ تک پہونچنے نہ پاے اور اس کے ضرر سے
پردہ وغیرہ محفوظ رہی اگر پھر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہ جای خواہ کیا اور شظیہ اوسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اوسے نرمی سے نکالین بعد ازان
علاج بذریعہ فتیلہ یعنے بتی اور مرہم کے کرین کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سی اسکی آسانی زیادہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے
جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھولا اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کری چاہیے کہ اوس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھو جسمین گھنڈی
خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہے اور ہر جانب اوسکی بطرف طول کے ہوتی ہی اور چوڑائی اوسکی جو بشکل دانہ مسور
کے گول ہے صفاق پر اوسکا زور ڈال کر چاک کرنا مناسب ہی اور اوسی گول مقام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی
ایسی ہو جس سی کام بآسانی برآمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھونکین اور سر کی ہڈی کو قطع کرین جب ہم یہ تدبیر کرینگے

چیزین ضروری ہماری کرنے والی ہین سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو جو احتیاطین ہمکو پردہ کی بچاؤ مین ضروری ہین سب کا حصول ہو جائیگا
اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کو اپنکی اور اونگھ آنیکی ۔ اسلیئے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے
جیسے ہم شکل مسنور کے کہہ چکے ہین سامنے پڑیگا ۔ پھر اگر یہ آلات بر طرف استخوان سر کے ہین سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرح کی ایذا پیدا نہوگی
اسکی وجہ یہ ہے کہ اخر اشکل مستدیر عدسی کے ناخن گیر خواہ رکھانی وغیرہ سے پیچھے کیطرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جائیگی اور اس آلہ کے سوا
اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہین ہے کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جائے اور اوکھڑکے الگ ہوجائے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کر سکتا ہے
جو علاج بذریعہ آری اور جو بنفیدوش کی ہوتا ہے تازہ اور حال کے اطبا اوسکی مذمت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ردی ہے اور قول اور رائے ہماری
استخوان سر کی ہڈی مین یہی ہے جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہوجائے اور یہی علاج جمیع انواع کسر مین پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہوا گرچہ ہمنے
اس علاج کو ذکر کرکے غیر شق کے واسطے اوسکو ذکر کیا ہے حکیم بولس اور جالینوس نے بھی کہا ہے اور ہماری تعلیم و سنی اسی مرحاص مین کہی اور بیان کیا ہے کہ مقدار
کی کسیقدر توڑنی مناسب ہے یہ ہے جسقدر ہڈی کی قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اوسکے تعین یا اسطرح سے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی منشقت
اور ریزہ ہوگئی ہو اوسکا نکالڈالنا ضرور ہوتا ہے ۔ خواہ جتنی مقدار مین تمدد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع شقوق مین تمدد
کثیر ہوتا ہے اوسوقت مناسب نہین ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالین اور دور کرین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کچھ ضرر نہین
ہوسکتا اگر آلہ اور سب فعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہون پھر بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے
ایک کپڑا کتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل مین بھگوکر زخم کو چیر کر زخم پر رکھین اور زخم کا مونہہ اوس کپڑے سے
بند کردین ۔ پھر ایک کپڑا دوتہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اوسپر رکھین تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور
بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے چوڑی پٹی کے ذریعہ سے بندش کرین لیکن بندش اوسیقدر کرین جسقدر گرفت کرے اور جو حرقہ
زخم پر رکھا ہے اوسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اوسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکن التہاب ہو اور صفاق پر ذرور ادویہ یا لبسہ کا جنکو ادویہ الہی
کہتے ہین استعمال کرین تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کردے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اوسکا استعمال کرین شلار روغن گل ہر وقت
اوپر سے ٹپکایا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور مقام ماؤف کو پونچھین اور جو علاج گوشت کے اوگانے مین جلد موثر ہو اوسکا
استعمال کرین اور بعض اوقات مین ہڈی چھیلتے بھی ہین اگر اوسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت
جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اون سب سے علاج کر سکتے
ہین ۔ حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق سر مین بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہے تا اینکہ ثخن استخوان سر کا بلند ہو جاتا
ہے اور ثخن جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے ۔
اور اکثر ایسے لوگون کو امتداد اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت
بمرگ مریض پہونچا دیتی ہین ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر مین یا بوجہ اونچے ہو جانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل
اور گرانی قبائل یعنے آگے کیطرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور کثرت طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ
سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اوسکا سبب بھی واضح ہو اوسوقت اس مرض کو قطع
کرنا چاہیے اور جلد اوسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اوسکا پوشیدہ ہو اوسکے ازالہ مین کوشش تام کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

مانع نہ ہو فصد کسی رگ کی رگہای سر سے کرینگے اور طعام اور شراب مین کمی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب ہین
جیسے نطیل روغن گل سے خواہ ایسی پانی سے جسمین خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہوا اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب گرم
اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صوف مین چربی مرغ کی لگا کر ترطیب سر کی اوس سے کرین اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب
بھی اوسی سے کرنی چاہیے۔ اور کانونمین کسیقدر ایسی روغن جو تسکین حرارت کرین ٹپکانی چاہیئین اور علیل کو آب گرم مین کسی محفوظ جگہ مین
بٹھاتین اور مالش کرین۔ اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جاتین اور دوای مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ
بقراط نے اسکی اجازت دی ہی۔ حکیم فولس جو احتیاط میں مشہور ہے اوسنے کہا ہے کہ اگر صفاق مین سیاہی پیدا ہوا اور وہ سیاہی فقط
صفاق کے سطح مین ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اوسے چھوڑ ڈالین خواہ کوئی [illegible] رہ جاے اور تدبیر کرین اسلیے کہ سیاہ
رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے۔ اوسکے واسطے فقط یہی کافی ہے کہ شہد ایک جز اور روغن گل تین جز دونون کو ایک کپڑے مین
لگا کر صفاق پر رکھین اور اگر سیاہی صفاق بذات خود یعنے آپ ہی آپ پیدا ہوا اور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ اور علامات ردی
بھی ہون اوسوقت سلامت مریض سے یاس کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ ایسی سیاہی فناء حرارت غریبی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے
کہ اب حرارت اصلی باقی نہین ہے۔ مین نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے سر ٹوٹ گیے تھے اور سال بھر کے بعد اونکے سر کی ہڈی کرٹی ہوئی
نکالی گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یافوخ مین چوٹ لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کے
نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہین ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ گزند پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح
اور سالم رہے تھے۔ جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور
زیادہ تھی۔ مین نے اوس ٹوٹے ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر کسیقدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اوسی غرض سے جو اوپر کے
بیانات سے معلوم ہو چکی ہے۔ بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا **لحی کا ٹوٹ جانا** لحی جمع لحیہ کی ہے اور
مراد اوس سے وہ ہڈی ہے جسپر داڑھی کے بال اوگتے ہین۔ عالم فن جالینوس کہتا ہے اگر اندر کیطرف نہین ٹوٹتی ہے اور دو ٹکڑے نہین
ہوئے ہین اوسوقت اگر داہنی کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہے بائین ہاتھ کی سبابہ اور وسطی مونہہ مین علیل کے داخل کرکے اور اگر بائین
طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونون انگلیان داخل کرکے خمی اور تحدب کسر باہر کیطرف اوٹھاتین۔ اور دوسرے ہاتھ سے اوسکو
سیدہا کر دین اور برابر کرین اور برابر ہونے کے بعد شناخت اوسکی ہمواری کی یون ہوتی ہے کہ جو دانت اوس ہڈی پر واقع ہین وہ سب
درست اور برابر ہو جاتی ہین اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جاتین اوسکو درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہین ایک تو کھینچے اور ایک
گرفت کیے رہے اور طبیب اتنی دیر تک صبر کرے کہ دونو ہڈیان درست ہو کر جا تین اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاتین اور جتنے دانت ترچھے ہو گیے ہو
ہین خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہین اونہین باندھ دینا لازم ہے۔ پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک گڑتی اور چھبتی
ہو اوسوقت چاک کرکے اور جگہ اوس نوک کے نکالنے کے بنا کر ریج وغیرہ کو نکال لین گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اوسے چاک کو درست کرکے
سی دین گے اور کڑی اور پٹی جو ممکن ہو باندھین اور جو دوائیں لحم اور جو درست کرنے والی ہین بعد ہڈیون کے اپنی اپنی جگہ پر درست
بیٹھ جانے کے استعمال کرین۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش اسطور سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ نقرہ لحیہ پر رکھکر دونون
کنارے پٹی کے دونون کانون پر لا کر لحی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارہ سے لا کر پھر نقرہ تک واپس لائین اور پھر وہان سے

لی کے نیچے رخساروں پر لاتی ہوئی یافوخ تک پہونچائیں پھر اوسی لفرہ نکے نیچے لیجائیں اور ایک دوسری پٹی پیشانی اور سر کے پیچھے رکھیں تاکہ سب
پھیرے بندش کے خوب پیچے رہیں اور کھسکنے نپائیں اور ایک سبک جبیرہ بھی اوسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی لی کا سبب ٹوٹ
جائیں چاہیے کہ انہوں ہاتھوں سے خوب کھینچیں اور جب دونوں برابر ہوکر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دیکھیں
کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہین یا نہین بیٹھے اور ثنایا یعنے جو دوہرے دانت ہین اونکو سونے کے تاروں سے باندھ دین تاکہ جس عمدگی سے
بندش کی ہے اور جس طرح پر درست بیٹھنا چاہیے اوسمین لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور وسط رباط کا قفا پر
رکھکر اوسکا سرا کنارہ لی پر لائین اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دین اور بولنے اور کلام کرنے سے اوسے باز رکھین اور غذا اوسکی حریرہ تجویز
کرین اور اگر اوس بندش کی وجہ سے شکل مین کسی طرحکا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالین ہان اگر ورم گرم عارض ہو اوسوقت نطول
اور ضماد سے غافل نہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھین کہ اونسے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو استخوان فک یعنے لی
اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہوجاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اوسمین مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے
اسی وجہ سے جلد جڑ جاتی ہے **کسر انف** یعنے ناک کا ٹوٹ جانا ناک کی اوپر کیطرف ہڈی ہے اور نیچے کیطرف غضروف ہے اور اس غضروف
مین کسر عارض نہین ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنے کوفتہ ہوجانا اور چپٹا ہونا جیسے متفرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے
اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے ۔ اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک مین اگر صدمہ کسر کا
پہونچے اور کچھ اوسکی اصلاح نہ کیجائے آخر کو کبھی خشم یعنے بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہوکر سخت ہوجاتی ہے اور اوسی کجی پر
سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہین ہوسکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بروز اول اوسکے علاج اور درستی مین کوشش کرین اور دس دن تک
اوسے مہمل نہ چھوڑین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست بینی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جائے خواہ اونہین ۔ تا بابت
مین پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اوسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنے سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اور آہستگی
ناک مین داخل کرین اور مقام انتہائے خیاشیم تک اوسے پہونچائین اور ہاتھ سے اوسکو تھامے رہین اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست
کرین تا آنکہ اپنی جگہ پر ہموار ہوکر بیٹھ جائے بعد ازان فتیلہ کے داخل کرنیمین بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائین اور وہ فتیلہ ایسا ہو
جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں نتھنوں مین
داخل کرین گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھ دیتے ہین تاکہ خوب سیدھا
اور درست ہو اوسکے بعد ضماد کرین ضماد کا پھاہا اچھی طرح چپکا دین اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجائے باہر نہ نکالین اور جب تک
استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نکرین ۔ ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہان اگر اوس مقام پر
ایک قسم کا کوز اور کوبڑ نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اوسکو بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا
ہوتی ہے اوسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے ۔ اور اگر شکست ناک کی اجزائے زیرین مین عارض ہوئی ہو تو اونگلیون سے اوسکا
درست کردینا ممکن ہے مثلاً دونوں ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونوں کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت مین ورم حار عارض ہو
مرہم داخلیون کا استعمال بہت مفید ہے کہ اوس سے ورم مین تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برابری بھی محفوظ رہتی ہے
اور بقوت درستی پر قائم رہتی ہے ۔ اسیطرح جو دوا مرکب از زیت اور میدہ اور رقاق گندم سے بنا کر اوسپر جبیرہ لگائین خواہ بطور ضماد کے

اوسپر لگائین اور اگر کسر بطور رض کے عارض ہوئی ہو اور ریزہ ریزہ کردیا ہو اوسکے بعد ممکن نہین ہے کہ ناک پھر اپنی حال پر عود کرے بدون اسکے کہ جسقدر ہڈی مثل بھوسے کے ہوگئی ہے اوسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کردین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر غضروف مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو پھر اوسکو برابر کردینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندہ کر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہوجاے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش صفحہ گردن سے اوسطرف جدھر کجی ہے باندھین آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا کپڑا جو غضروف ہو خواہ زوال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اوسکے دونون کنارے سریشم ماہی خواہ سریشم کا وسے یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک کے اوس کنارے پر چسپان کرین جدھر جھکی ہوئی ہے اور جب لگ کر خشک ہوجاے ناک کو جبراً قہراً اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اوسکی اسی زوال خواہ نواڑ وغیرہ کو کھینچکر ایسی طرح اسکا دوسرا سرا چپکائین کہ وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اوسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کیطرف لاکر ٹھہرا دے پھر اوس ضماد وغیرہ کو لگائین **چنبر گردن کا ٹوٹ جانا** چنبر کی شکستگی کبھی بوجہ کے اوٹھانے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید پہونچے اوس سے ترقوہ ٹوٹ جاتی ہے باانہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کی جبر اور درستی کی تدبیر مین قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ نزد استخوان سرسینہ کی کوفتہ ہوا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ راس عضد نیچے کیطرف کم اوترے گا اور ترقوہ بیچ سے آدھا ہوجاے گا علیل کو ایک کرسی پر بٹھاکر ایک شخص اوس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اوسی طرف خارج کے کھینچے اور اوپر کیطرف بھی کھینچے اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی اونگلیون سے درست کرتا رہے جہان جہان اونچا ہوا اوسے دبادے اور جہان نیچا ہوگیا ہے اوسکو اوٹھادے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو بغل کے نیچے ایک گدہ برابر جو چیتھڑون وغیرہ کا بنا ہو رکھکر مریض کو اوس سے دفع کرے تاانکہ پسلیون تک اوسی گودی کو لائے کہ ایسی تدبیر سے جسقدر کھینچنا مطلوب ہے حاصل ہوگا اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کیطرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آسکے اور نہ درست ہو اسلیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہے۔ اوسوقت بیمار کو پر چت لٹاکر اوسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ڈالین اور دبائین تاانکہ استخوان ترقوہ اونچی ہوجاے پھر اوسکو برابر کرین اور اونگلی سے اوسکو درست کرین پھر اگر ہاتہ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہوگا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اوس جگہہ چبھتی ہین واجب ہے کہ اوس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کرچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام مین نرمی زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کرچ خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہے تاکہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جاے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ ہو ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ڈالنا چاہیے۔ پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو چاک کے مقام پر ٹانکے لگانے اور اوسکا التحام اور ملادینا درکار ہے اور اگر ورم عارض ہو گدی وغیرہ روغن مین ترکرنا چاہیے اور اگر سر بازو کا بوقت ٹوٹنے کے ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوترا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائین اور بطرف عنق کے اونچا کرین اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اُسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جسکے ترقوہ مین صدمہ کسر کا پہونچے اوسے چت لیٹنا بچاہیے بلکہ بیٹھ کے لیٹا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینہ بھر سے کم مین ترقوہ درست ہو کر استواری پاتا ہے جو پٹیان بندش کی مقرر ہین اونکے بیان مین اطبا نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کیطرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے

بیعص

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہین ہے اور اسیوجہ سے اوسکو اسطرف سے حرکت نہین ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید پہونچے
اور جدا ہو جاسے پھر فوراً اوسی طرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اوسوقت مفید
ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارا اوسکا بطرف شانہ کے ہے اور اوس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارا زیادہ نہین اوترتا ہے اسلیے کہ وہ عضلہ
جیسکے دو سرے ہین اس کنارہ کو اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ایضاً سر اشانہ کا بھی اوترنے سے روکتا ہے۔ ایضاً ترقوہ حرکت
شدید نہین کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوئی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور بازوسکو پھیلا دے اور اسیواسطے تمام
حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوترجاے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو اسمین
قبیل ہو اوسکو برابر کرکے اپنی جگھہ داخل کرتے ہین اور پٹی باتہ سی اور گدی بہت سی جو اوسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو
منکب کی علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے ٹل جاے اور اوسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مراد کو
بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کی کرتے ہین۔ چونکہ وہ استخوان عضروفی اور لاغر اندام مین
گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنی مقام سے اوترجاتی ہے ناتجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا جدا ہو گیا ہے اور اپنے
مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر اشانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہ سے
منتقل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آتا ہے کہ اوسمین گڑہا پڑ گیا ہے۔ مگر طبیب ہوشیار کو چاہیے اونہین علامات اور دلائل
پر بنا کرے جو آیندہ مذکور ہوتے ہین **کتف کا ٹوٹ جانا** شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بلکہ بیشتر
وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہین مورد آفت کسیر کے رہتے ہین اور جب کوئی شے انمین سے ٹوٹ
جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتہ کے چھونے سے اوس جگھہ کوئی شے گڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر
اکثر ان چیزونمین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اوسکے خشونت اور کھُرا پن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے
دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چبھنا اور سرکٹا کسی شے کا اگر یہان تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت
نہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزین ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہو جاتی ہین اوسکی علامت تفصع ہے کہ اوس جگہ شکل پیالہ کی پیدا
ہوتی ہے اور حقیقت سے کھٹکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنین اور اوسی مقام
خاص کو متصل کان کے لیجائین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جو ہاتہ اوس عضو مین داخل ہے یعنے جس ہاتہ کا وہ
شانہ ہے اوسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہی علاج اسکا تلطیف بدبیر اور درنگ اور تامل کرنا اس بات مین
کہ آگے سے اوسکو جلدی نہ ہٹائین اور برابر کرنے مین جلدی نکرین۔ اور کبھی محاجم یعنے پچھنیان لگانے کی بھی حاجت ہوتی ہے
میرے گمان مین یہ احتیاج اس نظر سے ہی تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط ضرور یہی ہو جاتی ہے
کہ مادہ جمع ہونے پاے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اوسکا دفع ہو جاتا ہی۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جائین اور
اونکے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنے چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اوسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگھہ پر
بھری ہوئی ہون اوسوقت اونکو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش مین
بکار آمد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اوسے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جسمین دباو ٹوٹے ہوے

شانہ پرتہ جیسے **استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا** فقص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہوجاتی ہے اور فقط
یہی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اوسکی ساتھ نہین ٹوٹتی ہے - اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے - پہلی صورت یعنے جدا
ہونے کی شناخت یہ ہے کہ چھونے اور ٹوٹنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور دونون جزو اوسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے
ہین اور درد مین بھی اشتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکی وجہ سے اعراض ردی اور
مہلک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس و سرفہ خشک اور بشیتر ایسا علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ مین
تعفن بھی پیدا ہوجاتا ہے - ان بیمارونکا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کیطرف
جھک جاے اوسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ بوجہ کسر کے چھپ جاے اور اگر ٹوٹ کر پسلیون مین گھس جاے اوس
وقت وہی پٹی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اوسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جاے گی اوسکے بعد دونوں پٹیون کو
سرے آپسمین ملا دین گے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے **پسلیون کا ٹوٹ جانا** سات پسلیان
جنکو صادقہ کہتے ہین اور اصلی وہی ہین اونمین کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونون طرف سے اور اضلاع کاذبہ مین چونکہ ان چھوٹی پسلیون کے
اطراف اندر کنارہ دوسری جانب کے شراسیف کی غضروفات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہوچکا ہے لہذا اون اطراف کو
سواے رض کے کسر کبھی عارض نہوگا پسلیونکا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہوسکتا ہے اور لمس مین پوشیدہ نہین رہتا
ہے اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی
پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو اور اوسکی شناخت عرض ہی ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی
لازم ہے کہ جبر اور درست کار اوسکے درست کرنے پر جرات نکرین اور اوس پر ہاتھ نہ ڈالین اس خاص طور پر کہ اوسے باہر کیطرف
کھینچین اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہین بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت مین منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ حیلہ بدون
محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف
یکجا ہوجاے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہین ہے پھر اوسکے ساتھ نرمی کیجاے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے
کچھ خوف کی بات نہین ہے لیکن کبھی علیل کو غذای نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہین تاکہ اوسکا پیٹ پھول کر نفخ اور کسر مین
مدافعت پیدا ہو اور اوسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ آئے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری ہوتی ہے
کہ بدون اسکے چارہ نہین ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے - بعض کاملین فن جبر نے کہا ہے کہ موضع شکست کو
ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم مین ڈبویا گیا ہو اور اوسی کی گدیان پسلیون کے بیچمین رکھین جاتین تاکہ جگہ بھرجاے
تاکہ بندش درست ہوسکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھیر کر لائے جاتین کچھ نادرستی پیدا نہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی
بندش مین ہم نے کیا ہے بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوفیہ کے مرض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جسکا اگر
عضو شکستہ کر سکتا ہو اور اگر کوئی امر شدید ہمکو درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب چبتی ہو اور ایذا دیتی ہو اوسوقت جلد پوست چاک
کرکے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اوسکے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہوسکتی ہے رکھین تاکہ صفاق بوجہ
چھینے ہڈیون کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر ورم گرم عارض نہو جایز ہے کہ جہان جہان چاک کیا ہے سب کو جمع کرکے علاج کرین مرہم سے

اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن مین ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دین اور علیل کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج کرین اور جس کروٹ اوسے آرام اور چین ملے اوسے کروٹ اوسی لیٹا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے ہین جو جو امور خرزات یعنے گردن کے مہرون میں بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے کہ خرزات کی اندارت مین کبھی بعض عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور کسر ان گردن کے مہرون مین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی جھلیان بچو مُر جاتی ہین اور خود نخاع مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کی صفاق مین اور خود نخاع مین غصہ پیدا ہوتا ہے عصب کو بھی گزند اور الم پہونچتا ہے اور تابع اس الم کی موت ہوتی ہے خصوصًا جب یہ صدمہ گردن کے گریوں کو پہونچے لہذا واجب ہے کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جاوے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اوسکی خبر بیان کردی جاوے پھر اگر ریون کی تدبیر ممکن ہو ——— اور استخوان موذی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین اور آرام حاصل ہوتی ہو کرین اور اگر کسی قدر لقبہ گیا کی اونچی اجزا مین سے باقی رہجاوے یعنے وہ جز جسکا نام شوکہ ہے اوسکو فورًا نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اونگلیون کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلیے کہ جو ٹکڑا الگ ہو جاتا ہے اوسکو حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالیں اور اسکے بعد ٹانکے لگا کر درست کردین اور دوای ملحم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کاہل یعنے دو کتف کی بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک ٹوٹ جاوے چاہیے کہ بائین ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کرین داہنے ہاتھ سے تاانکہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاوے پھر اگر ہمکو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اوسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالین بعد ازان جو بندش لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اوسکے موافق ہے استعمال کرین **عضد کا ٹوٹ جانا** استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے وہی تدبیر واجب ہے کہ رد کسر مین کیجاتی ہے یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کیطرف پھیری جاتی ہے اوسی طرح کی تدبیر یہان بھی چاہیے اور ہاتھ سے ٹانگتے ہاتھ خوب برابر کرتے رہین تاکہ بخوبی درست بیٹھ جاوے اور بندش اسکی رباط متصاعد سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگرچہ انتہا اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اوسکو مضبوط باندھ کر بندش تمام کرین بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع ہو بعد ازان ایک پٹی اوترتی ہوئی باندھین اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اوسکے بعد ایک تیسری پٹی اور باندھین جو نیچے سے اوپر چڑھتی جاوے اور ہاتھ اسطرح لٹکاتین کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اوترا ہوا نرہے کہ اسمین خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھین اسطرح کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو حرکت نہ ہونے پاوے خصوصًا جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالین اگر کسر مین ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی پارچہ کتان کے ہونی چاہیے چار اونگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہین اور ٹوٹی ہوئی کو بہت روز ہو چکے ہون اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اوسوقت گدی وغیرہ صوف کی بناکر اور روغن مناسب مین ڈبوکر رکھنی اور باندھنی چاہیے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور بعد اس مدت کے کھول کر پھر دوسرے بندش کرنی چاہیے اور بنظر کسی ضیافت کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھولدین

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگرچہ انجبار اور درست ہونے مین کسیقدر تاخیر ہوتی
ہے جبیرون کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر ملی جاے
اور اگر بنظر حسن اعادہ کہ جسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ کسی
معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائین کہ اوسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اوسی کا
تکیہ کسی ٹٹی وغیرہ پر جو کرسی مین بنی ہو کرنا چاہیے چنانچہ اوسکا بیان مقام خلع مین ہو چکا ہے اور جہان پر بغل کا تکیہ ہو اوس پر کچھ
بچھا ہو کہ نرم اور گدگدا ہو جاے اور اوسکے بعد مرفق مین کوئی بھاری شی لٹکائین جو مرفق کو نیچے کیطرف کھینچے حسب مقدار مطلوب تک
کھینچ سکے برابر اور درست کرین اور اگر فقط عصابہ ہای قویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جس جگہ عصابہ کی
بندش ہے اوسے چند قوی اور زور آور آدمی لیں اور پر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر بھی تدبیر کافی ہے اور زیادہ دقت نکرنی چاہیے
اور اگر کسر وسط عضد مین ہو بندش ایسی جگہ کرین جہان سے مفصل اور جوڑ دونون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا
صدمہ واقع ہوا ہوا و بیچمین نہ ہوا اوسوقت بندش کو زیادہ قریب اوس طرف کے کرو جو دور ہے اگر فقط ہڈی کو صدع اور پھٹ جانیکا
صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونے کا علاج کرو اور بندش اوسکی مضبوط کرنی چاہیے **ساعد کا ٹوٹ جانا** کبھی دونون نلے
ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہی کٹ اوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہین ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جاے بہت برا ہے بہ نسبت
اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور صورت مین برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے ٹوٹنے کے اور
اسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹا دہی ساعد ہے اور وہی سب بوجھہ اوٹھائے ہوتی ہے اسکا ٹوٹ جانا بڑا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچے
کی گٹی پر گوشت نہین ہے پس اسکے ٹوٹنے سے قبح صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضاً اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر
قابل علاج نہین ہے خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹین ـ واجب ہے کہ بروقت گٹی بٹھانے کے حسب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی جڑ پر تکیہ
کرین اور ٹیک لگائین اور مقدار بندش کی دریافت کرلین کہ کہان تک بندش کرنی چاہیے ـ اسلیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیون مین
تھوڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اوسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم
اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہوا اوسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے
اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہین ہے اسلیے کہ جگہہ دکھاوکی اور کھلی ہوئی ہے لگاو ہے لیکن کھپاچین
اتنی لانبی ہون کہ تمام کفدست کے برابر پہونچ جائین اور انگلیون کی جڑون تک گھیر لین بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچون
کی کم ہونی چاہیے ـ لیکن اسوقت بھی واجب ہے کہ انگلیون کے پیوند اور جوڑ سے مس نہ کرین اور جب کھپاچین باندہ چکین
اور اونکے اوپر بندش بھی کر چکین چاہیے کہ گردن سے بشکل مزدی لٹکائین جسکو عوام گل جھنڈا کہتے ہین اور اسکے لٹکانے کی شکل
مین اسکا خیال رکھین کہ اگر شکست فقط گٹی کی تحتانی طرف مین واقع ہوئی ہے اوسوقت یہ پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی
طول کے برابر ہو ـ اگر ملاقات اس علاقہ یا بدل کی جسمین ہاتھ لٹک رہا ہی فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اوس سے جدا ہے
اور اسکا سہارا نہین پاتا ہے بالضرور التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جدھر کفدست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اوسیطرف
جھکے گی ـ بلکہ واجب ہے کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اوسوقت لٹکانے کی

صورت اچھی ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونون کنارون سے کفدست کی کم ہوا ور مرفق سے اسلیے کہ اگر درمیان اسکا اوس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کپڑا نرم اور تعلیق اوسکی ایسی نہو جسمین جھول یا کجی اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پائے کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھائیس دن کے درست ہوجاتا ہے اور شکست جوڑ جاتی ہے **رسغ کا ٹوٹ جانا** رسغ باریک ہڈی جوڑ کی ہاتھون اور پانون مین ہوتی ہین اور کمتر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین اسلیے کہ سخت ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انھین ہوپہنچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین اور ٹوٹ کر جدا نہین ہوتی ہین لہذا اونکا علاج وہی ہے جو خلع کے ابواب مین مذکور ہوچکا **انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا** یہ ہڈیان بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے اطبانے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جائین علیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جاے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین اونکو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب اونگوٹھے سے اپنے اونکو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگوٹھا علیل کا نیچے کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اوپر کیطرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیان مسترخی ہوجاتی ہین اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمین جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہوجاتا ہے اور مضبوطی پکڑ لیتا ہے۔ اور اگر کسر کسی استخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہے کہ اوسپر خاص بندش جو اوپر مذکور ہوچکی ہے کرین اور ہتھیلی کو اوسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہنچے پھر اگر کسر کسی ایک انگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اوسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھین اور بیچ کی انگلیون مین کسر واقع ہو چاہیے کہ دونون جانب کی انگلیون کے ہمراہ اوسکو باندھین اور سب کو پے درپے درست کرکے بند کرین کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ نہو گی اور جو بات کہ چونکی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو آپسمین بندھین گی بمنزلہ کھپاچ کے کام دین گی **جوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا** کونے کی ہڈی کبھی شاذ ونادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی اسیح حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کی ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول مین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اوسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کے بعد اوسمین درد اور نخس یعنی چبھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران مین خدر پیدا پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب اونہین امور کے عارض ہوتے ہین جو عضو مین منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین۔ جب جوڑی ہڈی جو عصعص کے اوپر ہے ٹوٹ جاے خواہ کسی عضلہ مین کونہ نکل آئے اوسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک دو کو نہین نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اوسکا یہ ہے کہ علیل کو اوسی شکل پر نیم قد کھڑا کرین کہ نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی یکبارگی اوسکی دونون رانین خوب کھینچین پر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونون ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اوس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور پیچھے کیطرف اولٹا گر نہ پڑے اور دونون مجبر دونون کو کو بشدت اور بہ قوت استاد بائین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائین بعد ازان اوسپر ضماد لگائین بعد ازان ایک تہ تنگ خواہ نہالی یا جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی ہو اوسپر لٹائین اور یہی تدبیر قریب بصواب ہے شانہ کی علاج مین اگر ٹوٹ جاے اگر ورک یعنی کونے

کیجانب سے چوڑی ہڈی ٹوٹ جاے اوسکا علاج قریب ہے شکستگی کے ٹوٹ جانے کی اور واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال بندش پر کرین اور گدیان اور پٹیان بہت درست اور برابر رکھین اور جیسا مناسب بحال اس عضو کے ہے اوسیطرح بندش کرین اور چاہیے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک و سنبھال گدی وغیرہ کی موضع وطی پر ہو

ران کا ٹوٹ جانا

ران جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد اسقدر کھینچنے کی اپنے ہیئت طبعی پر آتی ہے اوسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی مین تحدب ہو اور جانب انسی مین تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہے۔ ران کی بیچ کے ٹوٹ جانیکا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اوسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کونسا ٹوٹا ہے اور کون نہین ٹوٹا اور درست ہے اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکے اون سب کا اچھی طرح استعمال کرین اور بندش اوپر کیطرف نیچے سے جاے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجاے خود اسطرح جم کر بیٹھ جاے کہ پھر جنبش نکرے۔ اطبانے کہا ہے جسوقت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ بھر جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈی چوڑی ہے اسیطرف سے از روے خلقت کے اور ہاتھون سے اور پٹیون کے باندھنے سے اور مختلف طور کے کھینچنے سے جو برابر کشش پیدا کرین برابر اور درست کیجاتی ہے۔ خواہ ایک سرا ہڈی کا ٹوٹی ہوئی مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر رکھکے بندش کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیے کہ ایک نہالچہ ایسا بنائین کہ اوسکے بیچ مین اونی شے مثل نمدے خواہ کمل وغیرہ کے لپیٹین تاکہ اوسکی رگڑ سے گوشت نہ کٹ جاے اور وسط اوسکا عانہ یعنے پیڑو پر رکھین اور اطراف اوسکے سر کے طرف پھرائین اور ایک خادم کو سر امکرا دین کہ نیچے جھکا کے تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اوسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کی اوپر سے لیجاتے ہین اور اوسکے دونو سرے کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کیطرف کھینچتا رہے اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل مونہہ کے بل لیٹا ہوا ہو اور ساق اوسکی دراز پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کی جھجھی اور گڑتی ہو اوسے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند ہو گئی ہو اوسکو نکال ڈالین جسطرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل مین لائین یعنے جیسے باب عضد مین ہمنے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دنو مین مستحکم اور استوار ہوتی ہے۔ اور ہم قریب کے بیانات مین خبر دیتے ہین کہ اس ہڈی کو پھر بٹھلانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازان کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت مین دونو رانون کے بیچ مین ایک گولا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اوس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے جس صورت سے اور شکل سے اسکو درست کرنا ہے اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک گمان کرے اور جراح جانتا ہے اسکی درستی کرین مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونیکا ہر وقت خیال رکھین اور جب ان پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ان سے سوج جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھول کر تفتیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم مین خفت پیدا ہو گی اور منفرق ہو جایگا جو نطولات ورم کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہین اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے قالب اور برنج جو ہڈی کی لوحین اسطرح کی بنائی جاتی ہین کہ اونمین ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑہا ہوتا ہے تاکہ جہان وہ

رکھکر باندھین درست بیٹھہ جاتین اور پاؤن کیجانب طولمین رکھکر اونمین دھجی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہین اونکی یہ صورت ہو کہ اگر
چھوٹے ہون اور ساق پر پوری نہون بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہون ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا
اور قدر حاجت سے بڑے ہون مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچیگا علاوہ بران اگر چھوٹے ہونگے تب بھی مریض کو کسی قدر تعب
ضرور پہونچیگا۔ قالب کے لانبے ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ جسقدر حصہ پاؤن کا صحیح اور ماؤف نہین ہے اوسکو حرکت سے باز رکھے جسوقت
اوس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان
آلات کے بڑی شکست مین ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولین اور کسی طرح کی اور تدبیر کارگر ہو
تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہو اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہین ہے خلاصہ
یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوای تعب اور مشقت کے اور کیا اسمین ملتا ہے اور مناسب یہی ہے
کہ جب تک اور حیلے تدبیرین ہوسکین اسکا استعمال نہ کرین ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور اونچا کرنا اوسیقدر چاہیے جسقدر حالت
صحت مین اوٹھتی اور اونچی ہوتی ہوا اور جسقدر پھیلتی اور سمٹتی ہو بروقت صحت کے اوسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط
اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت مین یہی ہے کہ جہان تک ہوسکے اوسکے پھیلانے کی تدبیر کرین۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جای کچھہ نہ کچھہ عرج اور لنگ اوس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے
اور اگر ٹوٹین ران اور کولے کے عضل کی منقطع ہوجاتین پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار مین نقصان پیدا
ہوگا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے ہان اکثر کوفتہ ہوجاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو بذریعہ لمس کی پہچانا جاتا ہے
کہ ٹٹولنے مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور کھینچنے مین جھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت لامسہ اوس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان
سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اوس سے بھی شناخت کرسکتے ہین کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہو ورنہ ماؤف ہے
علاج اوسکا یہ ہے کہ ساق کھینچین اوسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کردین اور اگر اجزا اوسکے متفرق ہوگئے ہون پہلے اجزا
کو جمع کرکے پھر اوسی اپنی جگہ داخل کرکے چھپاتین لپیٹے اور پھر اہوا نہ رہے **ساق کا ٹوٹ جانا** اگر ساق کی چھوٹی ہڈی
ٹوٹ جای یہ انکسار اسلم ہے بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاو بطرف خارج اور قدام
لینے سامنے کے ہوگا مگر چلنا پھرنا ممکن ہوگا۔ اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جائیگی ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی اور
اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھہ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق
سب طرف جھکاتی ہے اور کسی جانب اوسکا میلان نہین ہوتا ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور** ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا
برقیاس معالجہ ساعد کے ہو اور مثل اوسی کے ہے۔ مگر ساق کا ترچھا اور کج ہوجانا اور گوشت کی شکل طبعی سے منحرف ہونا
مثل انحراف عضد کے نہین ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اوسکا سیدھا ہوجانا خیال کیا جاسے۔
اور بہت دنون تک اوسے اپنی جگہ پر رکھا کرین **کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ
ہے اسلیے کہ اوسمین صلابت زیادہ ہے اور اوسکے نگہبانی کرنے والی چیزین اوسکے گردپیش بہت سی ہین اکثر جو صدمہ
کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اوتر جاتا ہے اور اوسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہوچکی ہے **پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا**

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوار ہے اکثر جب ٹوٹتا ہے اسیطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ گر کے
اپنے پاؤن پر ٹیک لگائے اور اوسی کے بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے
عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اونہین عضلات مین منجمد اور بستہ ہوجاتا ہے اور یہ امراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور
ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہو اور باہر جلد کے اوسکا حجم
نکل آئے اور اوسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکو دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے
اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جاوے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو جاوے
اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جاوے چلنا پھرنا اوسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی بروقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے اوتنا
درست ہو کر بل نہ جاوے اور کسیقدر کسر باقی رہے ایسا انجبار کچھ مفید نہوگا **پاؤن کی اونگلیان** اگر ٹوٹ جائین اونکے ٹوٹنے
اور اوتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی اونگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر اونگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین
کہ روندنے روندنے اونگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین

فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان

اس فن مین پانچ مقالہ ہین

پہلا مقالہ اصول اور قواعد کلیہ جو ہمکو سموم مشروبہ معلوم ہین اور اونکا تفصیلی بیان اون زہرونکے معالجہ کا جو حیوانی نہین ہین

بیان عام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اونہین سموم کا عام طریقہ سے۔ جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہو کوئی اوسکو
زہر کھلا دے خواہ پلادے اوسپر واجب ہے کہ غذائین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال
نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والے اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتے ہین اور جس گھر مین اونکو اشتباہ مسموم ہو جانے کا ہو بروقت
زیادہ گرسنگی اور تشنگی کی ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر
پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہے کو دھوکھے مین آکر زہر پی لے اوسوقت زہر کو دو عرض اور دو باتین عارض ہوتی
ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اونمین زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے عروق وغیرہ بروقت
سیر ہونے کے سب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگونمین بھری ہوئی
ہے اوسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے
کھٹکا مسموم ہو جانے کا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اون ادویہ کا جو دافع
سموم ہین جیسے مثرودیطوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک
سداب کے بیس جزء برگ مذکور اور جوز دو جزء اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزء اور انجیر خشک پانچ جزء مدوار بھی اس بارہ مین عجیب النفع
ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا
کہ دو دوائین ہین یا ایک ہی۔ ایضاً تخم شلغم کو چلک ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے۔ اسیطرح جو
شخص اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہے اوسے احتیاطاً ان سب باتونکی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہ ہو بلکہ بروقت کہ طعام
اور شراب کی اگر اوسمین غیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر عظانہ جو ایک حیوان سمی ہے خواہ رتیلا اور عقرب
وغیرہ کھانے اور شراب مین پکتے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوا ہے

اور بعض جانور بعض کسانونکی بوجھی ہین خواہ بوی شراب کو نہایت دوست رکھتی ہین اور دوڑکر اوسکی طرف جاتے ہین اور کبھی اسمین گر کر
مرجاتے کبھی مشکہ مثلاً سبو مشک وغیرہ مین سی شراب پی جاتے ہین اور کبھی اوسمین قے کرتے ہین اسی واسطے چھت دار مکان خواہ
سایہ دار درخت کے نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اوگتی ہے وہان کے اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے بیان عام
سموم مشروبہ کا زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر
جسمانی سے اثر کرتی ہے پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اوسکے خواہ سوزش اور سخونت پیدا
کرے جیسے فربیون خواہ تبرید بیش از حد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا کرکے آمد و شد نفس کی
بند کردے جیسے مرداسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش اور طلیل جسکو لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ
بیش کا گوند ہے یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخہ پلنگ یعنی چیتا کا پتا اور ازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو
تمام اجزای جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت بد اور زبون ہین الغرض بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص کے
اونکی سمیت پہونچتی ہے جیسے ذراریح کہ اوسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور بعض اقسام زہر کی تمام بدن پر اونکا اثر پہونچتا ہے
جو زہر تبدیل مزاج کرکے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچاکر مہلک ہو ممکن ہے کہ اوسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر
ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے حرارت اوسکی بڑھتی
جاے گی اور فعل اوسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اوس زہر کی خواہ جسمانیکو
اوس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اوس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے خون ہوتا ہے
پھر اوس جگہ جو غالب جانب ہو اوسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب مین ہے اور مخدر کی مقاومت کرتا
ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ تنے مخدر بدن حار سے اوسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ جوہر
دوای مخدر کا بارد اور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شریانات کو اور اونکا جذب جو برودت حرکت
انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوای مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوای مخدر کی ابدان حارہ مین شدید ہے خصوصاً
جب خیال کیا جاے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان
حارہ کے ثابت ہو جاے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اوسکی
قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شرائین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان
ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہے کہ قونیون اور میرے گمان مین یہ بیش ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک
کر دیتا ہے اور زرایر ہلاک نہین کرتی ہے اسلیے کہ زرایر کا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہے جب خوب بدن سے
منفعل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اوسکے بعد سواے استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہے اور آدمی کے بدن مین
یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہے کیونکہ اوس کے مسامات وسیع ہین اور حرارت اوسکی شدید ہے اور شرائین
کے حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قواے فاعلہ اور

قوای منفعلہ کے ہین اونکا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے اوس کمان سے معلوم ہوا کہ قوتیون مذکورہ کو سمیت کا نسبت اوس مزاج
عریض یعنے مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے تا اینکہ جب یہ دوا اثر پر قادر ہوا اور کوئی مانع اسکے تاثیر کا نہو تو بعض
براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل دراریح کے جب انکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوای مزاج کے
بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ قوتیون بقیاس مزاج زرزور کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرزور کا وصول مستحیل بہ غذا ہوکر قلب انسان
تک مثل قوتیون کے نہین پہونچتی ہے اور مہلک نہین ہوتی ہی پھر بقراط نے ایک تجربہ یہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتون نے
تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کی کھانی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ
طبیعت عادی ہوگئی کسیطرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی - مین کہتا ہون کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہی
کہ ایک لڑکی کم سن کہ غذا مین اسقدر زہر کی خوگر ہی کرائی گئی اور ایسا مزاج اوسکا زہر کا اندر دار ہوکہ اوسکے لعاب دہن کی کھانی
سے حیوان ہلاک ہوجاتا تھا اور مرغی اوسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ ہی کہ یہ لونڈی جس بادشاہ
کے پاس شب باش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہوجاے **استدلال اقسام سموم پر** خاص قسم پر زہر کی کبھی نظر اون حالات
کے کیا جاتا ہے جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلا بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنے پیچ اور مروڑ پیدا ہوتا
ہی اور جیسے اندرونی کو کوئی شے کھائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ حارہ حریفہ کے
ہے مثلا زرنیخ اور سک یعنی سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہی - اگر التہاب شدید اور ورود عرق کا اور بکثرت برآمد ہونا
پسینہ کا اور سرخی آنکھہ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبارت
اور خارا اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق بارد اور غشی کے
اور کوئی اثر ظاہر نہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور بھی قسم نہایت زبون ہے کبھی رائحہ کی
وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو افیون کی اوس شخص کے جسم سے جو افیون کو
پیے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے مونہہ کی بدبو اوسوقت جب کوئی بدبو زہر پی جاوے جیسے ارنب بحری اور اوسطس اور
ذراریح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھہ کے بتا دیتی ہی
خواہ قے کی بو سے اوسکا پتا لگ جاتا ہی - خواہ قے کے مزہ سے اگر مسموم بیان کرے بھی شناخت کرلیتے ہین جیسے مرداسنگ
بعد قے کرنے کے آنکھہ سے دکھلائی پڑتا ہے اور اسیطرح - اور خون بستہ اور شیلم بستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ بو
کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ بو کے **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر غشی طاری
ہونی شروع ہو اور دونون حدقہ چشم اولٹے پلٹنے لگین اور سیاہی آنکھہ کی غائب ہوجاے پھر اوسکے بچنے کی امید نہین ہے
اسیطرح اگر آنکھین سرخ ہوجائین اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہوجاے اور پسینا ٹھنڈا نکلنے لگے علامت زبون ہے
اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ کا** یعنی زہر خوردہ کے علاج مین سرگرمی چاہیے اور
جہان تک ہوسکے بہت جلد خبرگیری کرین جسوقت دریافت ہوا اوسیوقت مشغول العلاج ہون اور سمیت زہر کی بدن مین پھیلنے سے
سے پہلے اوسکا تدارک بہت مناسب ہی - آب نیم گرم اور روغن کنجد اور روغن زیت ملا کرکے قے کرائین اور قے کرنے مین مبالغہ

کرین جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا مین کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت مین حفض اور شحم
اور یہی داخل کرتے ہین اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جاے اوسکی مقدار کثیر ہو یعنے بہت سی غذا
اور بہت سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول
اور مشروب سے ٹوٹ جائے گا اور اوس زہر پر یہ چیزین غالب آجائین گی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اوسے قے کرا دیجائے
اوسکے بعد بہت سا دودہ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اور اگر دودہ پلا کر پھر دوبارہ قے کرائین تو ایضاً اگر جوشاندہ تخم
اوشکن ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اوسکے بعد دودہ کا استعمال
اچھا ہے۔ مسکہ کا استعمال دودہ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیرین اور چربی بھی کی
ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کرین خصوصاً اگر اعضای اسفل کیطرف
کچھ اذیت زہر کی اوترتی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب و پر کیطرف خواہ نیچے کیطرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ ادویہ مقی
اور مسہل کا استعمال کرین اور دودہ کے پلانے سے غفلت نکرین اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اوسے
بھی استعمال کرین کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتدای امر مین اسکا استعمال
کیا جای کہ زہر کو بجنسہ نکال ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ابرسا یعنے بیخ
سوسن دو مثقال اور سب کو زیت مین معجون کرین مقدار شربت کی مقدار ایک بندق کی یعنے بقدر ریٹھہ کے ایضاً حب
بلسان زوفای خشک تخم نفت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دارفلفل وج ترکی انیسون تخم کرفس صعتری قنطریاسالیون
زیرہ کرمانی بزرالبنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ اٹھارہ درہمی حماما تین خمیات
شہد مین معجون کرکے شراب باقلای رومی کے ہمراہ استعمال کرین گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرین جب بھی وہی نفع
پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال [illegible] پلادین زہر کو براہ قے نکال دیتا ہے منجملہ
کے یہ بھی دوا ہے شمارہ فراسیون شمارہ برگ نے نا زین تخم [illegible] مغز بندق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا
بہت محمود ہے کہ شورہ خواہ لونا بقدر چار درہم پلائین اور روغن ایک درہم شراب شیرین کے ساتہ اور اگر بعد قے کرانے کے
التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلائین اور قے کرائین اور اچھی طرح حفاظت کرین کہ مسموم
سونے نہ پائے اور نہ اوسکی سانس ڈھیلی خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے یا ہاتھ پاؤن مین سستی نہ آنے پائے اور اوسکے گرد شغل بر پا
رکھین مثلاً ہتھیار کھڑکھڑائین خواہ اور چیزین کھٹ کھٹائین جب صورت حال بخوبی کھلجای اور زہر بخوبی پہچان لیا جای پھر علاج
اوسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کا بیان مذکور ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ حقیقت حال کا دو صورتون سے علم ہوتا ہے پہلی صورت
یہ ہے کہ دریافت ہو جاے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت
کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کی ہے اوسکا علاج دودہ اور گھی اور فالودہ پتلا جو اور روغن بادام اور روغن زرد سے بنایا
گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اوس سے بنا کر استعمال کرین۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم ملہبات کی ہے اوسوقت
تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کرین لیکن یہ سب دوائین برف مین سرد کرکے استعمال کرنی چاہئین اور

اعضاء رئیسہ پر پہنچا دیں مثلاً تریاق اور مثرودیطوس اور ہر وقت اوسکو سرد کرتے رہیں منجملہ اون چیزون کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتی ہین گاے کا دہی سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دین اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اوسوقت تریاق اور دواء حلتیت اور دواء مسک اور فادزہر کا استعمال کرین شراب خالص مین اسیطرح ثوم یعنی لہسن کا بہی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر روح کو مضر ہے اوسکا علاج مثرودیطوس اور تریاق اور دواء مسک اور فادزہر سے کرنا چاہیے اور رب اللحم اور شراب کا استعمال کرین اور خرشبہ مریض کو زیادہ استعمال کرنا چاہیے اور وہ مقام جسمین رہتا ہو وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائے جائین اور چھینکین پے در پے واقع کرین اور فم معدہ کی مالش کیجاوے اور اوسکے موہنہ مین ہوا پہونچی جاوے اور بال کھڑے جائین۔ لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جاوے پھر علاج خاص اوسی کا کرنا چاہیے چنانچہ ہم تفصیل بیان کرین گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا سموم کو پلائی جاتی ہے یا اوسی سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ انکا استعمال انہین اعراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اوس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جوہر سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب مین ملا کر پلانا جسے بچھونے ڈنک مارا ہو اور دویہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے یہ دہی دوائین ہین جو مقابلہ زہر کا کرتی ہین اور اوس زہر کو قلب تک نہین پہونچنے دیتی ہین جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر طبعی مجرب ہون اور گل مختوم اور تریاق جو اوس سے بنائی جائے اور تریاق اربعہ الطبا کہتے ہین کہ زہرہ دفلی اور برگ اوسکا زہر کے ضرر سے بچا دیتی ہین یہ بھی کہتے ہین کہ حب عرعر اس علاج مین عجیب النفع ہے اور دوائے بے نظیر ہے۔ انجدان اور بیخ انجدان ہموزن ایکدرہم شیح ارمنی دو درہم شہد مین ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کرین جو دوا اوس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ بیخ بخور مریم اگر ہمراہ شراب کے پلائین اور فوتنج بھی اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پرسیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اوسکا شوربا گوشت مین پختہ کیا ہوا ایضاً اصینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جندبیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم۔ ایضاً گوبر کا پانی نچوڑا ہوا تخم گندنا خصوصاً گندنا اقلیطی اور حلتیت طبیخ سبعہ اور طبیخ اسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج سری ایک دحنہ جندبیدستر ہر ایک فی ہر واحد ایک جزء تخم حنظل سہ جزء وزن جمیع اجزا کا بقدر بڑے ریٹھے کے استعمال کرین اور بہت سی دوائین ایسی ہین کہ اونکی تاثیر دفع سموم مین بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اونکے یہ بھی کہتے ہین کہ مرسے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست صاف کیا ہوا قوی ترین ادویہ واسطے دفع زہر کے مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا اونہین سموم مین سے حجر اردین سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیون نے حکایت کی ہے کہ پتھر ونمین ایک حجر سمی مشابہ بسد کے ہوتا ہے اور وزن ایکدانگ اوسکی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقیہ مین شمار کیا ہے جو بجمیع جوہرا اپنے اثر کرتے ہین جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہی اور سب سے زیادہ فادزہر اوس حجر سمی کے علاج مین نافع ہے زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہین اور کچہ خوف اوسمین نہین ہے اسلیے کہ اسفل کیطرف بدستور نکل آتا ہی ہان جبکہ کان مین زندہ پارہ ڈالین اوسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی اور ایک گرانی شدید اوسی جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اوسکی برودت سے اذیت پاتا ہے اور اوسکا ہلنا اور پھیلنا اور بوجہ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ایذای دماغ ہوتی ہین اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول البتہ ردی ہے

اور مضر ہے کہ تقطیع پیدا کرتا ہے اور اوس سے اعراض مشابہ ان اعراض شارب مرتک کے پیدا ہوتے ہین جیسے مغص اور پیچیدگی امعا کی اور قے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اوسکے جسد پر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب بند ہوجاتا ہے **علاج** بہت عمدہ علاج بعد تنقیہ کے خواہ جو تدبیر قائمقام تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مرو نلان تین درہم شراب مین ڈالکر خواہ ماء العسل وغیرہ دفعہ کرکے ایضاً ماء العسل سے بورق ملاکر حقنہ کرلین بعد ازان علاج سحج امعا کا کرین اور حقنہ بھی برعایت تقویت قلب کی ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے — اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پاؤن پر کھڑا کرین اور اسی طرف کو گردن جھکائین اور سر بھی اوسکا اسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور بھی فائدہ اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع مین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کیطرف چلا نہ گیا ہو اور سیسے کی سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اوسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ جب اوتنا قریب ہوا اور یا قریب نہو مگر اوس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہے اوسی حاجت بطرف گھوار گی اور ایک پاؤن پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اوسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین ہوتا **مرتک اور برادہ رصاص** جو شخص مرداسنگ کھاجاے اوسکا بدن سوج جاتا ہے اور زبان اوسکی بھاری ہوجاتی ہے پیشاب پاخانہ اوسکا بند ہوجاتا ہے اور کبھی براز بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اوسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہے اور امعا مین گرانی پیدا ہوتی ہے انکے اکثر کنارہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہے اور اوپر اعضا مین نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور اوسکے شکم مین ایک گولا سا سخت مثل پتھر کے اوٹھہ آتا ہے رنگ اوسکا رصاصی ہوجاتا ہے اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی اوسکے بعد اعراض ایلاوس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ مثل اسرب کے ہوجاتا ہے — اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ بہت جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے بلیلج اور تخم کرفس اور انجرہ اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہے کہ مرو بوزن تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ پتہ جنگلی کبوتر کے شراب مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب کے اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم مر اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجاے اوسمین سے بوزن چھہ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اوسکی جو ہمیشہ کھلانے کی لائق ہے وہی شوربے جو گوشت بچہ گوسفند سے پکاے جائین — علامت اوسکی اچھی ہوجانے کی یہ ہے کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے — خلاصہ یہ ہے کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین پسینا لانے والی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین خواہ مسہل مین اونہین کی ضرورت ہے **اسفیداج** یعنے سپیدہ اوسکے پینے سے زبان سپید ہوجاتی ہے اور اعضا مین استرخا پیدا ہوتا ہے اور کھانسی لبشدت آتی ہے اور ہچکی دم لینے نہین دیتی عقل اوسکی مخبط ہوجاتی ہے بدن سرد ہوجاتا ہے اور دماغ بھی سرد ہوجاتا ہے غشی اوسپر طاری ہوتی ہے کبھی اوسکے حلق مین کھٹا سا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اوسکی لہات یعنے کوے اور زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور پیٹ مین مروڑا معدہ مین لذع موںنہ مین درد سر اشیف

مین تمدد اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انتہائی خناق تک نوبت پہونچتی ہے اور تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہے
اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے **علاج** مثل علاج مرتک کے ہے اور سقمونیا گویا مارالعسل مین امدرات بول
مین ملاکر پلاوین اور حقنہ بھی کرین اور کسی وقت سونے نہ دین اور اوسکے قے کرانے مین روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس
داخل ہوتا ہے اوسکی دوا مین صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت در دار سے ٹپکتا ہے ۔ ایضاً اوسکو تل کا چبانا اور رکھنا بھی مفید
ہے اور اوسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے **جبین** یعنے سنگ آہک کو کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے
استعمال سے پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن خناق اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ علاج اسفیداج اور علاج
فطر کا بہت جلد کرین بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کرین تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جاے اور یہ لعابات بعد قئین کے
استعمال مین لاوین اور حریرہ ہای نرم کھلاوین اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہے اور چند بار مسہل کا استعمال کیا
جاتا ہے ۔ اور اگر امعا مین خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کرین اس زہر کے علاج مین ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ
خاکستر اطراف [illegible] جلاکر ہمراہ حاشا کے استعمال کرین **شنگرف اور سنکھیا** ان دونون سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہین جو اوس زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا
ہے اور یہ علامت خاص ہے سنکھیا کی **علاج** بعینہ وہی علاج ہے جو زیبق مقتول کا علاج ہے اوسکے بعد [illegible] اور شحوم
لینے کا استعمال کرنا چاہیے **زنگار** کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق مین لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور احتباس
[illegible] اور قے بھی عارض ہوتی ہے اور قروح بھی پیدا ہوتے ہین **علاج** اسکا وہی ہے جو زرنیخ کا علاج ہے اور زرنیخ کا علاج
ہم آیندہ ذکر کرتے ہین **برادہ آہن اور خبث الحدید** کے کھانے سے وجع شدید شکم مین اور خشکی مونہہ مین اور سوزش
پیدا ہوتی ہے اور درد سر کی شدت ہوتی ہے **علاج** پہلے دودھ کو ہمراہ اوس چیز کے جو بقوت مسہل ہے پلاوین اوسکے
بعد گھی اور مسکہ پلاوین تاانیکہ ان اعراض مین سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملاکر اونکے
سرون پر ٹپکایا کرین ۔ کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیسکر پلاتے ہین تاکہ اجزاء متفرقہ آہن کے بوجہ جذب مقناطیس کے
یکجا ہو جاتے ہین اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہین اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے [illegible] پلاتے ہین اور
اوسکے بعد حریرہ کا استعمال کرین یعنے شوربا اور روغن دار مزلق ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو [illegible]
معدہ سے نیچے اوتر آتا ہے اور اگر ابھی امعا تک نہین پہونچا ہے بذریعہ قے کے اوسے [illegible] معدہ مین ہو
ہرتال اور چونا جو شخص انمین کسی ایک کو کھا جاے اوسکے اعراض اور ہین اور اگر دونون کو یکجا کرکے کھا جاسے اور اوسکی
کیفیت یہ ہے کہ مغص اور قروح امعا اوسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنے ہرتال اوڑائی ہوئی کھاوے اوسکا ضرر قریب
سنکھیا کے ہوتا ہے اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونہ کو کھاوے اوسکے مونہہ مین خشکی اور
درد معدہ اور حبس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اوسکی پیشاب مین برامد ہوگا اور کبھی
برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا **علاج** پہلے
جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اوسے کرنا چاہیے اوسکے بعد آب گرم اور جلاب پلاکر روغن سے تنقیہ کرین

بعد ازان طبیخ تخم کتان اور طبیخ ازرا اور طبیخ حرجر خواہ مجموع یہ دونون اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور ہمیشہ دودھ اور لعابات
اور لزوجات اور دسومات اور شوربا ہای شحمی یعنے جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر کھانسی
پیدا ہوئی ہو بذریعہ حبیات اور علاج نورہ کے اوسکی تدبیر کرین الفضل کے کرانی اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضای اندرونی کا اور
ملینین یعنے نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہی ہڑتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبائی لکھی ہے۔
بول حمارا اور تلخہ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین **آب صابون** کا حال قریب ہی چونہ اور ہڑتال کے حال سے
اور علاج بھی یکسان ہے **زاج اور شب** یعنے سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہی
کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے **علاج** اوسکا شیر مادہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت زوفا وغیرہ کا استعمال کرنا
نہار موںہہ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار موںہہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف مزاج اور حدوث
استسقا سے ایمن نہین ہوتا ہے **علاج** اوسکا دوا الکرکم اور دوا المسک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا
پینا کافی ہوتا ہے **بیان مجملی سموم نباتیہ کا** جو زہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ اونکے **بیش** بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم
ہے اسکے کھانے والے کے دونون ہونٹھ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین
اور پے درپے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونون ساقین پاؤن کی بیکار ہوجاتی ہین۔ جب اس حال کو پہونچ جائے نہایت
زبون حالی پر دلیل ہوگی۔ اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہوکر خلاص
پاتا ہے اور ان دونون مرض مین سے ایک نہ ایک اوسے ضرور لاحق ہوتا ہے۔ اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے صرع
عارض ہوتی ہے۔ اور بیش کا عصیر یعنے شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین وہ تیر جس کے مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے
علاج پہلے بہت جلد دست سے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلجم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاؤ کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ
کے بعد پلائین اسیطرح طبیخ قشور بلوط ہمراہ شراب کے اور اوسکے بعد اصلی علاج اوسکا فادزہر اور دوا المسک اور جدوار اور بوجا یعنی
جو گھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اوسکی تریاق ہے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال
کرین کہ وہ بھی ایک حد مین پر مفید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکی علاج مین یہ ہے کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر
کے خواہ مقدار ایکدرہم دوا المسک اور ایک قیراط مشک کی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر اسی بیش کا فادزہر ہے
اور نہ جتنے فادزہر ہین سب بیش کے علاج مین بیکار ہین اور عمدہ ہین خصوصاً وہ فادزہر جو مشابہ سرخ پھٹکری کے ہے اور
اوسپر خطوط اور ڈورے مثل خطوط مرکب کے ہوتے ہین۔ ایک حیوان جس کا نام فارہ البیش ہے اور فارسی مین وہ بیش
موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کی ضد ہے اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی
ہڈی اوس کے جسم کی کھلائی جائے فوراً اثر بیش کا باطل ہوجاتا ہے **قرون السنبل** اسکی ماہیت مین اختلاف ہے بعض
کہتے ہین کہ سنکھیا ہی ہے یعنے بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھائے اوسپر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ
ہو جائیگی اور اوسکے ناسرہ سے خون قطرہ قطرہ ٹپکنے لگیگا **علاج** پہلے علاج مشترک قے کا کرانا چاہیے اسطرحپر کہ آب جو اور
روغن گل نیمگرم ملاکر اور ازین قبیل یہ بھی دوا مشترک ہے کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلائین بعد

اوسکے ضماد ایسے لگائین جنکی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اونپر پڑا ہوا ہو سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کے
جلاب مین ملاکر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جاے **فوفیون** اس دوا کو مین نہین پہچانتا ہون اور بعض وجوہ سے گمان ایسا
ہے کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات و اعراض خاص اسدوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہین بموجب قول اطبا یہ ہین کہ جو
شخص اسکو پینے خواہ کھانے مین استعمال کرے لذع اوسکے شکم مین اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصاً ہونٹھ کی اور ٹھنڈی سانس
اور بربواہ بدن کا پھولا ہونا اور سُن ہو جانا اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے بعدہ گرانی سر کی اور نفس صغیر ہو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے
اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تھما اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے مرجاتا ہے **علاج** مثل علاج بیش کے ہے **بیان چند ادویہ سمیہ
کا جو گرم ہین** منجملہ ان ادویہ کے **فربیون** ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع شکم اور
ہچکی لاحق ہوتی اور کبھی روانی شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ پہلے قے کرائین بعد ازان تبرید احشا کرین اوسکے بعد
روغن گاو اور مسکہ خوب سا پلائین بعد ازان جو علاج قرون سنبل کا مذکور ہو چکا وہی استعمال کرین اور غذا مین آب انار میخوش اور
آب سیب میخوش پر اکتفا کرین اور رب الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے **البان یتوعات** یہ سات ہین شمار مین ادویہ مفردہ
کے اور خصوصاً لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زہرناک دودھون سے لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا ہے جیسا کہ
فرفیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ انکی قوت سمی منہ اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جاے اور جو عرض خاص حد
استعمال سے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اوسکا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے بعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے
ہین کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہو جاتا ہے اور علاج اوسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشر تین
درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے۔ جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے علاج اسکا بھی
مثل علاج لبن شبرم کے ہے **سقمونیا** دو درہم اوسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتی ہین
جو اوپر مذکور ہوئے واجب ہے کہ اسکی سمیت روغن پلانیسے توڑ ڈالی جاے اور سویق تفاح اور رب بہ اور رب سماق
سے **ماذریون اور خاف الیون** اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے
سیاہ رنگ ماذریون کو حامالاون کہتے ہین اوسکی سمیت زیادہ ہے اور اوسکے استعمال سے لذع شدید حساب —— یعنی اور
درد تمام بدن مین اور دغدغہ اور ہچکی اوسکے بعد قے بلغمی اور زبدی عارض ہوتی ہے بعد اوسکے کزاز کی نوبت پہونچتی ہے اور
آواز بند ہو جاتی ہے **علاج** لابد ہے کہ شیر تازہ دو کر پلائین اور روغن زرد بھی اور متواتر پلائی جائین اور جلاب کا بھی استعمال
کیا کرین تاکہ فساد اوسکا برطرف ہو جاے اور جب ایذا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مترودیطوس اور دواء الطین المختوم کا استعمال
کرین پھر جب طبیعت ٹھہر جاے اوسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہین تاکہ سوء مزاج جاتا رہے **دفلی** کی مقدار کثیر آدمی
اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی یعنی کنیر کے کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور مزاج
کنیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانی مین کنیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہو
ناچار اوسے کو بعد تقطیر اور میٹھی چیزین ملانے کے استعمال کرین **علاج** واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور تخم شبنیز کو منہ مین ٹپکائین کہ اسکا
فائدہ عجیب ہے اور تخم فنجنگشت اور خود فنجنگشت اور اوسکا جوشاندہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب

اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤں کے ہمراہ چکنائی کی چیزین اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال
مین لانی چاہئین اور اونکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلادر بھلاوین کو کہتے ہین اوسکے استعمال سے شکم اور حلق مین
تقلیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہین اور بیشتر بعض اعضا معطل ہوجاتے ہین اور بعد ازان کہ پھر درست ہون
خواہ بیکار ہی ہوجائین وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سودے کا احراق ہوجاتا ہے بھلاوین کی مقدار قاتل دو مثقال کا وزن
ہے اور کبھی بعض آدمی کو بنظر خاصیت کے مضر نہین ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاوے اور مین نے بچشم خود ایک شخص کو
دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کے اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کرجاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کچھ اوسکو خوف اور پروا نہ تھی علاج روغن
بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دسومات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب چیزین جنسے لذع مین سکون اور
مسوڑھی کے درد اور سوزش اور کھجلی مین کمی پیدا ہو اوسکے بعد گاے کا دہی برف مین سرد کرکے اور روغن بنفشہ بھی سرد
کیا ہوا اور آب جو اور آبہای فواکہ یہ سب سرد کی ہوئی استعمال مین لائین اور برف سے سرد کیا ہوا پانی اوسمین مہائین اور سام
کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کرین۔ منجملہ اون ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حب الصنوبر اور جوز اسکا
فادزہر ہے کبیکج جسکو ہندی مین لٹومری کہتے ہین بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کردیتی ہے علاج اوسکا بلادر کے علاج سے
یکسان ہے اور ادہان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہوجاتی ہے سداب بری یعنے جنگلی تلی جو شخص اسے کھائے اوسکی
آنکھونمین جحوظ یعنے ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج
اوسکا یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کنیر کے علاج کرین خواہ اور جو سموم مثل کنیر کے ہین
اونکا علاج کرین سافیسا سداب کوہی کا گوند ہے کبھی اوسکا مزہ مثل بادزوج کے ہوتا ہے مزاج اوسکا گرم ہے جو شخص اوسے
کھاوے اوسکے بول و براز دونون بند ہوجاتے ہین اور زبان سوج جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور حلق مین سوزش اور معدہ اور
جحوظ عین اور سرخی موہنہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اوسکی حدت کے تمام بدن تپ اوچھلتی ہے۔ اور اکثر نوبت غشی اور صغر
نفس کی پہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جاوے اور اوسکے بعد روغن زرد اور دودھ اور مکھن اور آب جو
پلائین اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کرین اور سکنجبین اور زلال افسنتین ایک دوا یہ بھی اطبا کی مثل فادزہر کے مشہور
ہے واسطے سافیسا کے تخم — اور علک البطم اور اصل محروت اور طبیخ شعیر ہے۔ ایضاً جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ
ہمراہ شہد کے مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمین بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اوسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے
دفع کرتی ہے اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیے اور تبرید ہی اولی ہے خنبلہناک اسکے
اعراض مثل اعراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہین اور وہی علاج بھی ہے جو خربق کا علاج ہے دنار جینی
سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ قے کرائین اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کراتے وقت دودہ اور مکھن بارہا
پلاتے رہین اور اسہال کے روکنے مین رعایت بحال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کو ضرر اور اسہال دونون کو
فقط تریاق کافی ہوجاتا ہے کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی
ایک قسم رومی اور غاریقون سیاہ کندش یعنے نکچھکنی سے متلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ سے

خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطنیثا کا ہے اور خربق سے بھی متلی اور قے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہوجاتا ہے
کہ اوسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اوس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوجاتا ہے اور یہ سب
اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہین اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور غاریقون
سیاہ اور یہ دونون تاثیر مین یکسان ہین جالینوس کہتا ہے نبض اوس شخص کی جسنے خربق کھالی ہو ابتدا امر مین عریض اور متفاوت
اور ضعیف ہوتی ہے اور بطوء مین بھی زیادتی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنے وہ مادہ
کثیرہ جو دواے مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اوس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اوسکے دفع پر قادر باستقلال نہین
ہے پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اوسوقت نبض مین اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا نظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی
نہین رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کی نیچے دبی ہوئی ہے اور جب نبض مین انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے
اوسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہوجاے اور تشنج واقع ہو تو نبض
مین ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوگیر ہو تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطوء بھی لاحق ہوگا اسلیے کہ حار غریزی
بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض مین موجیت بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی ـ خربق کتونکو بھی قتل کرتی ہے **علاج** واجب ہے کہ بہت جلد
خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کرین خواہ اوسکے ضرر کو نیچے کی طرف اوتارنے کی تدبیر کرین بذریعہ حقنہ قویہ کی مثل
تخم حنظل وغیرہ کے اور اوسکے بعد اوسکے اختناق کا علاج ویسا کرین جو باب فطر مین کہا گیا ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو ابتدا
مین پھر قے کرائین اور بہت سی دوا نہ پلائین بلکہ پہلے اوسکا پیٹ آب گرم سے بھر دین بعد اوسکی دواے مقی پلائین اور پھر دوبارہ
قے کرائین اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور روغن زرد پلائین اور اوسکے بدن کے ہر بند پر مالش قیروطی ملین کی کرین اور آبزن
معتدل کی مداومت رکھین اور جو علاج تشنج کا ہے اوسی سے علاج کرین **خربق سیاہ** کے کھانے سے اسہال شدید اور
اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کرکے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان
اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹکر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد ازان علیل مذکور
پر تشنج کے آثار طاری ہوکر رعشہ پیدا ہوتا ہے پھر مرجاتا ہے **علاج** تدبیر قوت سمیت کی ادویہ معلومہ سے کرین مثلاً افسنتین کو شراب
کے ہمراہ پلائین خواہ زیرہ اور انیسون اور جندبیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموع سے قریب دو درہم کے استعمال کرین ہمراہ
شراب اور مقام نفخ پر چھپڑے گرم کرکے رکھین خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو پاشان کردیتی ہے اور اوسکے بعد مویز
تازہ اور تر ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائین اور روغن دار شوربہ ہر قسم کا اور شراب شیرین جسمین پانی کی آمیزش
زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کرین جو خربق ابیض کے علاج مین مذکور ہوچکی اور جب افراط
اسہال عارض ہو آب سرد مین بٹھائین اور ربوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کرین **جرمدالنوق** معرب گرم دانہ کا
ہے اگر دو درہم اسمین سے کھائی جاے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے **علاج** اوسکا مثل علاج فربیون
کی ہے **دانذی** ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اوسکی کھائی جاے مہلک ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ قے کرائین
اور مسہلات ادویہ کا استعمال کرین اور دودھ اور چکنائی کی چیزین بموجب بیان بالا کے استعمال کرین **کھلی ریندی اور**

تل کی کہتے ہین جس کھلی مین کسیقدر دہنیت باقی نہو اور خوب نچوڑ کر تیل اوسکا نکال لیا ہو اوسمین ہیئت اجماعی ہو اور سم
قاتل ہوجاتی ہے اور اوسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہے جند بید ستر کو جب کسی طعام مین ڈالکر دم بخت کرین اوسکو
کھانے سے اعراض سرسام حار کی عارض ہونے ہین مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن مین قتل کرتا ہے خصوصًا جو
قسم سیاہ اور بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب شبت اور فونج اور سپستان سے
شہد ملاکر اور شیرہ انگور اوسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور رُب قابضہ اور ترشی جو فواکہ سے طیار کی جاتی اور سرکہ تنہا
تنہا اور ربادہ گاو کا دہی عصارہ تفاح اور شیر بادہ خر نہایت مفید ہے غصل بری کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی بکثرت
استعمال سے بھی تقرح امعا اور اون رگونکا تقرح جگر کبد یعنے بگر کی جداول اور نہرین کہلاتی ہین پیدا ہوتا ہے اور اوس سے
پہلے مغص اور تقطیع عارض ہوتی ہے علاج جب یہ عوارض پیدا ہون جوش کیا ہوا دودھ پارہ ہای آہن جو
گرم کر کے دودھ مین ڈالے ہون ہمراہ زردی بیضہ کے جو سرکہ مین اوبالی ہوا ور سفوف بزر ہمراہ نقلیا تا وغیرہ کے -
خانق الذیب اور خانق النمر انہین سے جو کوئی کسی قدر استعمال کرین حنک مین عفونت اور لہاۃ اور مری مین
بھی بہی بکٹھا مزہ پیدا ہوتا ہے اور قصبہ ریہ تک یہی مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اوسکے مونہہ سے
بخار و خالی اوٹھتا ہے انجام کار یہ زبان اوسکی بستہ ہوجاتی ہے اور صدغین مین اختلاج پیدا ہوتا اوسکے بعد رعشہ اور تشنج اور
تیرگی رنگ کی اور اختناق پیدا ہوتا ہے اور اسکے ساتھ قراقر شکم مین اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہے اور خانق النمر کا استعمال
کرنے والے کو سدر اور ظلمت [illegible] ہوتی ہے جسوقت ارادہ اوٹھ کھڑے ہونے کا کرے اور دونون آنکھون مین رطوبت بھی
بھر جاتی ہے اور سینہ مین ثقل پیدا ہوتا ہے خانق النمر زمین ہرقلہ جو بلک روم مین واقع ہے پیدا ہوتی ہے اور بھی چند مقامات
مین اوگتی ہے مزہ مین تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہے علاج بہت جلد قے کرانی چاہیے انہین چیزون سے جو معلوم ہین
اوسکے بعد حقنہ کرین اوسکے بعد مثل مصطکی اور فراسیون اور سداب اور افسنتین اور شیح ارمنی کے ہمراہ شراب اور کندر
بھی شراب مین ملاکر خواہ روغن بلسان بقدر ڈیڑھ درہم کے شراب مین ملاکر اور شراب بہتر وہی ہے جسمین لوہا خواہ چاندی یا سونا
بجھایا ہوا ور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور انفحہ یعنے پنیر مایہ خصوصًا انفحہ بارہ سنگھا یا آہو ہرن اور بچہ گاو کا بھی عمدہ
ہے اوسکے بعد روغن شوربہ آزاد درخت کا پتہ بہائم کو قتل کرتا ہے اور لکڑی اس درخت کی بھی کبھی مہلک ہوتی ہے
علاج اوسکا قریب ہی علاج کبیر کے او مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے شتر ارز یعنے دعان کی بھوسی بنا بر قول اوائل
اطبا کے جو شخص دعان کی بھوسی کا استعمال کرے فورًا اوسکو درد فم معدہ مین اور ورم زبان مین اور درد بھی زبان
مین لاحق ہوتا ہے بعد ازان درد بڑھتے بڑھتے مرے اور اوسکی معدہ تک پہونچتا ہے اور امعا مین بھی درد پیدا ہوتا ہے
اور تمام بدن مین التہاب عارض ہوتا ہے دعان کی بھوسی کو سموم کے اقسام مین قدما نے شمار کیا ہے علاج اوسکا بعینہ
مثل علاج ذراریح کے ہے اور جس زیبت سے اوسکا علاج کرین واجب ہے کہ اوسمین مغز حل کو بحیثہ کیا ہو نبرا سخیرہ تخم
اونٹنگن کو کہتے ہین اوسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عصل کے استعمال سے پیدا ہوتی ہین البتہ
کبھی کھانسی بھی شدید عارض ہوتی ہے - علاج اوسکا عصل کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا مثبات ادویہ [illegible]

کرنا چاہیے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائین کھانسی کی بلین ہین تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ
کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتی ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج
بھی وہی کرنا چاہیے جو اونکا علاج ہے اور خاص علاج تربد کا یہ ہے کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جاے اور مشترک علاج وہی ہے
جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جاے تودریتون کی طبیعت کو ہم نے
نہین پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھے گمان ہے کہ یہ اور یہ حادہ ہے اور شاید کہ حادہ نہ بھی
ہو اطبا کہتے ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تند دہیان تک عارض ہوتا ہے کہ ہونٹھ مین بھی اس قسم کا
تمدد پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسنے والے کے ہونٹھ کے ہو جاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہے کہ اس
شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تودریتون کھانے والی کی ہوتی ہے علاج اوسکا بھی مشترک ہے اور بعض کی راے یہ ہے کہ
پہلے قے کرائین اوسکے بعد اسے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن مین تیل لگانا اور اوسپر سخنہ کی مالش کرانی اور
آبزن حار کا استعمال اور دلک اور ادویہ دافعہ تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین طوخیون اس دوا کو
بھی مین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اوسکا علاج بھی مین نہین جانتا ہون - مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ
مین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حادہ ہین سے نہو بعض اطبا کہتے ہین کہ اوس سے قلغمونی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان مین
اور جنون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتی ہین لبوب زنجہ انکے احوال قریب قریب اونہین احوال کے ہین جو
عنصل اور ابخرہ مین مذکور ہوے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً ربوب فواکہ جیسے رب انگور اور رب ریباس اور تفاح وغیرہ اور
کبھی وہی سے تلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتی ہین اور یہ لبوب مثل جوز کے یا جو یانی کی گٹھلی اور ناریل
اور بادام کی ہین نہار موتھہ خالص شراب کا پینا اکثر نہار موتھہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کا
اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اوس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہے -
علاج یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت
عمدہ علاج ہے اگر بآسانی ہو سکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور رب الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور
اقراص کافور وغیرہ سے کرین شہد برا خواہ جسمین سمیت آگئی ہو اور اکثر بلاد ارقلیشا کیطرف سے یہ شہد لاتے ہین اسکی بو
ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے
عنصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اوسکے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی
ہے - اور تھنڈا پسینہ برابر ہوتا ہے شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت بری اوسکا حال اعراض اور علاج مین مثل شوکران کے
ہے علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام اومالی ہے پلانا چاہیے اور کھلانی جائین اور قے کرائی جائین
جب تک تمام ہو دلق موبزک اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اوسکے شکم مین قراقر اور ریح اور مروڑ پیدا ہون دست آئی
گے اور بدون ورار کے پیدا ہوگا علاج پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد پلاکر قے کرائین اور حقنہ لین سے احتقان کرین اور اگر
افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہے اور خاص ایسے شخص کی دوا یہ ہے کہ طبیخ جرجیر کا استعمال کرین

ایضاً سنبل اور جندبیدستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کریں **مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات کی قسم میں ہین** جو شخص افیون کھائے اوسکے بدن مین خدر اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہے اور بعد کھانے کے افیون کی بو اوسی جگہ سے آتی ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس مین کوتاہی و اطراف مین تیرگی اور ہونٹھ مین زردی اور چہرے پر بھی زردی اور صعوبت ایسی جو اونہین محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنے بینکی اور زبان کی تنگی آنکھونکا اندر کی طرف فرو رفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کزاز کہ جس سے گلو گرفتہ ہو جاوے اور پسینہ سرد نکلتا ہے ٹھنڈھی سانس آتی ہے مر جاتا ہے منجملہ اسباب اسکے مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہین رہتا ہے اور روح کی تبرید کرتا ہے اور آلات نفس مین تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب مین ڈالکے پلائین اثر اوسکا زیادہ ہوتا ہے ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اوسکی سمیت کی کرے اوسکی زیادہ اثر ہوگا اور ابدان حارہ مین بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اوسی بدن مین زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام مین بیان کر دیا ہے **علاج** وہی قوانین مشترکہ جو بارہا مذکور ہو چکے اسکے علاج مین مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن ملا کر قے بھی کرائین گے اور نیمگرم پانی اور نمک اور بورہ ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جاوے اوسکے بعد سکنجبین ملا کر اور پانی اور شہد بھی پلائین اور قوی حقنہ سے امالہ کرین منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور افسنتین کا استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب مین ملا کر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خاص کر اور ہمراہ سرکہ اور زنجبیل کے بھی اسیطرح جندبیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کبھی ایسی مسموم کو اوسکا تریاق مخصوص اس ترکیب سے دیتے ہین حلتیت اور ابہل اور جندبیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد مین ملا کر معجون طیار کرین ۔ مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہے اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسطرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک مثقال حلتیت پچیس درہم شراب ریحانی مین ملا کر استعمال کرین اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جاوے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اوسمین کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو پھر بھی تریاق کبیر اور سنجرینا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھ کر کوئی دوا نہین ہے ۔ واجب ہے کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جاوے اور نکچھکنی کا ناس خواہ اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جاوے کہ علاج یہی اسباب سمیت کے دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے اور بال مسموم کے موچنے وغیرہ سے اوکھیڑے جائین اور کسی وقت سونے نہ پاوے اور بدن مین اسکے روغن ہای گرم کی مالش کیجاوے جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور سونگھانے مین جندبیدستر اور مشک کو اختیار کرین اور آبزن گرم مین بٹھائین تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہونے پاوے اور غذا مین شوربای روغندار اور مغز استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کرین **جوز ماثل** کو ہندی مین دھتورہ کہتے ہین اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونون آنکھون مین اور غشاوہ یعنے آنکھونمین پردہ سا پڑ جاتا ہے اور سکر یعنے مستی اور سبات یعنے بینکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن مین کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اوسمین سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس [illegible] ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اوس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سوای ضعیف اور

ناتوان آدمیون کے اقویا کو ہلاک بہت کرتا ہے علاج اعظم علاج یہی ہے کہ بذریعہ نطرون اور پانی کے قے کرائین تریاق دھتورہ کا
روغن زرد ہے اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دارچینی اور جندبیدستر کے بھی اسکی سمیت سے نجات
دیتی ہے اور اطراف کو آب گرم مین رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کیا اور تدہین روغن بان
اور قسط سے کرنی اور تا امکان خوب دوڑایا جاے اور پوری ریاضت کرائی جاے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے غذا اچھی چرب
اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے بیروح بیخ لفاح کو کہتے ہین اور یابرح بھی وہی
ہے اوسکے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہین اور ایک حالت مثل لیثرغس کے اور کھجلی گداز اور صمم یعنے کری پیدا ہوتی
ہے سے چھلکے اوسکی زیادہ سمیت رکھتے ہین اور دانہ اوسکے بھی قریب چھلکون کے سمیت مین ہین اور جرم اوسکا بھی کبھی
بھی اثر پیدا کرتا ہے علاج اوسکا دھتورہ اور افیون کے علاج کے قریب ہے اور واجب ہے کہ افسنتین کو شراب مین ملاکر پلائین
ایضاً فلفل جندبیدستر سداب خردل کا استعمال کرین اور سرکہ بھی ایسے لوگونکو نافع ہے اور جمیع مخدورین کو بروقت استعمال
مخدرات کے نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی ضرور ہے اونہین دوائون سے جو دھتورہ کے باب مین لکھی
گئی ہین اور زفت اور دھوان بجھی ہوئی بتی کا ناک مین پہونچائین اور اوسکے سرون پر سرکہ شراب اور روغن گل لگائین
اور اتنی مہلت نہ پائین کہ سوجائین بلکہ اگر نیند آئے خواہ اونگھ پیدا ہو بال کو اوکھیڑ اوکھیڑ کر بیدار اور متنبہ کیے جائین اور چھینک
لانے کی تدبیر اور آنکھون کی جڑون کو چٹکی لینے کے ذریعہ سے بیداری اور ہوشیاری کرتے رہین دروفیسون یہ بھی اوسی دوا از
قسم مخدرات کے ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور سکر پیدا کرتی ہے پہلے پہل اس سے متلی اور ہچکی اور مغص یعنے
مروڑا پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی استفراغ الدم بھی عارض ہوتی ہے اور اسہال
خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار مین غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور ربا عارض ہو کر موت واقع ہوتی ہے درمیان
چوتھے اور ساتوین دن کے لیکن موت سی پہلے دونون ہاتھون مین خدر یعنے سن پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا مشترک
ہی بنج اور مخدرات کا ایسا اسکا بھی علاج ہے بنج یعنے بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اوسکے اعضا مین استرخا اور
زبان مین ورم اور موہنہ سے کف نکلتا ہے آنکھین دونون سرخ ہو جاتی ہین اور دوار اور سردہ آنکھونمین پیدا ہوتا ہے اور تنگی
نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہو جاتے ہین بدن مین کھجلی اور سوئیان سی چبھتی ہین اور سکر اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے
کبھی عجیب عجیب قسم کی آواز بھی لگاتے ہین اور گاتے ہین کبھی گدھے کی بولی بولتے ہین کبھی گھوڑون کی طرح ہنہناتے ہین
کبھی کوے اور شترمرغ کی آواز لگاتے ہین اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہین علاج بہت
جلد پانی اور شہد اور قسیر یارہ گاو اور شیر بز اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلائین خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد اور حب صنوبر
شراب مین جوش دی کر ہمراہ زیت کے پلائین اور لوز صنوبر کا استعمال کرین۔ ایضاً طبیخ انجیر اور طبیخ شراب شیرین بمقدار
کثیر۔ ایضاً البصل مشوی یعنے پیاز بھنی اور تخم ترب اور خردل اور حرف اور تخم انگن اور بودو بتنیز اور حریف ہو اوسکا بھی استعمال
کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہو تلیا ہو اور پیاز اور لہسن اور مولی اور اوسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہے۔ پھر بھی مثرودیطوس اور تریاق
کبیر اور سنجرنیا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہو چکا ہے اور اونسے بہتر یہ دوا ہے

مذکورہ بالا نہین ہین اور سرفہ کرنا علاج خاص اسکا ہے تشنج کہ ان کے استعمال سے خناق اور سرد اطراف اور تمدد و شدید
اور حبس سے سانس گھٹتی ہے اور غشا وہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہین دیتا ہے اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور سرد اطراف پیدا
ہوتا ہے اور اسکے بعد تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کرین اور قے کرائین اسہال پیدا کرین
اور نہین قواعد پر جیسا بیان ہوتا چلا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کرین اسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ
بھر کے بعد پلائین کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اور اسکے بعد بادہ گاو اور فستقین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب
کے بھی اور یہ علاج جند بیدستر اور شداب اور پودینہ اور ہینگ اور ورق غار اور حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہے اور
تریاق انیسون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم انگنن اور انجدان قرو مانا سیہ یہ سب چیزین ہمراہ شراب کے
اور طبیخ پوست ہای توت اور روغن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے واجب ہے کہ اوسکے بطن اور معدہ پر ضماد آرد کرسنہ
کا لیپ کرین ملکوی مخدرا ور زردی ایک قسم خاص کی بلو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور
ہچکی اور خونی قے جسمین بہت سا خون برآمد ہوا اور نفث الدم اور اسہال سجی اور مخاطی عارض ہوتا ہے اور مونہہ کا مزا
ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ علاج اونکا وہی علاج عام ہے اور شیر تازہ خر بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر گوسپند
ایضاً علی الطبیعت ہمراہ انیسون کے اصداف یعنی سیپیان جمیع اقسام کی نافع ہین اور سینہ مرغ پختہ کرکے کھلانا اور بادام تلخ
کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جاوے اور قریب نصف رطل کے کھا جاوے تو یا آب
کشنیز تازہ دفعۃً پی جاوے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت پہونچے اوسکے پینے سے سدد اور دوار اور اختلاط عقل اور غلظ فہم
اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بھی مثل مست کے پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی
اوسکے مونہہ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے قے کرائین خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت
کہ اسمین کسی قدر بورق ملا ہوا اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربای مرغ فربہ جسمین نمک زیادہ پڑا ہو
اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور فستقین اور دارچینی اور فلفل شراب مین ملا کر بھی اونکو مفید ہے اور آب شوربا اور سکنجبین اس سے
بڑھ کر کوئی علاج نہین ہے بزر قطونا اسبغول کو کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی بہت سا اسبغول کھانے سے
بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برودت ساری بدن مین عارض ہوتی ہے اور غم اور ضیق النفس اور تمدد اور قلق اور خدر
مع ضعف کے اور غشی اوسکے بعد پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہے فطر اور کماۃ جو زہردار ہے
فطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی میں کھمبی کہتے ہین یہ دونون چیزین بھی سمی ہین فطر کی مضرت بنظر قسم اور
جنس کے اس طرح پر ہے کہ بعض اقسام اوسکے قتال اور مہلک ہین اور بعض اقسام قتال نہین اور بنظر کثرت مقدار
کی بھی مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہے جو کسی ایسے مقام مشہور مین پیدا نہ ہو جہان کی آب و ہوا
اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ مین پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ حشرات
کے سوراخون کے قریب یا اون اشجار کے پاس جنکی کیفیات ردی غالب ہون سیاہ قسم خواہ وہ سبز یا جو بلا ہو بھی
رنگ ہو یہ سب ردی ہین اسکے استعمال سے ذبحہ اور ضیق النفس اور نفخہ شکم اور معدہ اور فواق اور مغص اور زردی رنگ کی

خواہ زرد آب شکم اور صغر نبض اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج
ادویہ معلومہ سے قے کرائی جای خصوصاً عصارہ ترب ہمراہ بورق کے اوسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کرین
اور کمثری یعنے امرود اس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کمثری بری کا یعنے جنگلی امرود کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہی
ایضاً واجب ہی کہ بعد تنقیہ کے مری نبطی تھوڑی پلائی جای اور بورق اور مقل بھی اسکا تریاق ہی اور پنچال کبوتر بھی اگر
سکنجبین ملاکر پلائی جای اور بورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر فوتنج ہمراہ سکنجبین اور بورق کا اور معجونات گرم جیسے
معجون فلافلی اور معجون کمونی اور تریاکبیر جو قوی ہو اور زراوند اور بیخ جاوشیر اور دردی شراب اور خردل اور حرف ایضاً مستنیر
اور صعتر جبلی اور دونون کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہی واجب ہی کہ تکمید زیر شراسیف کو اسی طبیخ سے ہمیشہ کرتے رہین
سہام ارمنیہ ارمینیہ ایک شہر ہے اقلیم روم مین وہان کے تیر زہر مین بجھے ہوئے ہوتے ہین اوسکے تیر کے زخمی کا
بھی علاج مناسب ہی کہ اسی جگہ لکھا جای حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوربہ پلانا چاہیے بس یہی اوسکا علاج ہی بعض اطبانے
لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور اوجھہ سے پاک اور صاف کرکے نمک سود کرین اور بریان کرکے ہمراہ دو مثقال شراب
کے استعمال کرین - مجھے ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے مقالہ دوسرا
سموم حیوانی کے بیان مین حیوانات زہردار کی چند قسمین ہین کسی کا گوشت زہردار ہے اور تمام بدن اوسکا کیسا
ہی کیون نہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص [illegible]
ہوتی ہے پھر ان تینون کی دو دو قسمین ہین کہ بنظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے سڑے ہوئے گدھے کے [illegible]
کا گوشت اور کسی کی سمیت بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شواء مغموم یعنے کباب ابر مین خراب
ہوا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اوسمین سڑاین آجاے اور [illegible] معدہ مین [illegible] حیوانات [illegible]
اعضا سم قاتل ہین اور یہ اثر اونکا جوہری ہی اور عارضی نہین ہے اونکی مثال [illegible] اور ذراریح اور [illegible]
اور ارنب بحری اور خردون ایک جانور بہ رنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مشابہ سوسمار کے ہے
اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شواء مغموم **ذراریح کا بیان** تیز اور قتال ہوتے ہین
انکا استعمال سے مغص اور اوجھہ مین درد خلاصہ یہ ہے کہ درد فم معدہ سے پیڑو تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور درک اور گردک
اور شراسیف کے قریب بھی درد ہوتا ہی اور مثانہ مین تقرح ایسا ہوتا ہی کہ درد اور الم اور قضیب مین ورم پیدا کرتا ہی
اور پیڑو اور اوسکے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہین اور اس ورم مین التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا خطرہ معلوم
ہوتا ہے اوسوقت اوٹھہ کھڑا ہوتا ہی اور جب پیشاب کرنیکا ارادہ کرتا ہی یا تو قادر ادرار بول پر نہین ہوتا اور یا تو خون کا
پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہین اور گرتے وقت پارہ ہای گوشت خواہ
خونکی پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہی کبھی باوجود اس ایذا کے اسہال سحجی اور غشی اور اختلاط عقل بھی
عارض ہوتا ہی اور کھڑے ہونیکے بعد گر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونے کی بعد مر جاتا ہے اکثر ایذا اس جانور کی زہر کی مثانہ مین
ہوتی ہے اور موتہ مین ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسی حیوانات کی اوسی زمانہ مین

ہوتی ہی جب طلوع شعری عبور کا قریب ہو یعنی بھادون کا مہینہ شروع ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے بعد اور خریف مین بھی سمیت زیادہ ہوتی ہی علاج پہلے قے کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بدستور مذکور سابق اور ادویہ میں اور نیز حقنہ کی ادویہ مین نطرون کا داخل کرنا ضرور ہے اور جوشاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے مین خیال تدارک ضرر کرنا چاہیے۔ اگر مناسب ہو بنظر محافظت مثانہ کی فصد بھی کھول دینی چاہیے بعد ازان نمک رسہ کر دودھ پلاکر لعاب اسبغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلائین اور استعمال حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائین خواہ آب جو اور چاول کی پیچ اور جوشاندہ حلبہ اور جوشاندہ خندروس یعنی جوار کا استعمال کرین اور شوربای چرب ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی بیضہ نیمبرشت اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن بادام اور مخصوص لقر عمدہ ہے۔ ماء العسل اور حب صنوبر کبار و صغار اور مخنج ہمراہ چربی مرغابی سکا اور شراب العسل جو حبوب مدرہ ڈال کر جوش دیجای جیسے تخم خربوزہ تخم خیار بھی مفید ہے اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے کہ دہن سفرجل اسکا تریاق ہے اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح طین شاموس اور شراب اور دمالی سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیون کو نافع ہوتا ہے۔ اور ناسور پر روغن گل کا ٹپکانا واجب ہے مگر پچکاری کے ذریعہ سے جائز نہین ہے بلکہ کسی نئے باریک اور نرم کے ذریعہ سے ٹپکانا چاہیے۔ اور آبزن کا نیم گرم استعمال کرین

ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اوسے ضیق النفس اور دشواری سانس آتی ہے اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور قے بافراط زرد رنگ یا خون کی سنے اور یرقان اور کرب اور درد الیا جس سے کچھ زیادہ ہو اور اینٹھا جای یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہین اور جب اسقدر درد مین کمی ہو کہ اینٹھنا موقوف ہو جای وہی وقت اوسکی صحت اور نجات کا ہے اور سٹری ہوئی مچھلی کا مزا اپنے مونہہ پاتا ہے اور ڈکار مین بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور نمکینی سے ہوئی اکثر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل مین مبتلا ہوتا ہے علاج شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شیر مادہ خر بھی اسیطرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جاے اور شاخہای تر و تازہ خبازی اور خطمی کے اوپر کا پوست اوتار کر اور شوربا سرطان نہر کا خاص کر کے کہ اوسی کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہے اور باقی مایعات اور تر چیز کو نہین کھا سکتا ہے اور قنفذ بریان جو تازہ ہو خواہ اوسکا خون اور خردون بحری اسے ناگوار معلوم نہین دیتی ہے اوسمین کسیقدر کھاتا ہے۔ اور ادویہ قریب سے فوتیج نہری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنون کا رکھا ہوا اور بیخ تخم بوزن آٹھ — ایلوسا ہمراہ شراب کے یا قطران کی بمقدار مذکور پلائی جای خواہ بطور طلا کے استعمال کیجاے اور تھوڑی سی خربق شراب مین ملاکر جب دوسرا دن ہیجان اعراض کا آجای اور کسیقدر سکون ہیجان مین پیدا ہوا دسوقت خربق سیاہ اور سقمونیا اور غاریقون اور رب السوس اور کثیرا سکے سب ہموزن لیکر گولی بنائین ۔ مقدار شربت ایکدرہم خواہ اوس سے کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کرین علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے اوچھل نہ پڑے بلکہ اوسمین سے کسیقدر کھاتی اور اگر مرض سل مین مبتلا ہوا دسکا علاج خاص کرنا چاہیے

چھپکلی اور گرگٹ کا بیان

چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہے کبھی شراب مین چھپکلی گر کر مر جاتی ہے اور پاش پاش ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جو اوس شراب کو پیتا ہے اوسکو وجع الفواد بہت شدت کے ساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہے اور اوسکا بیضہ بھی سمیت رکھتا ہے حتی کہ بعض لوگون کا یہ گمان ہے کہ ایک گھنٹے مین قتل کرتا ہے اور ہم قریب ہے کہ اوسکا ذکر جداگانہ کرینگے بعض لوگون نے کہا ہے

کہ یہ جانور جسوقت پکایا جاے اور اوسکا طبیخ آب حمام مین چھڑکین جو شخص اوس پانی مین غسل کرے بدن اوسکا سبز ہو جاےگا اور مدت تک
سبزی باقی رہے گی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھے نہین ہے **علاج** وہی علاج مشترک
ہے اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اوسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے **حردون** **ایک قسم** اس جانور کی سالامندرا
بھی ہے اور اوسمین ایک تشابہ بنظر طبیعت کے ہے اور جو اوسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اوسکا گوشت کھاتے اوسکی زبان مین
ورم اور ثقل اور درد معدہ سوزش اور غشا وہ چشم عارض ہوتا ہے **علاج** یہ ہے کہ کنجد اور خرنوب نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاو کے استعمال
کرین واجب ہے شیر تازہ پلائین اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کرائین سالامندرا کے کھانے سے کیا ہوتا ہے چونکہ
یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کی ہے اسکا ذکر ہم اوسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع شدیدہ
معدہ مین اور ورم مثل استسقا کے شکم مین اور کزاز اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اوسکا نام اطیوس آمدی
وغیرہ ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور بطلان عقل اور استرخا بیکار ہونا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور سڑ جانا چند
اجزاے بدنی کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا سڑ کر گر پڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہو جاے تب بھی اعضا کا سقوط
باقی رہتا ہے **علاج** مشترک ہے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور اطیوس آمدی
وغیرہ کا علاج ہمنے ذکر کیا ہے کہ اوسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہے اور خاص اوسکا علاج یہ ہے کہ ریباج اور علک البطم ایک
انمین سے خواہ دونون کو ہمراہ میبہ کے استعمال کرین اور آب طبیخ کمافیطوس جسکو کمازریوس کہتے ہین اوسمین حب صنوبر صغار اور ورق
مورد اور تخم انگن جوش دیکر زیت کے ساتھ پلائین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک غورنج کے ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہے —
گڑھون کے سبز مینڈک اور دریائی سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اوسکا رنگ تیرہ مائل بزردی ہو جاتا ہے
اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہوکر سوج گیا ہے اور حلق مین اور مونہہ
مین سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمدرفت کرتی ہے آنکھہ مین ظلمت اور تاریکی سر مین چکر اور دوار ہوتا ہے مونہہ مین بدبو
پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی امتداد اعضا مین اونکے پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال ذوسنطاریا اور متلی
اور قے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص ہلاک
ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اوسکے ضرور گر جاتے ہین **علاج** زیت اور گرم پانی سے قے کرائین یا شراب کثیر المقدار سے قے
کرائین اور ریاضت کرائین اور حمام مین لیجاکر عرق اور پسینہ نکالین اور آبزن گرم کرین اور ادہان گرم سے تمریخ اور مالش کرین
اور دوای کرکم بھی نافع ہوتی ہے اور دواء اللک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انہین بھی نافع ہے اور شراب
کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بالنس کی جڑ کے بھی اور اسیطرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کرکے
بھی مفید ہے **زرد مینڈک** کے کھانے سے اشتہاے طعام جاتی رہتی ہے اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور متلی
اور قے اور وجع الفواد ورم شکم اور دونون ساقونکا پیدا ہوتا ہے **علاج** اوسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کرنا **قسم دوسری**
جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے اور بنظر جوہر اور جسم کے اوسمین سمیت نہین ہوتی ہے **پہلی مچھلی سرد** خصوصاً اگر مچھلی
کسی ایسی جگہ رکھی جاے جہان تری اور نمی ہو کہ اوسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو فطر مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہین ہوتا **علاج** اوسکا تنقیہ اور تمام علاج نطر کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے

دوسری کباب بُسا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا واجب ہے جب گوشت پکایا جاے اوسے بند کرکے اور ڈھانپ کر نرکھین بلکہ اتنی دیر تک کھلا رہنے دین کہ اوسکے بخارات نکل جائین اور ہوا یہ وخیتی رہے اسلیے کہ اگر بند کرکے رکھین سگے زہر ہو جائیگا اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے کرب اور روانی شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن فاقہ [illegible] ہو جاتا ہے اور کبھی اوسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازان ہلاک ہو جاتا ہی **علاج** قے کرائین اور ہیبا ورشوربا ورشربت سیب یحانی پلائین ہمراہ عصارۂ سفرجل کا اور عصارۂ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہی اور بعد قے کے اوسکا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اوسکے کھانے سے عارض ہو اوسکا علاج خاص ہیضہ کی علاج ہی کرنا چاہیے **جنس دوسری سموم حیوانیہ کی** جنکے بعض اعضا مین سمیت ہی تمام جسم سمی نہین ہے ازانجملہ مرارات اور تلخہ ہای حیوانات ہین اور کنارہ یعنی نوک بارہ سنگھے کی دم کی **مرارۂ افعی** یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موثر استعمال ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اوسیطرح استعمال کیا جاے متواتر غشی پیدا ہوگی اور وہ بہت کم نفع کریگی **علاج** اگر سودمند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائین روغن زرد پلاکر اور مکرر قے کراتے رہین بہت جلد بعد قے کرانے کے تریاق اور مثرودیطوس کا استعمال کرین اور فادزہر دوای جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور مچھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی پے درپے آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اوسکے حلق مین ٹپکائین اور ماء اللحم جوزہ ہای مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دواء المسک ملاکر ٹپکائین **مرارت نمر** یعنی چیتہ کا پتا جو شخص اسے کھائے مزہ سبز اوسکی قے مین برابر ہوتا ہی خواہ مرہ زرد کی قے ہوتی ہے اور ایلوہ کی بو اوسکی ناک مین آتی ہے اور یہی ایلوی کا مزہ اوسکے موتہہ مین ہوتا ہے اور آنکھہ مین زردی یرقان کی پیدا ہوتی ہی اور ان اعراض کے بعد مر جاتا ہے بچنے کی امید نہین رہتی ہے پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جاے اور نہ مرے امید حیات کی ہوگی **علاج** قے کرائین جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کرین وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جزء پنیر مایۂ آہو چار جزء تخم سداب اور مر کی ہر واحد نصف جزء سب کو شہد مین ملاکر معجون بنائین مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کی اور بابونہ سے قے بھی کرائین اور آبزن مین اوسکے ریا مین اور خوشبو پھول داخل کرین **دریائی کتہ کا تلخہ** بعض اطبا نے لکھا ہے جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مر جاے گا **علاج** روغن گاو ہمراہ جندبیدستر رومی کی اور دارچینی کے استعمال کرین اور پنیر مایۂ ارنب بھی اور نمریخ روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے **فقط بارہ سنگھا کی دم کا کنارا** جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنے اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد پلاکر قے کرائین اور روغن زرد مین کنجد اور پھٹکری ملی ہو اوسکے بعد بندق اور پستہ اور ماہی برج ملاکر خواہ معجون ماہی برج کھلائین ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز مین چار مرتبہ کرنا چاہیے **جنس تیسری از قسم حیوانات کی** یعنے رطوبت کسی حیوان کی بدن کی جو سمی ہوتی ہے **خون نرگاو کا تازہ** جو شخص خون تازہ بیل کا پی جاے اوسکو دردلوزتین اور سرخی زبان اور رنگ خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھی پر اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہی اور کبھی دانتون مین سُرخی پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہی **علاج** بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہون اور اسہال کی تدبیر کرین اور قے کرانے مین ایسے شخص کے

خطرہ ہی کہ بعض اوقات ایسی شی برامد ہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہین ہے اسیوجہ سے خناق مین گرفتار ہوکر مرجاتا ہی
اور جو دوا جمود خون مین نافع ہے جیسے انجیر خام اور ایسا زمہ کہ اوسمین دودہ بھرا ہوا ہو اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور بورہ
اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ مین ڈالکر اور عصارہ برگ توت سے گل سرکہ مین اور پنیر مایہ بھی ساتھ سرکہ کے جب وانکی استعمال سے خون مین
تقطیع پیدا ہوجای اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اندر اور بطون مین پھیل جای مسہلات کا استعمال اوسوقت کرائین اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب
قراطن یعنے ماء العسل خالص کے ساتھ کرین **دواب کا پسینا** اوسکے پینے سے چہرہ زرد ہوجاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہی
اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونو بغلون سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہی علاج آب نیمگرم سے قے کرائین اور طلا یعنے آب
انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی سکے استعمال
کرین اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہے **گرگٹ کا انڈا** بعض اطبانے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جای فوراً ہلاک ہوگا اور اگر
تھوڑی دیر اوسکی تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہوگا علاج بازکی بیٹ طلا مین گھول کر پلائین اور ستے کرائین اور اچھی
طرح سے قے کرائین تاکہ ساری آلائش نکل جای اور اوسکے بدن مین تمریخ روغن گاؤ کی کرین اور سرکی تکمید نمک سے اور انجدان خشک
کی خورش ہمراہ انگبین و خبطیا ذکرائین بگڑا ہوا دودھ اوسکو کہتے ہین جسمین کسیقدر ترشی آجاوے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر عفونت بھی ہوجای اوسکا استعمال
سے دوار و متلی اور مروڑا معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے علاج سے قے کرائین ماء العسل
پلاکر اوسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین **خون بستہ** جب شکم مین منجمد
ہوجای ضرور سمیت پیدا کریگا اور اوسکی سمیت اوس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارجی سے
نہین کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہے اور جس عضو مین بستہ ہوا ہے اوسکے خواص اور اعراض دگرگون ہونگے
مثلاً اگر سینہ مین بستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہوجایگی اور ضعیف ہوکر پہلے مودی بطرف تواتر کے ہوگی اور استرخا
مریض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچیگی اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہوجایگا اور اختناق اور صغر نبض اور
غشی پے در پے عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اوسی طرح اگر امعا مین بستہ ہوگا اوسکے اعراض بھی انھین اعراض مذکورہ کے
قریب قریب ہین **ادویہ عامہ جمود خون کی** سب اقسام مین یکسان مفید ہین اقحوان سپید اور اقحوان احمر بھی ایسا ہی
مفید ہے اور مقل اور حاشا اور پنیر مایہ حیوانات مذکور بوزن تین الولوحات خصوصاً پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ
اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو کہ بنایا جاوے بہ ترکیب مذکورہ بالا از انجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دردھ
گوسفند کا بقول اطبا جوف مین تمام خون بستہ کو پگھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلائین اور یہ دوا
بلیل ہی اور عجیب النفع ہی **معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج** کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ مین
ہوچکا ہے اور دونون باب معدہ اور مثانہ کے امراض کی مقابلہ کرکے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ امور بیان کرتے ہین پہلے اس
مریض کو تا امکان قے کرنی لازم ہے اور عصارہ کرفس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جای اور تریاق طین مختوم بھی اسمین مفید ہوتا
ہے اور قرطم ساتیدہ جو آب گرم مین گھلائی گئی ہو وہ بھی زیادہ نافع ہی اور یہ دوا بھی نافع ہے طین مختوم الحلو درہم پنیر مایہ خرگوش جنتیش درہم پنیر مایہ
اقحوان تین درہم خبطیانا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم **تخم سداب بری** چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طلا کرکے بین تعداد

شربت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین — ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ معتر ساق ارنب کے
جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلاتین اور ملح اندرانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے
خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین واسطے اوس خون بستہ کے جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ عصارہ
وقت زرین درخت کا استعمال کیا جاے کہ اوسمین ایک خاصیت خاص ہے اور عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور
اور تریاق اور مثرودیطوس اور مدرات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرفس اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین مین یا
سرکہ گھول کر دیا کرین اسلیے کہ سرکہ دواے جید ہے خون بستہ کے علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال
حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیساالیوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم
اظفار الطیب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کرین اور ادویہ مفتت حصات یعنے جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اوسکا
استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقنہ مین خواہ طلا کے طور سے اور مثانہ ثور وغیرہ مین بقدر ایک نوات یعنی پانچ درم
یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیم درم کی نمک پیسا ہوا پانی مین خواہ خاکستر چوب انگور کے پانی مین بھر کر استعمال پچکاری کا کرین اگر یہ
تدبیرات کارگر نہون چاک کرکے خون بستہ کو مثل پتھری کے نکال لین **دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین** کبھی معدہ مین کسی
سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ
کے بستہ ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے
اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال
ردی پیدا ہوتے ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ برد تمام بدن کا اور
صغر نبض اور اختناق جس سے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اوس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکے
معدہ مین دودھ بستہ ہو جاے **علاج** واجب ہے کہ دودھ کی پھاڑنے کی چیز ولنسی پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے
نمکین چیزین اسلیے کہ اس سے تجبن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اوسے ضرور پلاتین اور فوتنج خشک بوزن پانچ
درہم کے اوسے پلاتین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اوسمین زیادہ ہے لبن حلیب
کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انافح کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہین یا بذریعہ قے
کے اخراج اوسکا کر دیتی ہین خواہ اسہال کے ذریعہ اخراج کر دیتی ہین اور جو دوائین معدہ کے خون بستہ کے واسطے اوپر کہی
گئی ہین خصوصاً جو دواے مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دواے ابخدان اور دواے کبریت خواہ دونون برابر ملائی جائین
سرکہ مین اور آب خاکستر چوب انجیر بھی حسب مکرر خاکستر ڈال کر تقطیر کرین **مقالہ تیسرا** تدبیر عام نہش کی بعض کاٹنے
جانورون کی جو زہر پیدا کرتا ہے اوسکی تدبیر اور حشرات کی بھگانی کی تدبیر اور علاج لذع حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان
ابتدای قول نہوش کے بیان قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حار غریزی کی امداد سے اوسکو برانگیختہ کرنا
مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور لعبت برہیز تاکہ سم کو جلا دے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور احشا کی تقویت
کی مراعات بھی ضرور ہے اوسکے بعد دفع سم اور ابطال اوسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کرین جن طلاؤن مین یہ اثر ہو

خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اوسمین یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آیندہ ذکر کرینگے اور بیشتر ان اعراض مین اور قسم کے اعراض بھی در پیش ہوجاتے ہین مثلاً تقلیل رطوبات بدنی اسلیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا مین دقت اور دشواری ہوتا ہے بسبب اسکے کہ رطوبات مین نفوذ کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پاتی اور اوسپر سوار ہوتی ہے خیل ہو اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہین ۔ بہترین اوقات فصد وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن مین محسوس ہو اور جذب اوسکا نہو سکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت مین جو مخالف جہت اعضاے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہے پلانی کی دوائین جو زہر بدن مین پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ مین یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضادہ اور مخالف سم کے ہین بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہے خواہ بالخاصیت اوسے مفید ہے یا ایسی دوائین جو سمیت کو بطرف خارج کے متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط مین حرکت دین جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنے پسینہ نکالنے والی دوائین لیکن ایسی دوائین جو اخلاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات مین شامل ادویہ مسہلہ اور مقیئہ کے لسوع کے واسطے اور اسی طرح مدرات کا حال ہے یا ادویہ ایسی ہین جو محرک مواد ہین کہ اعضاے رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہین اور جو مادہ حرکت مین آتا ہے اوسے دفع کردیتی ہین جیسے ہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے اوسمین چند اغراض ہوتی ہین ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور استواری بندش اطراف سے اور نیند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کیطرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے ۔ اور ازین قبیل عضو لسوع کو کاٹ ڈالنا یا اون دواؤن سے جو لکھی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کی ہین اور اسوجہ سے قابض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کیطرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اوس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہے خصوصاً یہ دوای جاذب اوسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو ازین قبیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی احتیاج شرطکی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہوگیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو مگر پہونچنے کے طریقے مین ہو اوسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد مین سے نکل جاتا ہے اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور موہنہ اپنا دھو چکا ہو اور اوسکے دانت مین سڑی ہوئی بو یا بدبو آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کرلے اور کسیقدر شراب پی لے اور موہنہ مین روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے موہنہ مین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تا خبر کرے اور پہلے اوسکے دفع کی تدبیر کرے اور جسقدر چوستا جاے اوتنا تھوکتا جاے ۔ دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور جاذب ہون اکثر طلاء استعمال کیجاتین اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اونکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہے اور کبھی نسبت مشاکلت کے اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا اور دم کاٹ کر مارگزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تا اینکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم کا کردیتی ہین لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہے اور اس دعوی مین خواہ ثبوت مین اگر دعوی کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کرسکتا ہے اور طبیب اگر نسبت سموم کے

امور دریافت نہ کر سکے کیا ہو سے بہ نظر فن خاص سے کہ مفر نہین ہے اکثر نطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہین جیسے فرحہ خواہ آبلہ پڑ جاتا ہو

پس واجب ہی کہ جو چیز اوسمین ایسی ہووہ گرادی جاے یہی غرض داغ و طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو سیلان کا اعادہ اور

تبدل ضروری حاصل کرادی بلکہ رطوبت کو منجمد کردیتا تاکہ اثر زہر کا پھیل نسکے جیسے یخ بیر مزاج کی یہی خاصیت ہی یا احراق سمیت کردی جیسے داغ دیتے

رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی اگر زیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کہ اوس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہے

خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا مین ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کردی خواہ کیفیت حرارت اور برودت مین نفاذ کیوجہ

سے سمیت کو تبدل پیدا ہوا اگر ابتدا مین ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جاے اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کر نفع بین پیدا نہوا اور

آثار سمیت کی زیادہ ظاہر ہون اور امر عظیم ہو گرد اگرد مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر ہڈی تک ہو سکا سب

نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو پہلے عضو کو کاٹ ڈالین اوسکے بعد داغ دین منجملہ کیفیات اور اثر ضروری

کی ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا مین ایک یہ اثر ضرور درکار ہی کہ مسکن وجع ہو اور تدارک اون اعراض کا کرین جو مختفی ہین اور

لسوع کی تابع ہوتے ہین جیسے فلقطار اسی غرض سے ان ادویہ مین داخل کرتے ہین کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اوسے بند کردی منجملہ

وصایا کی جو سموم مین خواہ خصوص مین قابل حفظ کے ہی یہ ہے کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو زمانہ

صحت تک بخوبی خیال کیا جاے **ادویہ مشروبہ بعد کاٹنے حیوانات کی** منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہی کہ تخم جند قوقی پانی مین

جیسکر پلائین خواہ شراب مین ڈالکر پلائین اور طبیخ انواع فوتنج کا یعنے اوسکے تینون قسم کا اور جند بیدستر عجیب النفع ہے لبن لاغیہ

اور میرے گمان مین لبن لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہے جسے بنام نوشنجی اور قراوی مشہور کرتے ہین یہ بھی جمیع حیوانات کی لسع کو

مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور لوجا اور بیش موش اور آذریون اور تخم بازروادہ حرف اور کمون کی وہی

قسم جو کلونجی سے مشابہ ہے اور کاشم اور ثوم اور پوست ورق غرغر ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس کا

قول ہے جس شراب مین سانپ گر جاے لذاع ہوام کو اوسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی

تمام سمیات کی مضاد اور مخالف ہی اور مقدار شربت دو مثقال ہی اور بیخ الجذان جمیع سموم کو نافع ہے اور ثمرہ پنجنکشت اور روغن

بلسان اور حب بلسان اور پنجنگشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا اور شیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور

دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے نہوش کی بارہ مین دارچینی جو خاص چین سے آتی ہو اور سنگینی بکری کی جلاکر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کمافیطوس

اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودہ کی اور راجرانس کبینج اور پستہ ہمراہ شراب کی اور فوتنج اور طبیخ اوسکا شرباً و ضماداً اور راسن اور قیسوم اور تودری

غاریقون اصل الخنثی تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس عرض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اوسمین بھر دین اور خشک کرین اور بوقت

حاجت اوسمین سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جو شاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی دماغ ماکیان خصوصاً ہمراہ النفحہ کے شیدبا

ینوسکا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا جو زندہ ہو ہمراہ شراب کی پلائین اور ورق ملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوے کا اور قنہ

عجیب النفع ہی جنطیانا بھی خوب چیز ہی تخم گزر بری بھی نافع ہی اور ادویہ باردہ مین سے جو اسکو نافع ہی بیخ بیروج ضماد کرین ہمراہ شہد کی

کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور برسیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کرکے استعمال کرتے

ہین **تریاق عجیب** افیون اور مرکی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سداب درہم شہد آب

جز حصہ سے معجون کرین مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے ۔ ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اوسکا یہ ہے حب الغار دو مثقال گل مختوم دو مثقال ابونوس ہمراہ زیت کے استعمال کرین اور مقدار شربت ایک بندقہ تین اوقیہ ماء العسل مین ۔ ایضاً تریاق عام ہے جمیع لسوع کے واسطے اور مشروبات مین سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل بیخ حنظل ہر ایک سے ایک درہم عصیر خراطین سے معجون کرین اور دھوپ مین چالیس روز تک رکھین اور ہر روز ہلاتے رہین اور جب خشکی پیدا ہو اوسمین تری داخل کرین اور مزاج بگڑ لے اور طیار ہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین ۔ بعض لوگ مدعی ہین کہ دواء مذکور بطور ضماد کے اگر لگائی جاوے تب بھی نافع ہے اور طبیخ سرطانات نہری کا اور خون گھوڑا کا اور رق مملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کی نہش کو نافع ہے کلونجی تخم حرمل زیرہ ہر ایک دو درہم خبطیانا زراوند مدحرج ہر واحد ایک درخمی فلفل سپید مرکی ہر واحد نصف درخمی شہد مین معجون کرین مقدار شربت بقدر باقلاے رومیہ کے شراب مین داخل کرکے ۔ ایضاً خبطیانا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرین اور کل مقدار کا ایک ہی شربت ہے ۔ ایضاً حماما حب بلسان ہر واحد تین درخمی تخم جرجیر تخم گندنا ہر واحد ایک درخمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درخمی کی مرکی زعفران ہر ایک ایک درخمی طین بحیرہ چار درخمی شہد کف گرفتہ مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلہ کے ۔ ایضاً حب بلسان زوفاے خشک ہر نفت بری فلفل سپید اور سیاہ دار فلفل مرچ ترکی انیسون فطراسالیون اسارون کمون کرمانی بزر انجرہ ہر واحد چار جز سنبل تفاح اذخر ہر ایک سے چھ جز شہد مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلاے رومی

طلاؤن کا بیان

جانورون کی کاٹنے کے مقام پر جو دوائین بطور طلا کی لگائی جاتی ہین اونمین سے نفط ابیض اور نفط ازرق اور ثوم خام خواہ ابالا ہوا روغن زرد مین خواہ جندبیدستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جسمین بابونہ کا لگا ہوا ہوا اور فودنج نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہے اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنے مرغی اور مرغ جو زندہ ہیٹ اونکا چاک کرکے مقام لسع پر ضماد کرین اور ساعت بساعت بدلتے رہین ۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج مین گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے تانبا اگر مرغ مسلم نگل جاوے اوسکے پیٹ مین گھل جاتا ہے اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہوجاتے ہین اور شاید یہ اثر اوسکے پوٹہ مین ہو اور شکنبہ مین نہ ہو اور کہین یہ اثر نہ ہو منجملہ ضمادات کے نمک اور سرکہ اور تلخہ گاو یا تمام اور برگ خنثی یعنے وہ گھاس جسکا نام خنثی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب انجیر اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا مین اور زفت اور نمک دونون لگاکر یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ ضماد ثوم اور ملح اور بکری کی مینگنی ہر ایک جانور کے کاٹنے سے نافع ہے سواے مار گزیدہ کے زہر کو اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے حتی کہ مار گزیدہ کو بھی نافع ہے ۔ ایضاً خردل اور بورہ اور سجی آب صابون خواہ قطران مین پیسکر طلا کرین یا زفت ہمراہ نمک کے پکا کر طلا کرین ۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالین بہت مفید ہے بلکہ سانپ کے کاٹے ہوئے کے زخم پر بھی اسکا ڈالنا مفید ہے اور یہ علاج ارباب سفر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے ۔ پیاز دشتی ہمراہ سویق کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جاوے اور مرہم نطرون کا منجملہ نطولات جیدہ کے آب دریاے شور خواہ تنہا یا سرکہ ملاکر اور طبیخ سونف دشتی زندہ کا اور طبیخ بورے کا بھی مفید ہے

ایسے طلاؤنکا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آسکین

اس تاثیر کی جتنی دوائین مذکور ہوئی ہین اونمین سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہے اور میعہ کو حب الغار کے ساتھ زیت مین گھولین خواہ زیت مین برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا تفاح سرو خواہ حب عرعر اور اسیطرح برگ پنجنکشت زیت مین اور قیسوم نمام انجدان

اور خثنی اور دو قو یا حب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزین ہمراہ زیت کر استعمال کرنی چاہئین اور چند مرکبات بھی ازین قبیل
ہین مثلاً بیخ ابخدان سیاہ اور تفاح ساذج تازہ اور حب عرعر ہر واحد ایک جزو بیخ بیروج نصف جزو حب بلسان قرد مانا ہر واحد تین
جزو انکو زیت مین بختہ کرین اور اسقدر پکائین کہ اوسکا قوام پیدا ہو جاے اتنا گاڑھا جیسا بچال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن پر
طلا کرین ۔ ایضاً خثنی دو درہم حب بلسان بزر البنج ہر واحد نصف درخمی سرکا در زیت مین ملا کر طلا کرین ۔ ایضاً ۔ تفاح صنوبر
ایک جزو بیخ بیروج دو جزو بزر البنج تین جزو سب کو زیت مین ملا کر طلا کرین اور اس دوا سے دھونی بھی دیسکتی ہین ۔ ایضاً
حب عرعر دو جزو میعہ جزو واحد سبکو ملا کر روغن مین طلا کرین اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے **طرد ہوام بالکلیہ**
مکان کو ایسی چیزون سے چھڑکین جنھین ہم آئندہ بیان کرینگے اور بجھانے کی بھی وہی چیزین درکار ہین اور حجرہ مکان کے اور
کونے مین وہی چیزین تیزپڑین جنھین ہم ذکر کرتے ہین دھونی کے بیان مین خواہ لو یا ترکیبات ہین اوران سب تدابیر سے
یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ بھٹکنے پائین اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگ کرین دھونی کرنے کی چیزین جیسے انار کی لکڑی کا
دھوان کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتی ہین اسی طرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہای تازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ
مین عجیب لااثر ہے اسیطرح قنہ اور سینگھ اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور مقل ازرق سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب لغار اور
خودنج اور شیح اور اسی کا فرش کرنا اور قطران کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی بنجنکشت کی اور اوسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی
دھونی اور فرش اسی طرح جاوشیر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی افیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور
کبریت اور بکری کے سم کی بناکر سلگائین سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جائین ۔ ایضاً میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور
مومیائی خواہ سلاجیت کہ ہر واحد ایک جزو موے گوسپند اور سم اوسکا ایک جزو قرص بناکر دھونی دین اور فرش کو اوس سے
تبخیر کرین یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ قرد مانا بیخ ابخدان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک وقیہ پوست بیضہ نعام یعنی شتر مرغ کلونجی
تخم خربل ہر واحد دو اوقیہ ایضاً برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزر البنج ہر واحد ایک درخمی پوست بیخ بیروج ایک درخمی موے
گوسپند تین درخمی فودنج دو درخمی مومیائی خواہ سلاجیت چار درخمی سب کو ملاکر دھونی دین اور آگ انگور کی لکڑی کی دھونی کے
واسطے اختیار کرین اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بجھانے کی چیزون مین سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بجھانے سے اکثر ہوام
بھاگتے ہین سبنسر اور حبق اور بنجنکشت ہر واحد ایک جزو اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائین اور شیح کا بھی یہی حال ہے اور حلتیت کی بھی یہی
خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الاو لگائین یا لکھ اسطرح گرد مجلس کے بچھائین جیسے
کیڑی کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہین ۔ ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ
ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتے ہین اور اوسی جگہ جا کر جمع ہوتے
ہین ۔ ایضاً لقلق اور مور کا پالنا اور گھر مین ان جانورونکا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور بیضا بنات
اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے ذخیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہین اور جن پر اثر ہوام کا نہین پہونچتا ہے ایسی چیزونکا گھر
مین پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہو سکتا ہے اسلیے کہ اولاً تو ہوام اونکے خوف سے گریزان رہتے ہین اور شاذونادر کبھی
اگر نکل آئے یہی جانور اونکو قتل کر ڈالتے ہین اطبا کہتے ہین جو شخص توشہ دان نامور کا بناکر اپنے پاس رکھے سانپ اوسکے گرد

نہ بھگیگا اسیطرح جو شخص سکا کپڑا بنا کر پہنے لیکن یہ بات جس شخص نے کہی ہے اوسکا چندان اعتبار اور وثوق نہین ہے **درندہ جانورونکی**
ہلاک کرنیوالی چیزین کہتے ہین کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے اور مکھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے چیتا اور خانق الذئب سے
بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور کنیر سے اور برگ ازاد درخت سے تمام بہائم قتل کیئے جاتے ہین **سانپ کی بھگانے**
کی تدبیر بارہ سنگھا کا سینگ اوسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کی کھری اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی
سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے بدن مین لوف حیہ جو ایک قسم کی گھاس ہے لتھیڑے خواہ اس گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ
بدن مین لگائے اوسے سانپ نہین کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر محلول سے چھڑکین اوس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خردل
سے سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہان رائی کو پھیلا دین ہرگز اودھر ہو کر نہ نکلیگا اور صائم کے مونہہ کا
تھوک خصوصاً اگر صائم اپنے مونہہ مین نوشادر رکھے سانپ کو قتل کرتا ہے **بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر** جو صائم
حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوک دے فوراً مرجاتا ہے اور طول مین چاک کی ہوئی مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے بیج کا عرق
اور اسیطرح بادروج کا بھی یہی اثر ہے بخور جو انجراج **عقارب کرتی ہے** میعہ اور زرنیخ اور بھیڑ کی مینگنی بھیڑیے کے شرب کی چربی سب
اجزا ہم وزن لیکر پہلے شرب کو پگھلاتین اوسکے ادویہ کو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئیگا اگر لٹی ہوئی
مولی بچھو کے سوراخ مین رکھین اوسے جرات باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھاتین اوسی کی بو سے اور ہرتال
کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے **کھٹملونکی بھگانے کی تدبیر** اگر خیسانیدہ حنظل کا مکان مین چھڑکین سب کھٹمل مرجاتین اور
بھاگ جاتین اسیطرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ علیق کا اطبا کہتے ہین کہ اگر بکری کا خون کسی گڑھے مین بھر دین سب کھٹمل وہین جمع
ہو جائینگے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کر کے دھونی سے قتل کرین اسیطرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اوسپر بھی سب
کھٹمل جمع ہو جاتے ہین اور رائحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہین ہماری ملک مین ایک گھاس ہے کہ اوسکا نام کیکوانہ یعنی
حشیشۃ البراغیث ہے جسوقت اوسے بچھونون پر رکھین کھٹمل بیہوش ہو جاتے ہین اور اونمین تخدیر پیدا ہوتی ہے اور پھر زندہ نہین رہتے **پسو اور مچھر**
کے بھگانے کی تدبیر انگیٹھی مین برادہ چوب صنوبر کو سلگاتین خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگاتین اور بہتر یہ ہے کہ سب کو
یکجا کر کے سلگاتین اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور شوکہ منتنہ جسکا نام قولون ہے اور اختار البقر اور حرمل ان سب کی
دھونی دین اور بچھونے پر رکھین اور یورق السہ و د حوز سرو کا استعمال کرین اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکین نفع
کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا طبیخ یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب **نیولے کے بھگانے کی تدبیر** یہ ہے کہ
سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے **چوہے کا بھگانا** اور مار ڈالنا اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مرداسنگ اور خربق سے مرجاتا ہے۔ ایضاً
خربق اور بزر البنج اسیطرح بیخ کرنب بھی اوسکی قاتل ہے۔ اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور ہک سے اگر زندہ چوہے
کی کھال نکال کر کسی گھر مین ڈال دین خواہ موش نر کو خصی کر کے یا اوسکی دم کاٹ کر چھوڑ دین جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن
کھال اودھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک چوہا دوسرے سے صوف وغیرہ کے پانون باندھکر اگر کسی
گھر مین چھوڑ دین جتنے چوہے اوس گھر مین ہین سب بھاگ جائینگے اور مجھے اسمین تردد ہے **چیونٹی کے بھگانے**
کی تدبیر چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھین بھاگ جاویگی اسیطرح مقناطیس اور تلخہ گاو سے اور اسیطرح زفت اور حلتیت سے

اور عود جیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائین اوسکے دھوئین سے بھی بھاگ جاتی ہے **مکھی کے بھگانے کی تدبیر** ہرتال کو دودھ مین ملاکر
رکھین اسکے پینے سے مکھیان مرجاتی ہین اور ہرتال کی دھوئین سے بھی اور کندر کے دھوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی
ہین **شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر** گندھک کی دھوئین سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدن پر
خطمی کا ضماد لگائے اوسکے پاس نہین جاتی ہے خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملے **کیکڑے کے بھگانے کی تدبیر** بنابر قول
ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کی دھوئین سے بھاگ جاتا ہے **دیمک کو بھگانے کی تدبیر** جس گھر مین
ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہے اور تفتیش و تدخین اعضاے ہدہد اور اوسکے پر کی
دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہین **سوس کے نکالنے کی تدبیر** کیڑونمین جو کپڑا لگتا ہے اگر افسنتین کپڑے مین رکھین
تو کیڑا نہ لگے گا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا بھی فائدہ ہے **اقسام سانپ کی** جو لوگ سانپ پکڑتے ہین اور جنکا فن یہی ہے
کہ سانپونکا حال اور اونکے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہین اونہون نے سانپ کی تین قسمین کی ہین ایک تو وہ قسم ہے کہ اوسمین
حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہے اسکے کاٹے کا کچھ علاج نہین ہے اور اسی مین اصم یعنے
بجاگر اور اصلات داخل ہے اور اسمین سواے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہین دیتا ہے خواہ بہت گہرا داغ لگائین جو اندر تک پہونچ
جاے اور سمیت کو جلا دے اور مجاری سمیت کی پھیلنے کے تنگ کردے کبھی اوسکے علاج مین بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کی مچھلی خوب
پیٹ بھر کے کھلا کر قے کراتے ہین اوسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہین اور اگر سانپ کمزور ہوا اور زیادہ سمیت اوسمین نہو
فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اوسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہین دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے
اور کمتر اوسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے - اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز سات روز تک اطبا کہتے ہین کہ جنگلی اژدہا
خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہین اونکا علاج فقط اوسی جگہ کیا جاتا ہے جہان زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے
اور سمیت کی لحاظ سے تریاقی علاج نہین کیا جاتا ہے - اہل تجربہ نے کہا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید الرداءت ہے اوسکے بھی چند اقسام ہین
ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی مین اسے باسلیقوس کہتے ہین اسکی سمیت کا یہ حال ہے کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اسکی آواز
سنے فوراً مرجاے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہے اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنے شپرہ کے ہوتا ہے اور طول مین قریب
ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام اسقلیس خشک ہے کہ اوسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک
اور کھردری ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اوسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہے آنکھین اسکی
زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہین اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے اونہین اقسام مین سے ایک وہ بھی سانپ ہے جسکا نام نزاع ہے
اسکو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو نچوڑ کے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ
تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اسکی تھوک کی بو سے کسیقدر اوسکے دماغ مین چڑھ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہے اور طول اسکا دو ہاتھ تک
ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل ازان کہ مقام لسع مین درد پیدا ہو
ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ مین اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوئے کی بچنے کی امید ہو
ہان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہوجاے کہ اوس سے احتراز کرے - اور شاید کبھی وہ علاج جو اوپر

مذکور ہوا ہی شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ صم منفعصہ یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہی اوسکے بھی چند اقسام ہین اور ملکِ
مصر مین بکثرت ہوتے ہین اور کبھی بعض اقسام مین مع زیادتی بطور شاخ او رسینگھ کے ہوتی ہین اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہین سپید
اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صنانے
یعنے قبضۂ شمشیر کے ہوتے ہین اژدہے جو قاتل ہین فی الحال وہ بھی اسی طبقہ مین داخل ہین اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف
ہوتا ہے۔ بعض اونمین سے افاعی اصلیہ ہوتے ہین اور بعض افاعی بلوطیہ یعنے بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنی پیاس لگانے
والے ہوتے ہین اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ مین ہین جسکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپون کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے
لیکن نوع مین اختلاف نہین ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہین پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادگی کا
اختلاف ہوتا ہی۔ نر مین دانت کم ہوتے ہین اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہی اور بعض سپیرے کی یہ رای ہے کہ مادہ ہی زیادہ بُری ہے اسلیے
کہ اوسکے دانت زیادہ ہین اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مُسن کے زیادہ بُرا ہی اور بنظر خباثت کے بھی اختلاف
پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ بُرا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونون ہون اور بنظر مکان اور جای سکونت کے
بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلی اور پہاڑ وغیرہ پر رہتے ہین اونکی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت اونکے جو سردزمین اور ترائی مین
خواہ پانی مین رہتے ہین کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت مین سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہی بھوکھا سانپ زیادہ زہردار ہوتا ہے
بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہی جیسے غصہ ور سانپ اگر حالت غضب مین کاٹ کھاے زیادہ بُرا ہی بہ نسبت
اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت مین اختلاف پیدا ہوتا ہے
اسلیے کہ گرمیون کی فصل مین سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑون کے یہ بھی کہتے ہین کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا
اور موٹا ہو اوسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگون کو گمان فاسد ایسا ہوا ہی کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ
یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مضادت اور مخالفت تاثیر
سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اوسی کے بقا سے حرارت بدن مین ہے لہذا بعد فنا حرارت غریزی کے۔ اور سردی محسوس ہوتی ہی
حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن مین حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن مین نرہی اور قلب مین کسی قدر خفیف گرمی رہی کچھ ضرور نہین
کہ اطراف بدن مین وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہی اونمین کا زہر بارد ہی اور دلکے خون کو جمع
کر دیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور اسیطرح حسی مخدر بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہین ہے ہان چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہی اور
اوسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہی اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل
زمستان مین وہ مرجاتا ہے اور جس کا مزاج گرم ہی اوسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہی یہی دلیل اون لوگونکی ہی جو اصلہ کی مزاج
بارد کہتے ہین اور جو کوئی کیون نہو اور کیسا ہی عالیقدر کیون نہو میرے نزدیک دلیل ہرگز صحیح نہین ہے اور نہ یہ دعوی حشرات
صغار یعنے چھوٹے چھوٹے حشرات مین درست ہی لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہین اونمین اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ
اوسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑون مین مرجاتی ہی اور اوسمین حس و حرکت باقی نہین رہتی ہے شاید سانپ جاڑونکی فصل مین اگرچہ مزاج
اوسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہین کرتا ہی اوسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اوسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہی اور احوال دوسرے

جو اوس سے عارض ہوتے ہین **باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان** اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنے بجاگر اور حرمانا کی بھی یہی قسم ہے اور
مجھے یہ دریافت نہین ہے کہ حرمانا اور صم ایک ہی قسم سے ہین یا انمین کچھ فرق ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکہ اسواسطے رکھا ہے
کہ اسکے سر پر ایک چھوٹی تاج کی صورت بنی ہوتی ہے اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور آنکھین اسکی دونون
سرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور جہان رہتا ہے
اوس جگہ گھاس وغیرہ نہین اوگتی ہے اگر کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اوڑکر نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور جو
حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہے سُن ہوکر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر
اور آواز کے سننے سے ایک تیر کے ٹپے تک جو آدمی خواہ جانور سنے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ
بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اس مین ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اوسکا بدن گھل جاتا ہے
اور پھول کر صدید اور پانی بدبو اوسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مرجاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جاوے وہ بھی مرجاتا
ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کی ضرر سے نجات پاتا ہے۔ ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اوسکو ہاتھ لگائی خواہ چھوئے البتہ کمتر
مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مرگیا
اور گھوڑے کی تھوتھنی مین اسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونو مرگئے یہ سانپ بلاد ترک اور نوبہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے **علامت ملکہ یا
بجاگر سانپ کی کاٹنے کی** آدمی خود بخود بدون کسی سبب ظاہر کے مرجائے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہان اس سانپ کے
رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہے **حرمان کا بیان** حرمان کا ذکر ہمنے کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکے
صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہین کہ وہ سیدھا نہین چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کی
سنانے سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسکا گوشت مہرہ ہوکر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اسکی
قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع
تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور جسقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے
کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے **علامات کاٹنے اوس
سانپ کی جسکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہے** جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسے ہچکی اور تغیر لون اور
خدر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اوسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت
زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور اوسے ہم بیان کرچکے ہین **علامات اوس سانپ کی
کاٹنے کے جسکا نام اسقیوس ہے اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے** یہ سانپ جسے کاٹے اوسپر وہی اعراض طاری
ہوتی ہین جو خطاف نامی سانپ کی کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اوسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن مین سُن پیدا ہوتا ہے
اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضای بدن سرد ہوجاتے ہین اور پلکین بند ہوکر خشکی اونمین پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا وہی ہے
جو صم کا علاج ہے **برزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان** جس کو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص بے حس و حرکت
بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اوسکی بعد اون احوال کے ہوتی ہے جو اسقلیوس کے باب مین مذکور ہوئی ہین

اور جانی پے درپے اور آنکھون کی بند ہونیکی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل
ہو جاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہی اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہی جو اوسکے پاس موجود ہوتا ہے
اوسے معلوم ہوتا ہی کہ اپنی اونگلی حلق مین ڈالتا ہی تاکہ قے ہوجاے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیوس اپنا سر اوٹھاکر زہر تھوکتا ہی اب مجھے
یہ بخوبی معلوم نہین ہے کہ یہ قسم وہی ہے جسکا مین اوپر ذکر کرچکا ہون باایکہ یہ دوسری قسم ہے اور بصافات کی قسم مین داخل ہی
لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہی کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھ گئی اور اوس جگہ ورم نہین ہوتا ہی مگر تھوڑا
تھوڑا سا خون سیاہ اوس سے بہتا ہی اور غشاوہ چشم بھی اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجھ اور فم معدہ مین درد پہلے
پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد تمیض بصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین رہتا ہے
علاج اوسکا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی صم کی ایک قسم ہی طول مین ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک
ہوتا ہے اسکے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کی ہوتی ہی اور اسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کی ہوتا ہی اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک
اور سخت ہوتے ہین چلتے وقت آواز کھڑکھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر
ریگستان مین پیدا ہوتا ہی ایک قوم نے کہا ہے اسمین ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہین اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہی کہ اسکے قرن
چھوٹے ہوتے ہین اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسیقدر ٹوٹ کر گرجاتے ہین اور اسکے بھی چند اقسام ہین چھوٹے اور صغیر اور دونون
طرف کی جبڑے اسکے بڑی بڑی ہوتی ہین اور اسی وجہ سے اسے لحیانیہ بھی کہتے ہین **علامت اسکے کاٹنے کی** ایسی چبھن مقام لسع
پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑوئی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور گڑھ گر جم گئی ہی اور تمام بدن اسکا گران اور
بھاری ہوجاتا ہے اور دونون پپوٹے سوج جاتے ہین اور دوران اور ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہی **علاج** اوسکا بھی
صم کا علاج ہی اور خاص علاج اوسکا یہ ہی کہ تخم ترب ہمراہ شراب کی پلایا جاے اور خصوصاً اگر قے یہ دوا پلاکر کرائی جاے بہت عمدہ ہے اور
قے ہوجانے کے بعد زیرہ ہندی اوسمسم بھی نافع ہوتی ہی شراب ملاکر اور جند بیدستر ہمراہ شراب کی اور فودنج بری ہمراہ شراب اور
تخم ترے عجیب النفع ہی اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کی اور پیاز سرکہ مین کوٹا ہوا نافع ہے **اوس سانپ کا
بیان جسکا نام اودریس اور کدوسودروس ہے** یہ سانپ اگر پانی مین پایا جاے اہل یونان اسکو اودروس کہتے ہین
اور اگر خشکی مین پایا جاے اوسکا نام کدسودروس ہی اور اصلہ صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اوس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے
اور اسکا ضرر اور ضرر بھی نسبت اوسکی زیادہ ہوتا ہی اور جہان کاٹتا ہی اوس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہی اور التہاب اور سوزش بھی
پیدا ہوتی ہی بعد ازان وہ مقام سبز ہوجاتا ہی اور سڑجاتا ہی اور جسکو کاٹے اوسکو دوار اور قے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت
عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مرجاتا ہی اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتی اور اگر بوجہ اسکے کہ
دریائی قسم مین زہر کم ہوتا ہی کوئی شخص بچ جاے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اور سیر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض
ایسے لاحق ہونگے کہ اونسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا **علاج** پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اوسکا ایک یہ ہی کہ جڑ السوس
پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درہمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کی استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درہم
ہمراہ شراب کی یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ مغز اسیون بھی مفید ہے اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی کا اور پوست

بیخ بلوط وغیرہ تنہا ایک جز وخواہ سب کو ملاکر اور نیز آرد جو ملاکر **بیان آذریس کا بیان** مین آذریس کا ذکر اس مقام پر بدین لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھے شبہہ اس بات کا ہے کہ آذریوس اور آذریس مین کچھ فرق ہے یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہے کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہو جاتا ہے ۔ لیکن مینے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہے اوسکے مصنف نے اس کے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اوس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے جراحت پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اوس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہے اور علاج ان لوگونکا بہت دیر مین منتج ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص اہل نظر کرے اور اسکی تحقیق کر کے لکھے تاکہ یہ اشتباہ برطرف ہو جاوے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقہ ثانیہ کیطرف **منتقل ہو کر بیان اوسکا بہ تفصیل کرتے ہین** اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین اونہین مشروحاً بیان کرتے ہین **بیان عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا** بدترین افاعی اور بدترین اژدہے کی وہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے اسلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرحپر دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑجاے اوسطرف جدھر سے کاٹا ہے اور کاٹنے کے ساتھہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برآمد ہو اوسکے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین صدید مائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری مستحیل بطرف جوہر سم کے ہو کر نکلتا ہے اور رنگ بھی اوسکا زہر کا ہو جاتا ہے اور مقام لسع مین درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کے اور منہ مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اوسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اوسکے بعد ٹھنڈا پسینا نکلتا ہے اوسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بہ طرف سبزی کے ہو جاتی ہے اور دوار اور تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قے کسی خلط مراری کی ہوتی ہے اور عسر بول پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھے اور سر بھاری ہو جاتا ہے اور بشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھہ مین کسی قسم کا بوجھہ پیدا ہو کر عرق بارد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کپ کپی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مرجاتا ہے وہ تین دن کے اندر مرتا ہے اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے **علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے** پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ کرنا چاہیے اوسکے بعد قوی تر علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو کبھی تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہین ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزاے تریاق خود آلہ سم ہو جاتین گے مناسب نہین اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہے اور جو شے غریب ہے اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اوسے ممکن نہین ہے کہ استعمال آلات کرے ہان اگر طبیعت اور امر غریب دونون کا ہیجان واقع ہو اسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو ۔ اگر مار گزیدہ بکثرت استعمال ثوم یعنے لہسن اور شراب کا کرین شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ شراب اگر یوم بیوم نہ پہونچے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ اثیل یعنے گوزن برشتہ اگر کھلائین فوراً مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہے ۔ انیسون انیسون یعنی مائیں درہم فلفل چار درہمی پوست زراوند مدحرج جند بیدستر ہر واحد ایک درہمی بذریعہ طلا یعنے دو شاب انگور مطبوخ

سے معجون کرین مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ۔ ایضاً ۔ مرمکی جند بید ستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک درہم تخم شبت دو اوقیہ
طلاکے ذریعہ سے معجون کرین ۔ ایضاً ۔ تخم خند قوقی زراوند مدحرج سداب بری اور وہ حرمل نہین ہے جیسا بعض لوگون نے بغلط گمان
کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہے واجب ہے کہ مسکہ بکثرت کھلائین اور خصوصاً پرانا مکھن کہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے
شفا حاصل ہوتی ہے اور آبزن مین دودھ کے بٹھائین اور بہ تکلف اوسے متنبہ اور بیدار رکھین اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دین
اور بعض اوقات مین حمام معرق کرائین یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کرین بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ
انفحہ ارنب کا کھلائین کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کرین اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے
کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہو اور اوسے چبا کر نگل جاے اوس رطوبت کو جو اوسمین ہے اور پھر اوسکو ضماد کا استعمال کرے مقام لسع
مین ہرگز مرے گا ایک اور قوم نے شور بامیڈک کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اوسکے استعمال سے مار گزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور نیولے کا
گوشت جو سرکہ اور نمک مین پکایا جاے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہین ۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ حجر حیہ اگر کسی کے دورے
وغیرہ مین لٹکائین وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے **بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹنے مین لوگون
نے لکھے ہین** کہتے ہین کرفس صحرائی جسے سمرینون خواہ سمرنیون کہتے ہین اوسکا پینا بھی بہت مفید ہے اور بیخ ترکی کی جڑ اور برگ زراوند
اور بیخ زراوند اور بیخ مر اور بیخ فاشرا اور فاشرستین اور غارلیقون جو دو انہین سے بہم پہونچے شراب شیرین ملا کر بقدر ایک درم کے
پلائین اسیطرح عصارہ اباغلس یعنے اذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنے زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ کرنب
یا قسط ہمراہ ابو لو بیین اور بیخ بخور مریم خواہ بزر کاسم خواہ بیخ کاسم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کے یا شہد کا ۔ ایضاً ۔ انفحہ
ارنب اور دقیق کرسنہ خاص کرکے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ خنثی اور بیخ خرنبل جو نبات از معروف ہے وہ بھی
نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خند قوقی بھی اسیطرح مفید ہے ۔ بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ بر بدیسے یعنے
کو جسوقت شیر دوشیدہ مین ملا کر استعمال کرین خوب نفع کریگی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان مین تریاق فرادی وہی ہے اور کوشنجی
بھی نافع ہے سانپ کی بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاو شیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور
خیطیانا ۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب مین ریزہ ریزہ کرکے ڈالین اور پلادین اور کل ایسی چیزین جو مقطع ہین اور تیز ہین خصوصاً
لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزین خصوصاً جوف نیولے کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور
کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہین اونمین سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ جوش
دیکر اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہین **ضمادات جو باہر سے لگائے جاتین** یہ ضمادات
وہی ہین جو سمیت کو جذب کرین اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات اہل اور حب الغار اور بالونہ
اور سنفیل بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب مین ملا کر استعمال کرین اور زرنیخ کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور
اور مرغ کا پیٹ چاک کرکے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جاے اسیطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کرکے اور اوسپر مین
روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جسمین ورق الغار کو پکایا ہو **بیان اون سانپون کا جو کل مسامات بدن سے
خون رواں کر دیتے ہین جیسے امورلیوس اور سطس** یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے اسکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے حتّے کہ جو قروح جسم مین کسی زمانہ مین ہوئے ہون اور مندمل ہوچکے ہون
وہ بھی از سر نو شگافتہ ہو کر اون سے خون روان ہوتا ہے اور درد متصل پیدا ہوتا ہے اور قے الدم اور نفث الدم بھی عارض
ہوتا ہے۔ قدمای اطبا نے بیان کیا ہے کہ یہ دونون سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے انکے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور انکی بدن پر
نقطہای سپید ہوتے ہین اور طول نقطون کا بقدر طول نقطہای مفرقہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکے قد انگی
سے چھوٹے ہین اور سر اور دم انکی باریک رنگ انکا خاکستری او یشبنر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور انکے سر پر لکیرین سپید رنگ
متقاطع ہوتی ہین اور انکے دانتون مین آواز کڑکڑانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے یعنے پوست اندرون دانتونکی چونکہ خشک
ہوتی ہین جیسے کوئی غضب مین آکر دانت پیسے اور چال انکی بھاری ہوتی ہے دانت انکے ہموار اور برابر ہوتے ہین یہ شخص جسنے ان
حیات کی یہ صفات بیان کیے ہین انکو طبقات اولی مین داخل کرتا ہے اور ر کھتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زبون ہین اور انکے کاٹنے سے
تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہین اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہین اور اونسے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہین
رکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہوچکے ہین اونسے بھی کھل کھل کر
یہ رطوبت جاری ہوتی ہے بلکہ آنکھون مین جو رطوبت ہے وہ بھی بہ بہ کر نکلجاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور قے
عارض ہوتا ہے اور باینہمہ معدہ مین درد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مقام لسع مین ورم پیدا ہوکر سیاہ ہوجاتا
ہے اور اوسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برامد ہوتی ہے اور وسعت جاری ہوتی ہین اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے
عسر بول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہوجاتی ہے سب اعضا مسترخی اور ڈھیلے ہوجاتے ہین اور تمام بدن پر ایک حالت
ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گرجاتے ہین کے بعد وہ شخص مرجاتا ہے
علاج ان لوگونکا قریب بہ علاج اون لوگون کی ہے جنھین اصلات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہونچا اسطرح کہ شراب کثیر ملاکر قے کرائی
جاے بعد غذا دینے کے اور غذا اونکی طریخ یعنی ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کی ہوتی ہے اور حلب مین اوسکا شکار
کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور لہسن سے تجویز کیجاے اور پکر اونھین قے کرائی جاے اوسکے بعد روٹی مچھلی کے ساتھ کھلائی جاے جو انگیٹھی وغیرہ
پر اولٹی کرکے سینکی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ خشخاش
ہمراہ اصل السوس کے جو آسمانگونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی اونھین نفع کرتا ہے اور کبھی نفث
نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بارتنگ یا مازو اور روادع وغیرہ سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح
سے ہوجاتا ہے اور روادع اسمین کراث اور اجواین اور سداب سے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ کے لگاتے ہین حیہ معطشہ کہتے ہین
کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اوسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہے اور اوسکے بدن پر نشانہای
سیاہ بہت سے ہوتے ہین اور سر اوسکا چھوٹا گردن اوسکی موٹی اور حلق اوسکی موٹی گردن سے شروع ہوکر دم تک باریک ہوتی
جاتی ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیہ اور شام مین ہوتی ہے اور صورت اوسکی مثل افعی کی ہوتی
ہے اور رنگ اوسکی پچھلے دھڑ کا دم تک مائل بسیاہی ہوتا ہے اور دم اوٹھائے ہوئے چلتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارہ دریا کے پیدا ہوتی ہے کہتے ہین جسے
یہ سانپ کاٹے اوسکا پیٹ جل جاتا ہے اور التہاب اور سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اوسکی پیاس کسیطرح نہین بجھتی ہے اور پانی سے کبھی سیر

نہین جاتا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہی اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کسیقدر نہین آتا ہوتا ہی تا آنکہ پیٹ اسکا پھول جاتا ہی اور تمام بدن پیچ جاتا ہی اور تمام سکو نہین پانی بھر جاتا ہے
علاج بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کی اور قے کرانے کی پھر خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ ثقل اور رطوبات اندرونی کا اخراج
کرین اور پانی جسقدر پی گیا ہے اوسے نیچے کی طرف جذب کرین اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور اسارون
اور حب الیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائین اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کرین اور وہ ضماد لگائین جسے ہم دیوانے
کتے کے کاٹنے مین بیان کرینگے **قفازہ اور طفارہ** یہ سانپ چھوٹی اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہین اور اکثر یہ سانپ درختون پر
لٹکے ہوئے ہوتے ہین اور جو شخص اون اشجار کے نیچے پہونچتا ہے اوس پر اپنے تئین گرا دیتے ہین اور حملہ آور ہوتے ہین اسطرح جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا
مارے مین کہتا ہون کہ ایک قسم ان سانپون کی مین نے خود دیکھی ہے اطراف دھستان مین مائل بہ سرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون
ہے کہتے ہین کہ اوسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن مین پیدا ہوتا ہے اگر اوس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلاکت
بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہین کہ علاج اوسکا مشترک ہے مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اوسکا امفسنا ہی اور
کہتے ہین کہ وہ دونون طرف سے چلتا ہے اور جست کرتا ہے یعنے سر اور دم دونون طرف سے جست کرتا ہے اور مجھے تحقیق اسکی نہین ہے کہ قفازہ
یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے مگر اتنی صفت اوسکی وہ لوگ کرتے ہین کہ اوسکی سر اور دم برابر ہوتی ہین گندگی مین اور جتنا بیچ مین موٹا اور گندہ
ہوتا ہے اوتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھے گمان قطعی نہین ہے کہ جسے مین نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہین **بلوطیہ** جسے ذرہ بوس
بھی کہتے ہین یہ سانپ اون پتھرون کے نیچے رہتا ہے جو گھر و زمین رکھے ہوئے ہون اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہی اوسکے بدن کی کھال
اوتر جاتی ہے اور جو شخص اوسے مس کرے اوسکے بدن کی جلد بھی اوتر جاتی ہے خواہ جو اوسکی دوا کرے یعنے دوا کرنے کی وجہ سے اوسکا قرب
بدنی پیدا ہو بو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بد ہوتی ہے اور جو کوئی اسکے قتل کے درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اوسکا
پتا لگ جاتا ہے اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتے ہین وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا
ہوتے ہین علاج وہی ہے جو افاعی کا علاج ہی اور خاص ان لوگونکو زراوند طویل کا شراب مین ڈالکر پینا اور اسیطرح لسکلپیرہ اور بیخ خنثی
جو گیاہ مشہور ہے اور افاعی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اوسے شراب کے ساتھ پلائین اور ثمر بلوط کی تضمید کرین **جاورسیہ**
یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہی اوسپر اعراض ردی طاری
ہوتے ہین جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی بعینہ اوسیطرح کیا جاتا ہے **بیان اوس سانپ کا
جسکا نام رقسا سیسطالی ہے** کہتے ہین کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونون طرف سے ہوتا ہی یعنی موہنہ اور دم کیطرف سے مگر اوس
سے زیادہ بڑا اور قاتل ہے اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہین اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا **حیہ رقشا جسکے
رنگ مختلف ہون** بعض مجربین نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہے کہ دوسرے دن جگہ ملسوع کا سڑ جاتا ہے اور اعضا ریزہ
ریزہ ہو کر گر پڑتے ہین اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہے جو افاعی صعبہ کا علاج ہے **حیہ مارسطالیس** اسکے سانپ
کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہین مگر مقام لسع مین انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہی
اور لفافات عارض ہوتے ہین اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اوسی مقام سے عارض ہوتا ہی اور عقل مین بھی تغیر اور غشاوہ
بصر اور کزاز مہلک عارض ہوتا ہے **علاج** اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے اور مین نے اس سانپ کو اس مقام پر تخمیناً ذکر کیا ہے

مین اسے پہچانتا نہین اور نہ اسکی طبیعت کو پہچانتا ہون اور اسکی جنس کو تحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر مکرر ہوا
ہے یعنے کسی اور قسم مین داخل ہے یا نہین۔ فیخرنیوس کہتے ہین اسکا کاٹا شبیہ لسع افاعی کے ہے مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور
استرخا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہے اور سبات اور نسیان اور اسقام جگر اور امعاے صائم اور قولون مین لاحق ہوتے
ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو ارسطالیس مین کہا ہے یعنے مین نے اسے بھی تخمیناً ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین
اسکا ذکر نہین ہوتا ہے بلکہ طبقہ بعض مین ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے **انمودوطس اور لواعوس کا بیان**
طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکا مثل ریگ کے اور انکے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ
کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اوس سے روان ہوتا ہے اور مثانہ مین اور جگر مین اور مراق
بہت شدید اور پائدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کو عارض ہوتی ہے اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت
نہین ملتی علاج اوسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جو ان اودیہ مین سے ہو بوزن دو درہم
کے ہمراہ شراب کے علاج خاص انکا ہے اور بیخ زراوند خصوصاً زراوند طویل کی منفعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شواصر یعنے
مشک الجن خواہ اوسکا عصارہ خاص کر اور بیخ خنطیانا بھی علاج خاص ہے اور ضمادات مین شہد کو پکاکے خشک کرین اور کوٹ کر
لیپ لگائین اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جمیع مختص بہ قروح
منتعفنہ مین وہ بھی انکو مفید ہین وہ سانپ جسکا نام [illegible] ہے اور یہ معفنہ ہے کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا
ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردنین پتلی دم چھوٹی بہت انکی گول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور انکے بدن پر خطوط مختلف
الوان کے ہوتے ہین اور جب چلے خواہ چلنے مین پلٹے وہ لکیرین اور خط سیدھی نہین رہتے بلکہ ترچھے ہوجاتے ہین اور جب شخص کو یہ سانپ
کاٹے اوسے ورم موضع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گرپڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے
اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی
کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے درمیان افاعی کے اور اسکے بعد علاج اون اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض
ہوا ہے کرنا چاہیے **اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے** اس قسم مین وہی
سانپ معدود ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین تنین اژدہے کو کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہے کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہے
اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک
بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدایش اطراف نوبہ اور ہندوستان مین
زیادہ ہوتی ہے اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا جو نوبہ و بلاد حبشہ مین ہوتا ہے چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی
بڑا ہوتا ہے کہتے ہین اونکے اوصاف وہی ہین جو پہلے بیان کیے ہین اور چہرے اوسکے زرد اور سیاہ اور ہونٹ بہت بڑے بڑے
اور حاجب ایسی ہوتی ہین کہ آنکھون کو ڈھانپ لیتی ہین اور گردن اوسکی تفلیس یعنی گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے
مین تین تین دانت ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اژدہا کہ اوسکی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور موٹے
اوگے ہوئے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور ہر قسم اژدہے کی

بہ نسبت مادہ کے زیادہ خبیث سب ہے — میں کہتا ہوں خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سوای ہندوستان کے اور بلاد میں بھی
اژدھے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ کا ہے فقط اغاذنیمون اور سیر شاید یہ
بھی اقسام سے اژدہے کی ہے کہتے ہیں جسے اغاذنیمون کاٹے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہیں
اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہیں اور سیر کا حال یہ ہے کہ اوسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہیں اور اوسکا خاصہ یہ ہے
کہ جسے کاٹتا ہے اوسکے گوشت میں بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اوسکا قرحہ اوس علاج کا
محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ میں بکار آتا ہے **دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان** گندھک اور سرکہ اوس مقام پر لگائیں جہاں
اسنے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہے اور طرلیلا نامی ایک مچھلی ہے اوسی ساتھ قلمی کے اگر مقام پر زخم کے مالش
کریں یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا میں ہمنے لکھی ہیں خصوصاً تریاق اول اور بادروج اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے
دو حیوان دریائی ایسے ہیں کہ اونمیں بعض علمانے ذکر کیا ہے اور مجھے گمان یہ ہے کہ وہ دونوں دریائی اژدہے
کی قسم میں داخل ہیں خواہ اونمیں داخل نہیں ایک کا نام سموریا ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہیں جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہو دوسرا
طردغوروں ہے اوسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طردغوروں کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہے
اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اوسطرح کرنا چاہیے جو سم
زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول نیم گرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہے
اور مالش روغن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہیں اور جن روغنوں میں قوت عنصل اور ابخرہ کی ہو اور مشروبات
انکے واسطے فسردہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مرادرفلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درمی کے
مقدار شربت تجویز کریں اور تریاق اول جو باب رتیلا میں مذکور ہوا ہے اوسکا استعمال کریں **چوتھا مقالہ آدمی اور چوپائی کے**
کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ میں وہ آفات بیان ہونگی جو آدمی اور کتے اور بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتی
ہیں خواہ اور درندے اور تمساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قلا مرغابی کو کہتے ہیں **بیان عام کاٹنے**
کے علاج کا بہت برا وہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہو آدمی بھوکا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکا کاٹے
جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عرض پر ایک کپڑا زیت میں ڈبوکر رکھے خواہ فقط زیت سے اوس مقام کو نچوڑے
اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہ ہو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کریں لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ
ضماد کریں یکہ اسطرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے — ایضاً طلا مرداسنگ کا اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ماؤف
میں اور کسی طرحکا فساد نظر آئے پہلے اوسے پاک کرلیں چوسنے کے ذریعے سے خواہ پچھنے سے خواہ کسی دوای جاذب سے اور بعد تنقیہ کر
اور پاک کرنیکے اوسے چھوڑ دیں اور نگران رہیں اگر قیح اور ریم اوسمیں زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا
نہیں ہوا تھا پھر اون ادویہ جاذبہ سے علاج کریں جسکا باب لسوع میں ہمنے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور میں فساد کسی طرحکا
نہو اوسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کے التحام کی بھی تدبیر کرے — عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا وسکے واسطے خواہ جنگل کے گزندے اور پنجہ کے ناخن وغیرہ سے گزرنے کے واسطے وہی مرہم اسود ہے کہ اسکا استعمال بعد جذب فساد موضع مجروح کو کیا جای بشرطیکہ اوسکی حاجت ہوا ور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھونا ضرور ہے **آدمی آدمی کو کاٹے** اور اگر زخم ہو تو اوس جگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملا کر اور ایک دن اور ایک رات برابر اوسی طرح رکھا رہنے دیں بعد ازان علاج اوسکا مرہم اسود سے کریں جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جای اور بارزد کا ضماد آدمی کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسطرح جو سرکہ میں ملا کر بطور ضماد کے لگائی جای اور پیاز اور شہد ایضاً وقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ گاو اسقدر جلائیں کہ سپید ہو جائیں شہد میں ملا کر ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ اور مرا ور صمغ البطم کبھی زخم میں پھٹکری خشک جلا کر بھرتے ہیں اور باندھ دیتے ہیں اور خاکستر کرنب کو اوسپر طلا کرتے ہیں کبھی آدمی کے کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتی ہوں اور اون حبوب میں سے بھی خصوصاً اگر مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کاٹ کھای ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بُری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع عضہ کو زیت سے پونچھیں اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کریں اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائیں ایضاً وقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ نر گاو اسقدر جلائیں کہ سپید ہو جای بعد ازان شہد میں ملا کر استعمال کریں ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مر اور صمغ البطم کا ضماد کریں کبھی زخم میں پھٹکری جلا کر سوکھی ہوئی بھر دیتے ہیں اور باندھ کر اوسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہیں **پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیے کا کاٹنا** ان دونوں کا علاج قریب اوسی کے ہے جو قانون عام میں ہمنے بیان کردیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونوں کے کاٹنے میں بکار آمد ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دیں اور چند مرتبہ اوسپر کفدست سے تھپکی دیں بعد ازان نطرون اور سرکہ اوسپر لگائیں اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کریں اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور بارتنگ ہمراہ نمک کے اور لکڑی کا چھلکہ اور کھیرا کچا چھلکہ اور فودنج شراب میں کوٹ کر استعمال کریں ایضاً دیاسنگ کا طلا کرنا اوسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہوا اگر سوزش زیادہ ہو مٹر کا آٹا ہمراہ شہد کے لگائیں صعتر بری ہمراہ نمک اور شہد کے اور مری جو سرکہ میں بنائی گئی ہو اور جس سرکہ میں نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلے دو قسم کے واسطے بھی مفید ہے

دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان

کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی کور ہوئے کبھی اونمیں ایک بیماری جسے کلب کہتے ہیں عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اوس مرض کے ہر ایک حیوان اونمیں سے دیوانہ اور بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا مزاج سوداوی خبیث کیطرف مستحیل ہو جاتا ہے اور اوس خلط میں سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور شرب کے یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط میں احراق پیدا کرے پس خریف میں دیوانہ ہو جای یا برد شدید خون کو منجمد کردے کہ مائل بہ سوداویت ہو جای پس ربیع میں دیوانہ ہوگا غذا اور شراب سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہان قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہیں اور خون مجتمع ہوتا ہے (جیسے لکھنؤ میں بلوچپورہ

کی گڑھیان وہان یہ کہ کتا خواہ بھیڑیا ہو یا اور درندہ سڑی ہوئی چربی کھا کر سڑا ہوا پانی پیئے اسوجہ سے اوسکے اخلاط مائل بہ سوداویت ہو جاتی ہین
اور سوداے متعفن پیدا ہوا اوسکی خلقت مین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال مین بروقت تغیر مزاج کی پیدا ہوتی ہے جیسے
مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اوسکے بدن کا خاکستری ہوجاتا ہے اور اسباب
فساد مزاج اوسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہین اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک مین کچھ کھاتا ہے اور
نہ بروقت پیاس کی سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہے ڈرجاتا ہے اور پینا اوسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے
اوسکے جوڑ بند مین رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تھرتھری اوسکے چہرے کی جلد مین ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک
ہوتا ہے کہ مرجاتا ہے خصوصاً بسبب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچی آنکھ مین اوسکے غشاوہ اور پردہ پڑجاتا ہے اور ہمیشہ لہو مین بحالت جنون
مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیون کو ہرگز نہین پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کی سرخ آنکھون سے بغور غصہ ورون کی طرح اونہین دیکھتا ہے
اور بُری صورت بنا کر گھورتا ہے زبان اوسکی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اوس سے بہتا ہوا اور کف مونہہ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھ بہتی
ہوئی دونون کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھ مین کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اوسطرف کج ہوگیا ہے خواہ اوپر کیطرف کجی پیدا ہوئی ہے دُم کو پیٹ کیطرف دبائے ہوئے چلنے مین ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے
متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مغموم چلے اور قدم قدم پر اوسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اوسکی نظر مین آتی ہے اوسطرف
جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کی ساتھ نہین ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح
کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہین بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ آہستہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے آواز اوسکی پڑی ہوئی معلوم ہوتی
ہے اور صاف آواز بھونکنے مین نہین نکلتی ہے جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے ہین اور اوسکے قریب نہین آتے
بلکہ جس طرف وہ جاتا ہو ادھر رخ نہین کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اوسکے قریب پہونچ جاے دُم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور
خوشامد کی حرکات کرتا ہے اور اوسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور کب بھاگے
بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ برا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت مین قریب بھیڑیے کے ہے اور شغال یعنے گیدڑ کے قریب ہے

باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہوجاتے ہین بعض اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہوجاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگون
نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا خچر دیوانہ ہوگیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اوسی قسم مین سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوگیا اور اوسکا جنون
بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا

احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین

جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اوسوقت تو سواے اوس زخم کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا جسمین درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے
کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خوابہاے فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہین اور ایک حالت مثل
حالت غضب کی پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینا خواہ سوال از آسمان اور
جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیان اپنی اینٹھتا ہے اور اطراف بدن کو سمیٹتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ
مین اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی مونہہ کی اور اژدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتون کو
بالخصوص ناپسند کرکے اونکی دشمنی پیدا کرنی اعضا مین سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ مین اور پھر چہرہ مین قرحہ پیدا ہوتا ہے

اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رویا کرتا ہے آخر مین پانی سے بلکہ سب تر چیزون سے ڈرنے لگتا ہی اور جو شی اوسکے
قریب جاتی ہی اوسے کتا خیال کرکے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہین مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو ناپسند کرتا ہی اور
کبھی سیلان منی بلا شہوت اوسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار موذی بہ طرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہی اور سرد پسینا نکلتا ہے
اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اوسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی
پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب مونہہ کے لیجاتا ہی ناگوار ہوتا ہی اور پھینک دیتا ہی اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا
ہی تو اچھو ہو جاتا ہے اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہی اسیوجہ سی مرجاتا ہی اور کبھی کتون کی طرح بھونکتا ہی اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا
پڑا ہوا اور کبھی آواز اوسکی بند ہو جاتی ہے اور مثل مسکوت کی ہو جاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہین دیتا ہی اور کبھی اوسکے بول مین ایک
شی لحمی عجیب طرحکی برامد ہوتی ہے گمان ہوتا ہی کہ یہ کوئی حیوان زندہ برامد ہوا ہے اور گویا کتے کے پلے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین
اور اکثر اوقات اوسکا بول رقیق ہوتا ہی اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہی اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اوسے قدرت پیشاب کے
دفع کرنے کی نہین باقی رہتی ہے اور پیٹ اوسکا اکثر خشک ہوتا ہی **عجائب احوال** سے اوسکے یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر
حریص اور بعد ہیجان اس مرض کی اگر کسیکو کاٹ کھاے اوسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اوسکا جھوٹا پانی
اور جھوٹا کھانا جو شخص کھالے اوسی بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہی اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہوا اور اوسکی نوبت یہ پہونچی کہ پانی کو
دیکھکر ڈرنے لگے پھر اوسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہین ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اوسکا حال پہونچ جاے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ
دیکھے اور نہ پہچانے یا اوسکے خیال مین کتے ہر وقت متخیل ہوا کرین اور جدھر دیکھے اوسے کتے ہی نظر آتے ہین وہ بھی قابل علاج کے نہین رہتا اور اہل
اطبا نے ایسے مرضا مین سی دو شخص ایسی دیکھی ہین کہ اس درجہ پر اونکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونون مریض ایسی تھے کہ انہین
یہ مرض کتے کے کاٹنے سی نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب تھا اوسکے کاٹنے سی یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل ازانکہ
پانی سی ڈرنے کی نوبت پہونچے اوسکا علاج قریب بہ نفع ہی اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سی زیادہ اس مرض کا مریض
مرجاتا ہے جیسا اکثر کم و بیش ہوا اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جنکی صداقت بخوبی ظاہر نہین ہی اونکا دعویٰ
یہ ہی کہ سات برس کی بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہی اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سی ڈرنے
اور مٹی کیچڑ مین لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہی کہ یبوست اور خشکی چونکہ اوسکے مزاج مین مستحکم ہو گئی ہی لہذا منافی اور بر عکس اوس مزاج
جدید او مستحکم سی کراہیت کرتا ہی اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزو مند ہوتا ہی اور اس قول کیطرف میرا میلان خاطر نہین ہے اور نہ مجھے یہ
دلیل پسند ہی اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کی ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات
ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہی اوس مرض مین سب سی زیادہ اسلم وہ مریض ہی جسکے مقام زخم سی خون
بہ کثرت جاری ہوا اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچنے سی محفوظ
ہو جاتا ہے یعنی اس ردائت حال کو اوسکا انجام نہین ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے
حیوانات کی کاٹنے مین** کیا ہے کبھی بعض آدمیون کو کتا کاٹتا ہے اور جو جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہین اونہین سی کوئی
اثر اسپر طاری نہین ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج مین زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کرنا

پس اسیقدر ضرور ہوتا ہی اور کچھ نہین لیکن اگر زخم کا اندمال کرین اور اوس زخم کو متقیح نہونے دین چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے
سے پڑگیا ہی اور اوسکا متقیح ہونا ضرور ہے باین نظر یہ علاج منافی اوسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے در پیش ہوتا ہی کہ ابھی تک
کوئی اور اثر سوای زخم کے ظاہر نہین ہوا اور آیندہ اون آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہی اور جب اون آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر
زخم کو بلا تقیح مندمل کر دی ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت مین حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش
کیجاتین جنسے اوس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہوجای ایسی مریض کی علامات مین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز ملوکی لیکر خواہ کوئی اور جوز
زخم پر رکھین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلاتین اگر مرغ اوسی سونگھکر چھوڑ دی اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے
کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مرجاے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہی یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے نکلی ہو اوسمین تر کرین
اور کتونکے سامنے پھینک دین اگر سونگھکے چھوڑ دین دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اوسکی بیان کرتی
ہین کہ اگر کوئی سرد چیز اوسکے بدن تک پہونچے بدن مین سخونت پیدا ہوگی مین کہتا ہون یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت
نہین رکھتی ہے **علاج** پہلا علاج تو یہی ہے کہ اوسکا زخم پورا نہ پاے بلکہ زخم کو بڑھاتے رہین اور پھیلاتے رہین اگر خوب چوڑا ہوا اور رطوبات کا
چوسنا اور پچھنی کا لگانا جو تدبیرین باب تسع مین مذکور ہوچکی ہین اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن
درکار ہے اور اگر ابتدا مین جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجاے اور پھر زخم پورا نہ پاے اس سے عمدہ کیا تدبیر ہوسکتی ہے اور زیادہ
نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہوگیا واجب ہی کہ اوسکو زخم کا پھاڑ ڈالین اور اندمال
باقی نہ رہنے دین اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر مین کرین اور مفتحات کا ضماد اوسپر اول ایام مین کرین جیسے جاوشیر دو جزو اور
ثوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکے کے **نسخہ** کسیقدر سرکہ لیکر ابتدا طلیہ بنا ہوا درخالص ... اوسمین زفت ایک رطل اور جاوشیر
تین اوقیہ ملاکر استعمال کرین پہلے جاوشیر کو سرکے مین بھگوتین تا اینکہ گھلجای بعد ازان اور ادویہ کو ملاتین اکثر ایسے مقام پر ... اور ریاح بھی کافی
ہوجاتی ہین اور جرجیر بھی اوبالی ہوئی اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیق بھی اور کبھی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہی اور
کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہی جیسے قلقدیون اوسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے زخم کی پھیلانے والی ادویہ مین سے ایک نسخہ
طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو آقیلی بریان سولہ جزو شداب چار جزو لبسد دس جزو نحاس محرق چار جزو
زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سبکو پارچہ بیز کرکے مرکب کرین اور ابتدا مین تعریق یعنی پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجائے جلنے پھرنے
سے خواہ حمام مین لیجانے سے اور ایام اولے مین استفراغ پر جرأت نکرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کی کرنا چاہیے اسلیے کہ
استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کی ہوجاتا ہے۔ اور اگر جذب بقدر امکان کر چکین اوسکے دو دن
خواہ تین دن بعد اوس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کیطرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نکی ہو اور غفلت
سے ایام اول گذر گئے پھر اوسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلاء خون پایا جاے
فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہین ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہین ہے کہ جب رنگ بدل جاے
بند کرین بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اوسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسہل سودا ہو تا انکہ
اگر ضرورت ہو خربق کا استعمال بھی کرسکتے ہین خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

عجیب النفع ہے اور قثاء الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے **صفت مسہل** ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال
نمک سیاہ نصف مثقال بسفایج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سبکی گولیان
بنالیں مقدار شربت دو مثقال اور سب مسہلات قوی سے استفراغ کریں لیکن ضرور ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا
بھی استعمال کریں کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذریعہ بار انجبن اور افتیمون کے کریں
واجب ہے کہ غذا اوسکی بعد اسہال ذراریح اور فراریج کے تجویز کریں بشرطیکہ وہ چوزی فربہ اور طیار ہوں اور بعد اسکے مدرات لطف
کا استعمال کریں اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا یعنے دوشاب انگور ایضاً دودھ اور شراب کی منفعت
زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر بھی ہے۔ اور یہ دونوں
باتیں اسطرح حاصل ہوتی ہیں کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خیار جو آب سرد میں توڑ کر استعمال کریں اور جس پانی میں چند بار
لوہا بجھایا ہو اوسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے۔ مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہے اور قطع سمیت کی کرکے بدن
سے اوسکو دفع کردیتی ہے۔ اسکا استعمال یاد کرکے ضرور کرنا چاہیے۔ اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام دوا
مین بھی داخل ہیں یعنے غذائی دوائی ہیں اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوای سرطان جو اسی مرض کیواسطے
خاص ہے اور قرابادین میں مذکور ہوگی اوسکا استعمال فوراً کریں بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض
میں زیادہ ہے اسیطرح تریاق انافح جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھانا بھی زیادہ مفید ہے
بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلا کر بطور کوئلہ کے سیاہ کریں انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہو اور
جب اسقدر سوختہ ہوجاوے کہ پیسنے کے قابل ہو اوسے جداگانہ رکھکر جنطیانا کا کوبا بھی اسی آگ میں بناتیں اور اسیقدر وہ بھی اختیار
کریں اور دونوں کو پیسکر ہمراہ شراب خالص کے استعمال کریں اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنے چار انگلی سے کہ
کے قابل مقدار شراب تجویز کریں اسی شراب میں اور دونوں دوا کو بطور سرمہ کے باریک پیسیں **دوسرا نسخہ** کوبا سرطانات نہری کا
جو شکار کرکے جمع کیے ہوں اوسوقت جبکہ آفتاب برج اسد میں ہو اور بعد شکار کے اونکو تانبے کے دیگچہ وغیرہ میں رکھکر کسی تنور میں
بقدر معتدل جلایا ہو اور اوسکے خاکستر سے پانچ اجزا لیں اور جنطیانا بھی پانچ جزو اور کندر ایک جزو ان سبکو پیسکر کسی برتن میں بحفاظت
رکھیں اور ایام اول میں مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنے چمچہ پانی اور گھی کے ساتھ اور بعد ایام اول کے دو چمچہ اور اسیطرح جوں جوں
زمانہ بڑھتا جاے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا اینکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہیں جنکی صفت اسطرح کی ہے
کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یہ دوا ہے جسے دواء الذراریح کہتے ہیں اور اسے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دوای سرطان کا استعمال
اوایل ایام میں کرنا چاہیے ہاں مگر جب اسکا اطمینان ہو جاے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری ہوگی اور کبھی اس نسخہ میں
جنطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہیں۔ اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز پہونچا ہو واجب ہے
کہ دوای مذکورین کی دونی مقدار پلائے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دواؤنکا بھی ہے یعنے وہ دوائیں
جنکا ذکر ہم آیندہ سطور میں کرینگے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو تو اوسوقت مقدار دوا کی اس سے
دوچند سہ چند تجویز کرنی چاہیے۔ اور متصل جرح کی پچھنے بھی لگانے چاہییں اگر ابتدائی ایام میں طبیب مریض تک پہونچ جاے

اور کچھ بھی گہرے ہونے چاہئین اور خوب طرح سے اوس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکلجای اور مریض کی خبرگیری کی بعد
زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اوسوقت زخم کے موہنہ بڑھانے مین زیادہ فائدہ متصور نہین ہے اور نہ زیادہ تفریط اور کمی کرنا بھی چاہیے
ورنہ بیمار کو ایذا بیفائدہ پہونچیگی ہان اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا ہو اور بند نہ ہو جای اسلیے کہ زخم کے بڑھانے مین زیادہ فائدہ
اسوقت نہین سمجھا کہ تین دن پہلے ہو یا اول ہی کے دن کیونکہ ہون اسلیے زہر کا انتشار انہین ایام مین یا اوس کے قریب مین انہین ایام کے ہوتا ہے
لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کرین اور جتنی تدبیرین عام ہو چکی ہین اونکا استعمال کرین یعنے تریاقات
مذکورہ کو پلاوین اور استفراغات عامہ کا استعمال کرین زہر کے پھیلنے کو اگر بہت قوی ہو شاید چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے
کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر ساتوین دن قتل کرتا ہے اور اسصورت مین انتشار زہر کا بشبات میعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ مین ہوگا۔
جواب مین داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہین ہے تا اینکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف محتمل ہو بعد امتداد
زمانہ کی بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگادین گے شاید انجاح مرام کی امید قوی ہوگی
اسلیے کہ جس طرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی نہین ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور
عائق پیدا ہو اون دواونکا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہین جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ محمرہ مثلاً ضماد خردل وغیرہ اور
ایسے زمانہ مین علیل کو حمام مین داخل کرنا جایز نہین اسقدر رکھین اوسکا تر ہو جای اور طبیعت مین اوسکے خواہش پیدا ہو اسلیے کہ
اگر حمام ایسے مریض کو کراوین گویا اوسکے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہین کہ آبزن مین علیل کا بیٹھنا نفع ہین کرتا ہے اور مجھے گمان غالب
یہی ہے کہ شاید اوایل ایام مین اسکا فائدہ کچھ ہوگا۔ برودت سے بچانا مریض کا ضرور ہے اور کبھی اوسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد کی
دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اوسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہے جیسے اوپر مذکور ہو چکا
پھر اگر قراین سے دریافت ہو جای کہ رطوبت ہی اوسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور
بہت سا پانی نیمگرم اوسکی بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اوسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اوسکا حال اس درجہ
کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو بس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین جب تک وقوع اس حالت کا بالفعل نہو جاے
اور یہ کیفیت طاری نہ ہو جای کہ اوسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین
پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھا اوسے کتے کی صورت آئینہ مین متخیل ہوتی ہے بہرحال اوسکو لا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کی
پلانے مین جو تدبیرات اور حیلے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین اونکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو
اوسمین فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پانون باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تصمید سردات کی کرنی ضرور ہے تجربہ
مین آچکا ہے کہ شراب مین نصف پانی ملاکر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے انفحہ ارنب اور طین بحیرہ جو
اسکندریہ سے لائی ہوان حب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درخمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درخمی شہد مین معجون کرین مقدار بقدر ایک
باقلاء مصری کی چاہیے۔ ایضاً سرمہ مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جزو اور انفحہ ظبی انفحہ ارنب چھ جزو زراوند مدحرج حب الغار مرمکی
حماما تخم سداب بری ہر واحد تین درخمی شراب شیرین مین اسے گوندھکر تدبیر کرین اوسکے بعد شہد او مقدار شربت بقدر ایک باقلا کی
ایضاً۔ گل مختوم آٹھ مثقال حب بہست یعنے حب لغار آٹھ مثقال انفحہ ارنب سولہ انفحہ ظبی بتیس اصول جنطیانا چار مرمکی چار ان سب کو

جمع کرکے شہد ملاکر رکھو اور مقدار شربت بقدر چنے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کرو اور بعض آدمیون نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا
دانت جو شخص لٹکائے رہے اوسکے سامنے سے دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہے اور اوسکی طرف رخ نہین کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اوسکی
طرف سے بھاگ جاتے ہین اور گرد اوسکے نہین بھٹکتے ہین لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہین ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہے **ادویہ مشروبہ**
بسیطہ یعنے مفردہ پس جیسے حضض اور حلتیت اور افسنتین اور جدوار اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ
اسکا نام لغت یونانی مین ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمین کتے کے کاٹنے کے معنے پیدا ہوتے ہین اور مرکی بھی جید ہے پلانے مین
اور لیپ کرنے مین کہتے ہین کہ جنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہین ہے اور کماذریوس کا بھی فائدہ اسیقدر بیان کرتے ہین اور بعض
لوگ حکایت کرتے ہین کہ چشم ہای سرطان اگر پیس کے پلائی جائین اونکا فائدہ یہی ہے اور انفع اشیا بہ نسبت اس مرض کے ہین اور
بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کھیتون مین ہوتا ہے اوسکا انفحہ اگر پانی مین ملاکر پلائین فوراً شفا حاصل ہوگی اور بعض لوگونکا گمان
ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھے اسکے استعمال پر جرات نہین ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اوسکا دل بھون کر
کھلانا بھی سود مند ہے کہتے ہین خصوصاً جس شخص کو اوسی کتے نے کاٹا ہو اوسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے کہتے ہین جب
پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچ گئی ہو اوسکے بعد جگر مذکور اوسی طریقہ سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ بھیڑ جای کو بھون کر کھلانا
چاہیے کہتے ہین اگر اوس مریض کو ماہودانہ ہمراہ جندبیدستر کے ایسے وقت کھلائین اور اسی کا شیاف بطور حمول کے استعمال کرین
بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا **ادویہ مرکبہ** منجملہ اوسکے دوای جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب اونھین اجزا کے
جو اوپر مذکور ہو چکے ہین سرطان نہری سوختہ اور جنطیانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فودنج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم نہار منہ
بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیمگرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کرین **نسخہ دواء الذراریح کا**
جو خاص ان لوگونکو نافع ہے۔ ذراریح یعنی پرندہ زہردار اور جسکے پرون پر خال سرخ اور سیاہ ہون اونمین سے جو خوب فربہ اور بڑے ہین
پکڑین اور قوایم اربعہ یعنے ہاتھ پانون اور سر اور پر و بازو توڑ ڈالین اور صاف کرین انمین سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اوسکے
برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم نرم پیسین خصوصاً ذراریح کو اور پانی مین
گوندھ کر قرص طیار کرین بمقدار دو دانگ کی ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیمگرم کے استعمال کرین اور اگر مثانہ کو بسبب
پیچ اور مروڑ سے پیدا ہو جوشاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کرین اور حمام مین ہر روز داخل کرین بعد
اس طبیخ کے پلانے کے اور آبزن مین اتنی دیر تک بٹھائین کہ اوسمین پیشاب کردی اور غذای مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہای مرغ
فربہ استعمال کرین اور نبیذ کو پلائین اور سردی سے بچائین **نسخہ مختصر دواء الذراریح کا** ذراریح اوسی طریق سے جو ابھی مذکور
ہوا ہے لیکر دہی مین ایک شبانہ روز بھگوئین اوسکے بعد وہ مقدار جغرات کی گراکر تازہ دہی چھوڑین اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا
رہنے دین اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلین اوسکے بعد سایہ مین خشک کرین اور بعد خشک کرنے کے ہموزن عدس مقشر ملاکر اوسمین اور
پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کرین مقدار شربت دو دانگ ہے ہمراہ شراب خواہ نیمگرم پانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال کے ایسی تدبیر کرین کہ پسینا
خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اوٹھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرجہ کے زیت
خواہ روغن نبیذ پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کریں اور اوسمین پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جای پانی سے

ڈرنے کا خوف جاتا رہے گا ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہین حلتیت کا ضماد جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہین دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا نے اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور لہسن کا ضماد کرنا اور شربًا استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے منجملہ ان ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کرین یہ دوا ہے کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پشیاب اوس لڑکا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصًا ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نعنع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہے برگ وثاء بستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر ریشم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کرین ایضًا چیونٹی کوٹ کر ضماد کرین ایضًا نمک اور زنگار سے ہر ایک چار جز چربی بچہ گاو کی تازہ جز بطور مرہم کے استعمال کرین ایضًا للبلاب تین جز بورق دو جز سمندر پھین ایک جز و بط کی چربی دس جز اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت کہ پانی پلانے کا طریقہ مختار ایک شخص نے اوائل اطبا مین سے ذکر کیا ہے جسکا نام فیلغروس ہے کہ جب علیل کلب الکلب کا پانی سے ڈرنے لگے اوسوقت اوسی پانی پلانا سوسمار کی کھال مین مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے کہا ہے کہ جس برتن مین پانی پلائین اوسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصًا اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہے نیچے اوس برتن کی خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ رکھا ہو اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہین ہین بعض لوگون نے پانی پلانے مین الیسے مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طولانی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بنا کر اوسکے حلق مین رکھے اور اوسمین پانی دور سے گرادے کہ پوشیدہ اوسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگون نے سونے کی انبوبی اور نل بنائی اور اوسمین پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلون کے ایک حیلہ یہ بھی ہے کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد مکھی کے چھتے کے خانہ خواہ موم کی نلکی بنا کر اوسمین پانی بھرین اور علیل کو پلادین یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور باڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے پنجو نکے زخمونکا علاج** یہ جانور درندہ خواہ انکی مثل جثہ مین اور جانور مثل صحیح کتے اور آدمیون کے نہین ہین بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہین ہین اگرچہ بجای خود صحیح اور سلیم ہون اسیواسطے اول علاج اوس شخص کا یہی ہے جسکو انکے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جاے اور اوسکے بعد زخم کے التحام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب کرنے مین کافی ہوتی ہے **تمساح کی کاٹنے کا بیان** جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے کے کاٹنے مین یعنی جو کتا دیوانہ نہو اوسکا علاج اور **تمساح کے کاٹنے کا علاج یکسان ہے لیکن تمساح** کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت سے خالی نہین ہوتا ہے اور جذب اسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جاے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم مین بھرنی چاہیے شہد ملاکر اور اوسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التحام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو لحمی وغیرہ چبالیا ہو اور بدن مین کمی پیدا ہوئی ہو اوسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کی ہو جاے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہون اور جذب اوسکا تضمید سے ادویہ ذیل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصًا انجیر خام یا مرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

اور ورم مین سکون مرداسنگ کی لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور تسبیح ورم کی شہد اور کلونجی اور مٹر اور شہد سے کرنی چاہیے **بلی سے کاٹنے کا علاج** کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہوجانا بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگونکا وہی علاج عام پہلے طریقہ سے کرکے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے مین بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے۔ **نیولے سے کاٹنے کا علاج** کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ مین کمودت عارض ہوتی ہے۔ علاج اوسکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور کھائین بھی اور انہین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونون کو کھا کر کرنا چاہیے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب ترياق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود بندر کا پوست اور دھیر کے اوسکے کاٹنے ہوئے زخم پر خواہ دلوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگائین فوراً صحت حاصل ہوتی ہے **موغالی کے کاٹنے کا علاج** اور اوسکو علا بھی کہتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ تیرگی با لطافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور پوزہ اوسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کرکے اوسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اوسکی پشت کی یعنے ریڑا اوسکی بطور بارہ سنگے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے تین طبقہ رکھتے ہین ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اوسمین ہوتی ہے اور ہر کیطرف کہتے ہین اسکے کاٹنے سے اوجاع شدیدا اور نحس پیدا ہوتی ہے تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہان جہان اوسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہون اور کاٹنے سے زخم کے گرد چھوٹے دانے پڑجاتے ہین اونمین رطوبت دموی بھرجاتی ہے اور قواعد یعنے تہ مین اون دانون کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب نیچے کیطرف سے چاک کیے جاتین سپید رنگ گوشت نیچے کیطرف کا نہ بر آمد نکلتا ہے اور کبھی اوسمین کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑکر گرجاتا ہے۔ کہتے ہین کہ پہلے اس زخم سے قیح صدیدی برامد ہوتا ہے بعد ازان متعفن ہوکر سڑجاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہان تک نوبت پہونچتی ہے کہ امعا مین مغص اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گزیدہ پر نہا قنہ خواہ سمہ کہ ملا رکھین اور آب شور کو گرم کرکے نطول کرین اور جو طریقے عام معالجات کے اوپر مذکور ہوچکے وہ سب عمل مین لائین یا اوسپر آرد جو اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھین خواہ چوپایہ کی آکھیر زخم مذکور پر باندھین اور گرد زخم کے عاقرقرحا پیس کر چھڑکین خواہ ثوم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پسی ہوئی چھڑکین اور یہ سب تدبیرین جب کرنی چاہئین جب ورم نہو اور اگر ورم ہو میٹھے انار کے چھلکے پکا کر ضماد کرین پلانی کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب مین جوش دیکر اور جرجیر اور نمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم جرجیر اور قرطم ان دواؤن سے اقوی یہ ہے کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر دیابیخ حنظل یا اور انفحہ جدی اور انفحہ خرگوش یعنے پنیر مایہ کا یہ دونون بہت عمدہ ہین اور دودھ ہمراہ سکنجبین کے بھی بہت نافع ہے۔ بعض علماے فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہ نہایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیصوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے میعہ بھی بہت عمدہ ہے انکے واسطے اگر یلانا ہین اوسکا استعمال کیا جاے اور ہمراہ شراب کے پلائی جاے اور اسیطرح اگر اشیاے مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھائین وہ بھی مفید ہین اور جسوقت گوشت فاسد گر جاے قرحہ کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب مین گذر چکا ہے مقالہ پانچوان ختم شد

کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور تیلونکے اقسام **لسع حشرات کا بیان** اس مقالہ مین ہم بچھو اور تیلا اور زنبور یعنے شہد کی مکھی اور بھونرے وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو جو علاج متعلق ہر ایک کے ہے اوسے جداگانہ لکھینگے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے **اصناف عقرب کی** ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اسلیے کہ نر بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہی اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنگھ ہوتے ہین جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہین اوس شخص کے بدن مین جسے ڈستا ہے اور مقام لسع پر ٹھنڈا اور تمام بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے۔ وہ بچھو جو بال و پردار ہو جنہ مین بڑا ہوتا ہے اور اکثر اوسے ہوا اوڑنے مین گرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کیطرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرہان اور حلقے پیدا ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہین کہ اونمین حرکت مکث مانند طلوع شعری عبور مین جو عین بھادون مین ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہین رہتا ہے مترجم کہتا ہے ایک جانور چھوٹا مشابہ بچھو کی جسے چھ بندا کہتے ہین اوسکی سمیت البتہ ہندوستان مین اسیقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہی مثن بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم مثلا پانچ خواہ چھ گرہیان ہوتی ہین ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہین سپید زرد سرخ خاکستری اور مغبب یعنے سرخی سیاہی مارتا ہوا اور سبز شہری جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگون ہوتی ہے اوسکی ڈسنی سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بدن کانٹے سے چبھتے ہین اور درد ہو پیدا ہوتا ہی ایک قسم خاکی رنگ کی ہوتی ہے اور اوسکے ڈسنے سے تھتھرا و اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے **اعراض بچھو کے کاٹنے سے** کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہین جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہوکر اوسمین درد اور تمدد پیدا ہوتا ہی اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدنمین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہی جیسے اوسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتہً درد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین اور اوسکے بعد پسینا نکلتا ہی اور مونہہ مین اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے مین خواہ لعاب کی طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے کہ نکلنے کے ساتھ ہی منجمد ہوجاتی ہے اور قشعریرہ اور بلند ہوجانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنی جوڑ بند مین تھرتھری پڑجاتی ہے دونون پرہ بینی اونچی ہوجاتے ہین قضیب لانبا ہوجاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر ڈنک نیچے کے اعضا مین لگا ہو بغلونمین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہین خصوصاً اگر ڈنک اوپر کی اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہوجاتا ہی اور بچھو نہایت بڑی اور زبون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونگے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑجاویگی اور مونہہ کے اوپر رطوبت لزج پیدا ہوکر اوسپر بستہ ہوجاویگی اور آنکھ سے رطوبت نکلیگی اور اوسکے بعد کیچڑ جم جاویگی دونون کوئی مین اور سحنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئیگا اور مقام سیاہ باہر نکل آئیگا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہوجاتی ہی اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہین اور اعضای اصلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہی اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر اونکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہی جالینوس کہتا ہی اگر بچھو کا ڈنک خصیان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پٹھہ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور بابونہ

وغیرہ سے کرین اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کرین اور شروط اوسکے سب ملحوظ رہین جو اکثر بیان ہو چکے ہین اور جتنے طریقے
جذب کے مذکور ہو چکے وہ سب کام مین لائین اور ادویہ حادہ لطیفہ جنسے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا
کا استعمال کرین اور فہندقی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھے کا بھین اور جس گھاس خواہ بیج کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور زمین
پر بشکل مدور پھیلے اور قطر اوسکا ایک بالشت کا ہو اور اوسکے مزے مین لزوجت ہو اور بعینہ مزا اوسکا
بنج یعنے بہیرہ کا ہو وہ بہیرہ جو تازہ ہوتا ہے اور اوسکو پانی مین پیسکر پلاتے ہین پس درد مین سکون پیدا
ہوتا ہے اطبانے بہت سی حشایش اور بہت سی درخت نام بنام ذکر کیے ہین کہ ہم اونہین اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور پھر ایک
درخت کا ذکر کیا ہے کہ اوسکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیان برابر برابر اوسکے پیدا ہوتی ہین اور بقدر
ایک ذراع کے بلند ہوتی ہین اور اوپر مثل برف کی ایک شی منجمد ہوتی ہے مزہ اوسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اوسکو
پلانے سے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسقیل بھی
عجیب النفع ہے اگر اکلا استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق عزرہ نامی حکیم کی اور تریاق اربعہ اور سنجرینا اور
دوای حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور باختر اور حرمل آج کل تجربہ مین آئے ہین اور قرطم بری ایسی ہی کہ بشہادت جالینوس
اوسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زندہ کے بدن مین باندھ دیجاے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم خراشف
خاردار کی ہے اور مترجم کے نزدیک چیٹ چٹا جسے بعض بلاد مین ابھا جھاڑا کہتے ہین شاید اس سے مراد ہو متن بعض
لوگ کہتے ہین کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کرین سکون درد مین پیدا ہوگا اور اوسکی سمیت بھی رفع کرتی ہے اور اتنی
مقدار قاتل ہی نہین ہے اسلیے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہے اور منجملہ ادویہ جیدہ کے لہسن ہے شراب کے ساتھ اسطرح
کہ پہلے لہسن کا استعمال کرین اوسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائین خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ اوسیقدر جو رہی ہو اور ہر روز قریب
ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہان پردہ ٹٹی وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند ہو
کچھ اوڑھاکر اسے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اوسے اوٹھائین یعنے نیچے سے گرمی بخارات
آب گرم کی اوسے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیرون سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد
کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کرکے پسینا نکالا جاے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی
چاہیے تریاق جید خاص ایسے لوگونکے واسطے یہ ہے زراوند طویل جنطیانا حب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین نبطی عروق
صفر فاشرا سب کو شہد ملاکر معجون کرین دوسرا تریاق بھی جید ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم خندقوقی ہر واحد سے
بقدر ایک اکسوثافن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمین سرکہ بالزوجت ہو جاے سب ادویہ کو جمع کرین اور مقدار شربت کی
ایک درخمی ہے اوس سے زیادہ خطرناک ہے بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے نصف درخمی پھر دینا چاہیے
تریاق دیگر یہ بھی جید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جز برگ سداب یابس اور حلتیت اور مر کی ہر واحد نصف جز بھیگے ہوئے
انجیر مین معجون کرین اسے دھوکر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کے تریاق جید جندبادستر فلفل ابیض مر افیون ہموزن
اسیکلمترص طیار کرین مقدار شربت تین ابولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے — ایضاً

ریتیلا کے کاٹنے مین بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ الیضاً۔ جاوشیر مرمکی قنہ جندبادستر فلفل سپید کو میعہ اور شہد ہموزن مین معجون کرین
دوائے عسکری اور اوسکے بنانے کی ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر فنستین زراوندین طرخشقوق یہ سب اجزا برابر لیکر طیار کرین مقدار
شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ مشروبات منجملہ ادویہ تریاقیہ کے
حلتیت ہے۔ الیضاً فاشرا اور قردمانا بوزن ایکدرہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنے ناگرموتھہ اور حب الآس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم
حماض بری اور طرخشقوق اور کاسنی بیخ یہ سب ادویہ پلانے مین اور طلا کرنے مین مفید ہین اور قنبیج بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیرہ
خر کے پلائین وہ بھی مفید ہے۔ اہل عرب کژدم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہین اوس سے بھی نفع بین ہوتا ہے ایک قوم نے
تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کفدست کے بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان سبز جب روغن گاو مین
کوٹ کر اور چھان کر پلائین اور اوس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نوماشہ کے استعمال کرین بہت نافع ہوگی اور جو مولی خواہ بادروج
کھا چکا ہو اوسے عقرب سے ضرر نہ پہونچیگا جرادہ جسکے بال و پر نہین ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اوسکا نام خرکوک ہے جب سوکھا کر ہمراہ
شراب کے پلائین وہ بھی نافع ہے۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اوسنے افیون اور بزر البنج ہموزن شہد ملا کر کھلائی اور نافع
ہوئی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے خارالقیون کی منفعت عجیب ہے۔ ثمرہ غنثی اور اوسکی
کونپل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خند قوقی اور برگ ترب اور کاکنج جو یعنے انار سجنہ بھی شرباً نافع ہے۔ الیضاً زراوند گلو بیخ جاوشیر
بزر جرجل اجزا ہموزن لیکر مقدار شربت دو درمی ہمراہ شراب کے استعمال کرین۔ الیضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جزو فلفل نصف جزو
محروث یعنی ربع جزو اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے۔ الیضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد مین معجون کرکے مقدار شربت
دو درہم ہمراہ شراب کے۔ الیضاً۔ مرمکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جزو ان سب سے اقراص طیار کرین۔ الیضاً۔ قشور بیخ زراوند طویل
عاقرقرحا ہر واحد ایک جزو بقدر واجب ان اجزا سے استعمال کرین بعض اطبا نے لکھا ہے کہ درد کی شراب چھہ جزو کبریت زرد
آٹھہ جزو تخم سداب تین جزو جندبیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون مین یکجا کرین اور پلائین اور ایک درہم
پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کرین **اطلیہ اور اضمدہ کا بیان** خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت
عقرب کے بوجہ مشاکلت کے الیضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے۔ الیضاً۔ ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی
دم سی ہوتی ہے اوسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اوسکی یہ بھی خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت مین کسی مقام پر بدنکے اوسکا ضماد کرین خدر اور سن پیدا
کرتی ہے اور جسقدر خون اوس مقام پر ہے اوسے مردہ اور بحس کر دیتی ہے جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہے۔ اور جو ہے کا پیٹ پھاڑ
کے بچھو کے مقام لسع پر رکھین باجماع سمیت مفید ہوگا یعنے تمام زہر کو ایک ہی جگہہ کھینچ لیتا ہے اور پھیلنے نہین دیتا اور اسیطرح مینڈک کا
بھی حال ہے اور ہمنے خود تجربہ کرکے دریافت کیا ہے کہ طلاء مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد مین سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح کچی انجیر
مین جو رطوبت سپید مثل دودھ کی نکلتی ہے اور جندبیدستر اور بلادر بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور نیز بھی
ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنے کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتینج کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک مالح
کا اور لہسن مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا۔ الیضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونون یکجا کرکے ہمراہ نمک کے۔ الیضاً دقیق شعیر عصارہ
سداب کے ہمراہ خواہ اوسکا جوشاندہ۔ الیضاً جنگلی بھوسی اور پنجال کبوتر کو پختہ کرکے ضماد کرنا بادروج بھی اطلیہ نافعہ سے ہے کہ فی الحال

مسکن وجع ہوتی ہی اسیطرح بیخ حنظل او بیخ کاسنی اور طرخشقوق اور حماما ہمراہ بادروج کی طلای جید ہے اور خشک مرزنجوش بھی نافع ہے لع البول بھی ایسی دوا ہی کہ اوسکے بعد کوئی دوا نافع نہین ہے ایک یہ بھی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھونے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ مین گرم کرکے اوسپر سرکہ ڈالین اور جو دہوان اوٹھی اوسے مقام لسع تک پہونچائین منجملہ نطولات خاص کی یہ ہے کہ طبیخ سنجالو اور طبیخ اوشنگن اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریای شور گرم کرکے اوسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ خندقوقی خواہ اوسکا طبیخ بھی عجیب النفع ہی اور لفظ ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت مین چھپکلی پختہ کرکے اگر مقام لسع پر ٹپکائین زیادہ مفید ہوتا ہی عجیب النفع ہی

فصل بیان مین عقرب جرارہ کے یہ اقسام جرارہ مثل اون بچھوون کے ہوتے ہین جو ابخدان مین ہوتی ہین اور باجنات ہوتی ہین دم انکی کبھی ہوتی اور زہر انکے تیز اور اکثر گروہ پر خواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہی اور مقام اوسکا بھی مین ہی اور صحاری ابخدان مین بھی پیدا ہوتا ہی جسوقت ڈستا ہی فوراً کچھ اثر ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ دوسرے دن خواہ اوسکے بعد اوسکا زہر منتشر ہوتا ہی اسلئے کہ اوسپر کرب ظاہر ہوتا ہے اور لون مین تغیر پیدا ہوتا ہی اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہی اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام لسع پر قرحہ پڑجاتا ہی خون کا پیشاب کرتا ہے اور کبھی طبیعت مین حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اوسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہی اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا مین نمودار ہوتی ہی اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دہوکے سے اوسکے علاج مین سستی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اسکا زہر نہایت ردی اور برا ہوتا ہی **علاج** بعد علاج عام اور مشترک کی افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دین اور مشروبات مین سے آب کاہو تلخ اور طرخشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت جگر مین شدت ہو اور اسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہی کہ سویق تفاح آب سرد کی ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جعدہ پانی کے ہمراہ پلائین وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوای جید ہے جیسا لوگ کہتے ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دوای جید ہے نسخہ تریاق عسکری کا پوست کبر جنطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق بابر سب کو ہموزن پیسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا تریاق انہین لوگون کے واسطے طرخشقوق یابس اور برگ تفاح برگ کشنیز سب اجزا ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور بقدر تین کفدست کی مقدار شربت ہی اگر التہاب مین شدت زیادہ ہوگی آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات سرد فواکہ کے ہین اونکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا تو شراب تفاح شامی اوسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور دوغ ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب مین شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ روغن گل کے جو سرد کرلیا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول الدم کا ہی وہ کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہوا اوس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائین اور اگر مقام لدغ مین آکلہ پیدا ہو دوای حاد سے اوسے دفع کرین اور اوسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کرین اور قروح خبیثہ کا علاج جو مذکور ہوچکا ہے اوس سے علاج کرین

بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا رتیلات کے اقسام ارباب تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہین پھر تفصیل مین ہر ایک صنف کی اور جو نشانیان ہین اونکی عبارات مختلف ہوئی ہین بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اوسکی جسکا نام راغیون ہے مدور الشکل ہوتی ہی اور عنابی رنگ اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہین جو سرخ مائل بسیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم جسم مین چوڑی زیادہ ہوتی ہی پہلی قسم سے جسکو ہمنے مدور الشکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہین اونمین گرہان گرہان سی ہوتی ہین اور منہ

اوسکے تین چیزین ملبند بمنزلہ دار اور مشابہ کلی حلقی ہوتی ہین تیسری قسم مورمیقسون ہے اونکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہے وہ بڑی چیونٹی جسکا نام عجرودف ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ خاکستری اور اوسکے بدن کو چھوٹے اجسام اونچے اور سرخ رنگ کے ہاپھی ہوئے ہین خصوصاً بروقت اوسکے ظاہر ہونے کے ۔ چوتھی قسم سقیلیر وقفلون ہے اسکا سارا بدن اور سر سخت اور باصلابت ہوتا ہے اور اسکے بلند چیونٹی کے ایسے ہوتے ہین وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے ۔ پانچوین قسم سقولیقون اوسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اوسکے بدن پر نقطہ ہای چند خصوصاً سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قرانولیطیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنے سوئی کے اوسکی گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جسنی اقسام رتیلات کی یہ سب بیان کیے ہین سکے اعراض یکسان ذکر کیے ہین اور اور لوگون نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سوای اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ رتیلا ایک دانہ ہے مشابہ اوس عنکبوت کے جسکا نام خیدہ ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنے جس مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہے اوسکے مشابہ رتیلا ہے ۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام رتیلات کے بہت ہین اور بنابر قول جالینوس کے اقسام رتیلا انکے بارہ ہین سب سے بڑی قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے اونہین اقسام مین سے سرخ رنگ ہے گویا کہ گول مکڑی کی ایسی ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے سیاہ رنگ دخانی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے رقطا ہے اور اونہین اقسام مین سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور منہ اوسکا چھوٹا اور اونہین اقسام مین سے کوکبہ ہے اور اوسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اوسپر نمایان براق ہوتی ہین اور اونہین اقسام مین سے زرد رنگ اور ایسی ہوتی ہین کہ خطوط زرد پیلے اوسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتی ہین ۔ اور اونہین اقسام مین سے عنبیہ ہے جو اوسی نام سے خاص ہے اوسکا مونہہ اوسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہے اور اوسکے پاون چھوٹے چھوٹے پیچھے کیطرف پھرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے دونون پیر نقطہ زرد دیگر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت مونہہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہے اوس سے زیادہ الطف ہوتی ہے اونہین اقسام مین سے ایک قسم نملیہ بھی ہے مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہے اور پشت اوسکی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اوسکے بدن پر ہوتے ہین اونہین اقسام مین سے زردی اور اونہین اقسام مین سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کر کے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور اونہین اقسام مین سے کرسنیہ ہے اوسکا نام کرسنیہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے مونہہ اوسکا چھوٹا پیٹ اوسکا اصفر اور قوایم ارنو سپید رنگ اور پھولی پھالی زیادہ اور مصریہ جس کا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اوسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اوسکا بڑا ہوتا ہے اور اوس مکھی سے مشابہ ہوتی ہے جو چراغ کی گرد اوڑتی پھرتی ہے **شب کو رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اونکا بیان** اجمالی اور تفصیلی یہ ہے ۔ جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کا ڈنک اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا کہ الگنا ہے اسیوجہ سے پسینا اوسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہی کثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل چھ قسمین ہین اور اون چھ قسمونکو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا ہی چنانچہ اوپر اونکا بیان ابھی ہوچکا ہے وہ سب قسمین اس بات مین شریک ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہی اور وہی مقام کثر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مایل کر اوسمین کھجلی زیادہ اوٹھتی ہے اور جو مقام اوسکے گرد اور قریب کا ہے اوسمین بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

پہونچتی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہین کہ نتو اور بلندی ورم مین زیادہ نہین ہوتی اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہے اور اول شخص جسنے چھہ قسمین بیان کی ہین اوسکا قول یہ ہے کہ اعضای عصبیہ اور ہڈیون مین سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ یعنے ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیان ہاتھہ پاؤن کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہوجاتا ہے اور اوسوقت رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور بے چینی کرنیوالا پیدا ہوتا ہے اور سہر یعنے بیداری مفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہے آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ اونمین رطوبت پیدا ہو آنسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل لبطن خصوصاً پیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہوگیا ہے اور کچھ نہین ہے اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے کبھی اسی مادہ مین ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالہ کے برامد ہوتی ہے اور دونون چڈھون مین اور انثیین مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل مین تقبض اسی طرح کا پیدا ہوتا ہے جس طرح تشنج مین ہوتا ہے اور برابر انبساط اونمین نہین ہوسکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برامد ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والون کو سر مین ہوتا ہے اور اطبا نے علامات مین یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن مین گرانی اور بول مین حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ غسر البول بھی اور کبھی بانبہہ پیشاب مین ایک شے مثل عنکبوت کے برامد ہوتی ہے او قضیب اور خانہ اور رکبہ مین تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح معدہ مین بھی اور زبان مین انکسار اور بستگی اور جماع مین شدت پیدا ہوتی ہے اور اول حکیم جسنے چھہ قسمین کی ہین وہ کہتا ہے حصیصی قسم فرالونطیس کے ڈنکھہ مارنے سے درد شدید معدہ مین اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ جالینوس وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حمرا اپنے سر خرنگ کی کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہے جسمین سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور سودا اور خطا کی کاٹنے سے وجع شدید اور پھریری اور سر دلی رعشہ اور رانو مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اوسکے ڈنکھہ سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مروڑی کے اور استرخای شکم اور اختلاف بطن بھی عارض ہوتا ہے اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھریری اور خدر اور گرانی سر اور استرخای بدن عارض ہوتا ہے اور عنبیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربت مین اور برودت بدن مین اور اقشعرار اور انعاس اور کزاز اور عرق سیال اور دو بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور سن تمام بدن میں پیٹ مین ورم اور قضیب تو تر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ اور ایک شے بد رنگ ارادہ کے قضیب کیطرف سے نکلتی ہے اور بول مین کدورت پیدا ہوتی ہے۔ اور دو سیاہ قسم جو خاکی رنگ کی ہے بڑی خبیث ہے اوسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر قے ہوتی ہے اور دردسر اور کھانسی پیہم اور تھکاوٹ اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد ہلاکت عارض ہوتی ہے اور سندور رنگ جو پھولا پھولا ہے اوسکے ڈنکھہ مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگون نے عنبیہ کے کاٹنے مین چند اعراض اور بھی لکھے ہین کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا اور آواز کا بند اور منقطع ہوجانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چندان معتبر نہین ہے کہ ہم اوسکی رعایت کرین نملیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اوسمین کم ہوتا ہے۔ اور زرد جیسے تمام بدن مین آبلے پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع مین اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف

دونون زانو مین پیدا ہوتا ہے کہ سنیہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عقبیہ کے بیان ہوچکے
لیکن عقبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہین مصریہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اوسکے بعد موت عارض
ہوتی ہے علاج انکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جاے یعنے جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع ماء و
آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب مین مذکور ہین اور حمام اور آبزن سے بہت جلد سکون انکے اعراض
مین ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے اسلیے کہ یہ لوگ ادھر آبزن مین بھیگے اور درد مین سکون پیدا ہوا اور ادھر آبزن سے باہر نکلے اور پھر درد
پیدا ہوا لہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرائے جائین تریاق جید رتیلا اور تنین بحری اور سانپونکی اکثر اقسام کو مفید ہے کہتے
ہین کہ سمہ ریا اور طرعون کے کاٹنے مین یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی نار دین عاقر قرحا دوقو حرف
سیاہ زیرہ حبشی ورق تیوب افربیون اناری ٹہنیان پنیر مایہ خرگوش دار چینی سرطان نہری میعہ عصارہ خشخاش حب بلسان مراعد
ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کرمین گوندہ کر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درخمی ہے اور وہی اوسکی مقدار شربت بھی
ہے کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین ۔ اور بعض نسخونمین اصل السوس ابیض اور دونون لکڑیان بلسان کی اور تخم حندقوقی اور جوز السرو
اور تخم کرفس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کی حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت ذلب اور اوسی کے چھلکے اور تخم حندقوقی اور
نخود سیاہ خصوصاً بری یعنے جنگلی جیسا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم قیسوم تخم شبت زراوند ثمرۃ الطرفا عصارۂ حی العالم
کا ہوی بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواون سے دو مثقال ہے جسے چاہے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جس شراب مین
جوز السرو خصوصاً دار چینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربای سرطانات اور شوربای مرغابی جو شاندہ بیخ بلیون ہمراہ شراب کے عمدہ
مشروبات مین سے مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین تریاق
مجرب اسیواسطے ہے کلونجی دس درہم دوقو کمون ہر واحد پانچ درہم ابہل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے مقدار شربت
بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملا کر اور نمک
اور قلقدیس و راسنج سرکہ مین ڈبوکر اور پھر نچوڑین اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ مین ملا کر استعمال کرین اور برگ بالم اور گندنا اور عصا الراعی
اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ مین ملا کر بعد دھونے زخم کے استعمال کرین اور زخم کو پانی اور
نمک سے دھو ڈالنا چاہیے ۔ نطولات جو مفید ہین منجملہ اونکے آب دریای شور ہے گرم کرکے اور طبیخ حرشف اور طبیخ جوز السرو بھی مفید ہے

یشب کا بیان اور علاج اوسکا یہ جانور بڑی مکڑی کی ہمصورت ہوتا ہے چار دن قوائم اسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے ہین کہتے ہین
جسے یہ کاٹتا ہے اوسے درد معدہ اور قی اور عسر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہونچ جاے پھر قاتل ہوتا ہے اور اوس شخص کے
بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس قسم مصری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی ہو
جو باب رتیلا مین مذکور ہوچکا ہے یا کوئی اور شی ہے علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے **عنکبوت کا بیان اور اوسکے علاج** عنکبوت
جس شخص کو کاٹے اوسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اوسکا
مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانے سے بھی اونکو نفع پورا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اوسکا استعمال چلا جاے اور حمام
مین شراب پلا کر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کوفی بھی و سپین

شریک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہین کہ بعض اہل علم نے اونکا ذکر کیا ہے اسطرح پر کہ وہ دونون بھی انہین حیوانات
کے اقسام مین سے ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنے زہردار حیوان ہین مگر مجھکو ان دونون کا حال کچھ بھی دریافت نہین اور نہ مین اس امر
سے آگاہ ہون کہ یہ دونون مذکورہ حیوانات کے اقسام مین داخل ہین یا نہین اور انمین اور گذشتہ حیوانات مین کچھ فرق ہے یا نہین
چار جبڑونکا حیوان اوسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور ریتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اوسکے پاؤن سپید اور سر پر اوسکے
دو بلندی بصورت چونٹی کے ایک مقدم سرنگ اوترتی ہے سیدھی اور دوسری اس چونٹے سے عرض مین تقاطع کرتی ہے اور اسی
تقاطع کیوجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اوسکے دو مونہہ ہین اور چار جبڑے ہین اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونون چونٹی کے اوسکے
سر پر دو خط ہوتے ہین لہذا اونکی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو مونہہ اور چار جبڑے رکھتا ہے اور دونون قسم کے کاٹنے سے وہی
اعراض پیدا ہوتے ہین جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہین اور درد شدید اور سپید ہو جانا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کے رنگ
کی سپیدی اور پلپلا ہونا چہرہ اور بسر کا اور بیداری مفرطا عارض ہوتی ہے **علاج** اسکا وہی ہے جو ریتیلا کا علاج ہے اور ریتیلا کے علاج
مین جتنی ادویہ مفید ہین اونمین سے چار دوا اونکو اس سے زیادہ خصوصیت ہے حبق اور بیخ جاوشیر اور جند قوقی اور قیصوم
ایک اور حیوان ہے جسکا نام ہوعرننیا ہے اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وجع شدید
اور حمرت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند مین مبتلا ہو اوسے ثمرة الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور ورق جوز
اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے **قملة النسر کا بیان** جسکا نام فارسی مین تشن وال اور صمو کی یونانی مین اور طعانون بھی
کہتے ہین یہ بھی مثل جون کی ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان ۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے
اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہین آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا ادھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری
ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہین اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپڑے اور دانتونکی جڑ سے
بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہین رہتی ہے **علاج** اسکا تو وہی ہے
جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے پہچانا جاوے اوسپر فادزہر کو طلا کرین اور عصارہ
کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے مین شیر دوشیدہ لبن ماعز اور مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور
اوسی کا عصارہ اور بزرالبقول اور لعاب اسبغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ یلیوع **اور حرز الطین
کا بیان** یہ بھی جانور کے پاؤن بڑے بڑے ہوتے ہین اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہین جو قملة النسر
کی فصل مین بیان ہوئے **زنابیر کا بیان** زنبور ہندی مین بھڑ کو کہتے ہین اسمین تسخین اور گرمی شہد کی مکھی سے زیادہ ہوتی ہے
اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہین یعنے اونکے سر کے
گرد سیاہ دوائر سے ہوتی ہین یہ قسم مہلک ہے اور جس زنبور کی گرہان زیادہ ہون کسی قسم کی کیون نہو وہ سب سے زیادہ قاتل
ہوتی ہے اور اسیوجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونون زانوونمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے
بھی ملکو بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ جس مقام
پر اوسنے کاٹا ہو اوسے بطور معلوم خوب ساچہین اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہون تو ایک درہم تخم مرزنجوش پلاویں

کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد مین بھی سکون پیدا ہوگا - یا تین کف دست تمر شنیز خشک کا استعمال کرین جو عصارات سی تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہین اونکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت مین بہت مفید ہے - کبھی ہر کا شیاف وینا بھی مفید ہوتا ہے طلای خبازی بھی اسمین کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملاکر طلا کرین عجیب النفع ہے اور اسکا نفع بالخاصیۃ ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور جولائی اور مکوی خشک اور کبخد سائیدہ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکہ اور گل خوشبو جیسے طین الحرکیۃ ہین اور آب انگور اسیطرح ادجھ گای کا خصوصا سرکہ کے ساتھ لگانا اسیطرح برگ نمام اور ورق غار تازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے - پارچہ کتان کو سرد پانی مین ڈبوکر مقام گزیدہ پر رکھین اور اوسکے گردا گرد ہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین - اسیطرح طحلب یعنے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے - اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہے بنا بر قول بعض اطبا کی اوسکی نکمید پانی اور نمک کی ہمراہ مفید ہے - درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہے - دیوارون پر جو لونا پھوٹتا ہے مثل شورہ کے اوسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا کبھی ان چند پانیون سے اور سلافات سے اقسام اقسام کے نطول بنائی جاتی ہین اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگھہ کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹہ تک رہنے دین اور یکبارگی اوسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین سرکہ ملا ہوا ہو فورا درد مین سکون پیدا ہوتا ہے - مکھی کی مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فورا سکون درد پیدا کرتی ہے **فصل بیان مین نحل کے کاٹنے کے** اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہے ہان اسکا ابرہ یعنے ڈنگھ کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہے اوسکے نکالنے کی تدبیر ظاہر کی سی ہے **فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیان مین** اور ایک شی جو اوسی کے مشابہ ہے اور اوسکا حال قریب بہ حال نحل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنے ایذا کم دیتی ہے - مین کہتا ہون کہ منجملہ اون پرندون کے جو کہ نیش اور ڈنگھ رکھتی ہین ایک وہ بھی شی ہے جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جثہ مین اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرکے برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اوتنی نہین ہے اور اوس کی پاؤن زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاؤن سے بڑی اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اوسمین بہت سی دروازی ہوتی ہین زرد زرد اور تجویز اسکے لیے ہے وہ چھوٹی ہے اور اسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچے دیتی ہے اور جب اپنی آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے کہ یعنی اسکے پر نوچ ڈالے ہین اوسکے بعد اوڑنے لگتی ہے - میری رای مین اوسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا **فصل سام ابرص و عظایہ کے بیان مین** جب کسیکو یہ دونون کاٹتے ہین تو ہے کہ مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اوس جگھہ رہجاتے ہین جب اون دانتون مین سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اوس مقام پر درد رہتا ہے اور پڑ پڑاتا ہے اور کھجلاتا ہے تا ایکہ رنیم یعنی سیافر سے اون دانتون کو نکال نہ ڈالین پس ریشم وغیرہ سے اون دانتونکو لیکر الگ جھاڑ دیں اوسیوقت درد مین سکون پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی اون دانتون کو روغن اور راکھہ سے چھوڑاتے ہین اور بعد ازان اوسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق رتیلا کا استعمال کرین **فصل اربعہ و اربعون کے بیان مین** اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہین جو بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اوسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے یعنے پیٹھ کی طرف گھوم کر ہوتا ہے اور بعض لوگ اسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک رہتا ہے

اور فوراً اسکون پاتا ہے زہرۃ الخنثی اسکی تریاق ہے اور بیشتر اسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے **فصل بیاسوین سالامندر اسکے کاٹنے کے** میرے زعم مین یہ ایک جانور شبیہ عظایہ کے ہوتا ہے کہ اوسکے چار پاون ہوتی ہین اور کہتی ہین کہ جو زہر دم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہے اگر چوطھے یا انگیٹھی مین ڈالدین اوسکی آگ بجھا دیتا ہی جسے کاٹتا ہے درد شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہوجاتی ہے اور تمتمہ یعنے اکثر حروف کو میم اور تے بولنا اور لرزنا اور خدر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہوجاتا ہے کہ وہ سیاہی یا سندارت یعنی گول ہوتی ہے یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے علاج کہا ہے کہ اوسکا علاج چوزہ ہای مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اوسکا یہ ہے کہ رانیج جس صنوبر کے درخت کا گوند کیون نہ ہو ہمراہ شہد کے اور طبیخ کمافیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ ذریس اور زیت اور بعض لوگونکو مینڈک پکاکر کھلائے جاتے ہین کہ فقط شوربا اونہین پلایا جاتا ہے اور مینڈک کا شوربا کھلاکر بوٹیون کا ضماد کیا جاتا ہے اور کچھوا بحری اور بری کے انڈے بھی پکاکر کھلاتے ہین **فصل سولوقیندیون بری اور بحری کے بیان مین** مجھے اسکی شناخت نہین ہے اور کچھ بعید نہین کہ وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہوچکے ہین اطبا نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو اور زیر نہ ہو مقام گزیدہ مین کمودت اور تیرگی آجاتی ہے اور گو نہ گلابی رنگ ہوکر رہجاتا ہے خوب سرخ نہین ہوتا بلکہ زیادہ سمرت آجاتی ہے اور درد شدید پیدا ہوتا ہی اور کھجلی بدن مین اوٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بحری ہو اوسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہے اور شاید اوسکا علاج قریب بہ علاج رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیے یا خاکستر اور شراب یا رماد کو سرکہ عنصل مین ملاکر یا کنجد سوختہ اور شراب کا ضماد یا پہلے زیت سے نطول بکثرت کرین گرم پانی ملاکر بعد ازان یہ دوا اوسپر رکھین **فصل دریائی بچھو کے بیان مین** میرے گمان مین یہ ہے کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اوسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور استسقا کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اخراج ریح اوسے بلا ارادہ ہوتا ہے واجب ہے کہ اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجاے اور اسکا علاج تین بحری اور رتیلا کا ہے اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہین ہے اونہون نے کہا ہے کہ عقرب بحری کا سم حار ہوتا ہے **فصل ضفادع یعنے مینڈک دریائی کے بیان مین** جو سبز رنگ ہوتی ہین ایک گروہ علما نے کہا ہے کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کا موقع نہین ملتا تو پھونک مارتا ہے کہ اوس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہی جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہے کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے **فصل بیاسٹھین جملہ دریائی ہوام کے** جتنے زہریلے جانور دریا کے ہین اونکے علاج مین اطبا کا یہی قول ہے کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم بارد کا جو علاج ہے اوس سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل رتیلا ہین اور جو تریاقات اوسکے بیان ہوئے اونسے علاج کرنا لازم ہے الحمد للہ وحدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت مجملی بیان زینت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہی پہلا **مقالہ** شعر یعنے بالون کے بیان مین اور اسمین خزاز کا بھی ذکر ہے **فصل پہلی** ماہیت شعر کی یہ ہے کہ بالونکی پیدائش بخار دخانی سے ہوتی ہے جسوقت

فن ساتوان کتاب الزینت

وہ بخار مسام مین بستہ ہوجاے پس وہی بخار بستہ ہوکر بال کی شکل پیدا کرتا ہے اور پھر جسقدر بخار دخانی اوس جگہ آتا جاتا ہے اوسی بال کیطرف مستحیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجت ہو اور اوسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ اوسمین طینیت کی خواص ہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہے اونکی پتی زیادہ نہین پھیلتی ہین۔ کتاب اول یعنے فن کلیات مین بیان ہوچکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیون آتی ہے اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اونکے اسباب کو بتفصیل وہان بیان کردیا ہے۔ مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اونمین سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ جمے ہون اونکو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالونکو اوکھیڑ کے دور کردینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کردینا اگر کم ہون یا بہت گھنے ہون اونکو کسی تدبیر سے کم کردینا (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون اونکو موٹا کرنا یا موٹے ہون اونکو باریک کردینا یا اونکو دراز کردینا (۴) یا شکل بالونکی سیدھی کرنی یا گھونگھروالے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ اونکو سیاہ کردینا خواہ میگون اور سپید بنانا الحاصل اس مقالہ مین ہم انہین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے

فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان مین

بالون کا جاتا رہنا یا کم ہوجانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ دخانی سے انکی پیدایش ہے اوسی مین کوئی فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی ذرہ مقام مین قصور پیدا ہوتا ہے جو مسام بالونکا اوگنے کا ہے۔ مادہ کے فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین کمی ہوتی ہے یا آنکہ بکسیر مادہ پیدا ہی نہوتا ہو کسی مادہ مین یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہے یا آنکہ جو حرارت رطوبت کو تحلیل بذریعہ تبخیر کرکے اوسکو متغیر بدخان کرتی ہے وہی کم ہوجاے یا جوہر بخاری مین فعل تولید کم ہوجاے۔ جیسے کہ بخار دخانی لڑکون مین اور عورتون مین بہت کم ہوتا ہے اسلیے کہ بخار رطب کی اونکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے داڑھی اونکے نہین ہوتی اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی امر عارض کیوجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر امور طبیعہ آلیہ سے ہے یا وہ امر امور خارج از طبیعت نہ ہو امور غیر طبیعہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جب ایک دن بسبب امراض طویلہ کا گذرتا ہے خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت مین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہوکر نقیہ ہوجاتے ہین اب اونمین مادہ ہی باقی نہین رہتا جس سے بالون کو غذا پہونچے لہذا اونکے بال گرپڑتے ہین اور نئے بال نہین اوگتے اونکے بالونکی وہی کیفیت ہے جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دے کر سینچتے ہین جب سینچنا موقوف کردین نہ تو وہ شے ہری ہوگی اور نہ بڑھے گی اور نہ اوسکی بیل پھیلے گی۔ یا جیسے خواہ مرایان اور بچھڑے نس کٹے وغیرہ کہ اونپر رطوبت اور برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہے کہ اگرچہ اونمین بالون کے نکلنے کا امکان ہے لیکن [illegible] برودت [illegible] تک [illegible] جاتی ہے کہ غذا ہر شریفہ تک پہونچتی ہے پس اونمین بھی برودت پیدا کردیتی ہے اور اسی سبب سے اونکو رطوبات [illegible] ہوتی ہے وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہے کہ مسامات مین باقی نہین رہتی بلکہ تحلیل پاتی ہے۔ اسیطرح جو لوگ بڑے بڑے بیماری [illegible] پیدا ہوتے ہین اونکے بال بھی اسیوجہ سے کم پیدا ہوتے ہین۔ چونکہ بالونمین [illegible] اصل طبیعت کی ہوتی ہے جیسے [illegible] ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالونکی پیدایش ہے اوسمین ہر اصل خلقت کی کمی ہوتی ہے یا آنکہ دماغ کو استخوان قحف سے ایسی پیوستگی ہوتی ہے کہ اوس حالت اتصال مین مادہ شعر یہ وہان رک نہین سکتا۔ جو سبب مقام روئیدگی مین باعث کمی ہوتا ہے اونکی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اوس جگہ مادہ بالونکا نفوذ نہ کرسکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کرسکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف مستحیل ہوجاتا ہے۔ نفوذ کم اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اوسمین تلزز زیادہ ہوتا ہے یعنے گھنی بال ہونا اگرچہ مسام بند ہون جسطرح کیفیت

معین پر حدوث مرض صلع ہے اور بہت جلد حار مزاج کے آدمیون مین یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے خوجہ صلع کی ہوتے
ہین اونکے بدن پر اور سینہ پر بالونکی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اونکے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اوکھڑے جا سکتے ہین
یا گھا ہین بالونکا بسبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع مین یعنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے ۔ جس شخص کی بدن مین
مادہ شعر بہ نہایت یعنے مسامات مین نہین ٹھہرتا ہے بسبب شدہ تخلخل کے یا بسبب اسکے کہ مسامات اوسکی زیادہ وسیع ہین چنانچہ
یہی ایک سبب اسباب مانعہ سے داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر بال داڑھی مین باقی رہین وہ قریب
اور باریک ہون اور بسہولت اوکھڑ جائین ۔ اور آخر عمر مین چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام مین تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج مین
رطوبت ہوتی ہے حرارت کی قلت کو اثر اس امر مین ہے کہ صلع نہین ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کیا جاتا ہے
جس شخص کے بدن مین بالونکے مواد فاسد ہو جاتے ہین یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا
ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہے جو ردی اور اکال
ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام قرع مین یہی سبب ہوتا ہے ۔ صلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کے مرض بروقت ظہور آثار
اور علامات متقدمہ کے اسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا ظہور بتاخیر ہو ۔ بقراط کے کلام مین جو یہ امر مذکور ہے کہ اگر
صلع کو جب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہے گا اور بال اونکے اوگین گے ۔ اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگونکے
بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کیطرف آجائیگا اب اونکے بال اوگنے کا کوئی
مانع نہ رہے گا لہذا اونکے بال اوگ آوینگے ۔ بھوین اور پلکونکے بال بہت جلد جو نہین گر پڑتے اسکا سبب یہ ہے کہ منبت یعنی جای
روئیدگی بالون کی انمین استوار اور غضروفی ہے مستحکم انقباضت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم
حبشہ یعنے حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کا اسلیئے کہ اونکے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالونکے گرنے سے بچاتی ہے
۔ جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برآمد ہونے بالون کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیون مین
باعث پیچیدگی بالون کی ہوتی ہے ایسی جب بال نکل آتین پھر بھی سخت جلد بالونکی انبوہ کی اونتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے
جو لوگ الثغ ہین یعنے سین کو ثا اور را مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو یا دقطی بولتے ہین وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیئے
کہ اونکے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اونکو قریب یعنے سہال کا دفع زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے ۔

فصل تیسری بیان مین اون ادویہ کے جو حافظ بالون کی ہین جو دوائین مین لطیف حرارت ایسی ہے کہ
اوسکی وجہ سے قوت جذب پیدا ہوکر حاصل ہوتی اور قوت قابضہ ... بھی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہین اور بعض ادویہ
بالخاصیت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہین اسباب ادویہ مفردہ مین ... تفصیل اونکا ذکر ہے اور قرابادین مین مرکبات
اسی قسم کے لکھے ہین اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہین ۔ ادویہ بسیطہ دارالحق حفاظت شعر کے ہین اور
جسوقت بال گرنے شروع ہون اونکا استعمال اس ضرر کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اون امور کی رعایت کیجاتی جو ضرور ہے آگے چلکر
ہم بیان کرینگے تدبیر حفظ شعر مین ۔ منجملہ اونہین ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ اہلیلہ کابلی مرصبر سیاوشان اور بعضی
ان ادویہ مین مازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور فیلزہرج یعنی رسوت کا درخت خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ یا روغن

آس اور روغن مصطگی خواہ ماراالآس یا عصارہ برگ اراد درخت اور نمکین یانی کتان سوختہ کا مع اوسکی تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلاکرین ایضاً قشنور جوز سوختہ روغن آس ملاکر یا شراب قابض آمیختہ کرکے بعض خصوصاً صبیان کے واسطے سے مرکبات ادویہ حب الآس اور بازداور نمک کو روغن گل اور روغن آس مین پختہ کرین - ترکیب معلوم سے ادسے استعمال کرین ایضاً - برگ آس تازہ اور بترا اور لاذن اور عوسیج اور اطراف سرو اور حب الآس سے سرمہ بطور غلاف کے چڑھائین زیت مین کوٹ کر - ایضاً حب الآس اسود تخم کرفس اور اطراف آس اور تخم چقندر اور اطراف عوسیج اور جرجیر برسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود چھ جز مین ادویہ کو بذریعہ طبخ کے مہرا کرین تاانکہ ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اوسکے بعد زیت کو سعد اور سنبل ہر واحد دو جزو سے معطر کرکے از سر نو پھر طبخ دین کہ تین جوش آئین بعد ازان پانی روغن دار دواؤن سے خوب نچوڑ کے جدا کرین اور کسی برتن مین رکھکر خوب سا ہلائین اور بوقت حاجت سے کے استعمال کرین کہ یہ دوا حفاظت بالونکی بھی کریگی اور سیاہی بھی لائے گی - ایضاً - تخم کرفس تخم چقندر برسیاوشان کندر ہر واحد دو اوقیہ جوز بندرہ عدد قشنور صنوبر ایک رطل رات بھر سب کو تنور مین بریان کرین اور جس برتن مین دوا بھری ہو اوسپر گل حکمت ہو اور اسقدر آنچ دین کہ سب ایسی جلجای کہ قابل پیسنے کے ہوجای بعد ازان پیسکر ایک رطل چربی اودبینے ریچھ کی اوسمین داخل کرین کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوای مذکور کو اوٹھا رکھین بروقت حاجت خوشبو روغن ملاکر استعمال کرین یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے - ایضاً - ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشنور صنوبر سوختہ دو اوقیہ برسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایکرطل عصار عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو طلا یعنے ماہی توہ وغیرہ مین پختہ کرین اتنا کہ وہ گرم ہوجای پھر اوسپر سب دوائین ڈالین اور مخلوط کرکے اوٹھالین جب حاجت ہو اوسمین سے تھوڑی سی دوا لیکر کسی روغن خوشبو مین ملاکر استعمال کرین اور بہتر یہ ہے کہ روغن ناردین کے ہمراہ طلاکرین اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کرسکتے ہین - ایضاً - ایک خفیف دوا ہی مر اور لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری سے اور ماراالآس اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہیے جو مشاہدہ حکم کرتا ہے اور طلا کرین - ایضاً - ورق شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سرمین اور رات بھر رہنے دین بعد ازان نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالونکی سیاہی کی محافظت کرتی ہے - ایضاً برسیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب بازو سے اوسقدر جو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملاکر استعمال کرین - ایضاً مہندی کٹی ہوئی اور مثل غبار کی باریک پیسی ہوئی نصف رطل اور بازو سے سبز پیسا ہوا دس درہم دونون کے ہموزن سرکہ کہنہ ملائین اور قرع انبیق سے مقطر کرین جو مقطر نکلےگا وہ حافظ شعر ہوگا - ایضاً برسیاوشان اور لاذن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن آس شامل کرین - ایضاً - کندر اور سوسمار کی پلیدی یعنے غلیظ اور دریائی ساہی کا غلیظ ہر ایک با تخدرہم شراب قابض کے ساتھ پیسکر ریچھ کی چربی ملاکر استعمال کرین

فصل چوتھی ابرو کے بالون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان

ورد الشقائق النعمان چار حصے اور رعی الحمام اور اوسکی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک انمین سے ایک حصہ لاذن تین حصے برسیاوشان دو حصے سبکو پیس کر ہموزن روغن مصطگی کے ہمراہ استعمال کرین - ایضاً - بیخ فاشرا بیخ انتراس رجو شیخ کی نزدیک مبحث تو بامین بیخ خنثی ہے) اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جز بورہ دو جزو روغن خوشبو اسمین ملاکر استعمال کرین یہ سب دوائین تو وہی ہین جو اکثر مستعمل ہوتی ہین - لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی او قلت خون کی ہو بدن کو

تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور چکنی غذا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف
مزاج کو مایل کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور کھٹی چیزون سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے
اور جو شراب کہنہ ہو اوس سے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان
کو بدن کے پاس نہ لیجاے یعنے اوس سے موے بدن کو نہ دھوے بلکہ اگر بٹنا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلی تخم خربوزہ اور مٹی اور بزر قطونا
وغیرہ ایسی چیزونکا اوبٹنا ملے۔ اور اگر مسامات بدن کے زیادہ بند ہو گئے ہون اوسوقت محللات کے ہمراہ ایسی دواؤن کی بھی احتیاج
ہوگی جو تخلخل پیدا کرین پس غذا مین بھی مفتح چیزون کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلاے نافیسا اور
خردل اور فوتنج اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیے حمام آبہاے محللہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور زبد البحر سے دھونا چاہیے۔ ایسے شخص پر
واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنون سے اجتناب کرے اور اگر بالون کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اوسوقت وہ ادویہ
مفید ہوتی ہین جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مایل بہ قبض مسامات ہون اور اطلیہ اور ادہان قابضہ کا استعمال اور حمام مین جانا
اور نیمگرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیمگرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے

فصل پانچوین بیان مین بالون کے دراز کرنے والی ادویہ کے

اکثر بالونکی طوالت کرنے والی دوائین وہی ہین جنمین لزوجت اور چپیدگی ایسی
کہ اونکے لعاب سے بال مثل تار کے کھنچ سکین جیسے برگ سمسم اور کدو کی تبی اور تیل وہ ہون جنمین حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن
کہ اوسمین موم جلا کر ملائین یا جیسے روغن حنا اور روغن آس مین تطویل شعر کی خاصیت ہے اور کبھی بالون کی درازی کے واسطے
حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی مین بھگو کر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ مین گل حکمت کر کے بھرین اور دھیمی آنچ
سے کوئلے کی اوسے بلطافت پگھلائین روغن زیت کے ہمراہ سفوف کر کے اوسپر چھڑکتے ہین تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے
یہ سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائین اور استعمال کرین۔ ارار درخت کی تبیون کو اس بارہ مین اور اوسکی برگ کے عرق کو خاصیت جیدہ
ہے۔ آلسی کو بلہ کر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کرین۔ مرکب دوا۔ برگ ارار درخت پر سیاوشان رومی جو تازہ ہو اور
مر اور آملہ ان سب دواؤن کو سر پر تھوپین بروقت بعض اقسام اغتسال مخصوصہ کے جو مشہور ہین۔ ایضاً خردل کو طبیخ
چقندر مین ڈالکر اوس سے سر کو دھوئین اور اوسکے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالونمین لگائین۔ ایضاً تلخہ گاو اور تلخہ گرگ اور
ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور سیاہ دارن اور مازو مسلم ہر واحد ایک جز کوٹکر عصارہ عنب الثعلب مین سات دن تک تر
کرین بعد ازان خشک کرین اور ہمراہ طبیخ کے طلا کرین اور طلا کرنے سے پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ
سے دھولین۔ ایضاً۔ جو بریان تیس درہم آملہ پانچ درہم پانیمین خوب جوش دین کہ پانیمین انکا اثر آجاے بعد ازان اوس پانی
کو چھان کر اوسمین روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا
ہر ایک دس درہم انکو یہانتک جوش دین کہ پانی جلجاے اور تیل باقی رہجاے (نسخہ دوسرا) جو کندی کیطرف منسوب ہے شیر آملہ
بیس درہم پانیمین جوش دین جب چہارم رہجاے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن ناردین اور شعر سفید اور تھوڑی سی لاذن
ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجاے اور روغن باقی رہے

فصل نبات موہاے قوی کے بیان مین

اور اسی مین
علاج اوس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار حواجب یعنی بھوون کے بالونکا اوسمین وہ دی کا علاج کرکے اونکا حفظ

اور گھنا کرنا وغیر ذلک۔ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داء الثعلب مین کیا جائیگا اور جملہ تدابیر مثل مالش سر اور اوسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر پچھنے لگا
استعمال کرنا اور اوسکی بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب و تحلیل کی ساتھ ہی ہو کہ ایسی تدبیر گو ناہمیشہ داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع مین بھی
نافع ہین اور حاجب کی بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسی طرح داڑھی کے بالون کے واسطے
مفید ہین بیخ عرب کی پوست ہر اذریت کی تقویت او حفاظت اور تسوید شعر مین عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ جن ادویہ کی ذکر کرنے سے یہان
غرض متعلق ہو اگرچہ وہی ادویہ داء الثعلب مین بھی نافع ہین بعد اعتبار اور لحاظ کرنے اون امور کے جنکو ہم نے آخر باب حفظ شعر مین لکھا
ہی وہ دوائین یہ ہین دلنسخہ ذراریح تازہ اوسکے سر اور پاون کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور روغن بنفشہ مین پیسین یا جوش دین یا ایک رات
مین اور اسقدر جوش دین کہ غلیظ القوام ہو جاے بعد ازان جس جگہہ چاہین اوسے ضماد کرین پہلے نقطے نقطے سے پڑین کہ بعد ازان بال لوگ
آئینگے اسی طرح عسل بلادر جب ایسی مقامات پر لگایا جاتا ہے جہان کے بال اوکھڑنے سے گر گئے ہون یا اینکہ کندش کو روغن سپید
بیضہ مین پیس کر طلا کرین جہان چاہین اور ایسی فکر کرنی چاہیے کہ بال پیدا ہو جائینگے۔ دوسرا نسخہ سم حمار سوختہ اور سینگ جلا ہوا
اوسکو روغن کنجد غیر مقشر کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی ہے چیونٹیون کی انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال اوگانے والی
ادویہ مین شمار کیا ہے اور عامۃ الناس کی رای یہ ہے کہ یہ انڈے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ عظایہ جو ایک
جانور شبیہ بسالامندرا کے ہوتا ہے اور اپنے گھرون مین مرجاے اوسے خشک کرکے کسی روغن کے ساتھ طلا کرین۔ ایضاً آبگینہ فرعونی
کا برادہ ہمراہ زیبق کی استعمال کرین اور ایک سبک دوا یہ ہے کہ کھرل اوپر قلعی سی بناکر اوسمین اونہین روغنون مین سے کوئی روغن
جو مخصوص بالون کی واسطے مذکور ہوچکے ڈالین یا کوئی شحم یعنے چربی اونہین چربیون سے ڈالین جو اوپر مذکور ہوچکین الغرض اسقدر
پیسین کہ قوت اوس کھرل کی جو قلعی سے ہے اس دوا مین آجاے بعد ازان مقام مطلوب کو اوسی دوا سے آلودہ کرین اور اوسکے بعد برگ
انجیر پر شستہ جو اچھی طرح بھرا ہوگیا ہو یا کسی قدر بریان کیا گیا ہو اوس پر ضماد کرین۔ ایضاً مینا بندق یعنے ریٹھہ کا چھلکا لی اور پیسے
اور روغن ترب کی ہمراہ استعمال کرے۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرگوش او قضیب حمار اور اوسی کا طحال دونون لیکر بھون ڈالین
اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن بیس گونی وزن مجموعہ کی پہلے لاذن کو شراب مین حل کرین بعد ازان سب دواون کو
ملاوین۔ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے۔ بیہ گاو نمک سی ہوئی چھیانوی درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک اٹھارہ درہم
ہر آٹھہ درہم لاذن آٹھہ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قضیب حمار اٹھتالیس درہم طحال حمار چھیانوی درہم طحال اور قضیب جلاکر ان
کی تراش ڈالین اور ساری اجزا کو شراب سود مین ملاکر درست کرین بعد ازان سر مونڈوا کر اسی دوا کو طلا کرین اور پانچ دن تک
لگی رہنے دین بعد اسکے سر دھو ڈالین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سی دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر سر مین زخم پڑجاے تو
مرغابی کی چربی سی علاج زخم کا کرین **ایضاً قریطن کا نسخہ** چہ عدد خرگوش کی بطون کو لیکر سایہ مین یا خفیف گرمی مین
خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طین فخار سے گل حکمت کی گئی ہو جلائین اور اوسپر برگ عوسج او برگ آس اوسی کے ہموزن
اور پرسیاوشان ۹ اوقیہ ملاکر پھر دوبارہ جلائین شیشہ کی برتن مین بعد ازان پیسین اور تین رطل ریچھہ کی چربی اور اسیقدر روغن ترب
ملاکر اوٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملاکر۔ حب الغار اور تخم بید انجیر کا روغن اور روغن فلفل ہر ایک انمین
سے بالون کی اوگانے مین اعانت کرتا ہی ایضاً خاکستر برنجاسف حب زیت کہنہ سے ملاکر داڑھی پر لگائی جاے کہ جس داڑھی کے

بال دیر مین نکلتے ہون جلدی بال اوگین گے ۔ **کلونجی** کی خاکستر پانی کے ہمراہ داڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجبون کے لیے نہایت موثر ہے **ایضاً** خاکستر برنجاسف اور بندق ہندی جلاکر اور لاذن اور درارنج اور تکھمکنی کسی کنگھی مین ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائین کہ سیاہ ہوجاوی اور ہموزن اوسکے غالیہ یعنی خوشبودار دوائین ملاکر پہلے اوس مقام کی خوب سی مالش کرکے بعد ازان طلا کرین **ایضاً** **حواجب کے واسطے** دو عدد جوز لیکر جلائین یہان تک کہ پس جائین اور اوسکے ہموزن خستہ خرما جلاکر ملائین مگر وہ بھی اسقدر جلین کہ پسنے کے قابل ہو جاوی اور پیندہ دار مرچ کو ملاکر ملاکرین ہمراہ روغن گل کے **ایضاً** پر سیاوشان اور حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلائین کہ سیاہی آجاوی بعد ازان ریچھ کی چربی اور روغن ترب ملاکر استعمال کرین **دوای آخر** جس سے حاجب کے بال اوگتے ہین کندر چار درخمیات غلیظ تمساح اور غلیظ قنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درخمی شراب قابض مین پیسکر ریچھ کی چربی ملاکر استعمال کرین **دوسری دوا** کہ اگر ابرو کے بال جھڑتے ہون اور بدت سی یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اوسکا نسخہ یہ ہے ۔ شیح ایکجزر اور زبد البحر آٹھ جزر فربیون اور حب النغار تین تین جزر زرفت تر چار جزر روغن سوسن مین بھگوکر اور سبز فربیون کوڈالین بعد ازان جملہ ادویہ کو ملائین **نسخہ دیگر** قصب یعنی سنے سوختہ سات درہم خاکستر مینڈک کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم بیخ اشراس تین درہم روغن غار کے ساتھ پیس کر استعمال کرین **فصل بیان مین داء الثعلب اور داء الحیہ سے حفظ کے** یہ تو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالون کی جڑ مین اوس جگہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جہان سے بالونکی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہے لہذا بنیاد کو فاسد کردیتا ہے اور جس مادہ سے اونکی غذای جید ہوتی تھی اوسکی بھی روک کردیتا ہے اور اس مرض کو داء الثعلب اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے داء الثعلب اور داء الحیہ مین فرق یہ ہے کہ داء الثعلب مین تو فقط بال منتشر ہوکر گرجاتے ہین اور داء الحیہ مین علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رقیق بھی گرجاتی ہے جس طرح سانپ کی جلد گرتی ہے اور منتشر بعد گرنے بال اور کھال کی شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہے ۔ جو مادہ داء الثعلب اور داء الحیہ کا مورث ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر استدلال بعد حلق کے کیا جاتا ہے یعنے جب استرہ سے بال مونڈین جو رنگ جلد کا برامد ہو اوسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملین ۔ اور کبھی تدبیر متقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہین اونسے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سے خلط کا غلبہ ہے چنانچہ بارہا بیان ہوچکا کبھی دیر مین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہوجانے کی بھی شناخت ہوتی ہے اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اوس جگہ سرخی آجاوے اور خون کھنچ آوے معلوم کرنا چاہیے کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر مین علاج پذیر ہوگا ۔ علاوہ بران زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑجاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اوگنے کا ہوتا ہے **علاج** بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط غالب کا استفراغ کرین اور پہلے اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کرین جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی کم بحرارت اور حلاوت جو رقیق اور صاف ہو اوس سے تغذیہ کرنا ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اوس خلط سے بدن کو

پاک کرین مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد ازان خاص سر کا تنقیہ کرین جیسے کہ بیان ہو چکا بذریعہ
مسعوطات اور نشوقات اور غرغرون کے وہی سب ادویہ جو باب امراض راس مین مذکور ہو چکی ہین کہ ہر ایک فصل مین جدا
جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے بعد ازان جلد کی اصلاح کیطرف متوجہ ہون اسطرح سے کہ پہلے خاص اوس مادہ کو دور کرین کہ
کہ جو زیر جلد اوس مقام خاص مین پوشیدہ ٹھہرا ہے یا تحلیل اوس مادہ کی کرین مگر اسکی تدبیر مین جلدی کرین ایسا نہ ہو کہ جلد اس مادہ
کی خباثت سے کوئی کیفیت راسخہ حاصل کرلے کہ پھر اوس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار ہو اسمین شک نہین ہے کہ جن
دواؤن سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطعہ اور محللہ ہون گے مگر تحلیل اونکی اتنی نہونی چاہیے کہ بحد تجفیف پہونچ جائے اور زیادہ سبب
شدہ سخونت کی ایسی خشکی جلد مین پیدا کرے جو آیندہ جاکر سقوط شعر کا سبب ہو جاے اگرچہ سر دست ایسی تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور
کر دیتی ہے مگر مآل اچھا نہ ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے تافیسا لوریہی تافیسا اس مرض کی گویا اصلی دوا ہے کہ اسکے بدون چارہ
نہین ہوتا ہے لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کرلین روغنہاے معتدلہ کو ملاکر اور اوتنی آمیزش روغن کی کرین جو اس گرم دوا پر غالب ہو نہ
خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بنرمی کم کرین تافیسا عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور تین سال کی پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے۔ اور
نئی قوت والی کا استعمال مناسب یہی ہے کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی سورت حرارت توڑ ڈالی جاے اور جس مقام پر اوسے لگائین
جھٹ پٹ پہلے چھوڑ اوڑالین دیر تک لگی نہ رہنے دین اور اگر کہنہ اور ضعیف الاثر ہو اوسکے مزاج کی تعدیل کچھ ضرور نہین اور نہ اوسکا
جلدی سے چھوڑانا چاہیے اور یہ واجب ہے کہ خوب پس جاے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اوسکی جلد مین نفوذ نہ کریگی ۔ یہ بھی واجب ہے
کہ ان دواؤن مین تقویت اور منع کا بھی اثر ہوتا کہ پھر کسی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہین ہے کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت ہو
بکثرت کہ مانع ہو ورود مادہ کو اوسی مقام خاص پر اور مسامات مین نفوذ کرنے سے منع کرے اگر وارد بھی ہو جاے ۔ واجب ہے کہ ان دواؤن مین
جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اوسکی بدن مین چسپان ہون بعد ازان کہ تحلیل اوس مادہ فاسدہ کی کر دین جو کہ جلد مین
تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اوسکی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اوس
جگہ سے دور تر تھا اوسکو کھینچ لائے گی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا ۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جاے لازم ہے کہ اونکی تاثیر
پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر نے قلت مقدار پر کیسا اثر کیا پھر اگر
مریض کو متحمل اور اثر دوا کو جید پائین اسوقت قوی دوا کو بڑہاتی مقدار استعمال کرین اور اگر مریض متحمل نہ ہو اور اثر زیادہ پیدا ہو یا تو
مقدار مین اور کمی کر دین یا دواے ضعیف کو اوسی مقدار سے استعمال کرین اس امر مین پوری کوشش رہے کہ زخم نہ پڑنے پائے اور ورم
پیدا ہو خصوصا اون ابدان مین جو بلغمی مزاج ہون یا سن اور جنس اونکی نرمی بدن کی مقتضی ہے ۔ پھر اگر براہ غلط زخم پڑنے خواہ
ورم آجانے کی نوبت پہونچ جاے پھر یہون کو طلا کرنے سے اوسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بط کی چربی خواہ مرغ کی چربی یا قیروطی دودھ کی اور جب
ورم اور قرحہ مین سکون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کرین جب پھر اثر عظیم پیدا ہو
پھر اعادہ اوسی تدارک کا کرین اور پھر اسیطرح کرتے رہین جب تک کہ مادہ فاسد کی بخوبی تحلیل ہو جاے اور خون جید کا جذب ہونے
لگے ۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض مین یہ ہے کہ دو چھوڑا کر اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو ملین سرخی جلد پر آجاے کہ قبل
استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی ۔ اگر مالش سے تبدل سرخی کیطرف نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ

ابھی دواہیت ضعیف ہو پس اوس سے زیادہ کسی قدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چتیھڑون سی ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر بشدت سی دلک کرے کہ انقشار یعنے پوست چھلجانے کے قریب پہونچے بعد ازان پیاز سے مالش کرین پھر اگر اس سے سرخی نہ آئے پچھنے لگانے کی حاجت ہوگی اور ابہسن وغیرہ کی طلا کرینگی۔ منجملہ اون امور کے جنکی حاجت تنقیہ جلد مین مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے وہ بال خورہ جو نہایت ردی اور خبیث ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کرین اور بہت سی سوئیان چبھوتین اور جلد اور پوست اودھیڑین اون ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہین اور پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین اور اوسے جدا کردین کہ بال نکل آئین۔ تحلیل مادہ پر بالون کی بنی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہے اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہین کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تعریق ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ استرہ سے دو دو تین تین مرتبہ اور جب بال نکل آئین پھر فوراً مونڈنا چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اوسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہمنے بیان کی ہے کہ خرقہ باخشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملین کہ سرخ ہو جاوے اور قوت دوا اوٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جاتین اور بشیز حمام قائمقام اس مالش کے اثر مین ہوتا ہے اور اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اوس وقت دوا کو رقیق لگانا چاہیے تاکہ جڑ تک پہونچے۔ استفراغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ طبیخ ہلیلہ مین کسی قدر خربق اور افتیمون کی قوت دیکر استعمال کرین اور حب قوقایا اور ایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج شحم حنظل جید علاج تنقیہ ہے خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق سیاہ اوسمین ملادین اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونون جید ہین خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ مرض استفراغ ہی سے زائل ہو جاتا ہے۔ اصناف ان مسہلات کے تو سابق مین نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہین۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج فیقرا کو شحم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہیے۔ تربد کا استعمال مہینے مین تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہیے مگر بیچ مین دو استفراغ کی راحت دیکر آرام۔ جب سر کی جلد اور رگین شرخ اور ممتلی معلوم ہون تو فصد کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اوسکے بعد فصد خاص رگہائے سر کی اگر رائے ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کے رگونکی اور اگر رائے نہ ہو تو ان رگونکی فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص مین جسقدر خون ہوگا اوسیقدر اوسکی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا۔ غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پاچکے جب کہ علاج امراض راس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ موضعیہ مین سرکہ جو بہت پرانا یعنے سالہا سال کا ہو اقوی ہے پس فربیون کو اوسی قانون سے مدبر کرکے جو بیان ہو چکا ہے استعمال کرین۔ فربیون کے بعد نافیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اوسکے حرف اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جو زفت مین گوندھی جاوے یعنے زفت رطب مین یا مومزج کو روغن غار مین پیسکر اوسمین گوندھین تدہیر تیوحات کے دو دھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ انکو بالخورہ پر اسطرح ڈالین کہ نقطہ اور چتیان پڑجائین بعد ازان پوست کو اودھیڑین تاکہ اوسکے نیچے جو مادہ ہو بہ کر نکلجاوے جب پوست مثل چھلکے کے اوتر جاوے گا اوسکے نیچے بال نمایان ہونگے داڑھی کے اوس مقام پر جہان بالخورہ تھا۔ کنبکیج یعنے لٹومری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن یہ سخت اور تیز دوا اوسی بالخورہ پر رکھنی چاہیے جو قوی ہوا اوسکے بعد کبریت اور دونو خربق اور تخم جرجیر اور کف بورہ کا اور دونون قسمین زبد البحر کی اور پوست قصب اور نی کی

جڑین جلاکر اور جو ۔۔۔ کی [illegible] جلاکر اور دار فلفل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور نمک چکنی عروق ماميران اور قطران اور کبھی اسمین بلغم گاو
بھی ڈالدیتے ہین اوسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کو اور کندر جو چند روز تیز سرکہ مین پیسی ہوا ور خرنوب نبطی بھی اس مرض کی دوا ہے
۔ افضل ادویات [illegible] قابل استعمال ہین روغن غار اور روغن سپید انجیر اور افضل ادویہ شمعیہ یعنے آگ پر پگھلنے والی
قطران ہو اوسکے بعد زفت اور افضل سب چربیون مین ریچھ کی چربی اور خصوصاً اگر پرانی و ستیاب ہو لطوخ جید جو جزو اول پر
قطران کے ہمراہ استعمال ہو صفت لطوخ قوی نافع فربیون اور زاج مصری انغارہ واحد دو مثقال کبریت زندہ یعنے جلی نہ ہوا ور خربق
اسود ہو یا ابیض ہر ایک انمین سے ایک مثقال موم ملاکر قیروطی بقدر ضرورت موم ملاکر بنادین ایضاً بورہ ارمنی دو جزو نوشادر
ایک جزو ان دونون کو سوختہ کرکے سرکہ کہنہ مین پیسین اور بعد ملنے مقام بالخورہ کے طلا تپلا تپلا کرین اور تین گھنٹے کے بعد دوا پانی
ڈالین کہ دوا سوکھ چکی ہوا ور تین روز تک لگایا کرین پھر اگر پوست مین لنطخ و تقطع سے پڑ جائین وہی تدبیر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہے ۔
ایضاً ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب مین پختہ کرکے اتنا غلیظ قوام ہوجاوے جیسا غالیہ کا ہوتا ہے بعد ازان اسی دوا سے بالخورہ کا مقام
منقط کرین اگر مریض قوی ہو اور برداشت کرسکتا ہے اور ضعیف مزاج کے لیے اس دوا کی قوت کم کردین ایک دوا اس سے خفیف تر ہے
اور نفع اوسکا عجیب ہے وہ یہ ہے نسخہ سرکہ کہنہ اوسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو پہلے ان دونون سے لخلخہ سونگھائین بعد ازان محل مرض کو
کھردرے کپڑے سے خوب سا ملین اور اسی دوا کو طلا کریں ایضاً ایسے نہایت پانی کھلانا جسمین کسیقدر شافیا پڑی ہو نافع ہے یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ اطفال کو فقط پرہیز کرانا علاج بالخورہ مین کافی ہے اور جو طفل قریب بلوغ کے ہو اوسے نصف درہم حب قوقایا اور دہ سالہ کے واسطے
دو دانق حب مذکور بس ہے

فصل بال تراشنے والی دواؤن کے بیان مین

نورہ یعنے چونہ دو جزو اور ذراریح
ایک جزو اسمین تھوڑا سا ایلوا ملاکر طلا کرنے سے فوراً بال اوتر جاتے ہین ۔ اگر چونہ زیادہ ہو اور ہڑتال وزن مذکور سے کم ہو نہایت خوب
ہے اور چونے کی زیادتی سے عمل اور اثر مین دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا ۔ کبھی چونہ اور زرنیخ دو جزو اور ایک جزو لیکر پانی مین پکاتے ہین اسقدر
تیزی آجاوے کہ پرکے بال اوتر جانے لگین اور اگر کہ پانی مین پختہ کرین زیادہ اثر دار ہوگا مگر دھوپ مین رکھنا بہ نسبت پکانے کے اجود ہے پھر اس
پانی کو لیکر اسمین تھوڑا روغن اور بہت سا وہی پانی مین پکاتے ہین اگر روغن مین اثر تیزاب کا آجاتا ہے بعد ازان اوسی روغن کو طلا کرین کبھی
اوس پانی کو اتنی دونون تک [illegible] کہ لیسدار ہوکر نمک ہوجاوے اور اس نمک کو پانی مین ملاکر استعمال کرتے ہین سبب کا چونہ ہمراہ ہڑتال کے
نورہ بنانے مین بکار امد ہوتا ہے اور لیسدار ہوتا ہے ۔ اگر چونہ کا پانی جو کہ رکھا گیا ہو دھوپ کی گرمی دیکر خواہ پکانے کے ذریعہ سے اور اس
پانی مین ہڑتال پیس کر ملاتے ہین بہت عمدہ ہوگا ۔ کبھی سبز رنگ جو زمین پست کو پہنچی ہوتی ہے وہ بھی بکار امد ہے اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال
گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہو تو نورہ مین خاکستر انگور کی ملانی چاہیے یا بورہ اور نورہ کو زیادہ اولٹ پلٹ کر لگائین بعد ازان
آرد باقلی اور آرد جو اور تخم خربوزہ سے دھو ڈالین ۔ کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور چاولون کی پیچ سے ہوتی ہے
اور کبھی اوسمین مر اور صندل کبھی ڈالتے ہین اور کبھی زبد البحر سے اعانت لیتے ہین

فصل علاج اوس شخص کا جو چونہ سے جل گیا ہو

واجب ہے کہ اوس مقام کو ہاتھ سے بہت اولٹ پلٹ نکرین اور جلد پیسی دھو ڈالین اور اوس سے پہلے روغن گل لگائین یا
حب گرم پانی سے دھوچکین پھر ادسی سرد پانی مین بٹھائین کہ یہ علاج بہت ہی جید ہے بعد ازان اوسپر عدس مقشر کو گلاب اور صندل
مین پیسکر طلا کرین خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہے پس مرہم اسفیداج کا لگانا ضرور ہوگا یا مرداسنگ جو سپیدہ بیضہ مین پرورسدہ کیا ہوا اور روغن گل

اور کافور **فصل نورہ کی بو کھونے کی تدبیر** بعد نورہ لگانے کے وہ مٹی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو مین گوندھی گئی ہو یا مٹی اور سرکہ یا گلاب — برگ شفتالو کو نورہ کی بو دور کرنے مین عجیب خاصیت ہے اور برگ انگور اور تلسی کی تپی پسی ہوئی اور مہندی — گل معصفر اور گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور ازین قبیل یکجا کرکے خواہ جدا جدا استعمال کرین **فصل بال اوگنے کی روکنے والی دوا** جتنے مخدرات باردہ ہین وہ سب رویئدگی مو کو منع کرتی ہین مثلاً یون ابتدا کرین کہ پہلے بال کو اوکھیڑ ڈالین بعد ازان بنگ در افیون اور سرکہ اور شوکران طلا کرین یا شوکران تنہا اور اگر سرکہ مین جوش دیکر طلا کرین بہت اچھا ہے جرم اوس مینڈک کی جو آجام یعنے سایہ مین سڑے ہوئے پانی سے برامد ہو وہ بھی بالغات شعر سے ہے کہ اوسی جرم کو پیس کر لعاب اسبغول یا عصارہ بنج اور سرکہ ملاکر طلا کرین اور مکرر یہی تدبیر کرین — بعضون نے کہا ہے کہ جس روغن مین عظایہ کو پختہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گئی ہو اوسکا طلا بھی مانع برامد مو ہے اسیطرح جس روغن مین سانپ کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس روغن سے خلاف اسکا طلا تیر تر ہے یعنے اگر بال نہ اوگتے ہون تو اوگا دیتا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ قیموینا اور سفیدہ رصاص ہموزن اور پھٹکری نصف جزو کو آب بنگ تر مین پیسین — ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا رویئدگی مو کو مانع ہے کہتے ہین کہ اسیطرح خفاش کا خون اور اوسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے — اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب کی ہے کہا ہے کہ مینڈک کو جو نیستان کے سڑے ہوئے پانی کی ہو لیکر خشک کرین اور سوکھا ہوا گوشت اوسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھایا ہوا ہو اور بورہ سرخ اور مرداسنگ اور موی قمالی مدفت سوختہ سب اجزا ہموزن پانی مین گوندھ کر بعد اوکھیڑنے بالونکی عانہ یعنے کالے بالونکا مقام اور بغل پر لگائین تخم انجرہ کسی روغن مناسب کے ساتھ بقوت بال اوکھیڑتا ہے **فصل مجعدات شعر کے بیان مین** یعنے جو دوائین بالون کو گھونگھر والی کرتی ہین منتھی کا آٹا اور اوسکا روغن اور سدر ابیض اور مراور رازدار اور چونہ مرداسنگ سب کو یکجا کرین یا بعض کے استعمال پر اکتفا کرین اور ان دواؤن سے سر پر تھوپین — کبھی ان ادویہ مین بزر البنج بھی پڑتا ہے اور روغن اوسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی بنج تنہا بھی مستعمل ہوتی ہے — نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کردیتا ہے اور تھوڑا سا جلاتا ہے اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ مین شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھین — اسی طرح کوڑ انمک کہ اوسکا بھی خوب طرح سے بالون کو گھونگھر دار بناتا ہے — ... افسنتین بابونہ اور کزمازک اور سماق ابرشیمی سونے چاندی کا میل اور برگ سرو یا حب السرو بعدازان مرداسنگ کثیراطین جونتی یعنے سر دھونے والی مٹی اور آلہ پوداہ ایک جزو آب تار سیدہ نصف جزو آب چقندر سے گوندھ کر استعمال کرین کہ یہ بھی مجعد ہے اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل بالون کے سوختہ ہونیکے بیان مین** اسکا علاج وہی ہے جو بالون کی پھوٹ جانے کے علاج مین مذکور ہو چکا اور خلاصہ یہ ہے کہ روغنہاء مرطبہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کرین **فصل تشقیق شعر کے بیان مین** اسکا سبب پیسل اور استعمال غذاہائی یابسہ ہوتا ہے اور اوسکا علاج اغذیہ مرطبہ اور لعابات لزجہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزرقطونا اور لعاب برگ بید اور جملہ وہ اشیاء جنمین ترطیب ہو **فصل ان ادویہ کے بیان مین جو بالون کو باریک کرتی ہین** اور جسوقت ادویہ شعر مین ملایا جاوے بالون کو باریک کردیتا ہے **فصل جوانی اور پیری کا بیان** ہمنے مقام مناسب مین اسکا ذکر اچھی طرح کردیا ہے کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہے اور اس جگہ ہم فقط یہ کہتے ہین کہ جب تک خون بادسومت اور رطوبت اور بالزوجت ہے اوسوقت تک بالونمین سیاہی رہتی ہے جب بالونمین مائیت کا بڑھنا شروع ہوا سپیدی آنے لگتی ہے

فصل بیان مین اون چیزون کی جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالونمین سپیدی دیر مین آتی ہے اونکی دو قسمین ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اوسکے مین کیجاتین اور شیب کو روکین یعنے مادہ شعر مین خاص اونکا اثر نہ ہو بلکہ اوس سے پہلے جو چیزین بدنمین پیدا ہوتی ہین اونمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر مادہ شعر مین پہونچے اور اوسکی مائیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے خصوصاً بذریعہ قے کرنے کے جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کیا کرین اور پھر چند روز کی ساحت دیکر اعادہ احتقان ہوا کرے اوسکے بعد اون معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جای جو شیب ہین کہ جنمین ہم بیان کرنے ہین اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذا اونکا استعمال رہی کہ جید الکیموس ہین اور با اعتدال سب جیسے خون محمود ادنمین پیدا ہوتا ہے اقسام قلیہ و مطجن اور رکیب یعنے اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہے اور مشویات یعنے کباب سیخ کا اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی مین بھیگی ہوئی روٹی جس کو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہی کہ غذا اوسیقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہو جای کہ یہ اصل تدبیر ہے اسلیے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہی۔ واجب ہی کہ جس شخص کا مزاج بحدی مرطوب ہو وہ ابازیر حادہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور کوامیخ جو خاص قسم کا گوشت ہی اور مرّی خصوصاً نہار منہ اور جسقدر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور ترکاری جنمین ترطیب ہی اور دودھ اور مچھلی اور ہریسہ جو غذای خاص ہے ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اسی طرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اوکھیڑنے سے اور مسکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین یا لونین الیٰ سے احتراز کرین اور آب شیرین سے زیادہ نہ نہائین اگر زیادہ نہائین گے بالونمین ایسی خشکی آئیگی کہ پھٹ جائین گے اور بہت جلد تر یہ عیب پیدا ہوگا علاوہ بران یہ بھی سبب ہے کہ بالونکا دھونا قوت کا اونکی حافظ ہے پس اگر نہانے کا خوگر ہو تخم حنظل اور کلونجی اور بورہ اور نلمہ گاو سے بالونکو دھویا کرین معاجین اور عقاقیر جو مادۂ بلغمی کو قطع کردین اور پیری بدیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک ٹکڑ کو لیکر چبا تا جاے اور نگلتا جای مترجم بعض مجربین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک ٹکڑ بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اوسیطرح کم کرتا جای اور مکرر اسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی بالون کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان مین اگر تدبیرات مذکورۂ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اونکی بھی رعایت کیجے تو غالباً ضرور مفید ہو مثلاً اگر ہلیلہ کابلی کو اوسطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالونکی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھے گا۔ اسیطرح جو اطریفل چھوٹی اور بڑی ہڑون سے بنائی جائین اور وہ معجون جو خبث الحدید سے اور اوس سے بہتر وہ معجون جو سودی کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جزو عسل بلادر جو اوسی بلادر سے نکالا ہوا ہو سبکو روغن زرد مین ملاکر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون بہت قوی ہی لازم ہی کہ تھوڑا تھوڑا سا استعمال کرین ایسا نہ ہو کوئی اثر بد پیدا کرے۔ انقردیا نامی معجون بھی قوی ہے اور مثرو دیطوس بھی قوی ہے تریاق بھی قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اوسکی پڑجای حافظ شباب اور قوت کا ہے **صفت معجون معتدل جید کی** ہلیلہ سیاہ تخم دار فلفل آملہ کبھی دار فلفل کی جگہہ خبث الحدید ڈالتے ہین اور شکر سے قوام درست کرین اطریفل۔ ایک اور دوا جید اور مجرب ہی زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملاکر **ہمارا خاص مجرب** ہلیلہ کابلی اور بیس درہم

خبث الحدید چار درہم خار لقیون پانچ درہم زنجبیل قرنفل دار فلفل ہر ایک تین درہم شہد مین معجون کرکے استعمال کرین - واجب ہے کہ ان دواؤن کو پوری سال بھر تک استعمال کرین - جو شخص بخواہش سیاہی بالون کی ان دواؤن کو استعمال کرے اوسے چاہیے کہ صبح کو دوا کھاوے اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے

فصل بیان مین لطوخات مانع پیری کے جنکے اوہان طلا یعنی

مقوی ہین اور جتنی سیال اور ترچیزین مشابہ طبیعت روغنہای گرم کی ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت غریزی برنگاہ رکھتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑ مین پہونچی بشرط استعمال روغنہای مذکورہ اور سیالات وغیرہ کی فاسد نہین ہونے پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کرکے چار گھنٹے کے بعد حمام کرین اور یہ علاج اوس شخص کا ہو جسکے سر مین برودت ہو اسطرح زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شونیزان سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو تخم حنظل اور رائی کے تیل سے بنایا جاوے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسطرح بناوین کہ پہلے روغن خردل مین کلونجی کو جوش دین بعد اوسکے تخم حنظل کو یا تخم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش ہوتی رہے سپیدی ہو کو منع کریگا روغن جید زیت الانفاق تین اقساط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ قفاح اذخر نصف اوقیہ یہ سب ادویہ پیا یا جن مناسب مین پختہ کرین یا پانی مین سقدر جوش دین کہ انکا اثر اجزای پانی مین خوب طرحسے وسکی بعد زیت مین سرچا پانی کو پکائین کہ سارا پانی جلجاوے اور اصول یہ ہے کہ زیت کی مقدار بہت کم ہو اور ڈیڑھ قسط پر اکتفا کرین بعد اوسکے ایک اوقیہ یا اوقیہ کسی شراب مین ڈالکے نرم نرم پیسین اور اس طیار شدہ مین اسکو ملائین اور استعمال کرین روغن جید روغن بنبہ دانہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب برابر ہموزن اوسمین سے ایک رطل جدا کرین اور سعد سلیخہ سنبل شونیز قرنفل تخم حنظل اور قسط عود حام قفاح اذخر قصب الذریرہ ہر واحد اجزای ہموزن لیکر اوس مجموعہ سے سو درہم لیکر عصارہ حنظل مین اگر بہم پہونچے ورنہ عصارہ پوست جو زمین جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دین جب آدھا پانی جلجاوے اوسپر روغن ڈالین اور پکاتے رہین تا اینکہ سب پانی جلجاوے اور روغن باقی رہجاوے بعد ازان چھانکر استعمال کرین لطوخ جید سفید عمدہ کہ جدید سپیدی بالون کی آئی ہوئی بھی دور کردیتا ہے - اقاقیا مازو منتھی بزر البنج کزبرہ یابسہ اور سنبل لاذن عصارہ پوست جوز جو خشک کرلیا ہو عصارہ شقایق النعمان خشک شدہ لوہے کا چرک روسختج بھنگری سیاہ ان سب سے قرص طیار کرکے کئی بار بار یک ٹکیان ہون خشک کرلین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کرین غلوف جید بلیلہ سیاہ آملہ مازو ہر واحد دس جز لاذن بیس جز برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جز تین رطل زیت ڈالکر تین روز بھگو رکھین بعد ازان پکائین تا اینکہ غلیظ ہوجاوے اسی کا استعمال کیا کرین - منجملہ مجربات کی جسکو ہمسے بیشتر متقدمین نے تجربہ کیا ہے یہ دوا ہے اور ہمارے زمانہ مین بھی اسکا تجربہ ہوا ہے شراب زراج احمر یعنی بوزن ایک درہم کے استعمال کرین کہ اس سے موی سپید دور ہو کر انکی جگہ سیاہ بال از سر نو پیدا ہوتے ہین مگر اسکا تحمل بدن قوی سے ہوتا ہے اور باوجود قوت کی رطوبت مزاج مین بھی ہو - واجب ہو کہ اسکی بعد ایسی چیز کا استعمال کرین جو بدن کو پاک کردے اور ترطیب رطوبت پیدا کرے

فصل بیان مین خضابات کی کتابون

بعض اقسام سے روغن لکھے ہوئے نظر آتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن از قسم خضابات ہین اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جس عقاقیر مین زیادہ قوت ہے جب اونپر دہنیت غالب ہوجاوے اونکے اثر کرنے کو بالون مین وہی دہنیت حائل اور مانع ہوتی ہے کہ سر گزدہ ادویہ نافذ ہوکر بالون تک نہین پہونچتی اور نہ بالون مین کچھ اثر اونکا ہوتا ہے ہان اگر بعد آمیزش روغن کی ایسی ہی بادہ

قوت اونمین ہو یا کوئی اثر خاص اونمین ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کے بھی اونکا اثر نرسکے۔ اور اس بات کی توقع اور امید اوسیوقت ہوگی
کہ وہ اشیا قوی الصبغ ہون کہ اونکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی
دوائین اگر بکرر کسی روغن مین پکائی جائین اور بتوسط ادویہ بدرقہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اونکا اثر بالاحراق اوس روغن مین آجائے
شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہے جو ایک گروہ آدمیون کا گواہی دیتا ہے اور میری سماعت مین بھی آیا ہے اور مین نے دیکھا ہے
لوگ کہتے پھرتے ہین کہ ایک عرق یعنے رگ شاخہای جو سے اگر اول ربیع مین قطع کرکے ایک شیشہ جسمین روغن بھرا ہوا ہو اوسی
مین اوسکو ڈالدین اور سب کو زمین مین دفن کردین تا اینکہ شیشہ مین خشک ہوجاے بعد ازان خریف مین اوسے کھولدین اور اوسمین چھوڑ دین
کہ پھر اوسی شیشہ مین بہت سا عرق اوسکا بدبودار سڑا ہوا آجاے اور اسی سے خضاب ہوجایگا۔ اکثر ایسے خضابات کہ روغن اکثر موثر ہوتی
ہین تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ قویہ لینے سے موثر ہوتے ہین۔ جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہین اونکی تین ہی قسمین ہین
ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسری وہ جو اشقر رنگ پیدا کرین تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے۔ اور ہم پہلے سیاہ رنگ
پیدا کرنے والی ادویہ کا بیان کرتے ہین **فصل بیان مین سیاہ کنندہ دوا کے** مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائین ہین جنکی خوبی
پر تمام آدمیون کو اتفاق ہے اور اثر انکا بحسب استعداد مزاج کے مختلف ہوتا ہے کسیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسیکے کم پہلے تو
مہندی کا استعمال کرتے ہین اور بعد ازان جب مہندی کا رنگ آجاے اوسکو دہوکر وسمہ لگاتے ہین اور دونون استعمال وسمے کے بعد
یا ان دنا سب صبر کرتے ہین یعنے جتنے بال انہی دیر تک مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اوسی زمانہ تک لگائے رہتے ہین
کہ جتنا زیادہ صبر کرینگے اوتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملاکر ساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون کو
یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنی بال اشقر یعنے سرخ زردی مائل کرلیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا ظاہری رنگ بھاتا ہے وہ اسی پر اکتفا
کرتا ہے۔ ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اوسمین تطویس زیادہ ہوتی ہے اور شقت [illegible]
[illegible] کرمانی دیر مین نکلتا ہے اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر اوسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کے ہوتا ہے اور اوسمین تطویس نہین
ہوتی ہے۔ جسکو منظور ہو کہ وسمہ کی تطویس جاتی رہے اور سیاہی مشابہ ہوے سیاہ [illegible] کے پیدا ہو اور شقرت بھی اور سرخی حنا کی جاتی
رہے تو بعد وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطویس جاتی رہے گی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا مگر اوسکے
یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگائے اور جلد اوسکو دہو ڈالے۔ بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دہی
توڑ کے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی پانچون کو یکجا کرکے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مصل یعنے بہت کھٹا پانی دہی کا اور
آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا معین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ [illegible]
کا پانی پہلے اوسے آگ پر خواہ دھوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ صوف کو سیاہ کردے اور اسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ کو پیس کر
لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی جید ہے۔ اگر خضاب مین سیاہ لونگ شریک کردی جاے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا ضرر دماغ
تک پہونچنے نہین دیتی۔ اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین مگر خضاب مذکور سے اوسکا اثر کمتر ہے وہ یہ ہے کہ مازو روغن زیتون
چرب کرکے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ اوسکو کسی ایسی ظرف مین سوختہ کرین جس پر گل حکمت ہو اور انتہا جلانے کی یہ ہے کہ مازو
سیاہ ہوجاے اور اوسمین سخونت آجاے زیادہ اوسکے جلانے مین مبالغہ نکرین بیس درہم تو مازو لین اور دس درہم روسنج اور دو وزن ہم

پھٹکری اور ملح اندرانی ایکدرہم ان سبکو ملاکر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا اور سیاہی اسکی پایدار بھی ہوگی اس خضاب پر کا
نسخہ یہ ہے **صفت** اکیر طل مازو کو زیت سے چرب کرکے بریان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے اور روسنج اور پھٹکری اور کتیرا پندرہ
پندرہ درہم ملح سات درہم ان سبکو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملاکر لگائین اور تین گھنٹے تک لگائے رہین اور کبھی اسمین حنا
اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین وہ نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونہ سے طین ماکول اور طین چوذی اور طین قیمولیا یا
کوئی مٹی کیون نہو بناتے ہین یعنے جو مٹی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملاکر خضاب طیار کرتی ہین
اور برگ چقندر کے ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہے کہ مرداسنگ خوب پیسا جاوے اور اگر مرداسنگ کو اوس پانی مین
پیسین جسمین کہ حنا اور وسمہ بکرہ جوش دیا گیا ہے یا دھوپ مین رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اوس پانی کو چھ گھنٹے تک رہنے دین
اور اوسکی رطوبت کی حفاظت کرین **ایضاً** حنا اور وسمہ مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پسا ہو اور مازوی بریان اور روسنج اور پھٹکری
اور مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین ــ الاوہ اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض کتب
مین دیکھا ہے اونمین وہ چند نسخہ جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین اونکے موثر ہونے کا ہی لکھتا ہون **صفت خضاب جید** حنا اور
وسمہ و جزور روسنج اور شب اور ملح اندرانی اور مازوی بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سبکو سرکہ مین پیسین اور چھوڑ دین تاآنکہ سرخ ہوجاوے
اوسکے بعد استعمال کرین ــ اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے **نسخہ اوسکا یہ ہے** خبث الحدید سرکہ شراب مین لیا ہوا بمقدار
سرکہ کی اتنی کہ چار اونگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا میس کر یہان تک جوش دین کہ سرکہ جلجاوے بمقدار نصف کی اوسکے بعد دو ہفتہ
اوسمین خبث الحدید کو رہنے دین تاآنکہ سب اوسی مین ملجاوی اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ سیاہ لیکر اوسپر بھی سرکہ ڈالین بعد پیسنے ہلیلہ
کے اوسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کے قوام اوسکا غلیظ ہوجاوے **مترجم** خلوق بروزن صبور ایک قسم کی
دوا ہے خوشبو مرکب چند ادویہ سے کرکے پکائی جاتی ہے بعد ازان روغن مناسب کو اوسمین پھر اتنا ملائین کہ اوسکے اوپر تک
بھر جاوے اور پھر پکائین کہ قوام اوسکا بمثل غالیہ کے ہوجاوے اور اگر چاہے تو اب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکائین ــ
یہ دوا باوجود دہنیت کے رنگ پیدا کرتی ہے تو سب اسکا قوت چرک آہن کی ہے **ایضاً** کہتے ہین کہ چاندی کا میل سرکہ مین پکایا ہوا اگر
خوب جوش دیا جاوے بالون کی سیاہ کرنیوالی ادویہ مین داخل ہے اور مجھے پسند یون ہی کہ بدلے سرکہ کے حماض نارنج خواہ حماض اترج ہو
اور بعوض طبخ کرنے کے لوہے کو حماض مذکور مین مدت تک بھگا رکھیں ــ کہتے ہین اگر کسی قنینہ یعنے ظرف مین شقائق النعمان اور
دو ساق شبت یعنے سوئے کی اور سک اور شبت کی مقدار اسقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دو اوقیہ دونون سے ہو مجموع ادویہ کو لید
مین دفن کر دین سب اجزا محلول ہو کر خضاب طیار ہوگا ــ کہتے ہین سطح اگر درخت قبل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ نصف وزن
اوسکے شب ملاکر گہن مین گاڑ دین کسی شیشہ کی ظرف مین سب کا سب سیاہ پانی خواہ بطوخ مسود ہوگا ــ کہتے ہین اگر کدو تازہ
جو ابھی اپنے درخت مین لگا ہوا ہو اوسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اوسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکال ڈالین اور پھر اوسمین نمک
اور قدری خبث الحدید اور ریتی چھلکے جو کدو سے جدا کر دیے تھی اندر بھرکے اوسپر گل حکمت کرکے چھوڑ دین ساری اجزا پانی ہو کر خضاب
سیاہ بنجائین گی اور سیاہی اور مدام طیار ہوگی ــ کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین خصوصاً عمدہ تو سکے
دودھ مین جوش دین تاآنکہ ثلث باقی رہ جاوے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب

ہوگا اور میری رای مین یہ ہی کہ یہ دوا حافظ مواد مو ہوگی خضاب نہوگی - جالینوس نے شہادت اثر خضاب مندرجہ ذیل کی دی ہے کہتا ہے کہ وہ کلی جو مثل خوشہ کے درخت جوز مین ہوتی ہے اوسکو لیکر زیت کے ساتھ پیس ڈالو اور تھوڑا سا قفر رطب یعنی جوز سیاہ ملاکر طلا کرین اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر اسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائین بہت جید ہوگا - کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ او جاکو (جو ایک قسم کا بید کا درخت ہی) زیت کی ہمراہ پیس کر لگائین تو بالونکو سیاہ کردے اور میری رای یہ ہے کہ اگر عرب بینوا وجای مذکور صباغ بھی ہی تو روغن زیت اوسکے اثر کو ضعیف کردیگا اور اگر زیت کی عوض کوئی پانی ڈالا جای بہتر ہوگا اور اسیطرح میرا قول ہی اوس خضاب کی بارہ مین جو خوریس نامی حکیم نے لکھا ہے کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیسکر مثل غالیہ کے ہوجای لگائین خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی معنی ہین تو کسی عوض کی شرکت ضرور ہے جیسے پھٹکری - اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پروردہ کرین پوست جوز کے ساتھ یا روغن کو پکانا آب جوز مین اور اوسپر تھوڑی سی پھٹکری داخل کرنا کر ان سب دواؤن کو مین ضعیف الاثر جانتا ہون - اسیطرح روغن کو آب شقائق النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جل جای اور فقط روغن رہجای یا جیسے اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر تین عدد آملہ اوسمین پکائین اور ایک گھنٹہ نرم نرم آنچ دین اور پھر صاف روغن کو لے لین اور ہر ایک رطل روغن کیواسطے چہارم حصہ مین تیل اسکی لیکر پھر نرم نرم جوش دین اسقدر جوش کہ پنی گھلنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اسے چلاتے رہین بعد ازان اوتار کر تین روز تک رکھہ چھوڑین تاکہ روغن اثر سیسہ کا اچھی طرح جذب کرے - مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنین زیادہ تر امید کرنیکے لایق ہے خصوصاً اگر اسمین پھٹکری بھی شریک کیجای - کہتے ہین اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اوسکو بند کردین اور باحتیاط اوسی تنور مین کھیر جو روغن برامد ہوگا اوس سے خضاب ہوجایگا - اور بہتر یہ ہے کہ اس دوا کو نعات شب مین سمجھنا چاہیے - کہتے ہین کہ اگر خستہ زبیب کو پاک کرکے باریک پیسین کہ سرمہ سا ہوجای اور روغن کنجد مین ترکرین اور ایک مہینے تک سرگین مین دفن کردین خضاب طیار ہوگا اور اس خضاب کی لگانے کے بعد داڑھی کا رنگ اچھا برامد ہوگا - یہ خضاب ایسا ہی گویا مجربین کا اسپر اجماع اور اتفاق ہے کہ لقلق کا انڈا خضاب قوی ہے اسیطرح کلنگ کا انڈا - ہماری زمانہ مین در عہد حیات ملک شمس الدولہ عجیب اتفاق ہوا کہ سرکاری چیتیے مین سے ایک چیتہ کی کھال اودھیڑی گئی اور ایک چیتیے والا اوسکے پہلو مین غافل پڑا سورہا تھا اوسکی داڑھی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی پس داڑھی کا وہ مقام سیاہ اور مختضب ہوگیا **فصل غالیہ کے بیان مین** اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح کی ہے کہتے ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل آس ترو تازہ کا پانی جو اوس سے نچوڑ کر نکالا ہو اور چار رطل آب خالص مین جوش دین کہ نصف جل جای بعد ازان آگ پر سے اوتار لین اور پچاس درہم ...طمی اور اسیقدر مہندی اور اتنا ہی وسمہ اور ۲۲ عدد مازوی بریان اور دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ بہ اوسمین ڈالا جای اور پکاکر پکاتے قوام غلیظ کیا جای اور سک اور مشک سے خوشبو کرین اور لیپ کی طرح چڑھادین جس مقام پر منظور ہو اسقدر کہ بالون سے اوپر اوسکی تہ نظر آئے - کہتے ہین کہ روغن پنبہ دانہ تیس درہم اوسمین برادہ اسرب اور روسختج ہر دو اخذ چار درہم ملاکر سبکو خوب پیسین اور چھوڑ دین تا آنکہ سیاہ ہوجای بعد ازان جوش دین اور مشک سے خوشبو کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب مین بشمول حنا کے داخل ہین اسیطرح پوست جوز - ہم نے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ مین کیا ہے - اصول اور امہات ادویہ خضابی شیطرج اور مرو عصفر اور خردل اور نمک اور خربق اور سراور آملہ پرسیاوشان اور شقایق حنا اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلای ترو تازہ

قشور جوز او ... انکا پانی اور اقاقیا علیہ یعنے میتھی چقندر تخم چقندر اور آمس اور حب الآس لادن مرداسنگ چونہ اور سرگین کی سنب قسبیرہ
اور برادہ ... جیسا کہ سعد بیفہ بھی **فصل ون ادویہ کے بیان مین جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرین** کہتے ہین کہ قصب نبطی
جو تازہ اور تر ہو اوسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کرین تو سنہرے رنگ کا خضاب پیدا کریگا۔ اسیطرح
چرک آہن اور بار انارج بھی خضاب سنہری ہے اور اوتنی دیر لگایا جاتا ہے جتنی دیر تک حنا کو لگاتے ہین اور دُرد شراب کو راتیانج
ہموزن کے ہمراہ اور تھوڑی سی اذخر۔ یا حنا کو طبیخ کندش مین گوندھکر خضاب لگاتے ہین کہتے ہین کہ پھٹکری اور اسفرک اور زعفران
یا مرسے کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھہ چھوڑین اور کبھی چند روز تک اسی طرح رہنے دیتے ہین اور اگر اس دوا کو مکرر طلا کرین اسیطرح
کہ ترمس کو سرکہ شراب مین گوندھکر اس دوا کو ملاتین۔ ایضاً ترمس مسحوق دس درہم مرا پانچ درہم ملح الدباغین یعنے شورہ اور
نونا دیوار دان کا تین درہم دُرد شراب سوکھایا ہوا اور جلایا ہوا تین درہم آب خاکستر شاخہای انگور بقدر کفایت **محمر قوی** سماق دو
اوقیہ مازو تین اوقیہ آذریون زرد دو اوقیہ پرسیاوشان دو باقہ اور روغن آس تین ایک باقہ ترمس مقشر یا لبس دو کف دست بھر
سبکو باریک کوٹ کر دس رطل پانی مین چند روز تر کرین بعد ازان نیمگرم سر پر ضماد کرین کہتے ہین کہ جوشاندہ سعد اور کندش کا پانی مین
جو کہ خوب طرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے۔ کہتے ہین کہ درد شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اذخر سے ملا کر بھی ہو سکتا ہے

فصل مبیضات کے بیان مین یعنے جو دوائین بالون کو سپید کر دین لبنک خطاف اور از انجملہ ... اور اسیطرح ...
یعنے مونگ از انجملہ بوصین سپید از انجملہ مولی کے چھلکے اور ناخنہ گاو اور بخار کبریت اور تفاح کبر اور تفاح زیتون جدا جدا یا سب کو
ملا کر خصوصاً ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثردار حب ... کہ گندھک سے اسکو دھوان دین **ایضاً** تخم ... اور مولی کے چھلکے سوکھی
ہوئی اور پھٹکری کو شنے مین ملا کر کے نصف وزن ہر ایک دوا کی ہموزن کرکے صمغ عربی ملادین **ایضاً** برگ نسرین اور قشور خشخاش اور
تفاح اور اگر ان دونون کے عوض بھنگ ڈالین زیادہ قوی ہوگی او خضاب طیار ہوگا اور اگر اسپین کا فور او گلاب شراب ہو نہایت
عمدہ ہو جائیگا۔ کبھی بالونکو گوندھکر گندھک مین ... کرکے اوسی کی دھونی دیتے ہین اور رات بھر ... دو مرتبہ اسیطرح کرتے ہین

فصل تدارک احوال جید جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین اکثر اقسام خضاب کی دماغ مین برودت پیدا کرتے ہین
اور مفسد ہین دماغ کے اور اوسکو ایسی حالت مین کر دیتے ہین کہ استعداد نوازل کی دماغ مین بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کی عارض ہونے
کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے۔ ان مضرتون کا علاج اون ادویہ مصلحہ سے جو
خضاب مین داخل کی جاتی ہین کرنا چاہیے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبو دار جیسے مشک اور لخلخہ وغیرہ لگانا چاہیے۔ کبھی خضاب
سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ کر مثل گھونگی کے ہوجاتا ہے اور اوسکی وضع اور شکل پیچ دار ہو جاتی ہے اسکا تدارک
اسطرح کرتے ہین کہ خضاب مین ایسے اجزا داخل کردین جو کہ جلد کو منفتح کر دین اور بالون مین تجعید اور گھونگر والی صورت پیدا کرنے
خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشک ہین اون مین یہ اثر ضرور پیدا ہوگا تو اونکی نرمی کی یہ تدبیر کرنی چاہیے۔ کبھی خضاب سے
یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ جاتے ہین اور داڑھی چھوٹی ہو جاتی ہے اور بال ٹوٹ جاتے ہین اسکا تدارک بعد خضاب کے روغن بنفشہ
اور روغن خیری سے کرنا چاہیے۔ کبھی خضاب لگانے سے جلد مین بھی سیاہی آجاتی ہے ... الناس جلد کو آرد باقلے اور بیسن وغیرہ
سے دھوتے ہین حالانکہ روغن گرم سے زیادہ تر اس سیاہی کو دور کرنے والی کوئی چیز نہین ہے۔ کبھی بعد خضاب کے نصول

عارض ہوتا ہو اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ بال جیسے کہ تیسے بنے رہتے ہین بہترین دوا یہ
جو ایسے وقت مستعمل ہین یہ ہو کہ اوسی خضاب سے بقدر ایک جزو لین اور خشک کرین خصوصاً اوس خضاب سے جسمین توتیا وغیرہ عصارہ بھنگری وغیرہ
کی شرکت ہوئی ہے پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہین آئی ہو یا قریب ہو کہ اب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک
کے لین اور اوسے ترکر کے اوسکے کنارہ پر اوسی خضاب سے جو لبستہ اور معقود ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اوٹھا کر اونہین مقامات پر لگاتے
جائین جہان جہان بدرنگ نظر آئے۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہین جب
یہ اوہان اثر کرتے ہین نصول جاتا رہتا ہو اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے **فصل خزاز کے بیان مین** بھوسی اور ربفا کو خزاز کہتے
ہین کیفیت خزاز کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہو اسلیے ہم بھی کہتے ہین کہ خزاز وہ ابریہ یعنی بھوسی ہو جو سر مین پیدا ہوتی
ہو اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر خفیف ہو کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہو اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی مین جلد سر کی پیدا
ہوتا ہے اور بدترین اقسام اسکی وہ ہو کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہونچاتی ہے اور بمنابت شعر یعنے مقامات روئیدگی مین
بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی مادہ حاد لورقی سے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونون کی شرکت سے پیدا ہوتا ہو
۔ اور کبھی ایک سوء مزاج سر مین ایسا ہوتا ہو کہ جو مادہ صالحہ سر مین پہونچتا ہے اوسی فاسد کر دیتا ہے ۔ کبھی محض خشکی اور
یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہو اور کبھی بشرکت بدن بھی خزاز پیدا ہوتا ہو **علاج** خزاز خفیف کا
علاج تو فقط خفیف ہی دواسی ہو جاتا ہو اور سر کے خزاز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ
شدید ہے اوسکے ازالہ مین ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اوسکے ترطیب اور تعدیل کرین
۔ ایک قسم خزاز کی اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تقریح کی آتی ہو اوسکی علاج مین واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور اسہال
سے اگر اسکی حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خزاز کا امتلائی بدن ہو یا دہ سے بعد ازان
جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کرین اوسکے بعد روغن سے ترطیب کرین **فصل ادویہ ملینہ خزاز کی** کہ جنمین لذع بالکل نہو
جو خزاز قریب العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اوسکے دفع کے واسطے فقط آب چقندر اور مٹھی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب
بطبیخ اور بیسن چنے کا یا آرد ترمس اور باقلا اور تخم خطمی زیت مین پکا کر اور لعاب بیدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوزی اور قیمولیا
خصوصاً عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کرکے عصارہ برگ بید سر پر ڈالین کہ بغایت نافع ہے اور تمر ہندی اور
کرفس اور عصارہ کرفس اور طبیخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دوا خیر کی دوائین کبھی خزاز قوی پر لگائی جاتی ہین
یا اینکہ لطیف ہین اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بیسن چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اوسکو آب چقندر مین تھوڑے سرکہ کی
ہمراہ پیسکر لگاتے ہین **ایضاً** نخود کوفتہ اور خطمی سرکہ مین ملا کر طلا کرین ۔ یا سر پہ نرم نرم کنارہ ہای شہتوت کے پیسکر جب مثل غبار
کے باریک ہو جاے مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت مین پرورده کرکے یا کندر کو شراب مین محلول کرکے زیت ملا کر دو ہفتہ
تک برابر استعمال کرین ۔ ایک دوا لطیف اور سہل الوصول یہ ہو کہ سر کو آب برگ بید سے دھوین اسلیے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ
اور مجرب ہو اور بے ضرر ہے اور واجب ہو کہ جس دوا سے سر دھوئین اوسکے بعد شب کو تیل ضرور سر مین لگائین جیسے روغن گل
یا روغن بنفشہ **فصل خزاز قوی کی ادویہ کا بیان** بورق اور گندھک اور نلوخہ گاو اور شحم حنظل اور دُرد شراب اور رائی اور

سونیج اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور ثافسیا وغیرہ کو سر کے دھونے مین استعمال کرین **ایضاً** قیمولیا کو لیکر تلخہ گاو ملائین اور استعمال کرین
اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین یا حب البان اور آرد باقلی برابر وزن مین لیکر پانی مین جوش دین اور سر کو اس سے دھوئین **ایضاً**
دُردی شراب انگور طل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چار درہمی سب کو یکجا کرکے سر مین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے بیسن سے
دھو ڈالین اوسکے بعد روغن آس کو طلا کرین ۔ کبھی سر مین گای کا اوجھہ پیسکر طلا کرتے ہین وہ بھی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام دیکر
دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور مادہ شتر کی پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی کا پیشاب زیادہ نافع ہے
پیسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خزاز ردی کی قوی دوا ہے ۔ اسیطرح وہ دوا جسمین قلنقدر اور سونیج پڑتا ہے ۔ یا کف بورہ کا اور قلنقدر برابر
لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو سنڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کے ہمراہ جمع کر دیتے ہین ۔ یا سونیج کو زیت مین
ملا کر ملتے ہین **ایضاً** کبریت اور قلنقد اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن مصطگی مین گھلا کر سر مین ملا ڈالین اور کبھی
اُسمین خربق بھی ملاتے ہین **فصل** ایک دوا کے بیان مین ہے جسکو بعض جدید اطبا نے دعوی کرکے لکھا ہے کہ اوسنے تجربہ کیا اور
عمدہ برامد ہوئی ۔ نسخہ زردفای تازہ نصف جزو بطکی چربی ایک جزو روغن خیری ایک جزو چہارم جزو لاذن دو جزو پہلے سر کو صابون اور
آب گرم سے دھوئین اوسکے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جاے بعد ازان اونہین اجزاء مذکورہ کو ایک شبانہ روز
لگائے رہین بعد دھو ڈالین

دوسرا مقالہ

جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کے

فصل بیان مین ان اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین اسباب سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور پیس شدید اور کم نہانے اور نمکین
اشیا کھانے اور خون مین سودا بہت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے

فصل رنگ کو زرد کرنے والے اسباب امراض اور ہموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنے درد کے اقسام اور ہیجان
شدید کا صدمہ بدن پر اور بیٹھا بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات مین اجواین کی خورش
اور بہ کثرت اوسی سونگھنا بلکہ بقول بعض اوسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے
زیرہ کو لطیف مشروبات یا بطور لطوخ کے لگانا سرکہ ملا کر جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی زیادہ کھانا کہ ہمگون
مین سپیدہ ڈالدے اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچ پائے بلکہ کسی قدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہونچے اور زردی پیدا
کرے

فصل اون اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے کے پیدا
کی پیدا کرتی ہین ۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اوسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور سرخی پیدا
ہوتی ہے اور ان اوصاف کی معین وہ شی ہوتی ہے جسمین جلاء خفیف کی قوت ہو جیسے بخار صفراوی ہے کہ جلا کیساتھ
جلد باریک تر ہو جاتی ہے اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہے اسی جلا کرنے والی شے کے سبب بلطافت چھل چھل کر الگ ہو جاتی
ہے اور جدا ہو کر اوتر جاتی ہے اور اسیطرح چھلجاتی ہے کہ اوسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط مجلّی مین رنگ
بھی ہو ۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہے اسمین احتیاج اسکی بھی ہے کہ بسبب کسی
پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوای خارجی سے جلد مستور بھی ہو ۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہونچاتی
ہین اونکا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلیے کہ خون جید اور رقیق ہے جب بکثرت

پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ پہونچیگا دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاک کر دیں جیسے کہ [illegible] خردل کو شہد
کر دیں اور حرکت دیں کہ اوسے پھیلا دیں اور خارج بدن کیطرف خون کے آنے کی جو راہیں اور مجاری ہیں [illegible] تک پہونچا لیجا
کہ ان مجاری کو وسیع اور کشادہ کر دیں چوتھی یہ فعل کہ خون کو بحرکت قسری اندر سے باہر کیطرف کھینچ لیجاتی ہیں ۔ رنگت کی [illegible] پیدا
کرنے والی اشیا لطائف دل یعنی رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزین ہین جیسے کہ نبیذ کا استعمال کرنا بالخصوص [illegible]
شراب ریحانی یا انجیر کی [illegible] کہ یہ سب چیزین خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہین جو جلد تک کھنچ کر آجاتا ہو اور اسی سبب سے رنگ کو
اچھا کر دیتا ہے مترجم اور بعض نسخون مین بقبل نقاہت وارد ہے اوسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے [illegible] پیدا ہوتی ہے یعنی خون
صالح کے آنے سے متن اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے بگڑا ہوگیا ہو اور وہ دیکھا [illegible] اور اسکو خواہش ہو کہ اوسکا وہی
اصلی رنگ پھر پیدا ہو جاوے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ [illegible] یعنی کچھ دنون تک کھانا شروع کرے یہ دونون میوہ خون لطیف کو زیادہ
کرتی ہین اور حرارت غریزی کو بڑھاتی ہین ۔ اعادہ لون اصلی کے واسطے یہ بھی مجرب ہے کہ چند روز نہار منہ شراب اور دودھ پیا کرے
خون کو صاف کرکے جو اشیا رنگ کو خوب کر دیتی ہین اونکی مثال جیسے اطریفل صغیر اور شراب کا مربے کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور بلیلہ کابلی اطریفل
سے بھی قوی تر ہے ۔ جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہین اور پھیلاتی ہین جیسے حلتیت اور فلفل اور سعد اور قرنفل جب طعام مین ڈالی
جاتین یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون مین رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً سینجنج مین مترجم یہ لفظ تین احتمال رکھتی ہے
سیح یعنی جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہو جاوے یا سیح یعنی وہ شخص جو سیح کی بیماری سے لاغر ہوگیا ہو اور رنگ اوسکے جسم کا بدرنگ ہو گیا
ہو اور تیسرا احتمال قوی یہ ہے کہ سینجنج ہو یعنی زعفران سینجنج مین ڈالکر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے ادویہ مفردہ مین مذکور ہے متن مقدار شربت
زعفران کی ایکدرہم تک ہے اور زوفا بوزن دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ شکر کے استعمال کرین الوج نامی ایک نبات وہ بھی [illegible]
لون سے لعبۃ بربری یعنی بیروج الصنم ایکدرہم سے دو درہم تک جب سویق [illegible] کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو شدت اور کیطرف
کھینچ لاتی ہے اور سویق سے تعدیل کی ضرورت اسلیے ہے تاکہ غثیان شدید در استعمال پیدا نہ کرے ۔ بقول بعض جیسے مولی اور کراث
اور بصل اور کرنب خاص کر کے اور ہمیشہ کرنب اور عدس کا استعمال ۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزایش کرین خوش
عیش اور دلخوش رہنا اور غیظ اور غضب اور جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا ایضاً سرور اور طرب اور مطالعہ یعنی روبرو دیکھنا
اون افعال اور اعمال کا جو مانوس ہون جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع رکھتے ہون
اونکی صحبت مین یا ظریف اور ہنس مکھ لوگون کی صحبت مین رہنا یا تیر اندازی کی جیت ہار اور تیرون کے [illegible] انداز مخصوص کو
خواہ گھوڑدوڑ کی پیش قدمی کو دیکھکر دلخوش ہونا اور انکے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو انتعاش روح غریزی کے باعث ہون [illegible]
باب ریاضات مین مذکور ہو چکی ہیں جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہین وہی اشیا ہین جو کہ جذب کرکے خون کو
اندر سے باہر لاتین اور جلا بھی کرین لطوخات اور غسولات جو آرد باقلی مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ یعنی مٹر اور بیسن اور نشاستہ اور
آرد گندم خصوصاً چنے کی بیسن سے بنائی جاتین مسور کا آٹا اور چاول کا آٹا اور خرمی سمک اور [illegible] اور ایرسا اور انجرہ اور کندر اور مصطگی اور
روغن مصطگی پوست بیضہ اور سیب کا مغز اور مقل اور [illegible] اور اسفیداج برادہ عاج پرانی بوسیدہ ہڈیان اور [illegible] بھی
بھی اس بارہ مین قوی ہے ۔ بادام شیرین اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم تربوز اور تخم قطونا اور تخم کدو اور آرد تخم ترب اور تخم جرجیر

بہت سے لوگ جو بغیر الوجہ جنکو چہرے صاف ہوں یا بدن وغیرہ سے اونکو لنشاستہ اور کثیرا بدیعہ ملاکر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہی
عصارہ قثا بری اور زردج عصفر یعنی کسم کا زرد پانی اور دودھ گرم گرم جسوقت کہ دوشیدہ ہوتے ہین اوسی گرمی سے اور جوشاندہ
خلاف اور عجاجیل جسمین وہ بھرا ہو جاوی اور جوشاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ قیجی اور اکلیل الملک **غسول**
جید باقلای مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربوزہ نخود لنشاستہ اس سے غسول یا اوبٹنا طیار کریں **غمرہ جید** آرد باقلا آرد جو
ہر واحد دو جزو بیبن ایک جزو عدس مقشر کثیرا لنشاستہ ہر واحد نصف جزو زعفران اتنی کہ رنگ آجاوی شب کو طلا کریں اور صبحدم بہادانہ ملتین
اور بخار نے کے واسطے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کریں **دوسرا النسخہ** بادام شیرین کثیرا صمغ عربی آرد باقلا
عری السمک جملہ اجزا ہم وزن لیں اور عری السمک کو بقدر کفایت پگھلا کر جملہ ادویہ اوسمین آمیختہ کرکے طلا کریں **دوسرا النسخہ**
آرد باقلا اور جو اور نخود اور سمہنہ یعنی شاہدانہ بری سپیدہ بیضہ مین ملا کر طلا کریں ۔ ملبوس جو بصل الزیر سے اور بصل اور بورہ اور
اجوابین ہمراہ شہد کے جلا کرنے مین قوی ہین اور اشق اور روغن بابونہ اور میعہ تانہ بشدت مجلی ہین اور کرات زرنیخ بصل سمار
اور بیخ نرگس بھی عمرہ **دوسرا** زردج عصفر یعنی کسم کا زرد رنگ یہانتک پختہ کریں کہ غلیظ ہو جاوی اور اوس غلیظ القوام سے ایک
اوقیہ لیکر مثل قوام طلاکی ان ادویہ کو گوندھین پیخال کنجشک قیق ترمس بیبن مغز تخم خربوزہ بزر البنج مقشر اور خوب سائیدہ
کرکے طلا کریں **عمرہ دوسرا** کثیرا زجاج شامی جو مثل غبار کے پسا ہوا ہو زعفران ترمس لب حب القطن ہر واحد سی ایکمثقال روغن
بادام ملا کر طلا کریں اگر تمام شب چہری پر طلا خردل سپید اور زرنیخ سپید اور زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کریں اور صبحکو
منہ دھوئین چہرہ خوب سرخ ہو جاوی گا ۔ یہ سخت اور بقوت مجلی ادویہ اوسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتے ہین جو کہ ابتدا جذام مین بد زیب
ہو گیا ہو اور تنکر اور بثور اوس مین ایسے ہوں کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے اوبھر آئے ہوں اور کبھی جسوقت اوس پر لگایا جاوی گا
ان سبکو دور کردیگا ۔ بروقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہین اور کف بورہ کا
استعمال ایسی جگہہ جرم بورہ سے بہتر ہے **ایضاً** ایک رطل صابون اوسی کے برابر اشق تین رطل پانی مین حل کریں گھلا کر بعد
ازان اوسمین سات سات اوقیہ کندر اور مصطکی اور نطرون ملا کر سبکو پیسین شیشہ کی کہرل وغیرہ مین جب خوب پس جاوے
رات کو استعمال کریں **ایضاً** مغز کا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلی اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیخ نرگس سب اجزا ہم وزن
صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سبکو پیسکر قرص بنالیں یہ **بھی جاننا ضرور** ہے کہ جو دوا کلف اور بہق
برش اور آثار جدری وغیرہ اور کمودت خون کو مفید ہی اوسکا نفع تحسین لون مین بھی اقوی ہے اور اوس دوا کی تھوڑی سی
بیان کافی ہے

فصل بیان مین حفظ جلد کی دھوپ اور ہوا اور سردی سے

جس شخص کو ان امور سے
گزند پہونچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہی کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کری یا سپیدہ
صاف پانی مین بھگو کر اوسکے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ مین ڈالکر منہ پر ملے

فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا

سیاہ نشان اور جھائین کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چیز کے
ساتھ طلا کیا جاوی دور کر دیتا ہی ۔ یا لباب خبز ملا کر مرداسنگ کا لگانا اوسکو دور کر دیتا ہی ۔ اسی طرح سیاہ مرچ مین جو تخم نکلتا ہی
اور وہ مشہور ہے وہ بھی نافع ہی اور بخوبی نفع کرتا ہی اگر طلا کیا جاوی ۔ وہ ترکاری جسکو فلفل المار کہتے ہین اور اسیطرح برگ کرنب

اور کندر اور سولی اور فوتنج تازہ و تر ہمراہ زرنیخ کے یہ سب مثل آب کشنیز اور کرفس کے ہین اگر اوس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ سرکہ ہمراہ
سرکہ کہنہ کے لگا ہین نشان مذکور جاتا رہے اگر سبز رنگ کا ہو اسطرح کندر اور نطرون کا لگانا بھی مفید ہے ایلوہ کے لگانے سے وہ نشان جو
بادنجان کے رنگ کا یعنی بڑا گیا ہو مٹ جاتا ہے اور افسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح علک البطم اور لاذن بھی اور دوا مجرب
ہے کہ اوس نشان پر چند روز تک رہنے دین ۔ اور مرہم داخلیون بھی جید ہے **طلای جید اسی کے واسطے** بادام تلخ مقشر ایکدرہم
صدف سوختہ حرف ابیض ہر ایک دو درہم باقلی مقشر نصف درہم نخود سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم زبد البحر
ایکدرہم نہایت پرانی ہڈیان خشک شدہ ایکدرہم انزروت ایکدرہم آب جو اور شکر ملا کر طلا کرین آب زرنیخ کیساتھ **ایضاً** اینٹ یا پورا اپنے مٹی کے برتن پر
جو لونا جم جاتا ہے اوسکو طلا کرین اور کبھی روغن جوز کے ہمراہ **ایضاً** نطرون اشق مرکب زرد ہموزن لیکر سرکہ مین طلا طیار کرین
تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جای اور تیزی کم ہو جای اور زخم نہ ڈالے ۔ اسطرح قیمولیا اور یچال کبوتر دو صابون اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ
مین ملا کر طلا کرین **ایضاً** بارہ سنگھا سوختہ کرکے جب سپید ہو جاسے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ آرد باقلا سب ہموزن
نوشادر بادام تلخ بقدر ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک انمین سے کمتر اصمغ عربی ربع ا
وزن **ایضاً** پہلے علک البطم سے ضماد کرین بعد ازان نطرون اور چونہ خاکستر انگور کی بیل سکو شہد کے ساتھ جمع کرکے طلا کرین یہ دوا
نمش کو اور زخمون کے نشان کو بھی مفید ہے ۔ کبھی حفظ جلد مین پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہے **فصل چیچک کے داغون**
اور زخمون کے نشان کا بیان جتنی قوی ادویہ اوپر کی فصلون مین مذکور ہو چکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے
سبب سے پڑجاتی مفید ہین اور بیشتر آثار قروح کیواسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے ۔ گدھے کی چربی یا عصارہ اصل
جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملا کر یا حبق یعنی پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کرکے ۔ فاشرا کو اگر زیت مین پختہ کرکے جب غلیظ ہو جای
استعمال کرین اور یہ مجرب ہے ۔ اسیطرح یہ ضماد بھی مجرب ہے **صفت** ایرسا اور قسط اور مرتک مغسول بارہ سنگھا جلایا ہوا اشق
کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہے **ایضاً** اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان
بوسیدہ ہر واحد دس جزو بیخ قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جزو کورا برتن مٹی کا دس جزو نشاستہ دس جزو ترمس پانچ جزو
روغن تخم خربوزہ روغن ارز مقشر ہر واحد دس جزو بیس دس جزو حب لبان بندرہ جزو آب شعیر مین گوندہ کر طیار کرین
اور اگر اوسمین قسط اور مر اور زراوند ہر واحد دس جزو ملالین نہایت عمدہ ہو گی ۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ
اس مقام سے بیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہین **فصل خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا**
بیان خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر رہجاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگہای لیفی سے مونہہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ
شگافتہ ہو گئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اوسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہونچی ہے
۔ جو خون مردہ مایل بہ حمرت ہو اوسے نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور بطمی یعنی جو خون لتھڑا ہوا سا معلوم ہو اوسکا نام
کلف ہے جسکو ہندی مین جھائین کہتے ہین ۔ اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین ۔ اکثر اوقات مین صاحب نمش کے
دونون ہونٹھ پھٹ جاتے ہین اسلیے کہ اونکے مزاج پر یبوست غالب ہوتی ہے ۔ ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی
کرنی چاہیے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلیے کہ بعد بستگی اور سیاہ ہو جانے کے پھر علاج

بدشوار ہی ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو تو ایک مبضع یعنی آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم نہونے پائے۔ پھر اگر اوس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے بہ نرمی اوسی نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو تو اوسے بہ نرمی بہا دینا چاہیے بعد ازان علاج ادویہ سی ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خود ہمنے نمش اور برش کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہی کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا بھی استعمال کرین تا کہ رگون کی مونہہ سی پھر دوبارہ خون نہ برآمد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اونکے ہمراہ بھی خرکت ادویہ قابضہ کی رہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتدای کلف کے علاج مین اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور اسی سبب سی لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشدت لذع پیدا کرتی ہین اور جو کلف قدیم اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اوسکے علاج کرنے مین اس امر کا جو اوپر بیان ہوا خوف نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج مین دوای محلل و رلذاع کا استعمال دونون طرح کی دوائین ضرور ہے کہ لگتی جائین یا اوٹھاتے جائین اور پے درپے یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف قدیم اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اوسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی قدیم نہین ہے۔ کبھی ابتدای زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سی ممکن ہوتی ہی اگر دیر تک اوس پانی سے نطول کیا جای خصوصاً اگر اس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہمنی پہلے نطول وغیرہ سی پچھنے لگا دیے ہین۔ کبھی شیاف مر اور شیاف وردی بھی اگر بکر طلا کیا جای نافع ہوتا ہی لیکن قائم مقام ان ادویہ کی یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالین اوسکے بعد دن بھر مین دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین۔ سب سی بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہوتی دونون دوائین ہین اگر آب حلبہ کے ساتھ مستعمل ہون۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اوسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین۔ ترش سرکہ مین بھگویا ہوا انجیر بتنہیر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہی اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور پیخال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملا کر۔ ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دھو ڈالین بعد ازان صمغ البطم کا ضماد کرین اور چھ روز بندھا رہنے دین بعد اوسکے دھو ڈالین اور سوئیان چبھوئین تا کہ خون وغیرہ سے رطوبت برآمد ہو بعد ازان خون کو پونچھ ڈالین اور تھوڑی دیر تک یونہین چھوڑ دین بعد ازان نمک سی مالش کرین اور آدھی گھنٹے تک رہنی دین بعد ازان اس دوا کو ادسپر پانچ روز تک رکھین کہ سارا خون نکلجائیگا وہ دوا یہ ہی کندر نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو پگھلائین شہد کے ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو ملا کر ضماد کرین اور دن بھر مین تین چار خواہ پانچ مرتبہ استعمال کرین اور موضع ماؤف پر لگی رہنے دین پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جو داغ گودنا گودانے سی رجیسے ہندوستان کے ہنود مین رسم ہی پڑجاتی ہین اونکو بھی دوا دور کر دیگی۔ ادویہ مفردہ مین سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب جزر اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب جرجیر بلغہ گاو کے ہمراہ اور کتر دبرگ بروج کہ نمش پر ملی جای اور دیگر آثار پر ایک ہفتہ بھر اور مرزنجوش بھی نطوخ جید ہی خون مردہ کی واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہین کہ اونکا ذکر الواح گذشتہ مین ہو چکا ایضاً قردمانا اور مر اور ثافسیا اور بصل الزیر یعنی بلبوس جسے تلخ پیاز کہتے ہین ہمراہ شہد کی اور بیخ لوف سبط جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ جوز حتین یعنی جوز متفشر اور جلا ہوا جلنا اور ہموار خوب باریک پیسکر رات بھر باستعمال بی باندھا جای اور پھر اوسی کو دوبارہ باندھین ایضاً فاشرا یا خاشیرا ستین اور تخیر یعنی لاسے آب انگور اور حب البان اور یاسمین خصوصاً

یا سمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونون قسم کے خربق اور دار صینی نہ حماض اترج بھی اسکے لیے جید ہے۔ ایضاً کسکھیر جسکو خندقوقی کہتے ہین اور پیخال کبوتر اور پیخال کنجشک اور پیخال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایکجزو اور جو بنہ دو جزو زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزو شہد مین گوندہکر کسی کوزہ مین اوٹھا رکھین بروقت حاجت پہلی مقام خون بستہ کو نطرون سی دھو ڈالین پھر تین پانچ کا ضماد پانچ روز تک کرین بعد ازان اوسی مقام کو سوئیون سے گودین اور بدستور مذکور سابق قرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پونچھین اور پھر اوسپر نمک چھڑکین اور دوای مذکور جو کوزہ مین رکھی ہوئی ہے اوسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کرین اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے ہین کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وشم یعنی گودنا کا دور ہوجائیگا۔ ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالین اور سرکہ ملاکر ضماد کرین اور صابون سے دھوئین یا کدو خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملاکر استعمال کرین ایضاً طین قبرصی اور حب القطن کو آب صابون مین پیسکر طلا کرین کہ نمش اور کلف اور آبلون کے نشان ان سب کو دور کرتا ہے اسیطرح ڈرد زیت کو جلاکر۔ اوراسیطرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس جز ہموزن لیکر طلا کرین۔ خفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کردیتے ہین جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ۔ کلف کی دور کرنیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو دس الجز بین جو سرکہ مین بھگویا گیا ہو گوندہکر ضماد کرین باجود واکہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا اثر کرے اور زخم نہ ڈالی اور آثار کو دور کردے ایضاً قسط اور دار صینی کسوم کی زرد پانی مین جسکو ہو ر رکھتے ہین ملاکر طلا کرین ایضاً تراب زنبق یعنی تخم زنبق اور تخم خربزہ اور محلب اور بادام تلخ کو استعمال کرین ایضاً زرد پانیین کسوم کے مثل اور تخم جرجیر کو ملاکر طلا کرین ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ مین پیسکر لگائین اور جب ان ادویہ کی تیزی سی لذع پیدا ہو چھوڑ دالین اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائین ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد ایکجزو اور تھوڑی سی زعفران اور ریجہ کی بلیدی اور کنجشک کے فضلہ کو مع آرد باقلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزو اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو۔ دوا خالیون جس سنجوب اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ مین پکا کر حب گل بلحاظ رائی کا لعاب اور میتھی کا لعاب ہموزن ایک ایک وقیہ مقل اور مر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائین پیسکر پھر لعابات کو ملائین اوسکے بعد سب کو خوب پیسین بعد ازان زیت مذکور ملاکر دیا خلیون طیار کرین قرص جید باذریون چار درہم سپید رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم انکو پانی مین گھولین کہ دھن ہنجای دوای ایجاد حکیم ساہر نامی کی جید ہے سنگسبو جسکو تخم بنوار اور تخم حکو ندبھی کہتے ہین دو درہم بورہ ایکدرہم تخم ترب استخوان بوسیدہ حب البان حجر فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ ہر اسی قرص طیار کرین اور استعمال کرین یہ دوا ایسی کامل ہے کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل مین لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کرین کھرل مین اور تین درہم بادام تلخ جو پیستے پیستے اتنا باریک ہوجای کہ اوسکا اثر باقی نرہے اور کھرل سیاہ ہوجای بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائین اور طلا کرین پوری ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کرین ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایکجزو رطین قیمولیا جو سبز ہو تین جزو کندر ایک جزو بورہ دو جزو صمغ البطم اڈھائی جزو موم سات اجزا پہلے موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائین اور تین قیمولیا کو آب گرم سی محلول کرین اور سب اجزا ایکجا اوسمین تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کرین مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائین کہ زخم ڈالدیگی۔ اطبائی کہا ہے کہ چہرہ کی چھائین کو فصد رگ ارنبہ کھولنی بھی دور کردیتی ہے لیکن اس فصد سی سرخی چہرہ کی سعفہ کی ایسی ہوجاتی ہے فصل وشم

اور اوسکی دوا کا بیان وشم گوندنا گودانے سے جو داغ پڑتے ہین اوسے کہتے ہین وشم کے داغ کی دور کرنیوالی دوائین
تو ہمنے باب نمش مین بیان کر دی ہین اور بشتیر فقط نطرون سے دھونا اور اوسکے بعد علک البطم ایک ہفتہ اوپر لگانے سے بھی
یہ داغ چھپ جاتی ہین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جاے اور نمک سے مالش کیجاے اور پھر علک البطم کو دوبارہ اوسی طرح لگائین تاکہ
داغ سب چھوٹ جاوین اور اوسکے ہمراہ سیاہی وشم کی بھی دور ہوجاے گی ۔ اگر یہ ترکیبین موثر نہون پھر سواے اسکے کچھ چارہ نہوگا
کہ سوئی سے اوس جگہہ کی جلد کو مشبک کرین اور بلادر سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے دین **فصل بادشنام**
اور حمرہ مفرطہ کا بیان بادشنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہین جو ابتداے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر
آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصاً جاڑون مین یا اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی یعنے بادشنام کے ہمراہ قروح
بھی ہوتے ہین اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دموی کثیر المقدار بوجہ برودت کے محتقن ہوکر نکلنے نہین پاتا ہے اور سرخی
پیدا کرتا ہے علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلو چسپان کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی چونکہ اسکے واسطے ابتداے
جذام کی جاتی ہے اور اوسکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہے **فصل بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور**
اسود کی فرق بہق اور سپید داغ مین یعنے جو برص حقیقی ہو یہ ہے کہ دونون بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے
اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے
سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک جگہہ کا رنگ اوسی غذا مین
پیدا کرتی ہے جو اوس جگہہ پہونچتی ہے اوس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہمرنگ جلد کے نہین
کر سکتی اگرچہ بہق والے بدن مین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو سطح جلد پر پھینک دیتی ہے
اور برص کا مادہ غلیظ لزج ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن مین رہ جاتا ہے کہ پھر جو غذا وہان
پہونچتی ہے اوسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیرون مین مشابہت پیدا کرتی ہی مفقود ہوجاتی
ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اوس جگہہ پہونچے جسطرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد کبھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنے
کر لیتا ہے بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہہ بوئے جاوین اور اوس زمین سمیت ہو وہیہ تبدیل مغرس یعنے جاے
نشا نبدت درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اونکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہوجاتی ہین اور برعکس
اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہہ اونکو لاکر لگاتین تو اکول میوہ وار درخت زہریلے ہوجاتے ہین چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے
کہ ایک درخت جو بنام [illegible] فارس مین ایسا مشہور تھا کہ اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر مین لاکر لگایا پھلون کی سمیت ذاتی جاتی رہی
اور قابل کھانے کے ہوگئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کی بحسب خلاف بلاد اور امصار کے بدل جاتی ہین ایسی
ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضاے مختلفۃ المزاج کی زعام اسکے کہ وہ مزاج
صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہوجاوین اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے
جو کل بسیط یعنے کرہ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہوگیا جیسے برص مین ہوتا
ہے اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہوجاے پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچے مزاج عضو اوسکو

اپنے مزاج بلغمی کی طرف پھیر دی اور رنگ اوسکا سپید کر دی (اگرچہ کیسا ہی مادہ صالح کیون نہ آیا ہو) دونون بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض مین یہ تفرقہ ہی کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اور ابیض کا خام بلغمی۔ لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اوسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہین ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہی۔ بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوبای متقشر ہے (جسے ٹھیٹھ ہندی مین بھنبیا داد کہتے ہین) اور وہ داد ایک قسم کا شگافتہ ہونا جلد کا ہی کہ باانیہمہ خشونت شدید بھی اوسمین ہوتی ہے اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکا بھی اوترا کرتے ہین جیسے فلوس ماہی کہ بدن پر ہوتی ہین اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد مین سما جاتی ہے اور مقامات قریبہ سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور یہ وہ تشرب مادہ اور لے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اوس مادہ کی تاثیر بیت موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی مین اوسکا اثر نہین ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہین ۔ یہ برص سود مقدمات جذام ہی سے ہے اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اوسپر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہین ہوتا ۔ اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کر وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہی اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے لگانے کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہی اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونیکا سبب اکثری یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ جوشش وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہین ڈالتا یا اسلئے کہ جلد مجروح چونکہ اپنے افعال مین ضعیف ہو جاتی ہی لہذا اکامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہین کر سکتی علامات بہق اسود کی شناخت کچھ امر اہم نہین ہے دشواری اگر ہے تو اسی مین ہے کہ وضح یعنے ابہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا ہے اوسکو اچھی طرح پہچاننا چاہیے ۔ منجملہ اور امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جس جگہ ہوتا ہے وہان پر بال اپنے اصلی رنگ پر او گتے ہین اگر سیاہ بال اوس جگہ کے ہونے چاہیین سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی پر کے بال بھی سپید او گتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کی ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح میں بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے ۔ ایضاً سوئی چبھونے سے وضح مین خون برامد ہوتا ہے اور برص ردی مین غیر خون کی دوسری چیز یعنے رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہین ہوتی ۔ ایضاً ۔ جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کرے اوسکے زوال کی امید کرنی اولے ہی کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے ۔ بہق اسود اور برص اسود مین فرق یہ ہی کہ تقشر اور تفلس و تحرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص سود مین ہوتا ہی بہق اسود مین نہین ہوتا ۔ پھر یہ بھی ہی کہ برص سود بھی طرح طرح کا ہوتا ہی بعض قسم تو اوسکی با خشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے ۔ مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق برا ہے اور چکنا ہٹ برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہی اسلیے کہ چکنا پن دلیل بہق کی ہی اسود مین بعض اقسام برص سود کے لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے ۔ جو برص اسقدر گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلنا اوسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید نہین ہوتی ۔ اسیطرح جو برص کہ ساعت بہ ساعت بڑھتا جاے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اوس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اوسکو پھیر لاتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے

فصل علاج مین بہق اسود کے ابتدا علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون مین

کثرت مواد سے استفراغ خلط محرق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون ہلیلہ سیاہ بسفایج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور ازین قبیل اور ادویہ بھی ہین حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ مین داخل کیجائین بہت بہتر ہوگا ۔ خربق ابیض اور ایارج لوغاذیا اور ایارج روفس وغیرہ بھی منجملہ استفراغات رقیقہ کے ہیں ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدحہ ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ بآسانی تنقیہ کردیگا ۔ کبھی اچھی اچھی غذا اونکا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جنکا کیموس جید ہے اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے سفوف جو بہق اسود اور برص اسود دونون کو نافع ہے ۔ ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایکجز و مقل ڈیڑھ جزو ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کرین اور جب بدن مین گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑ دین پھر دوبارہ استعمال کرین ۔ واجب ہے کہ زیادہ تر توجہ اونکی طحال کی اصلاح مین رہے اگر کسی قسم کا فساد اوسمین آگیا ہو یا جذب سودا اوس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہو سکے اونکی بعد طلاہای فاشرہ جنمین قوت جلا کی بخوبی ہوگی جائین اور ایسی طلا ہوان جو خون صحیح کو کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچا ئین اور جب طلا کے لگانے سے بعد بعد ا جای اور دانہ دانہ سے پڑجائین چندی صبر کرین تا آنکہ جلد اور کھال اودھڑ کے گر پڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائین اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور سیتر اتنی دیر تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اوتار ڈالین تا اینکہ سکون ہوجای پھر اعادہ کرین ۔ یہ ادویہ جیسے کہ ثافسیا اور فلفل اور خردل اور حرف اور آبلہ کرنے والے یتوعات کے دودھ اور شیطرج اور حرمل اور تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلا کیبیکج یعنے اٹومری کی بھی بہق مین نافع ہے اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو اٹومری خوب جذب کرتی ہے اور بوسیدہ ہڈیون سے کہ اسواسطے اور پورانی کھال جو دیوارون مین چنی جای رہ بھی مفید ہے اور جملہ ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار مین لکھی جو سیاہ کہ بہق مین اونسے طلا کیجاتی ہے جیسے آب قثای بری اور طبیخ حنظل صفت طلا جید تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹکر بہق اسود پر حمام مین طلا کرین الیضاً تخم ترب تخم خردل انجیر سطبوخ کے ہمراہ گوندھکر جو سرکہ مین بنائی جای صفت طلای جید شونیز اور شیطرج ہندی ہر واحد دس جزو شب یمانی تین جزو زراج اور بازورہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچدرہم سرکہ کہنہ ملا کر طلا کرین پھر اگر کوئی شدید اور اندیا پیدا ہو عورتون کی دودھ سے تدارک اوسکا کرین جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہین اور باب برص مین مذکور ہو چکا اور نقرس وغیرہ مین بکار آمد ہین وہ سب بہق اسود کو بھی نافع ہین فصل بیانمین علاج وضح اور برص کے واجب ہے کہ ان دونون امراض مین فصد سے احتیاط کرین جب تک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کرین ہان گاہے ماہے نہار مونہہ حمام کرنا کچھ مضر نہین ہے اور شراب سی بھی اجتناب کرین فقط خالص شراب کی اجازت ہے ۔ حمام مین بیٹھ کر پسینہ نکالنا البتہ ایسی مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہوچکا ہو اور قے کا بھی استعمال کیا جاتا ہی بعد ازان ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کرین اگر تنقیہ سی بدن پاک نہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات جیسے ایارج کبار صغار ایارج شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جنکی تاثیر مشابہ انہین ادویہ کے ہو ۔ ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسمین افتیمون اور بسفایج اور زبیب اور ملح کی شرکت ہوتی ہے ۔ حب النیل مین اخراج خلط وضح اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہی ۔ جو مسہلات ان لوگونکو موافق ہین اونمین سی ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے مرکب ہو یا کہ اسطرح اوسکی ترکیب ہو صفت دوا جسمین شحم حنظل شاخہای لسان عصفگی اسارون زعفران سافج ہندی فودنج ہندی قسم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت

اکیدرہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم ملا کے مسہلات موافقہ سے اونکے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ ہر واحد انکا جز زنجبیل
تین جز اور ہر جز کو اس ترکیب مین ایک وقیہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کرین مقدار شربت
تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہی۔ اور مجھکو پسندیدہ امر ہے کہ اسی دوا ے مرکب مین زنجبیل ایک وقیہ بھی اضافہ کیجاے مصاحبین
اطریفل اور ہماری نسخہ کے مطابق جو ارش ان اوزان سے استعمال کرین نسخہ ہلیلہ سیاہ کند سپید ہر واحد انکا جز زنجبیل ربع جز شیرہ زبیب
سے معجون بناوین اور ہر روز بقدر ایک بندق کی استعمال کرین الیضاً ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفا ڈیڑھ جز ہر روز تین درہم
استعمال کرین اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دین الیضاً وج دارفلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز حب النار بالسویہ لیکر شہد
سے معجون کرین اور ایکدرہم استعمال کرین۔ کتاب خصارات مین ایک دوا اسطرح لکھی ہے باریک غبار جو چھاننے سے خوب بھنی
ہوئے گیہون کے ستو سے اوڑتا ہے اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو پھر سے برشتہ کرین اس باریک
غبار کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ مُرّی نبطی کا استعمال کرین اور پیاس کو ضبط کرین دوپہر دن چڑھے تک۔ زوفا اوسکے تخم کو
ہمراہ شراب کی استعمال کرنا اس مرض مین خاصیت عجیب رکھتا ہی۔ عصارہ اطراف انگور ترش ہر روز ایک قدح روزمینی سے برص
کے داغون کی جگہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع
ہے۔ اور اضراوفاعی بھی نافع ہین وہ معجون جو اکثر بین درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہین اونکی ترکیب اس طرح ہے۔

ترکیب تخم زوفا ایک جز تربد نصف جز صبر ربع جز شہد سے معجون کرین اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال اسکا
جاری رہے۔ بعض لوگ اسمین وج اور افتیمون کو ملا دیتے ہین۔ الیضاً کلکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایکدرہم افتیمون دو دانق پوری سال بھر
اسکو استعمال کرین۔ اسی کے قائمقام ایک دوا ہی مگر بہ نسبت اسکی قوی تر ہے اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے
کے لائق وہ بھی ہے جسکی یہ ترکیب ہی نسخہ وج پانچ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفایج ہر ایک دس درہم عاقرقرحا دس درہم عسل صفتر مین معجون
کرین اور ایکمثقال سے دو مثقال تک تناول کرین ازین قبیل ایک دوا کندی کی بھی ہے نسخہ بزر جرف تخم کیلہ پنجے ہر ایک ۱۵ امر
تربزی سکے زوفا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد مین ڈالکر قوام درست کرین اور قبل غذا کے بقدر حاجت تناول
کرین سویق کے ہمراہ اوسکے اوپر مُرّی کو پی لین اور سر کی حفاظت پوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کرین اور
بعد ازان غذاے اسفیداج کو اختیار کرین۔ ہمیشہ نوغاذیا اور شادریطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب
نصف درہم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری مین یون نفع ہوا کہ داغون کو برص کے دغواد یا اور چنین
اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار مین نیل سکتی ہے۔ اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا
ہو اور ہمیشہ دوا کا استعمال اوس وقت ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو مدد کرتا ہے اور کم سی کم آفت
یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا ہے اور خون اور روح دونون کی زیادتی علاج برص مین درکار ہی بلکہ ایسی
وقت بقاے بدن اور اعتدال مزاج مین نفظ ادویہ خارجیہ از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اور غذاے مبروص سریع الہضم
تجویز کیجاے نہ اوسمین لزوجت ہو اور نہ چکنائی۔ ترکاریان اور ہریسہ وغیرہ جو گوشت ترشی کی آمیزش سے پکائے جاتے ہین اونسے
بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ وضع ادویہ برص کی ادویہ موضعیہ مین اونکی درجات مختلف ہین ادنے درجہ تو یہ ہے کہ اونمین جلا بہ شدت ہو

اور جذب خون لبشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچاوین اوسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ متقرح اور متقشر جلد ہون ادویہ
وضعیہ مین ایسی بھی دوائین ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدلدینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین (جنکو ہندوستان مین خضاب برص
بولتے ہین) پسندیدہ تدبیر یہ ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہون اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجاوے۔ اور مالش
برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجاوے اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے
۔ تاثیر ادویہ پر یہ بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھ کر دوا لگائی جاوے جو از قسم لطوخات کی ہو۔ بہترین ادویہ برص وہی ہے
جو قرحہ ڈالے خواہ نقطے نقطے سی جلد مین اوبھار دیتا کہ مادہ بہ کر نکلجاوے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین۔ اور کبھی وہی دوا
جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ اوسپر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑ ڈالی گئی اور پھر بعد آرام
اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے۔ ادویہ برص باعتبار اول یعنی جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون
خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندس اور مویزج اور بیخ فاشرا اور حبطیانا اور راہل اور بیخ دم الاخوین اور بیخ خنثی اور زبد البحر اور حلتیت و
بیخ کبر حرمل تخم نرب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر فوہ فاقلہ مازریون زاج اور قلقند زنگار کبریت قطران پنجال کبوتر ملبوس قسط زراوند شقاقل یعنی
تافسیا فربیون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ مین پے در پے طلا کرنا اور بصل الزبیس بھی مجربات سے ہے نوشادر اور
روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف عجیب النفع ہے اور بیخ بنلو ورضع کے واسطے اور دم اسود سالخ یعنی کالا سانپ جو کینچلی
جھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور برگ راسن اور اشترغار۔ سیاہ یعنی تند دوائین جیسے کبر
اور روح قرطم یعنی کسوم کاررد یانی آب قثاء بری آب ملبوس اور آب عنصل خاص کرکے اور آب مرزنجوش خصوصاً اون
برص کے نشان پر ہوگیا ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کی گوشت کا شوربا۔ اطلیہ جیدہ سے تریاق اور مثرودیطوس اور پودینہ یا آب
دشتی کے ہمراہ۔ ایضاً۔ شیطرج کوٹ کر اور شیطرج رائی کو ملکر کبھی یہی دونون کافی ہوجاتی ہین مگر یہ اثر جب ہو کہ سپیدی درمیان
مین دونون جلدون کی ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو۔ اوہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اسمین شیطرج سوختہ لگائین اور اسکے
بعد زاج کو ملائین۔ اطلیہ جیدہ مین سے ذراریح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین
مگر پہلے سانپ کو ذبح کرکے اوسکے پیٹ کی آلایش دور کرین اور پھر ڈورہ سے اوسے ٹانگ دین اور سانپ کو برشتہ کرین تا اینکہ پھول جاوے
بعد اوسکے اوس شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہوگی نسخہ مجربہ برگ تازہ کنبر کو زیت مین جوش دین اگر یہ
خشک ہوجاتین پھر زیت کو صاف کرلین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک دسیر چھڑکین
کہ مثل مرہم کے ہوجاوے اور دھوپ مین طلا کرین طلای ہندی نسخہ اوسکا یہ ہے شیطرج اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر
ایک ہفتہ رکھ چھوڑین اگر پسینا اسکا باہر سے ظرف مین لازم ہے اور بعد ازان کہ مزاج بگڑ جاوے وانہین پر لگا کر دھوپ مین کھڑے ہون
بہق اور ابتدای برص کو بھی دور کرتی ہے۔ سجی اور چونہ اہل صبیان شیرخوارہ مین گھولین اور سات روز تک تازہ پیشاب اسمین ڈالا
کرین پھر اوسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہوجاوے طلا کرین تا اینکہ قرحہ پڑ جاوے بعد ازان زفت اور موم قطران اور پوست جوز
سوختہ اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا طلا کرکے پختہ کرین تاکہ سب دوائیان مل جائین بعد ازان طلا کرین تا اینکہ رنگ بدلکر مثل اصلی رنگ کے
ہوجاوے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ مین جو نہایت سخت ہو اس دوا کو لگا کر رنگنے مین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ

مادہ کا ایسے مریض سے کے پہلے ایسی دوا ضعیف سی بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے ۔ ماء الاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کے باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے ۔ آخر کے مسہلات مین حب منتن کا استعمال کرین اور پھر ماء الاصول دو ہفتہ تک پلائین اور خون بڑھانے کی تدبیر لحوم حارہ سے کرین جیسے طائرون کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزین غلیان اور جوش خون مین پیدا کرنیوالی ہین اونسے پرہیز کرین تنہی سے جملہ اقسام ترک کرا دینا چاہیے اور مرق یعنے چکنے شوربے وغیرہ سے (سوای زیرباج کے اور وہ بھی کبھی کبھی) پرہیز کرین پانی سے زیادہ اس مرض مین کوئی چیز مضر نہین ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کرین ۔ واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھر کھرے کپڑے سے ملا کرین تاکہ خون اوسی جگہ جذب ہوا کرے ۔ حمام مین جانا بھی مبروص کو مضر ہے ۔ غذای غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے ۔ جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح پر آجاے کسی سبب سے وہ چندان معیوب نہین یعنے برص نہین ہے اسی طرح جو سپیدی گرد چھینسے کے داغون کی آتی ہے وہ بھی صفت
طلای کثیر الاخلاط کی جو معتصم کیواسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہین تین اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنے جبت کبلا ہو یا الخم یعنے سیاہ یا خون البغث کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ ورشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور انفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کرکے خشک کرکر رکھ چھوڑین ۔ اور تازہ اندراین کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی طنجیر مین پکائین اور پکانے کے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقرقرحا کندش افسنتین فرفل سلیخہ مازریون بیخ قثاء الحمار خربق سیاہ حاوشیر داالین حب دو ثلث پانی جلجاے اوسکو چھان ڈالین اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر رکھین تا اینکہ رطوبت اسکی خشک ہو جاے بعد ازان آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیون سے خمیر کریں کہ جملہ بوزن آٹھ رطل کے ہون اوسپر حلتیت منتن اور محروث اور اشترغار اور دونون قسم ہرتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ ملا کر ان آبہای مذکورہ مین جوش دین تا اینکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازان اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اونہین ادویہ اور خونہای مذکورہ بالا مین ملایا کرین کہ یہ سارا پانی جذب ہو جاے اور پانی ڈالتے جائین اور پستی بھی جائین کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت خشک ہوگی بعد ازان اس دوا کو حمام مین جا کر طلا کرین ۔ مین کہتا ہون کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک سہل الوصول جو تاثیر مین اس سے قوی تر ہے استعمال کیجاے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے **طلای جید** جو سابور نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق تنقاقل بیخ کبر ہر واحد ایک جز شیطرج حضض دودم مرزنجوش ہر واحد نصف جز دھوپ مین ٹھہر کر طلا کرین
طلای خفیف جید جو دافع برص ہے کہ شقایق اور ہزار چشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کرین **ایضاً** قوۃ الصبغ اور زبد البحر اور تخم ترب کندش سرکہ شراب مین پیسکر استعمال کرین **ایضاً** شبہ یعنے پھول جو ایک مرکب دھات ہے اوسکا برادہ اور خربق سیاہ اور عصفر یعنی پتیل جلایا ہوا اور زراریح ہر واحد ایک درہم پہلے قطران کو سرکہ مین گھولین اور لگائین بعد ازان ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر چھڑکین **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے اربیاسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ سرخ مجیٹھ شیطرج زنگار زراریح پیسکر سرکہ ملا کر قرص طیار کرین اور سوکھا رکھین اور بر وقت حاجت پھر سرکہ مین پیسکر طلا کرین اوسکے بعد خمیر کو اوسپر خوب سا لگا دین

ایضاً کتاب الزینۃ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ خربق ابیض اور اسود نانخواہ اشنہ بیخ مازریون کبریت
زرد زاج زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر سرکہ اسقدر سحق کرین کہ مثل خلوق کے غلیظ ہو جاوے اور شیشہ کے ظرف مین ڈھانکر رکھین اور دھوپ مین
بیٹھ کر پہلے بدن کی خوب مالش کرین بعد ازان یہ دوا لگاوین دوسرا نسخہ جو حکیم جبرئیل کیطرف منسوب ہی کبریت اور فربیون اور خربق
ہر واحد درہم بلادر دو درہم عاقرقرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملاکر طلا کرین ایضاً کندش ثافسیا مازریون مجیٹھ شیطرج عاقرقرحا
مونیزج ان سب کو خون مار سیاہ مین جو کینچل جھاڑ چکا ہو ملاکر قرص طیار کرین اور بروقت ضرورت مجیٹھ کو خوب جوش دیکر اوسے پانی مین ملاکر
حمام مین استعمال کرین ایضاً مجیٹھ شیطرج ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملاکر بعد حمام کرنے کے طلا کرین
صفت دوا ملکی برگ مازریون اور تخم مازریون مقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ مین جوش دین کہ دوا اوسمین ڈوبی ہوئی
رہی تا اینکہ مہرا ہو جاوے پھر اوسمین زاج اور ذراریح اور برادۂ آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکاوین تا اینکہ جوش آجاوے اوسکے بعد طلا
کرین اور پے درپے لگاتے رہین دھونہ ڈالین جہانتک دھونے کا تحمل ہوسکے اور یہ دوا انفاطات کو بھی دور کرتی ہے طلاے
جید عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا ثافسیا ہر یک تین درہم فربیون چار درہم شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملاکر طلا کرین ہماری
تجربہ کی دوا یہ ہے کہ عسل بلادر اور کبیکج برگ حماما ذراریح شیطرج تخم ترب تخم خردل مجیٹھ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ
ملاکر استعمال کرین جو انفاطات اور زخم پیدا ہون اونکا علاج بعلاج قروح کرین اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگاوین تا اینکہ برص زائل
ہو جاوے سیخچی کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دشتی اور آب مرزنجوش اور مجیٹھ اور شیطرج کو آب تخم ملاکر طلا کرنے سے
دور ہو جاتا ہے اصباغ اور رنگ جو برص پر طلا کیے جاتے ہین کہ چند ہی ہمرنگ جلد کے رہے اونکے اوزان اور مقدار کی صاف
صاف تعین کر دینی ممکن نہین ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دواے صبغ کی کمی اور
بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے بلکہ ادویہ مصبغہ کے استعمال کے قوانین بیان کر دینی چاہیین کہ اونہین کو اولٹ پلٹ کر کیا کرین ازانجملہ
شورہ اور مرادرد در دشراب رمغرہ یعنی سرخ مٹی اور مجیٹھ اور شنبت وغیرہ کو مرکب کر کے طلا کرین یہ صبغ ہمارا مجرب ہی پوست جوز اوسکی برابر
فندق مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ ایضاً چونہ اور بیرال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جزو مجیٹھ دو جزو آب پیاز ملاکر استعمال کرین
اور مقدار مناسب وہی ہے جیسی قابلیت جلد کو ہو صبغ آخر زاج قلقند یعنی سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ ملاکر پہلے دھوپ
مین مقام برص کی مالش کرین اوسکے بعد اس رنگ کو لگاوین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ دیرپا ہے صبغ آخر قرطاشیج
مرداسنگ چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملاکر طلا کرین ایضاً شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیٹھ پوست
انار سرکہ شراب مین اسقدر پیسین کہ سیاہ ہو جاوے اور بمرات کثیرہ طلا کرین یا فترات دیدیکر لینے لگاوین اور پھر استعمال موقوف
کرین اور پھر لگاوین غذا مبروص کی بریان کی ہوئی چیزین اور قلایا اور مطنجنات اور مرکبات اون لحوم کے جو سبک ہین اور ابازیر
کی شرکت سے طیار ہوئی ہین اور فقط شراب پر بجاے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً متروک کر دینا یا تھوڑا سا پانی پینا
اور پکایا ہوا پانی شراب ملاکر استعمال کرنا علاج برص اسود کا وہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین ترطیب بدن
کی حاجت زیادہ ہی اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اوسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جالی رکھتی ہو
اوسکا لگانا چاہیے اور کبھی ایسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہو جاوے پھر علاج

مرض جذام کا کرنا چاہیے **مقالہ تیسرا** اون امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین **فصل سعفہ کے بیان مین** اور شرنیج البلخیہ اور بطم کا بیان سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہے ۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زینت مین لکھتے ہین ۔ سعفہ کی ابتدا بثور مستحکمہ یعنے سخت پھنسیون سے ہوتی ہے جو پوشیدہ اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتے ہین بعد ازان اون پھنسیون مین قرحہ پڑتا ہے خشکریشہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ مائل بہ سرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اون قروح سے نکلتی ہے اوسوقت اسکا نام شرنیج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے ۔ کبھی داد سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنے داد ہو کر سعفہ کے بثور بن جاتے ہین ۔ اور بیشتر سر مین اس مرض کا بڑا زور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے ۔ سبب مورث مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جوجاد اور اکال ہو خون مین ملجانا اور اخلاط غلیظہ ردیہ کا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہو کر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہو جاتا ہے ۔ خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہوا ور اوسمین رطوبت حریف اور تیز ملجاے اور بعد ملنے کے جلد کیطرف اوسے طبیعت دفع کر دے اسی سبب سے جلد مین فساد آجاے اور سڑنے کی نوبت پہونچے ۔ بلخیہ ایک قسم سعفہ ردیہ کی ہے اور بطم وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا اون کے مادہ دوالی سے بعینہ پیدا ہوتی ہین اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہے علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہے اور عنقریب ہم اوسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے طبیخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اوس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دواسے کرین جو فقط بقایاے مواد کو خارج کر دے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن اور ہر اشاہترج مجموع دونو سے بقدر ایک رطل کے لین اور دونو مین ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ اسکے بعد اسی پر اقتصار کرین کہ تیس درہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط پھیکی بے مزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اوس خلط مین لذع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہاے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کراتا رہے یا خاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام لجنہ ہے مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین بالاے سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اگر پچھنے سر پر لگائی جائین اور اگر یہ مرض اعضاے سافلہ مین ہو اوسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہو چکے اوسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہان تک کہ خون نکل آئے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اوس سے برامد ہو اوسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد خون برامد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے ۔ سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے درپے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ ملکث نکرین اور دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیم گرم دن بھر مین چند مرتبہ پہونچانا اور ادہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین مواد سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرنے کے بعد بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنابر ایک قول کے نزدیک جسپان کرنے مین قریب موضع ماؤف کے کچھ مضائقہ نہین ہے

پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اوسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون
رگہای قریب سے مرض سعفہ مین فصد کھولنے سے برآمد ہو جیسے اگر سعفہ سر مین ہوا ور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون ایکے مقام سعفہ پر
طلا کرین یہی خون اوسکے علاج مین بکار آمد ہے اوسکے بعد آب چقندر اور زاج سے دھو ڈالین ۔ ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے
اگر ابھی مرض کی ابتدا ہی یا بدن رطب اور نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہ تو حنا اور وسمہ اور مازوی سوختہ اور روغن
الیہ کو استعمال کرین کہ یہ مجرب ہی یا مثل ایسی دواؤن کے جو قوابض مجففہ سے بنائی جاتین جیسے پوست انار سرکہ شراب مین ملا کر او
روغن گل اور کبھی اوسمین مرداسنج بھی داخل کیا جاتا ہی اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کتیرا جو بسیط
درجہ کی سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور اشنان سے سرکے اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہی اسی درجہ ابتدا کی
ادویہ مین توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل ۔ یا مرتک اور چرک فضہ
اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغنگل ملا کر استعمال کرین اسیطرح بیخ سوسن آسمانگونی اور عود بلسان
اور کور محکوک یعنے خرنوب یا کرنب اور حب لسان سائیدہ ۔ ایضاً ۔ عدس اور معزہ ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً بادام تلخ اور ازوی سنبر
دونون پیسکر طلا کرین سرکہ ملا کر مگر پہلے اس دوا کو دھوپ مین رکھکر قوام درست کرلین ۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو زرنیخ
کے ہمراہ پیسکر رکھین اور اسی کا سعوط کرین تا کہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہو اوسکا سعوط کرین ۔ جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت
اور درشت پر ہو اوسکے علاج مین حاجت قلقطار اور قلقند اور شورہ اور زاج حبر اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور عروق
صباغین کی ہوتی ہے اور ذو القراطیس ہمراہ توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہے ایضاً مثل
مرداسنج اور اسفیداج کی بھی موثر ہے ۔ حرف یا لبن بھی مجففات قویہ سے ہے ۔ بیخال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تخفیف پیدا
کرتا ہی اسیطرح سرگین ریچھ کا اور فضلہ زرازیر (جو ایک طائر معروف ہی) خصوصاً جو چاول کھا کر فضلہ کرے ۔ مرہم عروق کا ان
لوگون کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے ۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفر اور حنا اور زراوند پوست انار و
مرداسنگ اضافہ کرکے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کی باب مین مذکور ہوگی **صفت دوای جید** کی قلیمیا کبریت سبز خاکستر کدو
کی شحم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ مین طیار کرین ۔ کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریان اور حنا سرکہ اور روغن گل مین **ایضاً** خاکستر چوب
انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور راز وبتانج سرکہ اور روغن کے ساتھ **صفت دوای جید** پہلے سعفہ کو طبیخ کنیر سے دھو کر توبال نحاس اور مُر
بوزن دو درہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقتار انگور کی راکھ اور صبر ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغن گل بقدر
حاجت **فصل ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی** مزمن اور کہنہ تو استعمال دوای حاد کا محتاج ہی کہ اوسے سڑا کے گوشت تک اپنی
تیزی پہونچادی بعد ازان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور سرکہ اور زیت اور علاوہ
سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا ۔ ترطیب بدن کی غذا اور نفوخات اور حقنہ وغیرہ سے
کرنی بھی نافع ہے **صفت دوای جید** جو سعفہ خشک وتر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف
سکرجہ سرکہ سکرجہ واحد شیاف مامیثا نزد ہر واحد تین مثقال عروق صفر بورق ہر واحد نصف مثقال دواؤن کو خوب پیسکر دونون
روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائین اسطرح کہ پیستے جائین اور ملاتے جائین اوسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائین اور جرب

اور قوبا اور تمر ط شعر اور دار الثعلب اور خزاز اور بلجیہ جو سعفہ ردی کی قسم زبون ہے ان سب کے لگانے سے فائدہ مند ہے مترجم کہتا ہے
یہ دوا وہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ مین ہوا ہے **متن** بیشتر سبب سعفہ کا یہ ہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی مچھر زہریلا کاٹے اور اوسکا
علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہماری خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے ۔ زراوند اور زنگار اشق
مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر چینہ کے روغن اور اوسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کرین **فصل قوبا کے**
بیان مین قوبا داد کو کہتے ہین قوبا اور سعفہ مین چندان فرق نہین ہے ہان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونون مین ہے خصوصاً سعفہ
یابسہ مین اور داد مین بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائے خبیثہ کی قسم ہو جو نہایت ردی ہے اور زیادہ اکّال
اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب سورث بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمین حدت
زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اوس خلط کا غلظ مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے
جسمین یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو ۔ بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بروقت کھجلانے کھجانے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اسلم ہے اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کی استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ
بلغم احتراق کی وجہ سے مستحیل بہ سودا ہو جاتا ہے ۔ اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چھلکے اوڑھتے ہین اور یہ تقشر
بسبب شدت یبوست اور زیادہ غلیظ ہونے مادہ کی ہوتی ہے ایسا داد مثل برص اسود کی ہے اور جیسے خشکریشہ اور بعض قسم اسکی منقشر
نہین ہوتی بعض قسم داد کی ساعی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہے کہ تمام بدن مین دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ اپنی جگہ سے دوسری
جگہ نہین دوڑتی ۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن کہنہ بھی لیکن ہے اتنا داد زیادہ ردی ہے ۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کیطرف
شبیہ ہے کہ اوسمین زیادہ ہوتا ہے **قوبا کا علاج** قوبا کے علاج مین در اصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جسمین قوت تحلیل اور تلطیف
کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کو بھی ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بسبب وہ مادہ
رقیقہ کی کہ اوسی جا سے اور جسقدر تحلیل مادہ کا ان دونون مادون سے ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکی تدبیر کو غالب کیا جاتا ہے ۔ چونکہ لگانی دوا
کی تبخین مین ایک اچھی دوا ہے ۔ تنقیہ سودا اور بلغم سوختہ کا علاج مین ان سب مین حاجت ماء الجبن اوسقدر ہوتی ہے جسکی تعیین
مشاہدہ مریض خاص پر موقوف ہے ۔ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا مین اوسی قدر ہے جتنی سعفہ مین ہوتی ہے ۔
اسیلیے حمام کرانا ایک اعلیٰ معالجہ قوبا کے واسطے ہے ۔ کبھی ہوائے خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہوائے رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہے
۔ ایک قوم کی تجویز ہے کہ جملہ اقسام داد کی حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہو چکا ہو اوسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال
لک مغسول کا جو بطور صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے ۔ جب قوبا تمام بدن مین پھیل جاے اور بکثرت
ہو جاے پھر اوسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے **معالجات موضعیہ** جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ مین سے
حماض اترج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے ۔ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلو بخارا
سرکہ ملا کر اور عسل لبنی سرکہ ملا کر غایت درجہ مفید ہے ۔ ماء کبریتی یعنے اوس چشمہ کا پانی جہان گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور
آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا سرتبش کھانون کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسی ہی شخص کے
دانتون سے جو خون برآمد ہوتا ہے اوسکے جمی ہوئے چھلکے یا سوختہ تخم خربوزہ اور بیخ اشراس روغن بادام تلخ بھی جید ہے برگ کبر اور

سنگیکو سرکہ مین ملا کر ہر ایک قسم کو داد کی نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے — اقاقیا اور صمغات اور روغن بخود کو صلاحیت ضماد کی ہی ہر ایک بدن کی داد کیواسطے خواہ بدن باقوۃ یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے — ابتدائی قوبا پر ہمیشہ اور ہر دم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ سے مالش کرین اور ہمیشہ یہی کرتے رہین — ماء الشعیر کا طلا کرنا بیشتر قوبای ابتدائی کو دور کر دیتا ہی خصوصًا ہمراہ جوز مانج کی اور سعفہ رطبہ کو بھی نافع ہی اور لعاب اسبغول یا عصارہ اسبغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ اجاص لڑکون کے داد کو مفید ہے **دوای جید** صمغ لوز اور غری جلود اور میعہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کرین ایضًا نجار یعنے بڑھئی جس سریش سے لکڑی جوڑتے ہین اوسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کرکے خوب سایندہ کرین اور استعمال کرین — جو داد مزمن اور کہنہ ہو جای اور قسم ردی سے ہو اوسمین ادویہ قوی تر کی ضرورت ہی جیسے عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سی درست کیا گیا ہو یا روغن بخود کا یا جاوون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصًا بارد غن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونون عجیب النفع ہین اسیطرح ہمیشہ داد پر انفحہ سپید کا طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جنکا ذکر باب سعفہ مین ہو چکا ہے اور فنجنکشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب البان اور ایضًا خاصۃً اور خصوصًا اگر اسکی قیروطی بنالین یا روغن خردل مین اور سکبینج اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور قردمانا اور کندش اور حمام کی راکھ اور کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر لغایت مفید ہے مرکبات قردمانا کو لیکر پیسین اور روغن بخود اور راکھ السن کی اور شہد اور کبریت کو صمغ بلاع اور حب البان سرکہ کے ہمراہ لگائین یہ دوا قوی ہے اور قوبای متقشر کو بھی نافع ہے **دوسرا نسخہ** کندر اور زاج اور کبریت اور صبر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضًا** بورہ ارمنی زعفران مثقال روغن بخود تین درہم حماض اترج قفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم اسی کا طلا طیار کرین **ایضًا** سنگسیوہ سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور زاج اور مر اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان مین گوندھ کر طلا کرین **دوای جید** حب البان دس جز اور کبریت اصفر سنگسیوہ یا ایکجز خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمین داخل کرکے طلا کرتے ہین **ایضًا** کبریت اور دفلی کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر **ایضًا** فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت زرد سب اجزا برابر سرکہ اور زیت مین آمیختہ کرکے طلا کرین

فصل شور لبنیہ کا بیان کبھی ناک اور رخسارون پر سپید سپید دانے ایسے برامد ہوتے ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپک کر جم گئی ہون ایسی دانون کا سبب یک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح کیطرف بخارات بدن سی دفع ہو کر آتا ہی ان شور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اوسکے ایرسا ان دونون کا نطوخ بنالین یا اسی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے

فصل جرب اور حکہ کا بیان (تر کھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ) جس مادہ سے جرب کی پیدایش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہی جو ایسی صفرا سے مل گیا ہے جسکا استحالہ قریب ہی کہ سودا کیطرف ہو جای خواہ تھوڑا اوسمین ہی مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے — یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہی کہ اوسمین بلغم شور بورقی کی آمیزش ہے پہلے قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلاظت بھی وہی مادہ ہوتا ہی اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے — اکثر اس مرض کی پیدایش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سی یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سی ہوتی ہے — جو قسم جرب کی بدن مین پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب رطب مین داخل ہے — اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کہ دور سے دکھائی دے اور جس آبلہ کے سر پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالون کے زیادہ ہو اوسکی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی
چاہیے۔ جو دانے چھوٹے اور چوڑے ہون اور اونمین حدت اور بیقراری نہ پیدا ہو اونکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہے۔ جو اسباب
پیدایش مادہ جرب کے ہین وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب اسباب تولد
قمل اور سعفہ اور حزاز اور قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے۔ جرب اور حکہ مین
فرق یہ ہے کہ حکہ مین دانے اور بثور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ یہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین لذعیت
اور شوریت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اوسمین سکون مقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہے جو اوسے
ایک ہی جگہ حبس کر دیتا ہے جب کہ طبیعت اوسی طرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہون اور تنظیف یعنی صفائی جلد مین یا مادہ مدفوعہ مین
نہ ہو۔ یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر مین اکثر امراض
کے خارش ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ۔ یا بسبب غذا ہای غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ ایسی غذا سے
کیموس ردی و تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ حکہ کبھی
محض چھلکے اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ کھرا جلد وغیرہ پر باقی نہین رہتا۔ سن شیخوخت مین
جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے بس اوسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایان ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جرب تقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف مین زیادہ پیدا ہوتی ہین۔ اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ
حکہ کا دونو جلد کے درمیان مین مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن مین بھی کچھ قدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے۔ جملہ اقسام کی شیرینی
سے حکہ پیدا ہوتا ہے۔ جرب کی پیدایش زیادہ تر اونگلیون کی گائی مین ہوتی ہے یا درمیان دو اونگلیون کے اسلیے کہ وہان کی جلد ضعیف تر
ہے۔ جرب عظیم اور فاحش کے دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہین اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کے ہوتے ہین
جملہ اقسام کے روغن ان لوگون کو مضر ہین اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اوسکے خوف سحج امعا کا نہ ہو۔ علاج جرب کا
علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اوسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جاے دوای مناسب سے اور بلغم شور
بھی خارج کر دیا جاے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر طب کی فکر اوسی طریقہ سے کرین جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب مین استعمال ایسی چیزون کا کرین جو ترطیب و تبرید بھی کرتی ہون
اور سرعت اونکے متعفن ہونیکا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور جماع کو
بالکل ترک کر دین اسلیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شے عفن جماع کرنے
سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اوسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے بدبو پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی سبب ہے
کہ ہم بروقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم کرتے ہین۔ مستفرغات جیدہ مین سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہے کہ
طبیخ افتیمون بلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفایج اور افسنتین ملا کر اور اوسمین گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسمین
مامیران بھی شریک کیجاتی ہے۔ ایضاً حب صنوبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید بلیلہ زرد اور زبیب
ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی مین جوش دین کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کر کے ایک سے دو ثلث کے اندازا اس جوشاندہ کی
کی نسبت سے دو ثلث رطل لے کر اوسمین خیارشنبر بیس درہم خوب بھگو دین جب اچھی طرح بھیگ جاے چھان کر ایکدرہم غاریقون ملا کر

مناسبت جماع مرض خارش مین

استعمال کرین حب جید اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے ۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچ درہم آب شاہترہ مین دواؤن کو سفوف کرکے گوندھا کرین اور سوکھائین اور تین مرتبہ اسی طرح کرین اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالین کہ مثل خشک کے نم ہوجاے بعد تیسری بار کو اسقدر رہنے دین کہ قوام مین حب بننہ کراکی نوبت اجاے اور گولیان بنالین دوای قوی جرب فرمن کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ ا ور آملہ اور برنج کابلی مقشر ہر واحد ایکدرہم تربد دو درہم قند سپید مین گوندھکر قرص تیار کرین مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم سے پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے ۔ اور کبھی اسمین سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے ۔ کبھی جرب دی مین سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے در پے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کرین پھر ایک وز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر یا تین روز متواتر پینے کے بعد چھوڑ دیوے بعد متواتر تین روز استعمال کرین یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دیکر استعمال کرے جسطرح مشاہدہ تحمل کرنے کا ہو اور اگر [illegible] اس دوا کے استعمال سے تمام جسم ہوا اسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کرین یہ تدبیر بدرجہ نافع ہوا اور جرب کی [illegible] اگر [illegible] اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی مین بھگوکر اور تھوڑا سا آب [illegible] بھی شریک کرے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہ ہو مقدار صبر [illegible] ایک درہم سے ایکمثقال تک ہو اگر اس دوا کی [illegible] ادویت کا تحمل نہ ہو ترک کردے نقوعات [illegible] بھی اس مرض کو نافع ہین [illegible] ہلیلہ زرد جو اسکے مطبوخ کی [illegible] سوکھا کے [illegible] اس رب سودا کے واسطے جرب رطب کی [illegible] [illegible] کے استعمال کرے [illegible] کے واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ رب [illegible] اسیطرح لیا جاوے اور بعض [illegible] مسہلات کو [illegible] اور کبھی ادویہ [illegible] کو مرکب کر [illegible] ہمراہ [illegible] اگر [illegible] استعمال کیا جاے جسطرح ادویات میں اور اسکا طریقہ [illegible] اسیطرح [illegible] ہمراہ ہلیلہ [illegible] استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے ۔ اور [illegible] مرتب کرلی ہین اور [illegible] صبر [illegible] سقمونیا اور زعفران ملاکر ہر ایک بقدار شربت باوزن پانچ ٹمصہ کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد [illegible] ہر واحد ایکدرہم کتیرا اور [illegible] ہر واحد ایکدرہم زعفران تین درہم **ایضاً** وہ دوای قوی جو اوپر مذکور ہوچکی ہے جسمین برنج داخل ہین اوسکو ایک وز خواہ دو دن بمقدار دو درہم سے تین درہم تک استعمال کرین ۔ ایک گروہ نے کہا ہے جب تنقیہ پے در پے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہوا اور مرض بدستور باقی رہے پس اولی یہ ہے کہ تخفیف کرین اور فقط پینے کا ستو اور شکر سبحدم مریض کو پلایا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جاے گی ۔ کہتے ہین کہ صاحب یابس اور [illegible] کو بھی نافع ہے کہ تین روز شیرج بمقدار ایک تین درہم اور نصف وزن اوسکا سکنجبین وغیرہ پلائی جاے اور بعض اطبا اس دوا مین عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہے ۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہے خبث فضہ اور مرداسنج اور مقل اور عروق صفر سرکہ مین گوندہ کر اور روغن گل ملاکر طلا کرین اور یہ طلا جرب قوی [illegible] کو بھی مفید ہے اور [illegible] سک تر نسخہ [illegible] ہے گل ارمنی اور کافور [illegible] ہر واحد نصف درہم سرکہ ملاکر آب پیاز ہمراہ روغن گل حمام [illegible] تخفیف کے واسطے [illegible] خارش کسی قدر قوی ہو اوسکے واسطے تخم رازیانہ سرکہ اور روغن گل مین پیسکر استعمال کرین حمام مین بیٹھکر **ایضاً** آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ دوسری ہے

جسمین قوت شمیہ بھی ہو یعنے اندر گھسکے او مغز وغیرہ کا بھی بالی نچوڑا جای ـ اسیطرح آرد عدس اور بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ ملاکر دھوپ
مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہوجای اوسکے بعد طلا کرین معجون جو اس مرض مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قوبا
کو اور اصحاب سعفہ اور بہق کے لائق ہین میری مراد اون معاجین سے ہے جو نرم ہون اور قوی نہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ افتیمون
کہ **ایضاً** مثل اس معجون کے سنا اور شاہترہ ہر واحد دو درہم ہلیلہ زرد چار درہم افتیمون غسل دو چند جمیع ادویہ کے سب ادویہ موضع
داسطے جرب کے دیہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت
جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے ماء الملوکیہ در ماء حماضہ اور چقندر اور جیسے بھوسی اوسی گیہون کی آرد کی جسے سمید کہتے
ہین اور آرد عدس مقشر **ایضاً** اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور حب بطیخ اور جوف بطیخ مسلم جیسا کہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کرفس
طبیخ حلبہ آب پوست عنب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی ہو جیسے شحم حنظل اور علک الانباط آب
لعاع ملا کر اور ریتاج کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری
کے اور فلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور بنفشہ وہ سرکہ جسمین دنلی بھگو کی بعد ازان شبرج کو اوسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے کبھی
ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کردے اور افراط حدت کو منع کرے ـ پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے
ـ مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلاتین اور سمت دھوپ مین بیٹھ کر اس روغن کی مالش کرین اور کسی جلتی
ہوئی بھٹی کے قریب بار بار جاتین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے **دوای جید** مرداسنگ اور زاج جید ہموزن لیکر سائیدہ کرین سرکہ تیز
مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پوری ایک مہینے تک اسی حل نداوہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تری کا فعل ہوتا رہین
بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بذریعہ مفید ہے اور بوجہ حل نداوہ کے لذع بھی اسمین کم ہے جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ اشیای
حادہ بعد محلول ہونے یہ حل نداوہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی ہین ـ کندس اور زیبق مقتول اور خبث فضہ اور زرباوند اور کبریت اور
فتیل اور قلعی ورمس سوختہ اور معات اور نوشادر اور تلخ نشورا اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گازران اور پلیدی سگ
اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے اور قفار المحار ـ ارخبا پوست چوب انگور سوختہ کرکے موضع جرب
چھڑکین اور پہلے اوس جگہ مسکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر جا بجا رکھا اور مسکہ اسی طرح مین
تا انکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہوجای ـ کبھی قردمانا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال ازالہ جرب مین کافی ہوتا ہے ـ مرکبات جیدہ
مین سے یہ ہے زیبق مقتول برگ کبیر اقلیمیای فضی مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملا کر طلا کرین شب کو اور دوا لگا کے سو رہین صبح کو حمام مین
جا کر بدن کو دھوتین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملا کر بعد ازان آب سرد سے دھوتین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین **دوا سے**
سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین بسواتین اور بروقت حاجت کے طلا کرین
ایضاً کشتہ سیماب اور میعہ سائلہ بزر البنج اور قسط سب اجزا ہم وزن **ایضاً** کندش ایک جزو بھیڑ کی مینگنی تین جزو سرکہ ملا کر طلا کرین جب
ادویہ نوبہ جو محللہ اور خشک اور کھال کو دھیڑنے والی ہین استعمال کیجاتین اونکے بعد روغنہای معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن
سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج مین مادہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہو ـ جرب رطب مین
ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تخفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے ـ جس دوا مین کشتہ

سیماب پڑتا ہے حتی المقدور اوسکو اطراف معدہ اور اعضاے کریمہ سے دور لگانا چاہیے۔ حکہ یالبسہ کا علاج بعد استفراغ کے اگر تنقیہ کی حاجت
بھی ہو اونھین ادویہ سے کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہین مثلاً گاے کے دہی کا تو ڑ جو خوب ترش ہو یا نیم گرم پانی سے نہانا اور
سہروخات دھنیہ کا استعمال کرنا از قسم ادہان باردہ خصوصاً اگر ادن ادہان مین عصارہ کرفس بھی داخل کیا جاے۔ جرب یابس اور حکہ
یالبسہ کا علاج قریب قریب ہے۔ نرم اور سبک دوا مین سے خشخاش مرکہ مین پیس کر استعمال کرنا ہے **ایضاً** برگ سوسن **ایضاً** صبر کو
آب کاسنی مین اور نشاستہ بھی ان ادویہ مین پڑتا ہے اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی۔ ادویہ قویہ
مین ایک قیروطی ہے جسمین افیون داخل ہو بدن مین لگائی جاتی ہے اور خارش مین اوسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہے۔ ادویہ قویہ مین سے یہ ترکیب
ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے اوسمین نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملاکر طلا کرین خصوصاً خصیون پر **ایضاً** بکری بریان اور قطران اور
یہ دوا اوس کھجلی کو بھی نافع ہے اندرون ہر دو شرم گاہ کی اوٹھتی ہے بطور شیاف کی لینی چاہیے۔ مشایخ کو علاج جرب مین جو خاص اونکو عارض
ہوتی ہے اس دوا سے نفع ہوتا ہے کہ دردی شراب کو تازہ سونٹھ کے ہمراہ لگائین۔ استحمامات اور نہلانے کے پانیمین جو ادویہ دا
حکہ اور جرب کی مستعمل ہین جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اوسی طرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا۔ غذا واسطے
مرضاے جرب اور حکہ کی ایسی تجویز کرنی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور باینہمہ مائل برطوبت اور سرد و رقیق ہو اور لحم
معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب حکہ قشفیہ کو استعمال روغنہاے نرم کا کھانے مین استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام
اور روغن شیتسرج وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حجامت ساقین کی جرب ماسق کو نافع ہے

فصل حصف کے بیان مین

کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانیکے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگون کے
بدن مین ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنے خاردار پیدا ہوتے ہین گویا وہ بثور ایسے جوادس سے پیدا ہوتے ہین جو
کسل اور تعب یعنی سبب ہے ثقل کے پیدا کرتے ہون اور وہ مادہ ایسا سریع اور جھٹ پٹ زائل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرق برامد
ہوتا دفع ہو جاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعریق نہین ہوتی لہذا وہ مادہ
سطح جلد مین محتبس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بثور پسینہ کے انتقال اور گرانی کا اثر ہے جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا چاہیے
۔ اور کبھی اس بے عنوانی سے بثور تو ظاہر نہین ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد مین ہو جاتی ہے **علاج** اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے
اگر بکثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو شخص خوگر ایسے تبور یا خشونت کا نہین وہ وجوہ سے ہو وہ
احتیاطاً استفراغ اخلاط کا عادہ کر لیا کرے حصف کی بروار اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہے اور اگر
پیدا ہو گیا ہے تو زائل کر دیتا ہے بعد ازان سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام مین بدن کی مالش تربوز کی مغز اور مسور کے آرد سے بعد خوب
پسینا برامد ہونے کے بعد اوسکے شاہسفرم کی مالش بھی نافع ہے **ایضاً** مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا۔ صندل بھی حصف
کو روکتا ہے مگر کھجلی بھی اوٹھتی ہے صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اوٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار
نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے مین ایسی چیزین جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلو بخارا یا تمر ہندی کی ہون اختیار
کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسی اشیا کا جو برامد عرق کو نافع ہون جیسے طبیخ آس اور گل سرخ اور آب گشنیز۔ لوگ کہتے ہین کہ دھوے
کا جلا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہے۔ کبھی جملہ ایسے پانی جسمین اشیاء قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہین۔ حرکت اور رفتار کم

حجامت ساقین جرب کو نافع ہے

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہان پسینہ زیادہ نکلتا ہو وہان نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوادار تنگ پنکھے سے کبھی اگر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور آب سرد سے نہانا ۔ ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور مکھن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہے اگر ملا جاے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملاکر ۔ ایضاً وہ مسوخات جنمین مجیٹھ اور مرداسنگ اور خبث الحدید اور توتیا خاص کرکے اور خاکستر برگ آس اور دریہ آس ۔ اور ورق غار جو تازہ ہوا ور سداب اور دقاق کندر ۔ کبھی غری نسک یعنے سریشم ماہی بھی حصف کو نافع ہوتا ہے پانی مین گھول کر ۔ اور بیشتر حصف قوی مین استعمال مونیج اور کندر اور گندھک کی بھی حاجت ہوتی ہے ۔ اگر حصف کی وجہ سے قرحہ پڑجاے اوسکا علاج عروق صفر اور مازو اور گل ارمنی اور سفیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملاکر اور مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہے ۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہوجاتے ہین اور فساد اور ردائت انکی زیادہ ہوتی ہے اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہے اور اگر یہ قروح مستحکم ہوکر پھیلین پھر اسکا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہے **فصل**

نبات اللیل کا بیان اندھوریان جس شخص کے بدن کی کھال بھر کر کچھ مدت تک رہے اور انسداد مسامات ہو اور ہضم ضعیف ہو اوسکا جید ہوا ایسے شخص کو رات کے وقت یا سرد اوقات مین ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو نبات لیل اور ہندی مین اندھوریان کہتے ہین سبب اسکا انحباس اور [illegible] مادہ کا ہوتا ہے [illegible] ہوجانا چاہیے اور اعتبار سے اصل لوحضیوں [illegible]

[illegible]

اور اسی سے ہضم [illegible] مادہ کی [illegible] اور [illegible]

اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے اسلیے کہ اکثر وصل اس مرض کا شب کو ہوتا ہے ۔ خاص حالات [illegible] اس مرض کی یہ بھی ہے کہ [illegible] تو کھجلی [illegible] وقت [illegible] اور خوش [illegible] معلوم ہوتا ہے اور بعد کھجلانے کے [illegible]

[illegible] علاج توسیع مسامات کی [illegible] واجب ہے کہ حمام کرین [illegible] مشہورہ جو تفتیح مسامات کرنے مین [illegible] استعمال [illegible] اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے [illegible] بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کرڈالین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہوچکا ہے اور اگر تحلیہ و تنقیہ کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا کرین ۔ ادویہ موضعیہ مین صبر کمنا اچھی ہے اون سب دواؤن مین جنکو اس مرض سے خصوصیت ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور طلا کرین ۔ اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملاکر آب [illegible] اور دیہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے ۔ تنہا سرکہ بھی اس مرض کی مفید دوا ہے اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی **فصل ثالیل**

کے بیان مین مسون کو ثالیل کہتے ہین یہ مسماری بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا میخین گڑی ہوئی ہین اور عفت مزمنہ یعنے پیچدار اور چھلکے ہوئے ترچھی بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہے اور جو اول امر مین اسکی پیدائش کا فاعل ہے وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو طرف جلد کے اور زیادہ اس مرض کا خلط سوداوی ہو جو کبھی نہایت خشک بلغم سے مستحیل بہ سودا ہوتا ہے جس وقت [illegible] اور کبھی خون ہے کو یہ کیفیت عارض ہوجاتی ہے بسبب حتفان اور گرمی کے اور [illegible] اسباب [illegible] کے [illegible] ہیوست [illegible] پیدا کرکے مستحیل بہ سودا ہوجاتا ہے [illegible] چھوٹی رگوں مین کہ اونمین بوجہ قلت مقدار کے خون [illegible] ہوتا ہے اور اوسی خون مین رگہاے کوچک کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین فوت

مجففہ زیادہ ہوتی ہے کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مائل بہ یبوست کر دیتے ہین لہذا عفونت جو لازمہ رطوبت ہے
پیدا نہین ہونے پاتی خصوصاً جبکہ خون اپنی اصلی جوہر اور ذاتی حالت مین زیادہ حار نہ ہو۔ کبھی ایک مسّہ بڑا سا پیدا ہوتا ہے اور یہی
بڑا ثولول سبب استحالہ کا اوس بخار کی بطرف اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف اوس غذا کو مستحیل کر لیتا ہے جو بذریعہ
بخار کے اوس عضو مین آتی ہے جہان وہ ثولول پیدا ہوا ہے پس اس غذای استحالہ شدہ مین یبس اور برودت پیدا ہوتی ہے
اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثالیل بھی بکثرت پیدا ہوتی ہین جب وہ بڑا مسّہ اوکھیڑ کر پھینک دیا جای یا کسی اور تدبیر سے فنا کر دیا جاے
وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہین۔ جو بڑے بڑے مسے ہون اور اونکے سرے اور نوکین جیسے کیلون اور میخون کے سرے
ہوتے ہین ایسی ہون اور جڑین اونکی باریک اور پتلی ہون اون مسون کا نام مسامیر ہے اور جو مسے طولانی اور پیچدار ہون
یا کسی طرف جھکے ہوے ہون اونکا نام قرون ہے۔ بعض قسم ثالیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہے اگرچہ واجب ہے
کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام سے متمیز کر لین اور حب وسکاندہ اور ریم وغیرہ شگافتہ ہو کر برامد ہو چلے ہے کہ اور زیادہ شگاف دیکر
اوسے نکال ڈالین اور باقی نہ رہنے دین علاج بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا سے کے
یہ تو امر لابدی اور ضروری ہے اگر مرض مین زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جاے۔ اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور
تدابیر جو مکرر بیان ہو چکین۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی اور قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثالیل کے واسطے
جیسی مالش مسون کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظلہ جو صاف کرکے تین روز تک نتھر جانے کی غرض سے چھوڑ دیا جاے
اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے ایضاً بورق الکبر اور جوز السرو اور زیتون خام اور جوز مازج بھی جید ہے
اور تازہ برگ آس ثولول خفیف اور قوی دونون کے واسطے اور جوز تر کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب باینکہ اسکی لگانی سے
ایذا بھی کم ہوتی ہے بڑے ثولول مین لگانے کے لائق ہے اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہاے غرب کی اور اوسی
کی راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ۔ ادویہ جید بالغ النفع مین سے یہ بھی ہے کہ حرمل اور حنا کو باریک کرین اور منخل مین چھان کر
آب سرد کے ہمراہ استعمال کرین بطور ضماد۔ قوی ثالیل کے واسطے چونہ اور ہرتال اور سجی سے طلا طیار کرین خصوصاً اگر سماک
کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بلوط اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور ریلبوس گوسپند کے فضلہ کے ساتھ ایضاً ذراریح
ہمراہ زرنیخ کے ایضاً عسل بلادر مسہ کے اوکھیڑ ڈالنے مین قوی علاج ہے اور شیر یتوع یعنی درخت شیردار سمی جیسے مدار اور
تھوہر وغیرہ کا اگر مکرر اوسپر لگایا جاے وہ بھی گرا دیتا ہے۔ دمعہ یعنی پانی درخت انگور سے بطور انسو کے ٹپکتا ہے اور کیبکج بہت
اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہے۔ کلونجی کو پیشاب مین پیسکر اگر لگاوین عجیب الاثر ہے اور تلخہ مرغ بھی اسیطرح۔ اور حلتیت اور مرہم
حاد جس سے دبیلات شگافتہ ہو جاتے ہین اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے **ترکیب معتدل** پوست جوز تر
اور زجاج اور چونہ جو زندہ ہو ہر واحد کوٹ کر چھان ڈالین اور مسہ پر رکھین ایضاً زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درم شحم حنظل
چھ درم نوشادر چار درم سجی اور ہرتال ہر واحد آٹھ درم تلخہ گاو چھ درم اشنان فارسی سات درم کوٹ کر آب صابون کی
ہمراہ اوسپر طلا کرین۔ منجملہ معالجات ثالیل کے یہ بھی ہے کہ اوسے موچنے وغیرہ سے اوکھاڑ ڈالین کبھی برنج کی چونگی یا چاندی اور
لوہے کی باریک باریک نل ایسے کہ مسون کی مقدار اونمین سما جاے مگر بدشواری کہ پھر از خود اوسکا نکل آنا دشوار ہو اور بارھ

اون ثلیون کی تیز اور شکل اونکی موہنہ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو یعنے پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے اندر
لین اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائین کہ وہان سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجاے۔ یا موچنے اور سنسی سے
مسے کو کھینچین کہ اوسکی جڑ کھچ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ مین گڑو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوسپر روغن زرد
لگا دین۔ ایضاً جب کوئی دواے حاد اوسپر لگائی جاے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرتی ہو
اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اوسکے بعد اوسی دوا کو لگائین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جاے کبھی اس ترکیب سے
بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گردپیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مقعر یعنے گہرا
ہوتا ہے جیسے گولا بنانے کی رکھانی جو نجارون کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کا رندا اور اوسکے بعد اوسی مسہ پر دواے حاد
لگاتے ہین۔ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا مگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے نپاے بعد ازان
مقام مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جانا تھا وہ بہ گیا اور جو کچہ مسہ سے باقی
رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا

فصل قرون کے بیان مین قرن سینگہ کو کہتے ہین اور یہان مراد اون
زیادتیون سے ہے جو اطراف پر مفاصل کے ایک تیز شکل ناخون کے کثیف اور سخت بڑہ جاتی ہے کثرت عمل اور محنت مشقت کرنے سے
جیسے ورزش کرنے والون کے ہاتھ اور ہین ملمس پڑ جایا کرتے ہین علاج اونکا یہ ہے کہ جسقدر اونمین سے مردار ہوجاے کہ خشکی یعنے خون
کھینچنے سے کچہ اوسمین ایذا نہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور
ہوچکین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گر جاے بعد اوسکے روغن زرد لگائین

فصل شقوق کے بیان مین جلد کا پھٹ جانا
اور پھٹون کا اعضا اطراف بدن کا ان سبکا سبب یبس و خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی
رداءت اخلاط کسی مادہ حاد کو جو مجفف ہے اور تیز بھی ہے اطراف موضع خاص کے پھیلتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے
خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہواے گرم جیسی لو ان ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے تکثیف
پیدا ہو اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہے ہوا سے اوس زمین مین
خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین پر سایہ درخت اور گیاہ کچھ نہ ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کیواسطے
اوسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے۔ کبھی شقوق زمین کا یا عموماً بسبب پانی قابضہ کے اور وہ پانی جنمین قوت شب اور پھٹکری کی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے
خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائین اور برخلاف اوسکے بالضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جسمین قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جسمین قوت
قیر یعنے رال کی ہو۔ ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواست کے پانی سے اس خاصیت
مین اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہے **علاج** عموماً شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر
یبس مزاج اسکا باعث ہے تو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور ادہان مرطبہ کا شرباً استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کدو مقشر ایک اوقیہ تک
ہر روز آب کدو سبز کے ہمراہ یا نقیع زبیب شیرین کو چند روز پیے در پیے اسیطرح سرطانات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ تدہین
کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اوسکے لیے اقاقیا بہت مفید ہے ایضاً طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ چقندر
اور اوسی کا جوشاندہ خصوصاً قیروطی جو برگ چقندر اور معروف چربیون سے طیار ہوئی ہون یا مخ حیوانات چند سے بنائے جائین اور

زفت رطب اور قطران اونمین داخل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کی پیدا ہوا ہے قیروطی ہای بارد رطب تو عصارات باردہ رطبہ مینے بنائی جائین اونکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا **ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج** سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد مین گھس جاتی اور ہونٹھ کو خشک کردیتی کہ تری اوسکی خالی رہے یا برودت زائد ہو یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کو سبب ہی شقوق ہونٹھون مین پیدا ہو جیسا او پر بیان ہوا ہے پہلے ایسی تدبیر جو مانع شقوق ہو یہ ہے کہ قبل از یکہ خشکی زائد ہونٹھ مین پیدا ہو او سبب شقوق اسباب مذکورہ مین سے اپنا اثر ظاہر کرے قیروطی اور شحوم اور مخ اور [illegible] ہمراہ زوفا تر و تازہ کے استعمال کرین اور یہ ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کے استعمال کرین تب بھی اکثر زوال شقوق ہو جاتا ہے۔ پوستہای سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یا نی کے اندر کا باریک چھلکا خواہ لہسن اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی اونکے شقوق کو روک دیتا ہے۔ جب شقوق پیدا ہو جائے اوسکے لیے دوای جید یہ ہے اردی شراب کو بریان کرکے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد لگائین یا مازو ہی خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جائے صمغ البطم کو آگ پر گلا کر سحیق مذکور کو ملائین اور استعمال کرین یہ بھی کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی بہا ہارو ڈی کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھون کی ترقید کو مانع اور بہت مفید ہے اگر ترقید ہو گئے ہون **پاؤن کا پھٹ جانا** کبھی بسبب بخود رہنے کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب یبس اور خشکی اور تشف جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پاؤن پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اوسکا تحمل دشوار ہوتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کرین کہ آب گرم مین پاؤن کو رکھین اور تمریخ ادہان اور چربیون کی کرتے رہین خصوصاً روغن بیدانجیر اور روغن اکارع اور روغن [illegible] بدرجہ غایت مفید ہے چربیون گای اور بھیڑ کی چربی اور حرام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملایا جائے کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور ایسے جدید کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شے ٹپکتی ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے۔ مہندی ملنا خصوصاً جو شاندہ حرمل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ معزیہ ملانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑی جیسے کہ بعد استحمام کے اسیطرح معالجہ کرتے ہین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤن آب گرم مین رکھتے ہین بس ایسی دواؤن مین کیترا جو خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جائے عجیب النفع ہے **ایضاً** موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو ملا کر کے ملغمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے **ایضاً** قطران ہمراہ طلنجبین یعنے پسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہای مناسب کے اور شحوم مذکورہ نافع ہے **ایضاً** سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے مگر ہاتھون کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد مفید ہوتی ہے **ایضاً** پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اوسمین گھول دین اور ہاتھون کے پھٹ جانے مین استعمال کرین **ایضاً** بیدانجیر کا مغز تھوڑے سے پانی مین پیسکر ملا کرین اور بیدانجیر کا ثفل بھی شقاق کو جو متقرح ہو اوسکے لیے نافع ہے **ایضاً** مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد [illegible] موزون لیکر بطور قیروطی کے قوام مین لائین یا سرطان نہری کو شتیرج کے ساتھ پختہ کرین **ایضاً** روغن زیت کا اور بطکی چربی اور علک البطم ہماری مجرب بہت عمدہ یہ دوا ہے کیترا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اور اسکے نصف وزن بیخ اسفاناج اور کہربا اور کندر کو

بھی ممیسین اور علک البطم کو ہموزن کتیرے کے لین اور سب کو روغن بیدانجیر کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تدہین کا خوگر ہو اوسے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچیگی **مترجم کی مجرب دوا** پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جوکوب کر کے پانی مین جوش دین جب خوب اوسکا اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاؤن کو ڈبودین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہے مین نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پاون کا جو سجی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا اور مفید ہوا

فصل ہاتھونکے پھٹ جانے کا بیان علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پاؤنکے ہے جو خفیف دوا سے ہو یعنے سخت دوا سے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیے **اونگلیونکی گھائیون کا پھٹ جانا** اسکا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفایج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین

فصل تقریح قطاۃ یعنے پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج ۔ قطاۃ اور ریڑ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چیت لیٹنے سے اور خصوصاً بحالت بیماری کے سرخ ہو جاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے ۔ لازم ہے کہ جسوقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہوا اوسی وقت سے چیت لیٹنا ترک کردین اور روادع کا استعمال شروع ہو جاوے ۔ اگر مریض کی ایسی حالت ہو جاوے اوسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنے شاخہاے بید کو جدا کر لین ورنہ وہ خود چبھین گی یا باجرہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ پڑے اور جب قرحہ پڑ جاوے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین

رائحہ منکرہ کا علاج بری بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اوسکے معین ہوتے ہین یعنے جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کو نکرنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جب کہ بو پھیل چکے اور میتھی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ بالحس یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین ۔ بخر یعنے گندہ دہنی کی بوی بد کا علاج تو امراض فم مین مذکور ہو چکا

جلد کی بدبو کا علاج جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوئی ہو پہلے بذریعہ استفراغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو بنظر اپنی کیفیت کے و نیز بنظر مقدار اور کمیت کے یعنے غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جا کر خوب نظافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو ۔ نہار موںھ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ بہاتی ہین جیسے سلیخہ اور قلنہ یعنے پل برنگ ایضاً کرفس اور حرشف اور لیمون ۔ جو چیز ادرار بول کرتی ہے خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہے جیسے لیمون بدبوی جلد کو نقیع مشمش یعنے خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین بدن پر پانی آس اور جس پانی مین شب یمانی اور میسوس اور طبیخ نمام اور نعنع اور فودنج اور مرزنجوش برگ بھی برگ بید ملا ہو اسیطرح تمریخ آس کی جو پسا ہوا ہو اور خصوصاً صندل کی تمریخ اور سعد اور فقاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گل سرخ

جو چیز مدر بول ہو وہ بھی عفونت خون کی ...

خاص کرکے اور مرزنجوش و شاہسفرم اور شنبہ برگ اترج اور پوست اترج اور اسکی چھالہ اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہے **ایضاً**
اقراص ورد ہمراہ مسک کی **ایضاً** منافس اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرداسنگ اور توتیا برگ سوسن بھاری
وغیرہ او رمکی او صبر اور روغن آس اور روغن گل **فصل بیان مین صنان کے** اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہے
صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ صنان بقیہ سے اوسی منی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس
آدمی کی خلقت ہوئی ہے اسطرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کی طرف آگیا اور جالینوس لغو ذکر گیا اور یہ رای قابل اعتماد کے نہین ہے البتہ صنان
کی پیدائش مناسب در اولی یہ ہے کہ اوس مادہ سے منسوب کیجای جو السان مین تحلیل ہو منی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان
بن جاتا ہے - علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہے کہ توتیا اور مرداسنگ مربی سے لین اور اقلیمیا
معلومہ اور خاکستر آس سے اور جس پانی مین پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین صندل ملا دیتے ہین اور کافور بھی مخلوط
کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک و سنبل اور شب اور مر اور سافج اور گلسرخ ہر واحد ایکجزء توتیا اور مرداسنگ
سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزء کافور نصف جزء گلاب کے ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین **ایضاً** دیگر
اور سک اور سنبل اور سعد اور مر اور شب ہر واحد سے دس جزء ایک قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور نطوخ کے استعمال کرین
فصل صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جاے اور گرم مزاجون کے واسطے نافع ہے سعد اور سافج نقاح اذخر
میوہ شامیہ جو ہندی زبان کا مشہور ہے ہر واحد دس درہم گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درہم سعد اور نقاح اذخر
اور سافج کو شراب ریحانی مین تر کرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرین اور پیسین پھر اوسمین گلسرخ اور اطراف
آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سو کھانے کے بعد
پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضاً** کہ عرق
بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والون کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہای سلیخہ ہر واحد تین درہم قسط اظفار الطیب
سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درہم شاخہای مرزنجوش سنبل سوریہ ہر واحد چار درہم یعنی زبان کی اسکو شراب مین حل کرکے
باقی ادویہ کو آب تمام مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جو مذکور ہو چکا **اور دواے** جو سینہ کی بدبو کو دور کرتی ہے دارچینی
سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنے وہ گل مختوم جسپر بحیرہ کی مہرین لگی ہون اور اوسکو طین قیملیس
بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد
تین اوقیہ خشک دو دانق آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کرکے آمیختہ کرو **فصل بول اور براز**
کی بوی بد کا بیان اور ریح کی عفونت کا بیان ہے اور اوسکا علاج ان تینون چیزون مین بوی بد عفونت اخلاط سے پیدا
ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انمین پیدا کرین جیسے اشترغار
اور لیس اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور بیضہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جودت ہضم اس اثر کو دور
کرتی ہے اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کو دفع کرتی ہین جیسے سنبل کہ پسینا اور پیشاب
کو بدبو کرتی ہے اور براز کی بوے بد کو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہے **فصل بیان مین**

پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کی جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے بھی ہین **ایضاً** مدرات جیسے ہلیون وغیرہ کہ رائحہ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہو چکا **فصل قمل و صئبان کے بیان مین** جو مادہ رطب السیاہے کہ خاص اوسی مین کسی قدر حرارت ہے یا اوسکے ہمراہ کسی اور شئے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہے جو پسینا ہو کر بہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو متحلل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلای طبقات مین محتبس ہو جاتا ہے کہ اوس سے خراز او حصیف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اوسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوسمین ردائت کمتر ہی اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اوسمین نہین ہے اور نہ اوسمین بسرعت عفونت زائد دور ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوسمین قبول حیات کی بھی ہے تب عطا کنندۂ حیات کی موہبت سے اوسپر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قمل یعنے سپید جون پیدا ہو کر رینگتی پھرتی ہین اور قمل بنکر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ سے خفتہ بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صئبان کہتے ہین۔ کبھی قمل کے تولد پر غذا ہاے جید الکیموس بھی معین ہو تی ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کی طرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اوسپر اعانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسے حرکت جماع کی۔ کبھی صفائی بدن کی میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتیح پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دے کر مستحیل کر دی یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ بہ متعفنہ کا استحالہ نہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہین۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہے علاج قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ اونکی نسل منقطع نہو اور بڑھتی ہی چلے جائین اونکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فصد کرائے اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر مذکور بھی ہو چکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت نافع ہے۔ اگر پہلے آب شور سے نہائے اوسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے۔ کپڑے بدل بدل کر پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین کبھی مشروب والی بھی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے لہسن کو طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اوسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے **ایضاً** برگ حماض بھی اور اوسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ رمان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ بزرکتان یا قصب الذریرہ اور دار چینی اور روغن قرطم یعنے کرڈھ نافع ہے اور مانع تولد

عمل ہے اور روغن ترب عجیب الاثر ہے پوست سلیخہ اور زراوند اور عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور نمام اور جعدہ اور انیسون اور شیلطرا مشمع
تخم الجزر اور برنجاسف قردمانا ترتیب جید شیاف مامیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب ادویہ کے
سب کو یکجا کرکے طلا کرین دھونی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہے اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج
جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر۔ مرارات یعنے تلخ چیزین جسوقت غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین۔ بخورات مین تبخیر
کندش اور مویزج کی ہڑتال کے ساتھ اور خصوصاً سبک کی ہمراہ اور گندھک۔ منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہے مویزج اور زرنیخ
سرخ اور بورہ ان سبکو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سپید اور بورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل۔
رائی اور کندش دونونکو پیسکر تھوڑا سا سرکہ انپر ڈالین اور پارہ اسی مرکب مین پیس پیسکر کشتہ کر ڈالین یہ دوا قوی الاثر ہے ایضاً
وہ دوا جو مرکب ہو گندھک اور ہڑتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے **ایضاً** کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران
آلسے گاوا اتنا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہو جاے یہ طلا بھی قوی ہے **ایضاً** قطران جنطیانا اور ہڑتال اور روغن سوسن **ایضاً** مویزج اور برگ
دفلی اور نسب یمانی **ایضاً** حمام مین شیاف مامیثا ایک جزو بورق نصف جزو قسط ایک جزو نشاستہ ہموزن سب اجزا کی اور بعد
خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملاکر۔ یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہین انکا لگانا بعد تبخیر اور دھونی
لینے مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اوسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہین **چوتھا
مقالہ** اون احوال کے بیان مین جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہین اور اسی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہے **فصل
ہزال یعنی لاغری کے دور کرنیکا بیان** (۱) لاغری بدن مین بوجہ نہونے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے
پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذاے ملطف سے جس سے خون کثیر بدن مین پیدا ہی نہین ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳)
یا فقط تدبیر غذاے پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہے **مترجم** اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر
تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا النسخہ (علی ما عداہ) کا ہے وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہے اور بے ربط ہے مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس
تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا نہو (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے
جو غذا مین تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف
پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کرسکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا بسبب
سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام طلبی
بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کی جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت
بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طبائع مین جذب غذاے معتدل بھی نہین ہوتا ہے (۶) یا سبب
لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اوس سے بغض اور نفرت ہے یعنے اوسے قبول کرکے
تغذیہ بدن نہین کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنے بلغمی کے
(۷) یا لاغری کا سبب ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب
ہوتا ہے اور قوت کبد مین وہن اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان یعنے کیڑے اندرون

بدن مین پڑ کے جریان غذاے اعضا کو روکتے ہین اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی
اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی برودت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ مسامات
تہ بر تہ بستہ او منطبق ہو جاتے ہین اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جو گرد اگرد مسامات کے کسی خلط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی
ہے او سی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہے لہذا یبس و خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے
کہ اوسنے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہین باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے
اپنی اپنی علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے مٹی وغیرہ کی پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندھی رہے اور
مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے ۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہین اونکے مسامات
کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جسقدر
غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہے بوجہ ریاضات سریعہ کے فوراً متحلل ہو جاتی ہے اور عضو مطلوب التغذیہ مین ٹھہر نہین سکتی جیسے
ہموم اور غموم یعنے رنج اور افکار ہین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہے ۔ جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے ہین
اون ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین اونپر فربہی کا
عود کرنا دشوار ہے اونکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض بقاے قوت اور مدارات ضعف کی ہوسکتی ہے کہ اگر غذاے کثیر کا استعمال
ہو تحمل کر سکین اور ہضم ہو جاے جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تمدید یعنے کھچاو
اور تناو کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسے ہی بدن مین ہے جسکی جلد نرم ہو ۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا
اوسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور
سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہین ہو سکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی
حفاظت کرنی مانع لاغری ہے ۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت
ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے ۔ ایسی تدبیر کرنی جس سے
غذاے اعضا محتبس ہو جاے اور نفوذ اعضا مین نکر سکے اور محتبس ہو کر غذاے مذکور متعفن ہو جاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور
ہے ۔ فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ اونہین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہے جیسے کہ درمیان لاغری
اور فربہی کی حالت اعتدال مین عمدگی ہوتی ہے پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہو اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیے
اسلیے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت مین ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاطاً لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پاے گو
ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعۃً اچانک پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اپنے
مقام پر مفصل مذکور ہوگا ۔ جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہو جاے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج
واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب دہ گانہ مذکورہ بالا مین سے کونسا امر سبب اس لاغری کا
ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کرین اور ازالہ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے
خون غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا ہے

اقتصار نکرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہی کہ وہ متحلل ہوجاتا ہی اور
جزو بدن نہین ہوتا ہے (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہے اوسی قوت کی تحریک اور تقویت
کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع مین ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوتے سے
ودھکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو پیدا کرتی ہے۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکین
اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لائین اور جذب کرین اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جب دونون اعضا کے جانبین مختلف
ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو اوسوقت ضرور ہے کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کی طرف سے پٹی باندھی مگر بندش پٹی کی
ایسی نہو جو ایذا دے بلکہ اسی قدر کہ مسامات مین تنگی پیدا کرکے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاویگی اور قوت
جاذبہ کو مالش سے تنبہ کرین خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد
اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور مین گرمی آجاے ترک کرین اور پھر جب گرمی مٹ جاے مالش کرین (۳) اگر منافذ
کے بند ہوجانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تفتیح مسامات کرین۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان
مین بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہے اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور امتحان کے لازم
ہے جو بذریعہ مسخنات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کرین اگر بوجہ برودت تنگی
مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات مین تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہون۔
بہتر ہے طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہے کہ پہلے اوس عضو کی مالش کرین بعد ازان
اوسپر محمّر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شئے رکھین (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کرین (۵)
اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کرین اور سارے دیدان نکالڈالین اونکی ادویہ
جو باب دیدان مین مذکور ہوچکی ہین اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاونے پہ
سولانا اور سایہ مین ٹھہرانا اور نشاط یعنی دلخوش کن امور سے ہر وقت دوچار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے شربت
پلانا چاہیے کہ یہ جملہ تدابیر بحد سے مقوی قوائے طبعیہ ہین کہ تصرف طبعی کو تغذیہ مین اور دفع فضول مین پیدا کرتی ہین اور یہی امر
مبداء اسباب فربہی کا ہے۔ شراب غلیظ بھی شربا اور طعام جید الکیموس جو قوی اور نیّتہ قوت جاذبہ ہو کر منہضم ہوجاے مسمن
بدن ہے جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اوسمین قوت لحمی محتبس ہوجاتی ہے اور
گوشت سخت پیدا کرتی ہے۔ اور پکایا ہوا گوشت تو لحم مترہل یعنی ڈھیلا اور متنفش یعنی پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے
جو پلپلا ہوتا ہے۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہے اسیطرح گوشت چوزہ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہے
اسیطرح لبوب ہمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے
مگر نہانے والے کے جگر مین سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھاکر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے
اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنی پتھری کا ایسے لوگون کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رگ از روی خلقت کے
ہین اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہون اونکو مرض سدد اور حصات مین مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سبب آدمی ہے

بعد غذا کے حمام کرنا مضرت

یہ حکم ضرر کا عام نہین ہے ۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہے کہ مفتحات سدد جگر جو معروف اور مشہور ہے اونکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کبثرہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کرین اور سکنجبین بزوری بھی استعمال کرتے رہین تاانیکہ ثقل مذکور زائل ہوجاے ۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اول طعام کے وقت ہو کہ غذا منحدر ہوچکی ہو ۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلافصل اسباب فربہی سے ہے ۔ سکنیا خوب تدبیر فربہی کی اکثر آدمیون کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً اون لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہون ۔
واجب ہے کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنے جس وقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہوچکی سوای چند اشیای غذا کے کہ اونکے بعد استحمام مفر ہے ۔ محرورین کے واسطے دوغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے ۔ منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا پٹھی کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہے (چنانچہ ابتدای صفحہ ماقبل مین مذکور ہوچکا اور پٹی کی بندش نیچے عضو کے کرنی چاہیے اگر سوی عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب ہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہے اوسوقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے ۔ یا عضد تو لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہین اوس وقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے ۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بریاضت ہین ۔
ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور بطی ہو یعنے دیر مین کیجاے اور معتدل حد اعتدال پر ہو اور دلک سریع کی جو پارچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت اعتدال واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہوجاے اور مالش کی حد اسیقدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجاے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یابس یعنے سوکھی مالش کراے بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے ۔ تبدیل آب وہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب وہوا کی خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے ۔ مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کو مالش وغیرہ سے لگاے جاتے ہین ۔ جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا روغن جو زفت کو سیلان مین لاے استعمال کرین کہ ملتحم ہوجاے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب پگھل جاے استعمال کرتے ہین کہ چمٹ جاے اور جب منجمد اور بستہ ہوجاتا ہے چھوڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوسی عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جاے اور غذا کو اوسی عضو مین بند کردیتی ہے ۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برودت بسبب ضعف کے عارض ہو اوسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کی سبب برودت عارض ہوئی ہو اوسی بھی زائل کرتی ہے اور لزوجت اور لخونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر پیوست مسامات ہوجاتی ہے گویا کہ مستحیل ہوگئی جزو عضو کیطرف کہ اوس سے جدا نہین ہوتی ۔ جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور جاڑون مین دو مرتبہ ۔ اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی حسیبیکی عضو مین بسرعت ہوتی ہے یا دیر مین اور عضو مذکور مین سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطوء کا خیال کرین ۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑانے مین دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم

ادھر اسکو لگایا اور ادھر جب سرد ہو گئی چھوڑ الیا۔ کبھی زفت کے لگانے سے پہلے دلک سریع اور خفیف جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد ازان طلاء زفت کرتے ہین۔ یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اوسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصاً اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائین کہ عضو مہزول سرخ ہو جاوے اور پھول جاوے اوسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے جو خلاف مقصود ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانی کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگاوین جبن وقت منجمد ہو جاوے اور سرد ہو دفعتہً چھوڑ الینا چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین یقدر لنبع بھی ہو ڈالا جاوے بعد اوسکے زفت کا لطوخ کرین۔ آبہای کبریتی اور تفری یعنے پانی زمین ہای بے گیاہ کی یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا اطراف بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کر دیا کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ سرین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا۔ جسکو بوسے زفت ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچاوے یا عضو خاص پر۔ بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہے جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاوے کہ اوسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر پیدا نہ کرے گھبرانا اور ناامید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہاے سخت سے دلک اور مالش کرنا اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اوسکے بعد ہاتھ سے مالش کرے اوسکے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سوای مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کیجاتی ہے۔ اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے فربہ کرنے مین غذای معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلیے کہ اونمین حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہے اور فربہی آنے مین مادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ تناولہ اور حقنہاے مناسبہ کو بیان کرین۔ کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا پر معین ہون اور حبس غذا کا معدہ مین کرین امعا مین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اثنای طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد بعد ازان اوس غذا کو لبستہ کرنا عضو مہزول مین درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے کھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت بہتر اشیا ہین ترتیب جید بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملا کر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پئین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے ایضاً ایک رطل آرد سمید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکی قرص بنالین اور صبح شام کھایا کرین۔ یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر کیلا یعنے حبوب اوسکی نصف جزو قند سپید

ہمو ن سکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کرین بیس درہم تک ترتیب جو منسوب ہے حکیم کندی کی طرف چہارم کیلیجہ بار لحم بید انجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اوسمین ڈالین جتنا زیادہ آٹا اوسمین گوندھ سکے گوندھین اور پھر اوسکے قرص برابر یعنے ٹکیان بنالین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کا ہو اوسکے بعد پختہ کرین اور سوکھا ڈالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین ترتیب جید جو لاغری مٹی کی خورش اور سدہ ہاے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنے مرض بیلیہ سے پیدا ہوا ہو اوسکے واسطے یہ نسخہ ہے۔ زبیب جید لیکر اوسپر بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجاے اور بر تقشیر پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید اور ایک کف اجوائن اور ایک کف دست برابر شکر اور ایک کف دست صعتر ڈالین جب دو روز یا تین روز خوب تر ہے نہار بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کامخ کبر اور کراث کے تناول کرین اور نبیذ قوی اوسکے اوپر بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹہ گذرجاین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوسپر تین رطل نبیذ قوی تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی مزاجون مین تاثیر عجیب کرتی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے الیضا کتیرا اور تخم خشخاش اور جوز جندم اور بہمن اور کبر اور کہربا اور زرنباد اور مغاث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹکر مسکہ مین جوش دین اور اوسپر دو من آرد نخود اضافہ کرین اور ہر روز تیس درہم تک تناول کرین اور ہمراہ اوسکے روغن زرد مین دودھ اور شکر ڈالکر حسو پختہ کرین اور بعد اسکے تناول کے استحمام خفیف بھی کرنا چاہیے الیضا مغاث پچاس درہم خرنوب بیس درہم کتیرا چالیس درہم زرنباد تیس درہم چھان اور سوم حصہ مجموع کے خرہمید اور اسیقدر یعنے ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درم بھیڑ کے دودھ مین اور شیرہ انگور کہ دونونکا وزن ایک رطل کا ہو حسو بنا کر استعمال کرین ادویہ فربہی آور کی تفصیل مین منتخب یہی لبوب ہین اور روٹیان دو الملی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کی اور کسیلا علاوہ نفع تسمین کے سویق کے نفخ کو دور کرتا ہے اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ مین دیر تک ٹھوتا ہے اور مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہون جیسے ملبوس اور کرسنہ اور توپیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے گویا بالخاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد بھی بکار کر خشک کرین اور کوٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بہت مفید ہے تدبیر جید واسطے محرورین کے نوع رائب حلو یعنے میٹھے میٹھے دہی کا دہ دہی جو اچھی طرح لبتہ نہ ہوا ہو اور نہ اوسمین ترشی ضامن کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور دہنیت اور براتی بھی اوسیوقت اوسکی چھاچھ یعنے مٹھا بناتین تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہو ایسے مٹھے کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جاے اور تین گھنٹہ صبر کرے تاکہ یہ مٹھہ خوب ہضم ہوجاے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو جوزہ فربہ مرغ کی غذائین اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا کے استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بہ قدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے نکل کر غذا شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیگر نخود کو لیکر دودھ مین تر کردے ایک شبانہ روز اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ مین پروردہ کرین یہ بھی جائز ہے اوسکو بعد

بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش ہر ایک ایک اوقیہ اور گندم اور جو پسینا ئی ہوئی پوست اتری ہر واحد تین اوقیہ اور ہیم اور بادام مذکور چالیس درہم سب کو یکجا کرلین پھر ہر روز اسمین کیسے بیس درہم لیکر شیر تازہ یا روغن بنا سپتی یا گھی میں پکا چھین اور ستو ل کو پلائین اور بعد ازان آبزن مین استحمام کرین اسقدر کہ متحمل ہو **ایضاً** روغن حلیسا ایک رطل پانی میں نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جلجائے اور اسمین ایک وقیہ قند ملاکر اور ایک وقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد اسیقدر ڈالکر پھر جوش دین اور بطور حسو کے بناکر تناول کرین **ایضاً** آرد نخود اور باقلی اور جو اور چاول سب کو ہموزن لیکر مثل مقشر خشخاش سپید مونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک اجزائے مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جزر شکر دو حصہ طیار کرین پھر اسکے دو دوم مین اور صبح کو تناول کرین **ایضاً** بھنگ کو پہلے پانی مین شبانہ روز تر کرین بعد ازان پانیمین جوش دیکر پکائیں اور اسکے بعد پانی اوسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالین اور سایہ مین سوکھائین اور بعد خشک ہونے کے ایک روئی مین بھر کر تنور مین کسی اینٹ پر رکھکر نکالین تاکہ روئی سرخ ہوجائے گویا کہ گدر خرما ہے دوائے مذکور کو روئی سے نکالکر پیسین اور اسمین سے دو مثقال یا اوس فنیت یعنے روٹی مین آمیختہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہے اور صبح شام تین کف اسمین سے تناول کرین **دوائی عجیب** بھنگ کو پانی مین بدستور سابق تر کرکے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور مسکہ اوپر اوسکے چپڑ دین اور اسقدر بریان کرین کہ پیسنے کے قابل ہوجائے پھر بعد پیسنے کے چہار وزن اوسکے لوز مقشر اور اوسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائین اور بروقت سونے کے پانچ درہم تناول کرین ۔ یہی مہزولین اور لاغر آدمی انکو کا کنج و عنب الثعلب و رکا ہوا ور توت اور گوشت تیہو یہ سب اشیا کسی بھی اور انکے لیے ہین ۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہوگئے ہین اونکو علاج مرطب کی (جنکا بیان مرض دق مین ہم کر چکے ہین) حاجت ہوگی **ازین قبیل یہ دوا** سرد مزاج والون کے واسطے ہے ۔ خربق سپید تو دری یک یک تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب سمنہ چار درہم سورنجان بزر البنج عاقرقرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم نخود ابیض ایک مکول پہلے نخود کو دودھ مین بھگوئین کہ پھول جائے بعد ازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل سویق کے پیسین اور سب اجزا کو یکجا کرین اور آٹھ مغز روغن گاو اوسپر ڈالین اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین اور اوسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا نخواہ ہر واحد ایک جزر کسیلا دو جزر زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جزر سب کو پیس کر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن اوسکے خبر سمید اضافہ کرین اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربائے روغن دار مین ڈال کر قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب الخصین کے واسطے** کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ پر کہ جسمین ترشی نہو ڈالین اور تین قدح اوسکی تناول کرین صبح اور شام یعنے رات کو سوتے وقت اور ہر دم ایک قدح پیا کرین اور اوسکو بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے ۔ لعبہ بربریہ سویق مین ڈال کر زیادہ نافع ہے کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر اوسمین حرارت زیادہ ہے ۔ ازین قبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہوگئے ہون اونکا علاج مرطبات معلومہ اور تدبیر مدقوقین سے کرنا چاہیے اور اسکے بعد وہ تدبیر جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہے اور جن لوگونکو ہمراہ یبس کے برودت بھی ہو لازم ہے کہ دق ہرم یعنے دق شیخوخت کا علاج کیا جائے حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو فربہی دین جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصاً اگر اوسمین تھوڑا سا گندہ بیروزہ شریک ہوے اور حقنہ ہائے مرکبہ اسی اثر کے باہ کے

مقام پر مذکور ہو چلے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون حقنہ فربہ بکرے کی ہڑی لیکر خوب صاف کرین اور اوسکے بعد خوب
کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اوسپر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارزا اور نخود اوبلے ہوئے ہر ایک
چہارم رطل اسطرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملا لین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالین اور پھر
سبکو پکائین تنور مین تا اینکہ خوب گل جاے اور ہڑی بھی گل جاے اور سبکو چھانین اور شوربا پر روغن دار تین اوقیہ اور دسم
دو اوقیہ رقیق لوز اور آرد جو تین ہر واحد ایک وقیہ بڑھا کر احتقان کرین اور فورًا اوسی حالت سے سو رہین **فصل**
تسمین عضو عضو کی جداگانہ ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلًا ہاتھ یا پاون ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا سر عضو
کی فربہی ممکن وہی ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہے جو خاص ایک
عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عمومًا کریگی ۔ البتہ عضو خاص ہی کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو
خاص اوس عضو کیطرف جذب کرین اور اوسی عضو مین ٹھیرا دین اور غذا کو بطرف طبع عضو ہذا کے پھیر دین کہ مناسبت
پیدا ہو جاے ۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک محمر باخشونت سے پھر اوسیہ محمرہ پھر دلک محمر پھر دلک قوی کرنے سے
اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے ۔ بعض لوگ علق بری کو جو کہ ہمارے
سرخ مین قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے ــــ مادہ کا عضو
مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اور عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاے اور اسی عضو کیطرف
کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنے جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسی جگہہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجاے
اور دوسری طرف کی بند کیجاے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنے لوہے کے آلات سے
اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہے ۔ اطبانے
کہا ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین
ہے اور سخت ہو گیا ہو اوسے کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جایگا اور تقلص یعنے سمٹاین اوسکا جاتا رہیگا ۔ **فصل فربہی**
کے عیوب کا بیان حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہوقت یعنی برخاست
اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے
اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کی حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کی ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے
کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہوائی مناسب پہونچنے نہین پاتی کہ اونکے مزاجون مین فساد آجاتا ہے اور ہمیشہ خواہ اکثر اونکی
نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برامد ہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ
اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعتًہ اوس سے نکلتا ہے کہ اونکو قتل کرتا ہے اور اثنای روانگی مین ایسے
خون مہلک کے خواہ اوس سے کیقدر پہلے ضیق نفس اور خفقان اونھین عارض ہوتا ہے ۔ پس ایسی حالت مین انکا تدارک
بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے ۔ ایسی ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون حالی اونکی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین یا اور جو
فربہ کہ حد بالغ فربہی کو پہونچ گئے اونھین موت جلد تر آتی ہے خصوصًا اگر ابتدائے سن مین فربہ ہوئے ہین کہ اونکی رگین بہت باریک

اور تنگ ہو جاتی ہین اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کے بھی ہوتے ہین ذرب یعنی اسہال کا مرض اونکو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین ۔ بھوکھ اور پیاس پر بالکل اونہین صبر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ منافذ روح مین اونکے تنگی ہوتی ہے اور برودت مزاج پر غالب ہے اور خون مین کمی ہے اور بلغم کی کثرت ہے ۔ کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہونچیگا مگر یہ کہ بارد مزاج ہو جاے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع اونہین کم تر ہوتی ہے اور منی بھی اونہین کم پیدا ہوتی ہے ۔ یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی ہو جاتی ہین تو اسقاط جنین کر دیتی ہین اور شہوت بھی اونہین ضعیف تر ہوتی ہے ۔ ایسے ہی فربہ زنان و مرد اگر اونکا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاے اثر دوا کا رگون مین ہو کر اونکے اعضا تک غالباً نہین پہونچنے پاتا ہے مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ جن کی قوت اونکی ضعیف ہے فصد کھولنی اونکی دشوار ہے مسہل دینے مین اونکے خطرہ ہے کہ بشیتر ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہین کہ تنگی اور بڑی عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے اونکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہے پھر اگر دواے مسہل نے کسیقدر تحلل بھی کیا سواے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ بر ترتب نہوگا اسلیے کہ حرارت غریزی اونکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہے ۔ اور ہمنے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت مین وہی ہے جو لاغری اور فربہی مین معتدل ہو خصوصاً سن پیری مین اگرچہ کد اور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہے مگر اوسکو ہمراہ جو دلایل رطوبت کے ہوتے ہین اوسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنے کی تدبیر

فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدیدہ کرنا ۔ اور بھوکھ لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو اور قسم غذاے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہین روٹی اونکو خبز خشکار اونکو دینی ممکن ہے اور لازم ہے کہ توابل حارہ اونکی غذائین بروقت پکانے کے زیادہ ڈالی جائین ۔ اون لوگون کی تقلیل غذا سے زیادہ چربی اور روغندار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ اون اوصاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ زیادہ روغندار غذا سے بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہے خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک ہی مرتبہ ہو یعنی بدفعات ندیا جاے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اوسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات عنیفہ اور درشتی بدن اونکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہیین کپڑے خشونت دار اور کھرکھرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہواے سرد کی جگہہ ہواے گرم تکثیف مسامات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہو جائین اور بدن متخصف ہو کر یعنے سمٹ کر قشعریرہ پر آمادہ ہو پس قبول غذا نکرے گا اور تحلل معتدل سے اونکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحلل مقدمۂ انجذاب ہے غذا وغیرہ کا پھر اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلل زیادہ ہو کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلل پیدا ہوگا ۔ اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہے اسلیے قے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری

پیدا ہوتی ہے۔ جو مزاج معدث فربہی کا کسی بدن مین ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا احالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ معدث فربہی کی ہو اوسکا امالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر زائد از حد فربہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین۔ واجب ہے کہ اونپر تحمل ریاضات سخت اور درشت کا اور استفراغات کرایا جاوے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنی مین پورا معین ہے (۱) اثر یہ ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد یعنے بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی معرض تحلیل مین آجاتی ہی (۲) اثر یہ ہے کہ ادرار پیدا کر کے اخلاط کو بجہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہے کہ خون مین ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اوس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہے اور جذب بدن نہین ہوتا ہی اور ادویہ ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائین جو اوجاع مفاصل مین بکار آمد ہین تجویز کیجاتی ہین اور وہی ادویہ ادرار بول بزیادہ قوت رکھتی ہین۔ مگر وہ ادویہ معتدلہ ہونی چاہیین کہ جب مختلط بہ غذا ہوجاتین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کیطرف توجہ کرین اور توجہ مواد کی رواضع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نکر سکین۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جگہ بر ایرا د غذا اکر نگی اور اسوقت اونکا فعل اولی شروع ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز رہین اور جذب اخلاط کرین سوای جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق سے صادر ہون۔ یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرتی ہین بعض عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے جنطیانا اور تخم سداب زراوند مدحرج فطراساليون جعدہ سندروس مین بھی قوت لاغر کرنی کی ہے مخالف قوت کہربائی۔ اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسیطرح تخم کرفس۔ اور زاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اوسکے استعمال مین خطرہ ہے مرزنجوش بھی تنہا لاغری پیدا کرنے مین مترجم ایک نبات ہندی جو بنام چیٹ چیٹہ مشہور ہے اور کہین کہین انجھا جھاڑا بھی کہتے ہین اوسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ جاتی ہین اونکے اندر مغز نکلتا ہے جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ مین پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ صوفیہ چلہ کشی کرلیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یادگار مترجم سے درج ترجمہ ہوتی ہے **متن** مرکبات ادویہ **صفت دواے مرکب** زراوند مدحرج ایکدرہم قنطوریون دقیق دو ثلث درہم کے جنطیانا رومی جعدہ فطراساليون ملح الافاعی ہر واحد تین درہم سب ادویہ ایک خوراک ہے **دواے قوی** بیخ قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیر ان سب کو بوزن ایکدرہم لیکر استعمال کرین **ایضاً** تخم نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر سہ جزو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے۔ ادویہ ملطفہ سرکہ سے سرکہ اور مری کی نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جسکے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہی کہ سرکہ سے پرہیز کرے۔ نہار اوٹھہ کر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اوسکے بعد مستعمل ہوگا

اونکو قبول نکرینگے۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہون قوت جاذبہ کسیلمند ہو جاتی ہے اور عروق کو خوگری ہو جاتی ہے کہ جو غذا وغیرہ او نمین ہے اوسنے حرکت سے اوسے خالی کر دیتی ہین اور بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ ملینہ کے ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جائیگی اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہو جائیگی منجملہ ادویہ منحفہ یعنے لاغری اور نحافت پیدا کرنے والی کے تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ لحم الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے۔ دوای کرکم اور معجون فلافلی اور سنجرینیا اور انقرویا اور دودلک اور اثاناسیا اور امروسیا اطریفل صغیر طلا کرنا دوا اون کا ان لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہے جو مبرد ہون اور مجفف ہون قوت جاذبہ کی اور اونمین ادویہ کسیقدر سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادہان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہے استعمال کرنی چاہیئین۔ واجب ہے کہ استحمام اون لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور جو ائی استحمام ہو ائی نمو اور محلل ہو ایسا ہو کہ تحلیل ویسی بیدار ہو نہ اینکہ فقط جذب پر اکتفا کرے اوس استحمام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فور آغذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روکے بعد استحمام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اوسکے بعد غذا کسیقدر یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے **فصل تہزیل اعضای جزئیہ** جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس امر مین بھی اونہین احوال اور شروط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق کے باب مین مذکور ہو چکے اور اعانت معینات مختصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ پٹی باندھنی اون راہون پر جدھر سے غذا اس عضو کی طرف آتی ہے اور رباطات کی بندش اور بروقت رباطات کو اونہین مسالک پر رکھنا نہ کہ اوس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہے **نسخہ** و مکا قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصارہ بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال رہے۔ یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملاکر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے **ایضاً** کمین حرا اور بازو دونون کو پیس کر ایک وزن شہد ملاکر طلا کرین اوسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین دن سرکہ مین کپڑا بھگو کر اوسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بصل سوسن ابیض ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین **فصل بیان مین داحس کے** (ہماری زبان مین لبہری داخس کو کہتے ہین) داخس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی جڑ مین پیدا ہوتا ہے اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہے اور درد شدید اوسمین ہوتا ہے اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑ جاتا ہے اور سڑ جانے کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی داخس متقرح سے تر رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہے اوسوقت انگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور شدت ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرور ہے علاج مین داخس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اورام اور اقسام اورام کا ہے یعنے رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور انحطاط کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہو چکا یہان بھی کرنی ضرور ہے ادویہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہے کہ انگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ یہ تدبیر شدید النفع ہے اور بیشک ابتدا میں یہ دوا انفع ہے خصوصاً ہمراہ تخم کتان یعنی السی کے ہمراہ سویق جو کے اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے طیار کیا جاوے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسپغول میں جو سرکہ میں نکالا گیا ہے وہ بھی زیادہ نافع ہو گا کیونکہ ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطرح عفص ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا ہے عفص جیسا النفع ہے اور اسی طرح سماق اور برادۂ عاج اور اقاقیا جسکو چاہیں ہمراہ سکنجبین کے ضماد کریں اسی طرح مازو شہد میں ملا کر یہ بھی استحکام مرض کو مانع ہے اور ہمیشہ آب سرد میں اسکو ڈبوئے رہیں اور تسکین درد کی واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے اور لعاب اسپغول ایسے وقت میں بھی نافع ہے یا مازو اور پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب میں یا گلاب میں گوندھ کر ضماد کریں اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمین لگنے نہ پاوے - پنج سوسن اور کندر رسا ئیدہ لگانا اوسکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رب عنب الثعلب میں پختہ کر کے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ جاتا ہے **دوائے مزیل داخس** صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملا کر استعمال کریں - یہ کچھ واجب نہیں ہے کہ مبردات ادویہ پر انحصار کریں اسلیے کہ ادویہ باردہ جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو تھکا کر ایک ہی جگہ ٹھہرا دینگی اسی سبب سے درد میں شدت پیدا ہو گی اور ایسے وقت میں جو حرارت ظاہری داخس میں پائی جاتی ہے اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تخفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم میں ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور بتکرار اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے - زمانہ وسط یعنی تزید میں کندر پیسکر داخس پر رکھنا چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلونجی یہ بھی ایسی ہوئی **ایضاً** لعابات ملینہ اور چربیان اسی طرح قرصہائے انزروت اور موم اور چرک گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے - اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہو جاوے پھر اوسپر تخم مرو اور بزرقطونا دودھ ملا کر رکھنا چاہیے - اور قریب یہ انتہا کی اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلا کر زیت میں گوندھ کر ضماد کریں اس سے درد میں تسکین پیدا ہو گی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جاوے اوسوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ جسقدر آلایش اوسمین ہے خارج ہو جاوے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کریں جو قوابض ہیں جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنے بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور - اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسمے مفید ہے اور جب متقرح ہو جاوے پس صبر کا استعمال بہتر ہے ادویہ سے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملا کر انزروت کے کپڑے میں جو شراب سے تر کیا ہوا ہو واجب ہے کہ اوسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف کے چھوڑا یا کریں اور جو گوشت ناخون چھوڑ دیا کرے اوسی کاٹ ڈالا کریں **مرہم جید** جسکو فولس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جزو زنگار نصف جزو شہد میں ملا کر مرہم طیار کریں **ایضاً** مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملا کر داخس پر لگا دیں اور خوب بند رکھیں اور پانی اور تیل سے بچائیں **مرہم جید** زاج سوختہ کندر ہر واحد ایک جزو زنگار نصف جزو ماراالعسل ملا کر مرہم طیار کریں اور داخس میں بیشتر جب آکل اور سڑنا داخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال ملند لقیون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب ہوتا ہے کہ یہ دوا قرحہ داخس کو سوکھا دیگی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جسوقت داخس متقرح سے مدہ بہنے لگے پس داغ دلانا اور لٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری اونگلی کو سڑا دیگی - شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کر چکے تھے

(۲۰)

اسے دوبارہ بیان کر دیا ہے **فصل** داء الفار اور شگافتگی ناخون کے بیان مین اور تقشر اظفار اور جرب اظفار
کا بیان ہے یہ امراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین - جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونکی
ایسی ہے کہ اجزا حادہ جدا ہونے کی نوبت پہونچے اور گوشت ناخن سے اوسکو لگاؤ پیدا ہوجاے اور چھبنے کی ایذا ہونے لگے اوسکو
داء الفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا تنقیہ بدن کی اسمین ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ موضعیہ
بعد تنقیہ کے یہ ہین کہ اشراس یعنے بیخ خنثی کو نرک خمیر کے ساتھہ درد شراب ملا کر ضماد کرین یا بصل الفار کو بریان کر کے خوب صاف
روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کر کے خوب استواری سے باندھ دین اور یہ حرف اور نمک خوب کوٹ کر
لگانا بھی نفع ہوتا ہے اور تمر ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس [illegible] اور نمک اور درد شراب
اور سیاہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہے **فصل** تشنج اور تعفن اور تجذم جو اظفار کو
عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور اوسکے عروض سے ناخن پلٹ
بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قلع یعنے
اوکھڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پایداری کا ارادہ ہوتا ہے یہ ارادہ
پورا ہوئی نہین پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانے کے وہ
بدہیئت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخون بدقطع اور بدنما ہوجاتا ہے اسلیئے جو غذا حصہ مین ناخون
کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبی اوسکا ہوئی نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہوجاتی ہے
اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوس اور متعفن کا چربی سے سات دن کیا
جاتا ہے بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتے ہین
اور درد شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ
استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہوگئے ہون جب بھی تنقیہ عام کرنا
ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے - جو شخص شیطرج کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکے ناخن
برابر ہوجاینگے - اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کر دیا ہے اوسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے
اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کر کے اوسکی پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ
ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنالو
اسیطرح ضماد کرنا فقل فقاع کا کہ یہ بھی ناخن کو ہموار کر دینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر برداشت
اور تحمل ہاتھہ کو ہوسکے موم کو گرم کر کے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچنے دین اور جب نرمی آجاے ناخن کو درست کرین - صمغ
سرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے - بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر
باندھا جاے وہ بھی تلیین کر دیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کرر لگاتے رہین تا اینکہ ناخن نرم ہوکر آمادہ ہمواری
اور درستی ہوجاے **فصل** حیلہ ناخن اوکھیڑنے کی یعنے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہوجاے اور سب طرح کے عیوب

اوسمین پیدا ہون اوسی اوکھیڑین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاوے۔ صمغ سرو لیکر جو ناخن کہ خراب ہے اور درد بھی ویسے ہی ہوتا
کرتا ہے اوسمین چند روز اسکا ضماد کرین تاکہ وہ جو باہر ہے کسیقدر نمو وغیرہ ہو اوسکی جڑ کو ابھارین کہ اوس سے خون کثیر ہوگا اوسکے بعد
لہسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لہسن کی بندش کرین کہ اسی طرح وہ گر جائیگا۔ ہمیشہ زرنیخ
خشک کی تضمید بھی اگر ایسا ناخن کہ تھوڑی سی تدبیر سے آمادہ سقوط کر دیتی ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین یا اگر زرنیخ کو
کو ساتھ الیہ کے ضماد کرین۔ قوی ادویہ ناخن کے اوکھیڑنے والی کنبیج یعنی لٹومری ہے ایضاً دقیق بلوط اور تافسیا اور زرنیخ
اور زرانیج سب کو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین ایضاً زرنیخان یعنی سرخ اور زرد
ہرتال اور زرد گندھک اور علک البطم سرکہ ملا کر ضماد طیار کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے **فصل** مراعات اور نگہداشت
اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھیڑنے کے جمتا ہے۔ واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اوسکو
نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نہ پائے اور اسیطرح کسی چیز سے چھو نجائے اور لوگ اوسکو اپنے حال پر چھوڑ کر بھول جاتے ہین گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی
نہین ہے بہت مناسب و مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے
چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کر دے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت
کی منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھپا دین اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کی طرف سے دوسری
اونگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور اونگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اوسکو
حال ہی ایک ماہ کامل بیخبر ہو جاتے ہین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخون جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برص کا بیان اور اوسکا
علاج۔ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملا کر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کے دور کر دیگی اسیطرح تخم کتان ہمراہ حرف کو اسیطرح
یعنی مذدہی سوختہ ہرتال سرخ اور زرانیج سوختہ تازہ اس فن مین عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے یا ہمراہ جوز السرو کے اور عری السمک بھی عجیب
اور پورا اثر کرتی ہے اور بیخ حماض بھی سرکہ سے طلا کیجاتی ہے **فصل** زردی جو ناخن پر آجاتی ہے ماز و اور پھٹکری اور بط کی چربی طلا کرین خواہ
تلخہ گاو ملا کر استعمال کرین یا جرجیر بایک پیس کر سرکہ ملا کر طلا کرین **فصل** رضی اظفار کوفتہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو
کہ وہ ہتی جو نرم ہو اوسپر طلا کرین بعد ازان ملینات کا استعمال کرین پھر اگر جدید انتشار پیدا ہو گیا ہے یا جو کچھ اوس ناخون مین پہونچا ہے اوسمین
انتشار در آیا ہے لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج شموم مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہیے **فصل** خون مردہ
ناخون کے نیچے کسی صدمہ کو تنگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے اوسکا علاج دقیق کو زفت ملا کر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام نہو بلکہ
دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ بآسانی ناخن کو چاک کرین اور چاک اوریب مین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکلجاوے
اگر اس چاک کرنے سے ناخن اوکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی
کے ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور درد نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسے دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم پڑ گئی ہو ناخن کو ملا کر یا چاک کر کے نرمی سے
ریم کو بھی نکالدین اور بدستور پھر اوسی درست کر کے باندھ دین مگر چاک کرنا گوشت تک نہ پہونچے ورنہ درد شدید سے ایذا ایسی ہوگی کہ درد اوس سے زیادہ ایذا دیگی بلکہ
جو بندہی اوسکی جڑ یا ایک حصّہ ناخن میں ہوتی ہو اوسیقدر شگاف دینا چاہیے اور ہمیشہ گرم روغن بعد ازان اوسپر لگانا چاہیے اور آخر علاج مرہم سلیقون ہے والحمد للہ

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین خان الصمدی مہتمم +

لائق حمد وثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال کی علی الاطلاق ہے کہ جسنے قانون مکونات ما فی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہیزدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا - کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ وعناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج وربط واتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسائے عقلای جہان وفلاسفۂ زمان کی ششدر وحیران ہے ہر چند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا وکامل بقراط وافلاطون وجالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا وفکر آسمانی سے علم تشریحات وکشف اسرار الہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین دقتین اوٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا اعتراف عجز زبان پر آیا پس ہے جس جگہ انبیا ورسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف عجز وقصور ہون وملائک درک کنہ الفت قدرت قادر قدیر سے معذور رہ جاوے انسان ضعیف البنیان بہر حال (مرع) خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست * سزاوار صلوۃ بعید وسلام بعید وہ ذات تقدس صفات حکیم حاذق معالج امراض روحی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکے ادنے خدام نسخہ نویس شعب فیضان صحبت بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے - صدہا مردے صدائے قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ درود وسلام اوس حضرت کے آل عظام اصحاب کرام پر زیبا ہے کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی واجراے احکامات ربانی مین کمال جد وجہد کی اور جان ومال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ زیغ وزلل کفر وشرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بعالجۂ غرض وعوض کے بفحوای فرمان واجب الاذعان کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان اسقام ضلالت ومریضان آلام غوایت نے شفای کلی پائی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین - اما بعد ماہران فن طبابت وکاملان علم وحذاقت وشائقان علوم وفنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہے محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم ہے ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان پس بقول صاحبان دانش وفرہنگ علم ابدان مقدم ہے علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بخوبی اور بدرستی تمام ادا نہین ہوسکتی - اس صورت مین علم ابدان یعنے علم طب کا ہر فرد البشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہے کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر وعزت حاصل ہوتی ہے ہر چند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی زبان عربی وفارسی واردو وبراسہ یا ترجمہ ہو کر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد وکم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہے یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی و حسن نیتی مالک مطبع ہے ہمیشہ سے ہمت ارجمند مصروف اشاعت علوم وفنون رہی ہے وفائدہ رسانی عام خلائق مدنظر ہے چنانچہ بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم بو علی بن سینا** کہ باتفاق حکما واطبا زمانا کی بہت معتبر اور مستند ہے اور فن طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہے ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان واردو خوان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا بسجانب مطبع اردو سے معلامین فاضل کامل طبیب حاذق مولوی سید غلام حسنین صاحب نے نہایت عمدگی وخوش بیانی وفصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر ونایاب یعنے قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات ہے - جسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین سابق طبع ہوا ہے جلد ثانی مفردات مین

جلد ثالث معالجات مین جلد رابع حمیات مین جلد خامس قرابادینات ومرکبات مین جلد سوم معالجات کا ایک ثلث کا ترجمہ ہو چکا ہی بعد فراغ و اتمام ترجمہ یہہ جلد سوم بہی چھپکر ملاحظہ شائقین مین گذریگا جلد چہارم یعنی کتاب ہذا مشتمل ہے سات فن پر فن اول مین اسمین فصلین ہین فصل پہلی مین پانچ مقالے ہین – فن دوسرا ایشین بینی و پیشین گوئی وشناخت احوال امراض اوراحکام بحران مین اسس فن مین دو مقالے ہین – فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین اوراس فن مین تین مقالے ہین – فن چوتھا تفرق و انفصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر وکسر کے بیان مین اوراسمین تین مقالے ہین فن چھٹا سموم کے بیان مین اور اسمین پانچ مقالے ہین – فن ساتوان کتاب الزینت اسمین مجملی بیان زینت کا ہے اوراس فن مین چار مقالے ہین اور ہرایک فن کے مقالہ ہین متعدد فصلین ہین جنمین ہرایک امراض کا بیان بشرح وبسط تمام مذکور ہے بامعان نظر اگر غور کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہے جسکے فہم وادراک سے فہوم وعقول حکماے متقدمین وعلماء ماہرین عاجز و قاصر رہی اوسکے مطالب رکیکہ ومقاصد دقیقہ کو اونکے اذہان عالیہ نہ پہونچ سکے چہ جاے اطباے درجۂ اوسط وادنے جنکو مہارت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ مآرب کرسکین ظاہر ہے کہ تصنیف وتالیف کتب ہرعلم وفن سے افادہ عام واظہار کمال ملحوظ ومد نظر ہوتا ہے جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منطوی کرے کہ ہرایک کے اذہان عاقبہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اسیقدر اوس شخص کے علم وفضل کا شہرہ ہو وہ استاد دوزبان مشہور آفاق ہوتا ہے فی زماننا جسقدر زمانہ ہوا فوج ضروریات خورد ونوش سے فراغت کہ حصول علم وہنر کی طرف کماینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ وسامان باعث استحصال نہ وہ ذوق وشوق ورجحان طبیعت نہ ہمت کفایت کرتی ہے کہ نتیجہ وثمرہ اوسکا حاصل ہو پس مقصود اصلی وعلت غائی ادن اساتذہ وعلما وفضلاکی اور نام ونشان اونکا بالکل صفحۂ عالم سے مٹ جاتا لہذا اکبراے عاقل ودانائے کامل ہرعلم وفن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ وبول چال وقت وفہم وعقل طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اردو مین ترجمہ ہونا اولے اور انسب ہے بنائً علے ہذا ہرایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ وانتخاب ہونا شروع ہوا ہرایک ادنی واعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنا برافادہ عوام وخواہش خاص وعام بصرف کثیر وسعی بلیغ ہرایک کتاب کا اختصار وانتخاب وترجمہ ہوکر طبع ہوا واشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ جاوید ہوا بالفعل یہ کتاب نایاب بکمال حسن وصفائی ولطافت زیبائی واہتمام مہتمان وکارگذاروں کی عرقریزی سے لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع عالی مشہور نزدیک ودور منشی نول کشور مین بصحت لائق وفائق سید محمد علی صاحب خلف الرشید حضرت مترجم اغفر ... بخط روشن وواضح ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء مطابق ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۶ ہجری چھپکر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسندیدہ ومقبول عالم ہو بمنہ وکرمہ +



نمبر[illegible] امرت ساگر۔ بیدک مین انتخاب کتاب [illegible]
اسکے جس نسخہ کو زمایا مجرب پایا مترجمہ پنڈت
بیارے لال مالک مطبع۔

مجموعہ میزان الطب۔ اردو رسالہ بحران وغیرہ مفصلہ ذیل
۱۔ میزان الطب اردو ۲۔ رسالہ بحران اردو
۳۔ طب عزیزی ۴۔ رسالہ دلائل النبض
۵ رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی
صادق علی۔

مختص بہ علاج بہائم و طیور

علاج المواشی عمدہ معالجات بہائم و طیور کو رسالہ
ڈاکٹر جی ایچ بی ہیلین صاحب کا ترجمہ مترجمہ مولوی [illegible]
علاج احسانی موسومہ بہ دوا البہائم و الطیور
اسمین علاج بہائم و طیور کہ مجرب نسخے اور انکی شناخت
مرض کی ہے مولفہ حکیم احسان علی وکیل
زینت الخیل۔ مع تصاویر اشکال اقسام اسپ
اور انکے امراض کا علاج و شناخت حسن و قبح و غیرہ
اسپ مولفہ منشی محمد مہدی۔
ایضاً۔ رنگین تصاویر۔
فرسنامہ۔ [illegible] اسپ مین مولفہ سعادت یار خان
رنگین دہلوی۔

لغت
مختص بمفردات طب

مخزن الادویہ۔ اردو جسمین ہر ایک دوا کی ماہیت
طبیعت۔ مقدار۔ مصلح۔ بدل۔ قوت۔ ترکیب۔ افعال
خواص کمال [illegible] و شرح سے لکھے ہین مع رسالہ
[illegible] مترجمہ حکیم محمد نور کریم
دو جلدین۔

[illegible] میزان الادویہ۔ الفاظ الادویہ
فرہنگ نصیریہ۔ مخزن الادویہ۔ یہ مجموعہ
تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نور الدین
شیرازی وغیرہ ہم تالیف حکیم احمد علی
عظیم آبادی ہے۔
ضروری المطب۔ مولفہ حکیم مہتاب رائے
جلد اول مین نام دوا اور اسکے مفرد مصلح کا بیان ہے
مقالات احسانی۔ مفردات کا بیان مصنفہ
حکیم احسان علی وکیل۔

طب فارسی

اکسیر اعظم۔ چار جلد مین جامع و کلیات و معالجات
طب ہے مولفہ حکیم محمد اعظم خان المخاطب بحکیم ناظم جہان
الملخص فصول البقراطی۔ مشہور کتاب بقراط کی
جسکی تلخیص مولوی غلام حسنین نے فرمائی۔
خلاصۃ التجارب۔ مجربات طبیہ حکیم علوی خان
مدونہ حکیم بہار الدولہ بہادر
ایضاً۔ مطبوعہ جدید
مجربات اکبری۔ نخشی تصنیف حکیم محمد اکبر خان
معروف بحکیم ارزانی۔
تکشیف الحکمت۔ مصنفہ حکیم سلیم الدین خان
کفایہ منصوری۔ مع رسالہ چوب چینی مشہور
کتاب معالجہ و تشریح مین مصنفہ حکیم منصور بن حکیم
محمد یوسف۔
ضیاء الابصار۔ مصنفہ حکیم محمود خان۔
مجربات رضائی۔ معالجہ امراض ضعف باہ و
مثانہ مین مولفہ حکیم سید رضا حسین۔
دستور العلاج۔ مصنفہ حکیم سلطان علی خراسانی

میزان الطب محشی مشہور کتاب طب کی ہے
مع رسائل ذیل تصانیف مختلف۔
۱۔ میزان الطب محشی مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی
۲۔ رسالہ دلائل النبض۔
۳۔ رسالہ دلائل البول۔
۴۔ رسالہ بحران مع جدول ایام بحران
انیس الاطبا۔ مصنفہ مولوی محمد صادق علی
طب اکبر۔ بڑی سندی کتاب طب مین تصنیف
حکیم محمد اکبر ارزانی۔
مطب علوی خان۔ نسخہ نا در [illegible]
حکیم علوی خان۔
مفرح القلوب۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی۔
عجالہ نافعہ۔ مصنفہ حکیم محمد شریف خان
ام العلاج۔ غریب رسالہ [illegible]
معالجات طبیہ عہد دولت نور الدین محمد جہانگیر
بادشاہ غازی مین تصنیف حکیم امان اللہ [illegible]
طب یوسفی۔ مع مجموعہ چند رسائل ذیل۔
۱۔ رسالہ نبض۔
۲۔ قارورہ۔
۳۔ رسالہ ستہ ضروریہ۔
۴۔ رسالہ مقطعات یوسفی۔
۵۔ رسالہ ماکول و مشروب۔
۶۔ قصیدہ۔ در حفظ صحت
۷۔ رسالہ بحران۔
زاد غریب۔ غربا اور مسافرین کیلئے اور
نسخے تدابیر معالجہ ہر قسم کی رعایت سے گورنمنٹ
کی دوا لاکھون کا فائدہ بخشتی ہے مصنفہ حکیم صادق [illegible]

[illegible] قادری - تصنیف حکیم [illegible] البرار [illegible] -

علاج الامراض - رسالہ غریب المفاد جسمین علاج الامراض انسانی کا نو د الانسان مین موجود ہے سند نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولفہ حکیم **عبدالحق**

کنز الاسرار - [illegible] اسرار طب کا بیان بطور [illegible] تصنیف حکیم [illegible] **ہادی حسن** مرادآبادی

بہج الحذاقت - تصنیف حکیم **قدرت احمد**

رسالہ بحثۃ الواقیہ مسماۃ بامراض لوبائیہ [illegible] امراض [illegible] کا علاج اور اوسکے اسباب علامات کا بیان تصنیف حکیم سید **افضل علی** المخاطب **شفاء الدولہ** -

رموز الحکمت - مصنفہ مولوی **رجب علی** [illegible] فارسی -

علاج الامراض - مولفہ حکیم **محمد شریف خان** مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ -

رسالہ اراءۃ سواء الطریق بطالب مناہج التحقیق تحقیقات طب کا بطور مباحثہ ڈاکٹری و یونانی لکھا ہے

رسالہ دافع المیتہ و نافع الحیہ فی احکام التغذیہ اصحاب التخمہ والہیضہ تنقیحات تخمہ و ہیضہ [illegible] بیان ہے اور اوسکا علاج ہے -

لغات مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ - مع **تحفۃ المومنین** کہ جسمین دوا کی ماہیت طبیعت مفرات مصلحات بدل قدر شربت افعال و خواص مشرح لکھے اور اوسکے ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر بالاستیعاب تمام و کمال [illegible] پسندیدہ [illegible] ہے تصنیف [illegible] حکیم

سید **محمد حسین** علوی -

ناصر المعالجین - بلحاظ مخزن الادویہ کا جلد اول ہی نام [illegible] کا [illegible] فارسی و عربی شرح ماہیت و طبیعت و افعال و خواص ایسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ لکھے ہین کہ طبا کو اس کتاب کا سفر حضر مین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے - مولفہ حکیم ناصر علی [illegible] غیاثپوری -

مفردات ناصری - بصفت بالا اور مزید علیہ یہ ہے کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ ایضاً

اختیارات بدیعی - مفردات طبیہ اور مرکبات مین بڑی معتبر کتاب ہے -

۱- **مقالہ** مین مفردات ادویہ کا بیان مع اوسکی ماہیت طبیعت افعال خواص اور اوسکی تشخیص

۲- **مقالہ** مین مرکبات طبیہ کے مجربات نسخے مصنفہ حکیم **علی بن الحسین الانصاری**

معدن الشفاء - سکندر شاہی مقالات طب یونانی و بیدک ہے ہر دوا مفرد کی ماہیت طبیعت مفرد مصلح و بدل مقدار شربت افعال و خواص بتطبیق بیدک لکھے ہین وجن دواؤن کا نام عربی فارسی مین نتھا وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے یہ کتاب بحکم **سکندر شاہ** حکیم **بہود خان** نے تالیف کی -

میزان الادویہ - **والفاظ الادویہ** فرہنگ نصیریہ و مخزن الادویہ از تصنیفات حکیم **نورالدین محمد عبداللہ شیرازی** حکیم تابع محمد [illegible]

طب عربی

نفیسی شرح موجز شرح حامل المتن مصنفہ **نفیس بن** [illegible] **جلال الدین المتطبب** [illegible] درسی معتبر کتاب طب کی ہے -

اقسرائی - شرح موجز کی کہ خود ملخص قانون **شیخ الرئیس بوعلی سینا** ہے یہ مشہور کتاب درسی ہے اعلے درجہ کے ذی استعداد کو بہت مفید و کارآمد ہے -

کامل الصناعۃ - مقالہ اول و دوم از تصنیفات **علی بن العباس** مشہور و معروف کتاب فن طب کی ہے -

موجز - ملخص قانون طب مصنفہ **علاء الدین علی بن الحزم القرشی** سے مشہور کتاب متن متین فن طب مین ہے -

قانونچہ - [illegible] از تصنیفات **حسین ابن اسحاق** کتاب معتبر طب کی ہے

شرح اسباب - فن طب مین لاجواب اعلے درجہ کی کتاب ہے حکماء حذاقت پیشہ و اطباء فطانت اندیشہ کی درس مین مستند و معتمد ہے مصنفہ افلاطون زمان ارسطو [illegible] شناس و [illegible] ثانی شیخ بوعلی سینا **نفیس بن عوض** ہے قوت و استعداد طریقہ علاج و تشخیص مرض [illegible] طبیبون کو مدد دیتی ہے معالجات مین مفید و نافع کتاب دو جلدون مین تمام ہے ہر جلد علیحدہ علیحدہ عمدگی و صفائی سے منقول نسخہ [illegible] زمانہ شاہی سے طبع ہوئی ہے